

عجب چیز اور حیرت انگیز اسلامی تاریخی معلومات کا شہیم موبیس مارتا ہوا سمندر
حیرت انگیز تاریخ و پیر اور فقہ و تصوف کی درجنوں مستند کتابوں کا حاصل مطالعہ و الہیات

اسلامی حیرت انگیز معلومات

تالیف

مولانا عبد الواحد آزاد

اصغر علی رضوی مسعودی

+919224227312

الہ آبادی پبلیکیشنز

۲۹۸۲، قاضی واڑہ، درانج، نئی دہلی - ۳

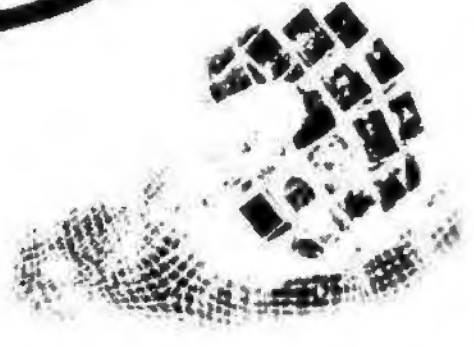
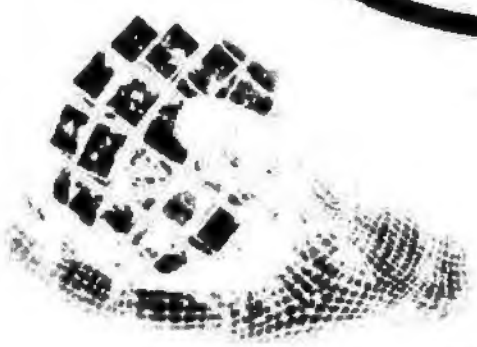
باسمہ تعالیٰ

علم الانسان مالم يعلم

تعب خیز اور حیرت انگیز اسلامی تاریخی معلومات کا عظیم مجموعہ جس میں مارتا ہوا سمندر، حدیث و تفسیر
تاریخ و سیر اور فقہ و تصوف کی درجنوں مستند کتابوں کا حاصل مطالعہ معہ حوالہ جات

اسلامی

حیرت انگیز معلومات



تالیف:

مولانا عابد الواحد آزاد

صدر مدرس دارالعلوم اسلامیہ

ہمدانیہ ڈوروشاہ آباد

ضلع اننت ناگ، جنوبی کشمیر

مقام و پوسٹ: گنجریا بازار

وایہ: اسلام پور

ضلع: اتر دینا چور مغربی بنگال

Publisher:



الہدای پبلیکیشنز
alHuda publications

2982 Kucha Neel Kanth, Qazi Wara, Darya Ganj, N. Delhi-2

Tel: 011-43259013, E-mail: alhudapublications@yahoo.com

محمد اصغر علی رضوی مسعودی

+919224227313

© All rights are reserved

بغیر تاثر کی اجازت کے اس کتاب کا کوئی حصہ یا پوری کتاب نقل اشاعت اور طباعت یا کسی اور زبان میں ترجمہ کرنا قانوناً جرم ہے۔

نام کتاب : اسلامی حیرت انگیز معلومات
تالیف : مولانا عبدالواحد آزاد
صحیح : مولانا غلام یاسین صاحب و مولانا اکبر علی صاحب
مدرسین جامعہ نعیمیہ مراد آباد (یو۔ پی) انڈیا
زیر اہتمام : مستحقین فاروقی
کمپوزنگ : عید الرحمن صدیقی مظفر پوری
صفحات : 604
ناشر : المصنوعی پبلیکیشنز ترقی دہلی
قیمت :



المصنوعی پبلیکیشنز ترقی دہلی
Phone: 011-43259013
ISBN 978-81-920777-9-6



ISLAMI
HAIRAT ANGEZ MA'LOOMAAT

Compiled by:

Maulana Abdul Wahid Azad

Page: 604 Edition: 2013 Price: ₹

Publisher:

ALHUDA PUBLICATIONS

2982, Kucha Neel Kanth, Qazi Wara, Darya Ganj, N. Delhi-2
Phone: 011-43259013, Mobile: 08010503999
Email: alhudapublications@yahoo.com

انتساب

3



میں اپنی اس مختصر کاوش کو
اپنے والد ماجد
جناب ماسٹر سعید الرحمن صاحب مرحوم
(متوفی ۲۵/۴/۱۳۵۵ھ مطابق ۱۸/۱۱/۱۹۹۳ء بمقام گل)
کے نام معنون و منسوب کرتا ہوں

جن کی تلمذ نیم شبی اور دعائے سحر گاہی سے میں اس خدمت کے لائق ہوں
اللہ تعالیٰ جل مجدہ ان کو غریق رحمت اور درگاہ کرم و جنت نصیب کرے۔ آمین
قارئین ایصال ثواب فرما کر ممنون کرم فرمائیں۔

رعانجو

عبد الواحد آزاد

آئینہ کتاب

نمبر	عنوانات	صفحہ	نمبر	عنوانات	صفحہ
۱	بازگرای	۶	۲۲	حضرت خضر علیہ السلام	۱۷۲
۲	تقریب طویل	۷	۲۳	حضرت داؤد علیہ السلام	۱۷۸
۳	مجھے کہنا ہے کہ اپنی زبان میں	۹	۲۴	حضرت سلیمان علیہ السلام	۱۸۳
۴	خصوصیات کتاب	۱۲	۲۵	حضرت ایوب علیہ السلام	۱۹۵
۵	شکر یہ میرا ہے	۱۳	۲۶	حضرت زکریا علیہ السلام	۱۹۹
۶	دی	۱۵	۲۷	حضرت یحییٰ علیہ السلام	۲۰۵
۷	لوح قلم	۱۹	۲۸	حضرت مریم رضی اللہ عنہا	۲۱۵
۸	کتاب ہدیہ	۲۴	۲۹	حضور اکرم ﷺ	۲۱۸
۹	قرآن شریف	۳۰	۳۰	مختلف انبیاء کرام علیہم السلام	۲۳۶
۱۰	حضرت آدم علیہ السلام	۶۶	۳۱	حضرت ذوالقرنین اور لقمان حکیم	۲۶۱
۱۱	حضرت ابراہیم علیہ السلام	۸۲	۳۲	حضور اکرم ﷺ کی اولاد کرام	۲۶۵
۱۲	ہاتل اور قاتل	۸۵	۳۳	حضور اکرم ﷺ کے دو اور والدین	۲۸۲
۱۳	حضرت لاریس علیہ السلام	۹۱	۳۴	حضور اکرم ﷺ کے چچا اور بچہ بھیاں	۲۸۷
۱۴	حضرت نوح علیہ السلام	۹۵	۳۵	حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا	۲۹۲
۱۵	حضرت ابراہیم علیہ السلام	۱۰۷	۳۶	حضرت سہیل رضی اللہ عنہا	۲۹۸
۱۶	حضرت اسماعیل علیہ السلام	۱۱۷	۳۷	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا	۳۰۱
۱۷	حضرت یعقوب علیہ السلام	۱۲۲	۳۸	حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا	۳۰۸
۱۸	حضرت یوسف علیہ السلام	۱۳۰	۳۹	حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا	۳۱۲
۱۹	حضرت صالح علیہ السلام	۱۳۲	۴۰	حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا	۳۱۵
۲۰	حضرت موسیٰ علیہ السلام	۱۳۷	۴۱	حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا	۳۱۹
۲۱	حضرت ہارون علیہ السلام	۱۷۰	۴۲	حضرت جریرہ رضی اللہ عنہا	۳۲۳

نمبر	عنوانات	صفحہ	نمبر	عنوانات	صفحہ
۲۲	حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا	۳۲۷	۶۰	جنات	۳۶۱
۲۳	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا	۳۳۰	۶۱	شیاطین	۳۶۵
۲۴	حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا	۳۳۳	۶۲	اصحاب کہف	۳۷۱
۲۵	امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن	۳۳۶	۶۳	یا جوج و ماجوج	۳۸۰
۲۶	حضرت صدیق اکبر علیہ السلام	۳۳۸	۶۴	عروج بن عقیق	۳۸۳
۲۷	حضرت عمر فاروق علیہ السلام	۳۵۳	۶۵	اشیخ اور قویس	۳۸۶
۲۸	حضرت عثمان غنی علیہ السلام	۳۵۹	۶۶	گذشتہ بادشاہیں	۳۹۲
۲۹	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	۳۶۲	۶۷	آسمان اور زمین	۵۰۳
۳۰	خلفائے راشدین	۳۶۹	۶۸	چاند	۵۱۱
۳۱	محدیہ کرامت	۳۷۲	۶۹	اصلی نام	۵۲۵
۳۲	بارگاہ رسالت کفہام و نگہبان	۳۸۳	۷۰	القاب	۵۳۶
۳۳	حضور اکرم ﷺ کے آلات حرب	۳۹۵	۷۱	اولیات	۵۳۵
۳۴	غزوات اسلام	۴۰۷	۷۲	دن اور بیچے	۵۶۳
۳۵	بیت اللہ اور بیت العور	۴۳۷	۷۳	قیامت اور علامات قیامت	۵۷۰
۳۶	مسجد نبوی اور کعبہ خضریٰ	۴۴۵	۷۴	جنت لاریس و زرخ	۵۷۳
۳۷	عورتیں اور بچے	۴۴۹	۷۵	مہرقات	۵۸۸
۳۸	فرشتے	۴۵۲	۷۶	مناخ اور مہرج	۶۷

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فادر گرامی

استاذنا المکرم، فقیہ العصر
حضرت الحاج مفتی محمد ایوب صاحب نعیمی مدظلہ العالی
صدر شعبہ افتاء و مدرس جامعہ نعیمیہ عربیہ یونیورسٹی مراد آباد، یوپی

الحمد لله وکفی و سلام علی عباده الذین اصطفیٰ وبعد

قریب کی معنویت کا اندازہ، محرر کی صلاحیت اور وسعت مطالعہ سے ہوتا ہے عربی کا مشہور مقولہ ہے ”فقد المؤلف بقدر المؤلف“ کتاب کا مصنف جتنا عظیم ہوا اتنی ہی کتاب عظمت کی حامل ہوتی ہے۔ زیر نظر کتاب مسی ”اسلامی حیرت انگیز معلومات“ کے مؤلف مولانا عبد الواحد آراو جب یہ جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں تحصیل و طلب کی راہوں سے گزر رہے تھے اسی وقت سے ان کا ذوق مطالعہ وسیع رہا۔ مسائل کی گہرائیوں میں اترنا اور ان کے اسباب و علل کی جستجو ان کا طرہ امتیاز تھا انہیں معلومات کو موصوف نے اپنی اس کتاب میں ارباب ذوق کی تشنگی کو بجھانے کے لئے یکجا کر دیا ہے میں اپنے کثیر مشاغل کی بنا پر اس کو بالاستیعاب تو نہ دیکھ سکا البتہ بعض مقامات کو دیکھ کر اندازہ ہوا کہ موصوف مؤلف نے بڑی جانفشانی کر کے واقعات کو حوالہ قلم کیا ہے۔

و دعا ہے کہ مولانا تعالیٰ موصوف کی خدمات کو قبول فرمائے اور اصحاب شوق کو استفادہ کا موقع عطا فرمائے آمین۔

محمد ایوب نعیمی غفرلہ

۲۷ ذیقعدہ ۱۴۲۱ھ

تقریر جلیل

استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی غلام مجتبیٰ صاحب اشرفی مدظلہ العالی
شیخ الحدیث جامعہ رضویہ نظر اسلام، محلہ سودا گران، بریلی شریف، یوپی

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ ونصلیٰ ونسلم علیٰ رسولہ الکریم والہ وصحبہ اجمعین
فاضل جلیل، عالم نبیل، حضرت مولانا عبد الواحد آراو زید مجدہ کی زیر نظر کتاب مستطاب کو تو بالاستیعاب دیکھنے کا موقع میسر نہ آیا۔ البتہ جستہ جستہ متعدد عنوانات کے تحت کچھ سوالات اور اس کے جوابات کا نظر غائر مطالعہ کیا۔ بحمدہ تعالیٰ کتاب مذکور کو جیسا نام دیا کام ”اسلامی حیرت انگیز معلومات“ کا خزینہ اور عجائب و غرائب پر مشتمل واقعات اور دینی علوم کا گنجینہ پایا۔ اور بے حد سرور ہوا۔ آفریں صد آفریں لائق تحسین یہ کہ جس قدر جوابات فقیر کی نظر سے گزرے معتد علماء دین اور سلف صالحین کی معنفات کے حوالوں سے مزین ہیں۔ لیس النجور کالعیان ”شہیدہ کے بودماند دیدہ“ ناظرین ہائیکین کتاب مذکور کا مطالعہ فرمائیں تو بیساختہ آپ کی زبان سے یہی کلمات خیر ادا ہو گئے کہ مولانا موصوف کی کتاب سے ظاہر ہے کہ ان کے مطالعہ کی وسعت عیان ہے محتاج بیان نہیں۔

اللہ کرے زوقم اور زیادہ اور موصوف کو دنیا و آخرت کی برکات و حسنات سے نوازے آمین ثم آمین۔ بجاوید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ والہ وصحبہ اجمعین۔

دعا گو و دعا جو

غلام مجتبیٰ اشرفی غفرلہ ولوالدہ یہ

۲۶ ذیقعدہ ۱۴۲۱ھ

تقریظ جلیل

مفتی مالوہ حضرت مفتی حبیب یار خاں صاحب قادری (محمدیاء نوری)
خلیب جامع مسجد و صدر مہتمم دارالعلوم نوئی، اندور، ایم پی

مُبَسِّلاً وَ خَالِماً وَ مُصَلِّناً وَ مُسَلِّناً

رب قدر جل و علٰی نے اپنے حبیب لبیب مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کو علوم و معارف کا خزانہ، ہدایت و راہنمائی کا سرچشمہ قرآن کریم کی صورت میں عطا فرمایا اور معلم کائنات بنا کر مبعوث فرمایا۔

نبی رحمت ﷺ سے صحابہ و تابعین نے، ان سے ائمہ دین نے، ان سے اولیائے کاملین نے، ان سے علمائے اہلسنت نے خوب خوب استفادہ فرمایا۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

انتہائی سرت کا مقام ہے کہ انہیں معلوم قرآنیہ کو سوال و جواب کی صورت میں مرتب فرما کر فاضل جلیل حضرت مولانا حافظ عبد الواحد صاحب نے عوام اہلسنت خصوصاً طلبہ کرام پر بڑا کرم فرمایا ہے۔

سوال و جواب قائم فرما کر بڑی ہمت سے مولانا نے شوق و تجسس کو ذریعہ بنا کر حصول علم کا جذبہ پیدا کرنے کی کامیاب ترین کوشش فرمائی ہے۔

مولیٰ تعالیٰ مولانا عبد الواحد صاحب کی اس کوشش کو شرف قبول سے نوازا کر علامۃ المسلمین خصوصاً طلبہ کرام کو اس سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی اکرم علیہ التحیۃ والتسلیم

خلو صی کیس

محمد حبیب یار خاں قادری غفرلہ

۳۰ رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ

مجھے کہنا ہے کچھ اپنی زبان میں

مُبَسِّلاً وَ خَالِماً وَ مُصَلِّناً وَ مُسَلِّناً

اگر کمرے نہ کرے، من قلعے مری فریاد ☆ نہیں ہے داد کا طالب یہ بندہ آزاد

ناظرین کرام: ایک یونانی مفکر کا معروف مقولہ ہے کہ

”انسان ایک سماجی حیوان ہے یہ تہا زندگی بسر نہیں کر سکتا“

ایک فرد جو کسی بھی سطح کا ذمہ دار ہے کسی بھی مقام و مرتبہ کا حامل ہے بہر حال وہ سب سے پہلے معاشرہ کا ایک فرد ہے بعد میں کچھ اور۔ معاشرہ یا سماج سے گریز اس کے لئے ممکن نہیں۔ انسان چاہے وہ کتنا ہی ذہین اور ہوشیار کیوں نہ ہو، وہ اپنے اس ماحول کی خوبیوں اور خامیوں سے مکمل طور پر بے اثر نہیں رہ سکتا جس میں اس نے نشوونما پائی ہو اور زندگی کی بہت سی منزلوں سے گزرا ہو، حقیقت میں سماج یا معاشرہ فطرت انسانی کا ناگزیر تقاضا ہے۔

دوسری حقیقت یہ بھی ہے کہ معاشرہ افراد سے مل کر بنتا ہے اس لئے معاشرہ کا بننا یا گڑا افراد کے طرز عمل پر منحصر ہے۔ افراد کا طرز عمل معاشرہ کو جنت کا نمونہ بھی بنا سکتا ہے جس میں ہر فرد مطمئن اور فرحان نظر آئے۔ اور جہنم کا ٹکڑا بھی بنا سکتا ہے جس میں افراد کے لئے زندگی گزارنا کسی عذاب سے کم نہ ہو۔

مسلمان کو ترقی کی راہ صرف عبادات کی ظاہری پابندی سے نہیں ملتی بلکہ اس کے لئے اسلامی معاشرے کی تعمیر بھی ضروری ہے۔ اور اسلامی معاشرہ کی تعمیر ہم ہرگز نہیں کر سکتے جب تک کہ ہم انفرادی طور پر اپنی ذمہ داری کو پورا نہ کریں۔ ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم اسلامی تعلیمات اور اسلامی تاریخی معلومات حاصل کریں کیونکہ جب تک ہم اپنے درختاں ماضی اور اپنی تابناک تاریخ سے پوری طرح واقف

نہ ہوں جب تک ہم اپنی زندگی کے لئے کوئی لائحہ عمل مرتب کرنے یا معاشرہ کو ستوارنے کی کوئی کامیاب تدبیر پیدا کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ حالات رفتگاں اور واقعات گزشتگاں کے مطالعہ ہی سے ہمیں یہ معلوم ہو گا کہ ہمارے بزرگوں نے کن اصولوں پر عمل کر کے دنیا میں حیرت انگیز سر بلندی حاصل کی تھی اور وہ کیا فروگزاشتیں، غلطیاں اور بے اعتدالیاں تھیں جن کی وجہ سے یہ قوم بام عروج سے فزحہ ذلت پر آگئی اس طرح ہم اپنے اور اپنی قوم و معاشرہ کیلئے آئندہ کا بہترین لائحہ عمل مرتب کر سکیں گے اور یہ بھی اچھی طرح سمجھیں گے کہ برے نتائج سے محفوظ رہنے کا کیا طریقہ اختیار کیا جانا چاہئے اور سر بلندی کے حصول کیلئے کونسا زینہ بار بار کا آزمایا ہوا مضبوط و استوار زینہ ہے۔

اسلام، پوری زندگی کا ایک جامع نظام ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں انسان کی رہنمائی اور مکمل ہدایت فراہم کرتا ہے۔ دوسرے نظاموں اور نظریوں میں یہ خالی ہے کہ وہ زندگی کے کسی ایک پہلو سے متعلق ہیں یا اگر سب پہلوؤں کو لیتے بھی ہیں تو کسی ایک محدود زاویہ سے لیتے ہیں پھر ان میں اندرونی وحدت و یکسانی بھی نہیں پائی جاتی اسلئے کہ وہ اپنے مختلف اجزاء مختلف بلکہ متناقض مآخذ سے حاصل کرتے ہیں۔ لیکن اسلام کی بات سب سے مختلف ہے اس کا سرچشمہ ایک ہے ”الہامی ہدایت“ یہ رہنمائی پوری زندگی سے متعلق ہے اس نظام میں جامعیت بھی ہے اور کمال بھی، یعنی وسعت بھی ہے اور وحدت بھی۔ یہ سلطنت بھی ہے اور وطن بھی، یعنی حکومت بھی ہے اور رعایا بھی۔ یہ ضابطہ اخلاق بھی ہے اور قوت بھی، یعنی رحم بھی ہے اور انصاف بھی۔ یہ ثقافت بھی ہے اور قانون بھی، یعنی علم بھی ہے اور فیصلہ کن طاقت بھی۔ یہ مادی طاقت بھی ہے اور ثروت بھی، یعنی ذریعہ معاش بھی ہے اور غنا بھی۔ یہ جہاد بھی ہے اور دعوت بھی، یعنی جوش بھی ہے اور ہوش بھی۔ غرض کہ اسلام ایک ایسا مکمل نظام حیات ہے جو زندگی کے تمام شعبوں پر محیط اور حاوی ہے اگر اس پر نہایت ہی خلوص اور پابندی سے عمل کیا جائے تو صرف انفرادی زندگی ہی قابل رشک نہیں بن سکتی ہے بلکہ اجتماعی طور پر بھی مسلمانوں کی سر بلندی کے ساتھ ساتھ ایک ایسا مثالی معاشرہ بھی وجود میں آسکتا ہے جو بد اخلاقی اور بد کرداری سے پاک ہو، جس میں

باہمی منافرت کا نام و نشان بھی نہ پایا جاتا ہو۔

پیش نظر کتاب اگرچہ کوئی اسلامی تاریخ کی کتاب نہیں تاہم کہیں کہیں اہل اور مدہم تاریخی شعاعیں ضرور پڑ جاتی ہیں جو اصلاح معاشرہ کا جذبہ رکھنے اور اسلامی معاشرہ کی تعمیر کے لئے جدوجہد کرنے والوں کے لئے معاون ثابت ہوں گی۔ اس وقت اس موضوع پر مارکیٹ میں بہت سی کتابیں موجود ہیں کسی اور کتاب کی شمولیت دریا میں ایک قطرہ ہے معنی کے اضافے کے مترادف ہے لیکن چونکہ میں اس کتاب کی ترتیب کا آغاز برسوں پہلے اس وقت کر چکا تھا جب کہ اردو زبان میں اس موضوع پر مارکیٹ میں شاید ہی کوئی کتاب تھی۔ کچھ ناگھڑ بہ حالانکہ کی وجہ سے کتاب کی ترتیب و تدوین نامکمل رہی۔ اب کچھ احباب خصوصاً گاری مظهر عالم نعیمی اور محترم غلام جیلانی صاحب (مہتمم اعلیٰ دارالعلوم اسلامیہ ہدانیہ ڈور و شاہ آباد شمیر) کے پر زور اصرار پر نہایت ہی محنت و تلاش کے بعد علوم و معارف و اسرار و رموز کے بحر ذخار سے چند قطرے، رستہ سواروں پر مشتمل تعجب خیز اور حیرت انگیز اسلامی معلومات کا گلدستہ، حدیث و تفسیر، تاریخ و سیر کی مستند کتابوں کے حوالے سے ارباب ذوق و اصحاب شوق کی خدمت میں حاضر ہے اس امید کے ساتھ کہ ان چند نادر خزائن گہلے سرسبز طرب انگیز خوشبو سے آپ کے دل و دماغ معطر ہو جائیں اور میرے لئے باعث قبول حسنات و مغفرت سیئات ہوں۔ میں اپنی کم بضاعتی وجہ مانگی کا اقرار کرتا ہوں کہ قدم قدم پر میرا ٹھوکر کھانا کچھ عجیب نہیں، البتہ غلطی سے پاک و مبرا رہنا مجاہدات میں شمار ہو سکتا ہے اگر اس فقیر سرپا فقیر غلط کسی جگہ غلطی ہو گئی ہو تو زلتِ قلم کو چشم غلو ملاحظہ فرما کر متنبہ کر دیں کہ آئندہ اشاعت میں اس کی صفائی ہو جائے لیکن زبان طعن و تشنیع کے ساتھ نہ کھولیں نہ ستریں۔

فائق و جاہ

عبد الوہاب آزاد

صدر مدرس دارالعلوم اسلامیہ ہدانیہ
مقام پوسٹ گھر بازار، دارالاسلام
ڈور و شاہ آباد ضلع ہوشنگ، جنوبی کشمیر
ضلع اتر پناچور، مٹری بنگال

پیش نظر کتاب کی ترتیب میں جن باتوں کی رعایت کی گئی ہے وہ حسب ذیل ہیں

- ۱۔ زیادہ سے زیادہ حیرت انگیز و تعجب خیز مواد فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے
- ۲۔ نقل عبارات عربی، پنج، ترصیع اور رنگینی عبارت کو ترک کر کے سہل سہل الفاظ استعمال کئے گئے ہیں تاکہ ہر شخص بے تکلف سمجھ سکے۔
- ۳۔ نکتہ نکتہ کو مستند حوالہ جات کی گرفت اور سندوں میں جکڑنے کی کوشش کی گئی ہے۔
- ۴۔ معلومات کو مختلف عنوانات کے تحت جمع کیا گیا ہے تاکہ قاری کو وہ تمام معلومات یکجا اکٹھے مل جائیں جو ایک موضوع سے متعلق ہوں۔
- ۵۔ ہر جواب سے متعلق جتنے بھی اقوال دستیاب ہوئے درج کر دیے گئے ہیں ممکن ہے کہ دیگر اقوال بھی ہوں۔
- ۶۔ یہاں یہ بات کہ ”جو فی طلب و اشتیاق اور تلاش و جستجو کے بعد میسر ہوئی ہے زیادہ لذت بخشی ہے“ کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک عنوان سے متعلق سارے سوالوں کو پہلے نمبر دار یکجا درج کر دیا گیا ہے پھر اس کے بعد اسی ترتیب سے نمبر دار اُن کے جوابات تاکہ سوال پڑھنے کے بعد قاری کچھ دیر حیرت و استعجاب میں رہے، طلب و اشتیاق پیدا ہو پھر جواب پڑھنے کے بعد بات اچھی طرح ذہن میں ہو جائے۔

شکریہ، مہربانی

میں بے حد ممنون کرم ہوں
استاذنا المکرم فقید العصر حضرت الحاج مفتی ایوب صاحب نعیمی مدظلہ العالی
استاذ العلماء حضرت مفتی غلام مجتبیٰ صاحب اشرفی مدظلہ العالی
اور مفتی مالوہ حضرت مفتی حبیب یار خاں صاحب قادری مدظلہ العالی
کا کہ ان حضرات نے
اپنے جاثرات کو قلمبند فرما کر کتاب کی افادیت میں اضافہ فرمایا اور ساتھ میں میری
حوصلہ افزائی بھی فرمائی۔
میں شکر گزار ہوں
حضرت مولانا غلام یاسین صاحب نعیمی اور حضرت مولانا اکبر علی صاحب (مدیر سائنس جامعہ
نعیمیہ مولانا باد)
کا کہ جن حضرات نے
اپنے قیمتی اوقات کو کتاب کی تصحیح میں صرف فرمایا۔
میں سپاس گزار ہوں
حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب رضوی (دارالعلوم کھن بھدر اور اپور) اور قاری مظہر عالم
صاحب نعیمی (دارالعلوم ہمدانیہ ڈورو کشمیر)
کا کہ جن حضرات نے
کتاب کی ترتیب سے لکھ رکھا مت تک ہر مرحلے میں اپنے زریں مشورے سے نوازتے رہے
میں احسان مند ہوں
مولانا عبید الرحمن مظفر پوری صاحب کا کہ جنہوں نے اپنے فن کا بھرپور مظاہرہ کرتے
ہوئے کتاب کی کیوبزنگ فرمائی اور مولانا جمیل اختر اشرفی صاحب کا کہ جن کے حسن
ذوق سے کتاب اس خوبصورت انداز میں چھپ کر آپ کے ہاتھوں میں آئی۔
میرا رواں رواں ان سبھی حضرات کا سراپا شکر و سپاس ہے۔

وحی سے متعلق سوالات

- ۱۔ فرشتے کو وحی کس طرح ملتی تھی؟
- ۲۔ وحی کا نزول کن کن طریقوں سے ہوتا تھا؟
- ۳۔ انبیاء سابقین جن کی زبانیں عربی کے علاوہ تھیں ان کے پاس وحی کس زبان میں نازل ہوتی تھی؟
- ۴۔ اولین وحی قرآن کا نزول کس تاریخ کو کس دن کس وقت اور کس جگہ ہوا؟
- ۵۔ قرآن کی وحی اول اور وحی ثانی کے مابین کتنا وقفہ رہا؟
- ۶۔ آخری وحی نبی کریم ﷺ کے وصال حق سے کتنا عرصہ قبل نازل ہوئی؟



وحی سے متعلق حقائق

۱۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کو جب کسی نبی کے پاس وحی بھیجنا منظور و مقصود ہوتا تھا تو فرشتے کو روحانی طور پر اس وحی کا القاء فرماتا تھا یا وہ فرشتہ اس وحی کو لوح محفوظ سے یاد کر کے لاتا اور نبی کو سنا دیتا تھا۔

۲۔ وحی ان پانچ طریقوں میں سے کسی ایک طریقہ سے نازل ہوتی تھی

- (۱) گھنٹی کی آواز کے ساتھ
- (۲) جبرائیل علیہ السلام کسی انسانی شکل میں آکر
- (۳) جبرائیل علیہ السلام اپنی اصلی صورت میں آکر
- (۴) بر لہو راست اور بلا واسطہ اللہ سے ہم کلامی
- (۵) جبرائیل علیہ السلام کا کسی بھی صورت میں بغیر سامنے آئے قلب مبارک میں وحی کا القا کر دینا۔

(الافتان فی علوم القرآن ج ۱ ص ۱۰)

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

"علمائے کرام نے وحی کے کئی مراتب بیان کئے ہیں۔

اول، روایئے صالحہ۔ حدیث میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو ابتداء میں جو چیز سب سے پہلے ظاہر ہوئی وہ روایئے صالحہ ہے۔

دوسرا مرتبہ وحی کا یہ تھا کہ جبرائیل علیہ السلام نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب شریف میں القا کرتے تھے بغیر اس کے کہ حضور ﷺ جبرائیل علیہ السلام کو دیکھیں۔

تیسرا مرتبہ وحی کا یہ تھا کہ جبرائیل علیہ السلام کسی آدمی کی صورت اختیار کر کے حضور ﷺ کے پاس آتے اور پیغام الہی پہنچاتے تھے تاکہ جو کچھ ارشاد باری

ہے اسے یاد فرمائیں۔

چوتھا مرتبہ وحی کا یہ ہے کہ "مصلیٰ الجرس" یعنی گھنٹی کی آواز سنائی دیتی تھی اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی دوسرا اس کے کلمات و معانی کو نہیں سمجھ سکتا تھا۔ حضور ﷺ پر اقسام وحی میں یہ قسم سب سے بڑھ کر سخت تھی۔

وحی کا پانچواں مرتبہ یہ تھا کہ کبھی جبرائیل علیہ السلام اپنی اصلی صورت میں آتے اور وحی پہنچاتے۔ علماء فرماتے ہیں کہ ایسا دو بار ہوا۔

پہلا مرتبہ وحی کا یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے آپ پر اس حالت میں وحی فرمائی کہ آپ عروج فوقی عرش تھے نماز وغیرہ کی وحی اسی قسم کی ہے۔

وحی کا ساتواں مرتبہ، حق تعالیٰ کا حضور اکرم ﷺ سے بر لہو راست کلام فرمانا ہے جس طرح کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا۔

وحی کا آٹھواں مرتبہ، حق تعالیٰ کا حضور ﷺ سے بے حجاب کلام فرمانا۔ کبھی کبھی حضور اکرم ﷺ حالت نوم میں تشریف دیدار رب سے مشرف ہوتے اور حق تعالیٰ آپ سے کلام فرماتا جیسا کہ حدیث میں ہے کہ "میں نے اپنے رب کو احسن صورت میں دیکھا"

صاحب مواہب فرماتے ہیں کہ حقیقی نے کہا ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ آپ پر ۳۶ قسموں سے وحی کی گئی ہے۔

(مدارج الصلوٰۃ باب ۲ ص ۵۷۵)

۳۔ وحی ہمیشہ عربی زبان میں نازل ہوتی تھی۔ انبیاء سابقین جن کی زبانیں عربی کے علاوہ تھیں ان کے پاس بھی جبرائیل علیہ السلام عربی زبان میں ہی وحی لیکر آتے تھے پھر ہر نبی اپنی اپنی زبان میں اس وحی کا ترجمہ کر کے قوم کو سنا تا اور سمجھاتا تھا۔

(الفتن ج ۱ ص ۱۰)

۴۔ قرآن کی وحی اول کا نزول ۷ اررمضان المبارک یا ۱۲ اررمضان المبارک

بروز و شب کو بوقتِ صبح ہو۔
(تفسیر نمبر ۲ ص ۲۳۳، البدایہ و النہایہ ص ۲۸)

حضرت شامی مد اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
”روزِ وحی کا ظہور دو شنبہ کے روز آٹھ یا تین ربیع الاول ۳۱ سے عام
الغیل میں کوہِ حرا پر جسے جبلِ نور بھی کہتے ہیں بقول صحیح ہوا“ محدث موصوف
آگے فرماتے ہیں کہ ایک جماعت آیہ کریمہ شَهْرَ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ
الْفُرْقَانُ اور ارشاد باری تعالیٰ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ سے خیال کرتی ہے کہ
وحی کی ابتداء رمضان المبارک میں ہوئی اس لئے کہ حق تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ پر
ازھم نبوت سب سے پہلے جس چیز کا اکرام فرمایا وہ نزولِ قرآن ہے۔ چونکہ نزول
قرآن رمضان میں ہوا اس سے ثابت ہوا کہ وحی کی ابتداء بھی رمضان ہی میں
ہوئی ہوگی۔ لیکن اکثر مفسرین کا یہ خیال ہے کہ پورا قرآن بیک بار رمضان کی
لئے اللہ تعالیٰ میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوا اور وہاں سے لحاظ مصلحت اور
باستبار واقعات تھوڑا تھوڑا تیس سال کی مدت تک اترتا رہا (اس نزول کی ابتداء
ربیع الاول میں ہوئی) بعض کے نزدیک ابتداء وحی ماہِ رجب میں ہوئی یہ قول ثلث
دعا ہے۔

(مدارج طبعہ باب سوم ص ۲۷۷)
ایک قول ۹ ربیع الاول ۳۱ نبوی مطابق ۱۲ فروری ۱۰۱۰ء کا بھی ہے۔
(ادریق غم ص ۶۲)

- وحی اول اور وحی ثانی کے درمیان کتنا فاصلہ رہا اس متعلق چند اقوال وارد ہیں
- (۱) تفسیر عزیزی میں ہے دس دن
 - (۲) حضرت ابنِ صریح فرماتے ہیں بارہ دن
 - (۳) بقول حضرت ابنِ عباس چند روزہ دن
 - (۴) حضرت مقاتل کا کہنا ہے چالیس دن
 - (۵) اور بقول بعض تین سال۔ (تفسیر الم شرح ص ۶۳، ۶۴)
- اس سلسلے میں ائمہ تفاسیر کے مابین اختلاف ہے کہ نزولِ وحی آخر کب ہوا

- (۱) آخری وحی حضور ﷺ کے عالم وصال کی طرف ارتحال فرمانے سے
تین ساعت قبل نازل ہوئی۔ (حاشیہ ۸ ج ۱ ص ۳۳)
- (۲) نزولِ وحی آخر کے تین دن بعد حضور ﷺ نے عالم فانی سے کوچ
فرما کر جوارِ رحمت الہی میں نزول کیا۔ (تفسیر نمبر ۳ ص ۱۹۹)
- (۳) آپ ﷺ کے اپنی جان جانِ آفرین کے پردہ کرنے سے سات
دن قبل آخری وحی کا نزول ہوا۔ (حاشیہ ۸ ج ۱ ص ۳۳)
- (۴) حضرت ابنِ حاتم کے مطابق وحی آخر کا نزول آپ ﷺ کے وصال
رفیقِ اعلیٰ سے نو دن قبل ہوا۔ (حاشیہ ۳ ج ۱ ص ۹۴)
- (۵) آپ ﷺ کے وصال دائم اور قربِ اتم سے سرور و شرف ہونے
سے اکیس روز قبل آخری وحی نازل ہوئی۔ (تفسیر نمبر ۳ ص ۱۹۹)
- (۶) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نزولِ آخری وحی
کا آپ ﷺ کے اپنے مطلوبِ حقیقی کے جوارِ رحمت میں جانے سے اکیس روز قبل ہوا
(ارتقاء ص ۳۶)
- (۷) آخری وحی دس ذی الحجہ کو منیٰ میں نازل ہوئی جب کہ آپ ﷺ حجۃ
الوداع کے فرائض انجام دینے میں مصروف تھے۔ (تفسیر قرطبی)

لوح محفوظ اور قلم سے متعلق سوالات

- ۱۔ لوح محفوظ کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟
- ۲۔ لوح محفوظ کس چیز کی بنی ہوئی ہے اور کہاں ہے؟
- ۳۔ لوح محفوظ کی جلد، صفحے اور طرفین کس چیز کے ہیں؟
- ۴۔ لوح محفوظ کا طول و عرض کتنا ہے؟
- ۵۔ لوح محفوظ کا کلام کس چیز کا ہے؟
- ۶۔ لوح محفوظ کا قلم کس چیز کا ہے اور وہ کہاں ہے؟
- ۷۔ لوح محفوظ کے پتوں بچ کیا لکھا ہوا ہے؟
- ۸۔ لوح محفوظ میں لکھے ہوئے قرآن کے ہر حرف کی وسعت کتنی ہے؟
- ۹۔ اس قلم کی طوالت کتنی ہے؟
- ۱۰۔ قلم نے سب سے پہلے کیا لکھا؟
- ۱۱۔ قلم کل کتنے ہیں جن سے مصلح عالم کا انتظام ہے؟

لوح محفوظ اور قلم سے متعلق جوابات

- ۱۔ لوح محفوظ کا نام لوح محفوظ اس لئے ہے کہ یہ شیطان کی شرانگیزی اور کتر بدعت سے محفوظ ہے۔ (جلالین ص ۳۹۶)
- ۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ کو سفید موتی سے بنایا" اور وہ ساتویں آسمان کے اوپر معلق ہے۔ (جلالین ص ۳۹۶)
- ۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ "لوح محفوظ کی جلد اور صفحے سرخ یا قوت کے اور اس کے طرفین موتی اور یا قوت کے ہیں" (حاشیہ جلالین ص ۳۹۶)
- ۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ "لوح محفوظ کی لمبائی زمین و آسمان کے مابین فاصلے کے برابر ہے اور اس کی چوڑائی مشرق سے مغرب تک کے فاصلے کے برابر (جلالین ص ۳۹۶)
- بقول دیگر اس کی لمبائی پانچ سو برس کی مسافت ہے۔ (احکام شریعت)
- ۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ "لوح محفوظ کا کلام نور کا ہے" (حاشیہ جلالین ص ۳۹۶)
- ۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ "لوح محفوظ کا قلم نور کا ہے جو اس سے بندھا ہوا ہے۔ (نزدہ الجالس ص ۹۱، حاشیہ جلالین ص ۳۹۶)
- ۷۔ اور ایک روایت میں ہے کہ خدا نے قلم کو ایک سفید چمکدار موتی سے پیدا کیا۔ (نزدہ الجالس ص ۹۱)
- ۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ "لوح محفوظ کے

پہوں بیچ یہ الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ دِينُهُ الْإِسْلَامُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَدَّقَ بِوَعْدِهِ وَاتَّبَعَ رُسُلَهُ أَذْخَلَهُ الْجَنَّةَ (مشیر ۹ جلد ۱ ص ۳۹۶)

۸۔ لوح محفوظ میں لکھا ہوا قرآن کا ہر حرف کوہ قاف کے برابر ہے اور ہر حرف کے نیچے اس کے معنی ہیں۔ (الافقان ج ۱ ص ۵۸)

۹۔ قلم نورانی سو سال کی طولانی رکھتا ہے۔ (ابن کثیر ۹ سورہ ہون)

۱۰۔ ایک روایت میں پانچ سو سال ہے۔ (نہج البلاغہ ص ۱)

۱۱۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جب قلم کو پیدا فرمایا تو اسے حکم فرمایا کہ لکھ! قلم نے عرض کیا کیا لکھوں۔؟ فرمان جاری ہوا کہ قیامت تک کی مخلوق کی تقدیریں لکھ۔

(مدارج ج ۱ ص ۳۰۳)

ایک روایت میں ہے کہ سب سے پہلے قلم کو جناب الہی سے بسم اللہ لکھنے کا حکم ہوا۔

(نہج البلاغہ ص ۱)

۱۲۔ صاحب مواہب لدنیہ ابن قیم سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا اقسام بارہ ہیں اور مرتبے میں جدا جدا ہیں۔

سب سے اعلیٰ و اعلیٰ اور اول قلم قدرت ہے۔ یہی وہ قلم ہے جس کی حق تبارک و تعالیٰ نے قسم فرمائی۔

دوسرا قلم وحی ہے۔

تیسرا قلم توفیق ہے جو اللہ و رسول کی طرف سے نشان ہے۔

چوتھا قلم طب ابدان ہے جس سے بدنوں کی صحت کی حفاظت کی جاتی ہے۔

پانچواں وہ قلم توفیق ہے جس سے لوگوں، بادشاہوں پریشان ہوتا ہے،

اس سے امور مملکت کی سیاست و اصلاح کی جاتی ہے۔

چھٹا قلم حساب ہے اسے قلم ارزاق بھی کہتے ہیں۔

ساتواں قلم حکم ہے اس سے حکم نافذ کئے جاتے ہیں۔

آٹھواں قلم شہادت ہے جس سے حقوق کی حفاظت کی جاتی ہے۔

نواں قلم تعبیر ہے یہ وحی خواب میں ہے اسے اور اس کی تعبیر و تفسیر کو لکھنے

والا ہے۔

دسواں قلم تواریخ و دلائل عالم ہے۔

گیارہواں قلم نعت ہے اور اس کی تفصیلات کا لکھنے والا ہے۔

بارہواں قلم جامع ہے۔

یہ وہ اقسام ہیں جن سے مصالح عالم کا انتظام ہے۔ (مدارج ج ۱ ص ۳۰۳)

بہارِ نبویؐ کے متعلق سوالات

- ۱۔ آسمانی کتابیں کتنی تھیں؟
- ۲۔ وہ انبیاء و مرسلین کتنے اور کون کون سے ہیں جن پر آسمانی کتابیں نازل ہوئیں؟
- ۳۔ کس نبی پر کتنے صحیفے نازل ہوئے؟
- ۴۔ صحیفہ ابراہیمی کس مہینے کی کس تاریخ کو نازل ہوئے؟
- ۵۔ توراۃ شریف کا نزول کس تاریخ کو ہوا؟
- ۶۔ توراۃ میں کتنی سورتیں اور کتنی آیات ہیں؟
- ۷۔ توراۃ کتنی تختیوں میں لکھی ہوئی نازل ہوئی؟
- ۸۔ توراۃ کی تختیاں کس چیز کی تھیں؟
- ۹۔ توراۃ کی تختیوں کی لمبائی کتنی تھی؟
- ۱۰۔ توراۃ کا ہر ایک جڑ کتنے دنوں میں پڑھا جاتا تھا اور مکمل توراۃ کو کس کس نے پڑھا؟
- ۱۱۔ توراۃ کس زبان میں نازل ہوئی تھی؟
- ۱۲۔ توراۃ کی ابتدا قرآن کی کس آیت سے ہے اور اختتام کس آیت پر؟
- ۱۳۔ توراۃ کی وہ کونسی آیت ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ کسی کو عطا نہ ہوئی؟
- ۱۴۔ زبور شریف کس ملک کی کس تاریخ کو نازل ہوئی؟
- ۱۵۔ زبور کا نزول توراۃ کے کتنے سال بعد ہوا؟
- ۱۶۔ زبور کس زبان میں نازل ہوئی؟
- ۱۷۔ زبور میں کتنی سورتیں ہیں؟
- ۱۸۔ زبور کی سب سے لمبی سورت کی طوالت کتنی ہے؟

- ۱۹۔ حضرت داؤد علیہ السلام زبور کو کتنی آوازوں میں تلاوت کیا کرتے تھے؟
- ۲۰۔ انجیل کا نزول کس تاریخ کو ہوا؟
- ۲۱۔ انجیل زبور کے کتنے سالوں بعد نازل ہوئی؟
- ۲۲۔ انجیل کس زبان میں نازل ہوئی تھی؟
- ۲۳۔ انجیل میں سورتیں کتنی ہیں؟
- ۲۴۔ انجیل کس جگہ نازل ہوئی تھی؟

کتاب سلوویہ سے متعلق جوابات

۱۔ حق تعالیٰ سبحانہ اعظم شانہ نے اپنے خزانہ کلام سے ایک سو چار کتابوں کا نزول فرمایا جن میں سے سو صحیفے اور چار کتابیں ہیں۔ (تفسیر نمبر ج ۳ ص ۱۸۰ حاشیہ ج ۳ ص ۳۶۶)

۲۔ عطائے کتب الہیہ کی نعمت عظمیٰ اور دولت کبریٰ سے سرفراز ہونے والے انبیاء و مرسلین آٹھ ہیں۔

(۱) حضرت آدم (۲) حضرت شیث (۳) حضرت لاریس (۴) حضرت ابراہیم (۵) حضرت داؤد (۶) حضرت موسیٰ (۷) حضرت عیسیٰ (۸) حضرت محمد صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ و علیہم اجمعین۔ (تفسیر نمبر ج ۲ ص ۱۷۰ حاشیہ شرح عقائد ص ۱۰۱)

۳۔ کس نبی پر کتنے صحیفے نازل ہوئے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) دس صحیفے حضرت آدم علیہ السلام پر (۲) پچاس، حضرت شیث علیہ السلام پر (۳) تیس، حضرت لاریس علیہ السلام پر

(۴) اور دس، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئے۔

(تفسیر نمبر ج ۲ ص ۱۷۰ حاشیہ شرح عقائد ص ۱۰۱)

تفسیر نمبر ج ۱ ص ۱۱۱ میں تفسیر روح البیان کے حوالے سے ایک قول یہ بھی ہے کہ سو صحائف میں سے پچاس حضرت شیث علیہ السلام پر تیس حضرت لاریس علیہ السلام پر اور تیس حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئے۔

ایک دوسرے قول کے بموجب حضرت ابراہیم علیہ السلام پر تیس، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر قبل از تورات دس اور حضرت شیث علیہ السلام پر سترہ صحیفوں کا نزول ہوا۔ (حاشیہ ج ۶ ج ۱ ص ۳۶۶)

۴۔ صحف ابراہیمی کا نزول رمضان المبارک کی پہلی رات کو ہوا۔

(تفسیر نمبر ج ۲ ص ۱۷۳ حاشیہ ج ۳ ص ۵۵)

۵۔ یہی میں بروایت حضرت داؤد بن الاسحق علیہ السلام ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تورات چھ رمضان المبارک کو نازل ہوئی۔ (تفسیر نمبر ج ۲ ص ۱۷۳ حاشیہ ج ۳ ص ۵۵)

دوسرا قول یہ ہے کہ تورات حضرت موسیٰ کلیم اللہ کو حضرت حق عزوجل نے یوم النحر یعنی دس ذی الحجہ کو عطا فرمایا۔ (تفسیر نمبر ج ۱ ص ۱۳۰ حاشیہ ج ۱ ص ۱۳۱)

۶۔ تورات شریف میں ایک ہزار و تیس ہیں اور ہر سورۃ میں ایک ہزار آیات۔ (اس حساب سے آیتوں کی تعداد دس لاکھ ہوئی)

(تفسیر نمبر ج ۱ ص ۱۳۰ حاشیہ ج ۱ ص ۱۳۱)

۷۔ ترجمان قرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات شریف سات تختیوں میں عطا ہوئی۔ (تفسیر نمبر ج ۳ ص ۳۰ حاشیہ ج ۳ ص ۵۶)

ایک دوسرے قول کے بموجب الواح تورات کی تعداد دس تھیں۔

(حاشیہ ج ۲ ج ۱ ص ۱۳۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت یہ بھی ہے کہ تورات شریف کے کل سات حصے تھے۔ ان کو لیکر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو طرف شریف لائے تو بحر معدودے چند جو حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ مرکز استقامت پر ثابت و قائم تھے پوری قوم بنی اسرائیل کو شرک میں مبتلا پایا۔ اپنی قوم کی یہ حرکات شنیعہ کو دیکھ کر آپ بہت پریشان ہوئے اور غصے کے عالم میں اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کی طرف بڑھے اس دوران تورات شریف کی تختیاں آپ کے ہاتھ سے گر گئیں یا گر ادیں۔ اس گرجانے کی وجہ سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے تورات کے چھ حصوں کو اٹھالیا۔ باقی ایک حصہ جس میں صرف ضروری مسائل تھے بنی اسرائیل کو ملا۔ (تفسیر نمبر ج ۳ ص ۳۰ حاشیہ ج ۳ ص ۵۷)

۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تورات شریف کی تختیاں زبر جد (ایک قیمتی پتھر) کی تھیں۔ ایک دوسری روایت کے مطابق یہ تختیاں جنت کے درخت سدرة (بیری) کی تھیں۔

(الاقان ج ۱ ص ۵۶، ۵۷)

قرآن شریف سے متعلق سوالات

- ۱۔ قرآن کا نزول کتنی بار ہوا اور کب کب؟
- ۲۔ قرآن کا نزول، انجیل کے کتنے سال بعد ہوا؟
- ۳۔ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں نازل ہونے والی سب سے پہلی۔ اور آخری سورتیں کون کونسی ہیں؟
- ۴۔ شب میں نازل ہونے والی سورتیں کون کونسی ہیں؟
- ۵۔ شب میں نازل ہونے والی آیات کون کونسی ہیں؟
- ۶۔ علی الصبح نازل ہونے والی آیات کتنی ہیں؟
- ۷۔ بحالت استراحت، بستر اطہر پر نازل ہونے والی آیات کون کونسی ہیں؟
- ۸۔ غار میں نازل ہونے والی آیات اور سورتیں کون کونسی ہیں؟
- ۹۔ وہ آیات کتنی اور کون کونسی ہیں جن کا مکمل نزول نہ آسمان ہے اور نہ زمین؟
- ۱۰۔ وہ آیات اور سورتیں کون کونسی ہیں جن کا نزول بعض اسفار کے دوران ہوا؟
- ۱۱۔ وہ آیات اور سورتیں کون کونسی ہیں جن کے ہمراہ فرشتوں کی ایک بھاری جمعیت بھی نازل ہوئی؟
- ۱۲۔ وہ آیات اور سورتیں کون کونسی ہیں جو انبیاء سابقین پر بھی نازل ہوئیں؟
- ۱۳۔ قرآن کا وہ کونسا حصہ ہے جو بجز نبی کریم ﷺ کے کسی اور نبی پر نازل نہ ہوا؟
- ۱۴۔ مکرر نازل ہونے والی آیات اور سورتیں کون کونسی ہیں؟

- ۱۵۔ آیات ناسخہ اور منسوخہ کون کونسی ہیں؟
- ۱۶۔ اولین سورۃ جس کا اعلان سیلا انبیاء علیہ التحیۃ والسلام نے مکہ مکرمہ میں کیا، کونسی ہے؟
- ۱۷۔ اولین سورۃ جس میں آیت مجدد نازل ہوئی، کونسی ہے؟
- ۱۸۔ قرآن کی وہ آیت جو توراۃ میں سات سو آیات کا درجہ رکھتی ہے، کونسی ہے؟
- ۱۹۔ وہ کونسی آیتیں ہیں کہ جن کو بعض نمازوں میں پڑھنا مکروہ ہے؟
- ۲۰۔ وہ کونسی سورتیں ہیں کہ جن کو حضور ﷺ نماز عیدین میں پڑھا کرتے تھے؟
- ۲۱۔ وہ کونسی سورتیں ہیں کہ جن کو حضور ﷺ جمعہ کی فجر اور نماز جمعہ میں پڑھا کرتے تھے؟
- ۲۲۔ آنحضور شافع یوم المنثور ﷺ کا یہ فرمان کہ "ان سورتوں نے مجھے بوڑھا کر دیا" کن سے متعلق ہے؟
- ۲۳۔ قرآن کی وہ کونسی آیت ہے جو ایک ہزار آیتوں سے بھی افضل؟
- ۲۴۔ قرآن کی وہ کونسی آیت ہے جس پر بجز ایک صحابی کے نہ کوئی عمل کر سکا اور نہ کر سکے گا؟
- ۲۵۔ وہ آیت مجددہ کونسی ہے کہ بعد تلاوت حضور ﷺ نے مجدد کیا تو ان تمام کافروں نے بھی مجدد کیا جو اس مجلس میں موجود تھے؟
- ۲۶۔ وہ آیتیں کونسی ہیں جو حضور ﷺ پر براہ راست دہرا واسطہ نازل ہوئیں؟
- ۲۷۔ وہ سورتیں کونسی ہیں جن کو قرآن کا دروازہ کہا جاتا ہے؟
- ۲۸۔ سورۃ فاتحہ کے کتنے نام ہیں اور کیا کیا؟
- ۲۹۔ قرآن پاک میں قرآن کے کتنے نام ہیں اور کیا کیا؟
- ۳۰۔ قرآن پاک میں کتنے انبیاء و مرسلین کے نام مذکور ہیں؟
- ۳۱۔ قرآن پاک میں حضور اکرم ﷺ کے کتنے نام ہیں؟

- ۳۲۔ قرآن پاک میں جن فرشتوں کے نام آئے ہیں وہ کتنے لوگوں کو نے ہیں؟
- ۳۳۔ قرآن پاک میں انبیاء و مرسلین کے علاوہ جن دوسرے لوگوں کے ہم ذکر کئے گئے ہیں وہ کون کون ہیں؟
- ۳۴۔ قرآن پاک میں کس خوش نصیب صحابی کا نام آیا ہے؟
- ۳۵۔ قرآن پاک میں کس عورت کا نام آیا ہے؟
- ۳۶۔ قرآن پاک میں کن کن کافروں کے نام آئے ہیں؟
- ۳۷۔ قرآن پاک میں مذکور ہونے والے القاب کون کون سے ہیں؟
- ۳۸۔ قرآن پاک میں دلوں و واحد کنیت کس کی ہے اور کیوں؟
- ۳۹۔ قرآن پاک میں پرندوں کی جنس میں سے کس کس کا نام آیا ہے؟
- ۴۰۔ قرآن پاک میں جنات میں سے کس کس کا نام آیا ہے؟
- ۴۱۔ قرآن پاک میں کتنے قبائل کے نام ہیں؟
- ۴۲۔ قرآن پاک میں اضافت کے ساتھ جن قوموں کے نام آئے ہیں وہ کون کونسی ہیں؟
- ۴۳۔ قرآن پاک میں کتنے بتوں کے نام مذکور ہیں؟
- ۴۴۔ قرآن پاک میں کن کن شہروں اور جگہوں کے نام کا ذکر ہے؟
- ۴۵۔ قرآن پاک میں کتنے پہاڑ اور وادیوں کے نام آئے ہیں؟
- ۴۶۔ قرآن پاک میں اضافت مکانی کے ساتھ کتنے نام مذکور ہیں؟
- ۴۷۔ قرآن پاک میں کن کن سیاروں کے نام مسطور ہیں؟
- ۴۸۔ قرآن پاک میں آخرت کے مکانوں میں سے کس کس کا نام آیا ہے؟
- ۴۹۔ قرآن پاک میں اسلامی مہینوں میں سے کس کس کا نام آیا ہے؟
- ۵۰۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کتنے انبیاء کرام کو برادر قوم کا خطاب دیا؟
- ۵۱۔ قرآن پاک کو کتابی شکل میں سب سے پہلے کس نے جمع کیا؟
- ۵۲۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک کے کل کتنے نسخے تیار کروائے تھے؟

- اور کہاں کہاں بھیجے تھے؟
- ۵۳۔ قرآن پاک میں اعراب کس نے لگائے؟
- ۵۴۔ قرآن پاک میں سورتوں کے نام کس نے لکھے؟
- ۵۵۔ قرآن پاک میں مد اور وقف کی علامتیں کس نے لگائیں؟
- ۵۶۔ قرآن پاک میں نصف، ریح اور ثلث کے نشانات کس دور میں لگائے گئے؟
- ۵۷۔ قرآن پاک میں رکوع کس نے متعین کیا اور کس اعتبار سے؟
- ۵۸۔ قرآن پاک کی آیتوں کی تعداد کتنی ہے؟
- ۵۹۔ قرآن پاک کے کلمات کی تعداد کتنی ہے؟
- ۶۰۔ قرآن پاک کے حروف کی تعداد کتنی ہے؟
- ۶۱۔ قرآن پاک کا نصف باعتبار آیات، کلمات اور حروف کے کہاں کہاں ہے؟
- ۶۲۔ قرآن پاک کی تہائیاں کہاں کہاں سے شروع ہوتی ہیں؟
- ۶۳۔ قرآن پاک کی سات منزلوں کی ابتدا اور انتہا کہاں کہاں ہوتی ہیں؟

قرآن شریف متعلقہ جوابات

۱۔ قرآن مجید فرقان حید کا نزول دو بار ہوا۔

(۱) یکبارگی پورا قرآن لوح محفوظ سے آسمان دنیا کے بیت العزت (بیت المعمور) میں نازل کر دیا گیا۔ یہ نزول جبریل علیہ السلام پر تمہودا تمہودا ہوا۔

(۲) دوسری بار رسول کریم روف رحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تمہودا تمہودا حسب حال یا حسب ضرورت نازل ہوتا رہا تا ایں کہ پچیس سال میں یہ نزول مکمل ہوا۔ (الافقان فی علوم القرآن ج ۳ ص ۳۵)

حکیم الامت معین الملک حضرت مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی علیہ الرحمہ اپنی مشہور کتاب تصنیف لطیف اشرف التفسیر المعروف بہ تفسیر نعیمی میں فرماتے ہیں کہ "قرآن کریم کا نزول چند بار چند طریقہ سے ہوا۔ اولاً لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف یکبارگی نازل کر دیا گیا یہ نزول ماہ رمضان کی شب قدر میں ہوا اس سے متعلق قرآن کریم کا فرمان عظیم ہے۔ شَهْرَ رَمَضَانَ الَّذِي اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ اَوْ اَنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔ پھر نبی کریم ﷺ پر پچیس سال کی مدت میں بقدر ضرورت و لحاظ مصلحت نازل ہوتا رہا اور احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ ماہ رمضان میں حضرت جبرائیل امین حضور اکرم سید عالم ﷺ کی خدمت میں شرف حضور ی پا کر سارا قرآن سنایا کرتے تھے۔ اور بعض آیات دو دو بار نازل ہوئیں جیسے سورہ فاتحہ وغیرہ۔ خلاصہ یہ ہوا کہ رسول پاک صاحب لولاک ﷺ پر قرآن معتم بالشان کا نزول کئی طریقے سے کئی بار ہوا۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۱۰)

۳۔ قرآن کریم ہدایت عظیم کا نزول انجیل کے تین سو ساٹھ سال یا سات سو یا پانچ سو سال بعد ہوا۔ (ماہیہ ۲ شرح ص ۱۰۱)

۴۔ مکہ مکرمہ میں نازل ہونے والی سب سے پہلی سورہ "اقراء" اور سب سے آخری سورہ "المؤمنون" ہے۔ بعض نے "العنکبوت" کو آخری سورہ کہا ہے۔ اور مدینہ نور میں نازل ہونے والی سب سے پہلی سورہ "توبل للمطففين" اور آخری سورہ "ہود" ہے۔

ابن حجر نے اپنی کتاب "شرح بخاری" میں لکھا ہے کہ "سورہ بقرہ" پہلی سورہ ہے جو مدینہ میں نازل ہوئی اور تفسیر نعیمی میں واقدی کی روایت ہے کہ پہلی سورہ جو مدینہ میں نازل ہوئی وہ "سورہ قدر" ہے۔ (الافقان فی علوم القرآن ج ۳ ص ۳۳)

۵۔ قرآن کی وہ سورتیں جن کا نزول شب میں ہوا اچھے ہیں۔ (۱) سورہ انعام۔ طبرانی میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا! یہ پوری سورہ یکبارگی شب میں بمقام مکہ مکرمہ اس طرح نازل ہوئی کہ ستر ہزار فرشتے اس کے ارد گرد آباد رہتے تھے و تقدیس بیان کرتے تھے۔

(۲) سورہ مومنین۔ طبرانی میں حضرت ابو مریم غسانی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں! میں نے ایک صحیح خواجہ کائنات رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا "آج رات میرے یہاں ایک لڑکی تولد ہوئی" تو سرکار ابد قرار رضی اللہ عنہ نے فرمایا! آج رات مجھ پر سورہ مریم نازل ہوئی لہذا تم اپنی لڑکی کا نام مریم رکھو۔

(۳) سورہ منافقون۔ اس سورہ سے متعلق ترمذی میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ یہ سورہ رات کو نازل ہوئی۔

(۴) سورہ مومناات۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ رات شب جو جن کو حرام میں نازل ہوئی۔ ایک دوسری روایت کے بموجب یہ سورہ شب عرفة میں بمقام غار منیٰ نازل ہوئی۔

(۵) سورہ فلق۔

(۶) سورہ ناس۔ حضرت عقبہ بن عامر الجعفی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے رسول خدا علیہ التحیہ والتسلیم نے فرمایا مجھ پر آج رات ایسی آیات معظمت کا نزول ہوا جن کی

مثال نہیں پھر ان دو کورہ سورتوں کی تلاوت فرمائی۔
 ۵۔ رات میں نازل ہونے والی آیات یہ ہیں

(۱) اواخر آل عمران۔ ابن حبان کی کتاب ”صحیح“ میں اور ابن المہرود ابن مردویہ وابن ابی الدنیا کی کتاب ”المفکر“ میں ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان صبح سنانے پر بار حبیب مکرم ﷺ میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ کی چشم مبارک سے دڑھائے اشک رواں ہیں۔ حضرت بلال پر ملال عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ! چشم پیچ اور ملول خاطر کی وجہ؟ ارشاد فرمایا! کیوں نہ روؤں کہ آج مجھ پر اِن فی خلقی السخواب والآذخ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَا يَتَّبِعُ لِأَوْلَى الْأَلْبَابِ كَانَزُولُ بَحْرِ فَرَمَا اِشَامَتِ وَهَلَاكَتِ هِ اس ففخص كے لے جو اس آیت کو پڑھے اور صنعت خداوندی میں فخر و تدرت کرے

(۲) وَاللّٰهُ يَغْضَبُكَ مِنَ النَّاسِ۔ ترمذی میں ام المومنین سیدتنا صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے فرمائی ہیں کہ دوران سفر شب میں حضور اقدس سید عالم ﷺ کا پیرہ دیا جا رہا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضور نے خیرہ شریف سے اپنا سر اقدس نکال کر اصحاب پاسبان و نگہبان سے فرمایا! تم لوگ چلے جاؤ میرے محافظ حقیقی نے مجھے اپنی حفاظت میں لے لیا۔ طبرانی کی روایت میں حضرت حصہ بن مالک الخطمیؓ فرماتے ہیں! ہم لوگ از خود شب میں رسول اللہ ﷺ کی پہنائی میں مصروف رہا کرتے تھے۔ جب اس آیت کریمہ کا نزول ہوا تو ہم اس حالت سے محروم ہو گئے۔

(۳) آیۃ الثالث یعنی وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَقُوا الْاَيَةَ۔ صحیحین میں حضرت کعب بن مالکؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا حق سبحانہ اعظم شانہ نے ہماری قبولیت توبہ کا نزول اس وقت فرمایا کہ رات کا دو تہائی حصہ گزر چکا تھا۔ (۴) آغاز سورہ حج۔ ابن مردویہ نے حضرت عمران بن حصینؓ سے

روایت کی ہے کہ اس آیت کریمہ کا نزول نبی کریم ﷺ کے ایک سفر کے دوران اس حال میں ہوا کہ کچھ صحابہ کرامؓ توجو خواب تھے اور کچھ ادھر ادھر منتشر۔ اسی وقت بعد نزول حضور اکرم ﷺ نے باؤز بلند اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

(۵) آیت پردہ۔ سورہ احزاب کی وہ آیت جس میں عورتوں کو بغرض ضرورت باحجاب باہر نکلنے کی اجازت دی گئی ہے۔ قاضی جلال الدین نے کہا ہے کہ وہ آیت يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ الْاَيَةُ ہے۔

(۶) وَاسْتَنْلِ مِنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا يَقُولُ اِبْنِ حَبِيبِ يَہ آیت شب معراج کو نازل ہوئی

(۷) اولی سورہ فتح اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا۔ بخاری شریف میں حضرت فاروق اعظمؓ کی روایت کے بموجب یہ آیت بھی رات کو نازل ہوئی۔

(۱۱) اَلْحَقَّ اِنِّي لَمُؤْمِنٌ بِالْاَيَةِ (۲۸)

۶۔ صرف دو آیتیں ایسی ہیں جو علی الصبح نازل ہوئیں۔

(۱) آیت تيمم يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ تَشْكُرُونَ۔ صحیحین میں ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک صبح نماز فجر کے واسطے وضو کیلئے پانی نہ ملا اسی وقت یہ آیت تیمم نازل ہوئی۔

(۲) لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ۔ اس آیت کا نزول اس وقت ہوا جب کہ ابی سالم سید بنی آدمؓ نماز فجر کی رکعت اخیرہ میں تھے۔ (۱۱) اَلْحَقَّ اِنِّي لَمُؤْمِنٌ بِالْاَيَةِ (۲۸)

۷۔۔۔ بحالت استراحت ہستنا زمین میں دو آیتیں نازل ہوئیں۔

(۱) وَاللّٰهُ يَغْضَبُكَ مِنَ النَّاسِ۔

(۲) آیۃ ثَلَاثُو عَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَقُوا۔ (۱۱) اَلْحَقَّ اِنِّي لَمُؤْمِنٌ بِالْاَيَةِ (۲۸)

(جن کی مختصر تفصیل رات میں نازل ہونے والی آیتوں کے بیان میں گزر چکی ہے)

۸۔ غار میں نازل ہونے والی سورہ ”المرسلات“ ہے جو شب عرہ کو غار منیٰ میں نازل ہوئی۔ اور آیات میں سے سورہ طلق کی ابتدائی پانچ آیات ہیں جو غار حراء

(الاقص ج ۳ ص ۳۸)

میں نازل ہوئیں۔
۹۔ پورے قرآن کا نزول کہ کرمہ اور مدینہ منورہ کے مابین ہوا ہے علاوہ
چھ آجوں کے کہ ان کا نزول نہ آسمان میں ہوا اور نہ زمین پر بلکہ یہ آیتیں فضاء
میں نازل ہوئیں۔

(۱) واما انا له مقام معلوم

(۲) وانا نحن الصافون

(۳) وانا نحن المسبحون

(۴) وسئل من ارسلنا من قبلك من رسلنا

(۵) و (۶) سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں (الاقص ج ۳ ص ۳۸)

۱۰۔ دوران سفر جن سورتوں و آجوں کا نزول ہوا ہے ذیل میں مندرج ہیں
(۱) سورہ فتح (۲) سورہ منافقون (۳) سورہ مرسلات (۴) سورہ مطفین۔
بعض حصہ یا مکمل (۵) سورہ کوثر (۶) سورہ نصر۔ اور آیتیں ہیں۔ (۱) واتخذوا
من مقام ابراہیم مصلیٰ (۲) وليس البر بان قاتوا البيوت الاية (۳)
واتموا الحج والعمرة لله (۴) فمن كان منكم مريضا او به اذى من
رأسه الاية (۵) امن الرسول الاية (۶) واتقوا يوما ترجعون فيه الاية
(۷) الذين استجابوا لله والرسول الاية (۸) يا ايها الذين امنوا لا
تقرّبوا الصلوة وانتم سكري الاية (۹) ان الله يامرکم ان تودعوا الامثنت
الى اهلها (۱۰) واذا كنت فيهم فاقمت لهم الصلوة الاية (۱۱) يستفتونك
قل الله يفتيكم في الكللة (۱۲) يا ايها الذين امنوا افوا بالعقود الاية
(۱۳) اليوم اكملت لكم دينكم (۱۴) يا ايها الذين امنوا اذا قمتم الى
الصلوة الاية (۱۵) يا ايها الذين امنوا اذكروا نعمه الله عليكم اذ هم الاية
(۱۶) والله يعصمك من الناس (۱۷) يستلونك عن الانفال الاية (۱۸) اذ
تستغيثون ربكم الاية (۱۹) والذين يكتزون الذهب الاية (۲۰) لو كان

عرضا قريبا الاية (۲۱) ولئن سالتهم ليقولن انما كنا نخوض ونلعب
الاية (۲۲) ما كان للنبي والذين امنوا الاية (۲۳) ان الله مع الذين اتقوا
والذين هم محسنون (۲۴) وان كادوا ليستفزونك من الارض
ليخرجوك منها (۲۵) يا ايها الناس اتقوا ربكم ان زلزلة الساعة . تا.
ولكن عذاب الله شديد (۲۶) هذان خصمان الايات (۲۷) اذن للذين
يقاتلون الاية (۲۸) الم تر الى ربكم كيف مد الظل الاية (۲۹) ان
الذي فرض عليك القرآن (۳۰) ألم تغلب الروم تا. بنصر الله (۳۱)
وسئل من ارسلنا من قبلك من رسلنا الاية (۳۲) وكاين من قرية هي
اشد قوة الاية (۳۳) يا ايها الناس انا خلقناكم من ذكروا نثى الاية
(۳۴) سيهزم الجمع الاية (۳۵) ثلثمن الاولين (۳۶) افبهذا الحديث
انتم منهنون (۳۷) وتجعلون رزقكم انتم تكذبون (۳۸) يا ايها الذين
امنوا اذا جاءكم المومنت مهاجرات فامتنعنوهن الاية (۳۹) اقراء باسم
ربك تا. ما لم يعلم . (الاقص ج ۳ ص ۳۸)

۱۱۔ وہ سورتیں اور آیات جن کیساتھ فرشتوں کا بھی نزول ہوا ہے ہیں۔

(۱) سورہ انعام۔ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نازل ہوئے

(۲) سورہ فاتحہ۔ بوقت نزول اسی ہزار ملائکہ بشكل جلوس ساتھ

نازل ہوئے بقول دیگر ستر ہزار (ماہ ۳ ص ۵۵)

(۳) سورہ یونس۔ اس کے ہمراہ تیس ہزار فرشتے آئے۔

(۴) سورہ کہف۔ اس کے ساتھ ستر ہزار ملائکہ شریک نزول تھے۔

(۵) آیۃ الکرسی۔ تیس ہزار فرشتوں کا قافلہ ساتھ میں نازل ہوا۔

ایک اور روایت کے بموجب سورہ بقرہ کی ہر آیت کے ساتھ اسی اسی فرشتے

نازل ہوئے۔

(۶) وسئل من ارسلنا من قبلك من رسلنا۔ اس کے نزول کے

وقت میں بڑا ملائکہ ہر لڑتے۔

واضح ہو کہ فرشتوں کی تعداد ان فرشتوں کے علاوہ ہے جو ہمیشہ جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ آتے تھے۔

۱۲۔ قرآن عالم گیر شان کی وہ سورتیں اور آیات جو انبیاء سابقین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم اجمعین پر بھی نازل ہوئیں نہ کوہ بذیل ہیں

(۱) سورۃ اعلیٰ یعنی صبح اسم ربك الاعلیٰ۔ ترجمان قرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ سورۃ نازل ہوئی تو محمدؐ وحی معظم کتاب و حکمت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ نے فرمایا یہ پوری سورۃ صحیف حضرت ابراہیم و موسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام میں بھی نازل ہوئی تھی۔

(۲) سورۃ نجم۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ سورۃ بالکل اسی طرح جس طرح نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی حضرت خلیل اللہ و کلیم اللہ علیہما السلام پر بھی نازل ہو چکی تھی۔

(۳) الثانیون العابدون الایۃ

(۴) قد افلح المؤمنون۔ تا۔ فیہا خلدون

(۵) ان المسلمین والمسلمات الایۃ

(۶) الذین ہم علی صلواتہم دائمون۔ تا۔ قالعون۔ حضرت ابوالاسودؓ فرماتے ہیں کہ ان آیتوں کو حضرت حق جل و علی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام و سید عالم علیہ السلام کے علاوہ کسی اور کو نہیں عطا فرمایا۔

(۷) یا ایہا النبی انا ارسلناک شاحدا و مبشرا و نذیرا۔ اس آیت کی مثال دیتے ہوئے حضرت عبد اللہ بن عمر بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے بعض اوصاف قرآنیہ کو اللہ عزوجل نے تورات میں بیان فرمایا (۸) آغاز سورۃ انعام الحمد للہ الذین خلق السموت والارض الایۃ۔ حضرت کعبؓ سے مروی ہے کہ توراۃ کی ابتدا اسی آیت سے ہے۔

(۹) الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا۔ تا۔ و کبرہ لکبر۔ حضرت کعبؓ کی روایت کے مطابق تورات کا اختتام اسی آیت پر ہوا ہے۔

(۱۰) فاعبدہ و توکل علیہ و ما ربک بغافل عما تعملون۔ حضرت کعبؓ کی ایک دوسری روایت کے بموجب توراۃ کی تکمیل و تکمیل اسی آیت پر ہوئی۔

(۱۱) قل تعالو اتل ما حرم ربکم علیکم۔ قادن آیات۔ حضرت کعبؓ کی ایک اور روایت کے مطابق یہ آیات وہ ہیں جو توراۃ میں سب سے پہلے نازل ہوئیں۔ انہیں کی ایک دوسری روایت کے بموجب توراۃ میں سب سے پہلے سورۃ النعام کی ابتدائی دس آیات نازل ہوئیں۔

(۱۲) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ حضور شافع یوم النشورؐ نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت سلیمان علیہ السلام کے سوا کسی پر نازل نہ ہوئی۔

(۱۳) آغاز سورۃ جہ۔ یرسبح للہ ما فی السموت۔ تا۔ العزیز الحکیم حضرت ابو میسرہؓ کی روایت ہے کہ اس آیت کا مرتبہ توراۃ میں سات سو آیات کے برابر ہے۔

(۱۴) وان علیکم لحافظین کراما کاتبین یعلمون ما تفعلون (۱۵) وما تکنون فی شان وما تتلون منه من قران الایۃ

(۱۶) المن هو قائم علی کل نفس بما کسبت۔ ترجمان قرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کی آیت لولا ان دای برہان ویدہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب زلیخانے چاہا کہ حضرت یوسفؑ کیساتھ مشغول ہو کر اپنی ناجائز خواہش کو پورا کریں تو اس وقت ماوکنعان حضرت یوسفؑ نے اپنے رب کی برہان دیکھی اور زلیخانے کے ارادہ کا سدھ سے محفوظ رہے۔ رب کی برہان سے مراد یہی آیات معظمات ہیں جو اس وقت سطر دیوار پر ظاہر و نمایاں ہو گئی تھیں۔ بعض نے

چوتھی آیت ولا تقربوا الزنا الا یہ کا بھی اضافہ کیا ہے۔ (الافتاح ج ۱ ص ۵۲، ۵۳)
(۱۷) سورہ آل عمران۔ حضرت ابو عطفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ
اس سورہ کا نام تورات میں "طیبہ" ہے

(۱۸) سورہ کہف۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
تورات میں اس سورہ کا نام الحاکم ہے۔

(۱۹) سورہ قمر۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ
اس سورہ کا نام تورات میں "السمیضہ" ہے۔

(۲۰) سورہ ملک۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ تورات میں
اس سورہ کا نام "الماتہ" ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے
بموجب "الکنجیہ"

(۲۱) سورہ یس۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سورہ کا نام
تورات میں "اطور" ہے۔ (الافتاح ج ۱ ص ۵۲، ۵۳)

۳۔ قرآن عالی شان کا وہ حصہ جو سید عالم نبی آدم علیہ السلام کے علاوہ کسی اور نبی پر
نازل نہیں ہوا یہ ہے۔

(۱) سورہ فاتحہ۔

(۲) آیہ الکرسی

(۳) سورہ بقرہ کا آخری رکوع۔

ان آیات سے متعلق سید الانبیاء علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ان
آیات کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے عرش کے خزانے سے عطا فرمایا جو اس سے پہلے
کسی نبی کو عطا نہ ہوا۔ (الافتاح ج ۱ ص ۵۵، ۵۶ درجہ ۱ ص ۲۲۸)

۴۔ مکرر نازل ہونے والی سورتیں اور آیات یہ ہیں۔

(۱) سورہ فاتحہ

(۲) سورہ اخلاص

(۳) سورہ نحر کا آخری حصہ

(۴) آغاز سورہ روم

(۵) آیہ الروح (یستلونک عن الروح بنی اسرائیل)

(۶) اقم الصلوٰۃ طرفی النهار (ہود)

(۷) ما کان للنبی والذین آمنوا (نور) (الافتاح ج ۱ ص ۴۷)

۵۔ آیات منسوخہ و ماسخہ مندرجہ ذیل ہیں

(۱) کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت (آیت ۱۸۰ بقرہ) یہ آیت
آیت میراث (سورہ نساء آیت ۱۱) سے منسوخ ہے۔ علمائے تحقیقین نے یہ بھی فرمایا کہ یہ
آیت اس حدیث پاک سے منسوخ ہے ان اللہ قد اعطی کل ذی حق حقه فلا
وصیقلوا وراث

(۲) کما کتب علی الذین من قبلکم (آیت ۱۸۳ بقرہ) اس آیت کا نسخ

یہ آیت ہے اهل لکم لیلۃ الصیام الرقت (آیت ۱۸۷ بقرہ)

(۳) یستلونک عن الشهر الحرام۔ اس کو نسخ کرنے والی آیت

کریمہ فاقولوا المشرکین حیث وجدتموہم (آیت ۵ توبہ)

(۴) والذین یتوفون منکم۔ تا الی الحول غیر اخراج (آیت ۲۲۴ بقرہ)

یہ آیت اس آیت سے منسوخ ہے یتربصن بانفسھن اربعۃ اشھر و عشر (آیت ۲۲۴ بقرہ)

(۵) وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوه یحاسبکم بہ اللہ (آیت ۲۸۴ بقرہ)

یہ آیت لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا (آیت ۲۸۶ بقرہ) سے منسوخ ہے

(۶) والذین عقدت ایمانکم فاثوہم نصیبہم (آیت ۳۳ نساء) اس کو

نسخ کرنے والی آیت ہے واولوا الارحام بعضهم اولیٰ ببعض فی کتاب

اللہ۔ (الافتاح ج ۱ ص ۵۵، ۵۶ درجہ ۱ ص ۲۲۸)

(۷) والذین یأتین الفاجئۃ من نساءکم (آیت ۱۵ نساء) یہ آیت

آیت نور یعنی الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما سے منسوخ ہے۔

(۸) فان جاءك فاحكم بينهم او اعرض عنهم - (آیت ۲۲)
اس کا ترجمہ ہے: اور ان احکم بینہم بما انزل اللہ ہے (آیت ۳۹)
(۹) او اخر ان من غيركم - (آیت ۱۰۶)
اس کو ترجمہ کرنے والی آیت ہے: واشهدوا قوی عدل منکم۔ (آیت ۲۵)
(۱۰) ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا الایة (آیت ۱۱۵)
یہ آیت اس آیت کے بعد والی آیت فان یکن منکم مائة صابرة (آیت ۱۲) سے منسوخ ہے۔

(۱۱) انفروا خفافا وثقلا (آیت ۲۱) اس آیت کا حکم منسوخ کرنے والی متعدد آیات ہیں جن کو آیات مذکورہ ہیں مثلاً: لیس علی الاعمی حرج ولا علی المرضى۔ لیس علی الضعفاء۔ اور ما کان المؤمنون لینفروا کافة ذغیر۔

(۱۲) الزانی لا ینکح الا زانیة او مشرکة - (آیت ۳)
اس کو نسخ کرنے والی آیت: وانکحوا الایامی منکم۔ (آیت ۳۲)
(۱۳) لا یحل لك النساء من بعد الایة۔ (آیت ۱۵۲) یہ آیت سورۃ احزاب کی آیت انا احللنا لك ازواجك التي سے منسوخ ہے۔

(۱۴) یا ایہا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا الایة (آیت ۵۷)
اس آیت کا حکم اس کے بعد والی آیت: ان تقدموا الایة سے منسوخ ہے۔

(۱۵) فاثرو الذین ذہبت ازواجہم مثل ما انفقوا - (آیت ۱۱)
یہ آیت، آیت سیف (یعنی فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم وخذلوہم واحصروہم واقعدو لہم کل مرصد) سے منسوخ ہے۔

(۱۶) قم اللیل الا قلیل - (آیت ۲۲)
اس آیت کو نسخ کرنے والی اسی سورۃ کی آخری آیت فافروا ما تیسر منہ

ہے پھر جب نماز ہو جائے فرض ہوئی تو اس آخری آیت کا عمومی حکم بھی منسوخ ہو گیا۔

(۱۷) فایتما تولوا فثم وجہ اللہ - (آیت ۱۱۵)
اس آیت کو منسوخ کرنے والی آیت بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قول وجہک شطر المسجد الحرام الایة (آیت ۲۲) ہے۔ (آیت ۲۲-۲۱)
(۱۸) واهجرہم ہجراً جمیلاً (آیت ۱۰) یہ آیت، آیت قبل یعنی فاقتلوا المشرکین الخ سے منسوخ ہے۔ (آیت ۱۸)

(۱۹) فاصبر لحکم رب ولا تکن کصاحب الحوت (آیت ۱۸)
بقول بعض یہ آیت بھی آیت قبل سے منسوخ ہے۔ (آیت ۱۸)

(۲۰) لست علیہم بمضبط (آیت ۲۲) اس آیت کا حکم بھی آیت قبل سے منسوخ ہے۔ (آیت ۲۲)

۱۶۔ سورۃ نجم پہلی سورۃ ہے جس کا اعلان واجب الاذعان نبی اکرم ﷺ نے مکہ میں کیا۔ (آیت ۳۳) خواتین القرآن سورۃ نجم

۱۷۔ سورۃ نجم پہلی سورۃ ہے جس میں آیت مجیدہ نازل ہوئی۔

۱۸۔ سورۃ جحد کی پہلی آیت یشیع اللہ ما فی السموت۔ قال العزیز الحکیم۔ یہ وہ آیت ہے جو تورات میں سات سو آیات کا درجہ رکھتی ہے۔ (آیت ۱۰)

۱۹۔ آیات مجیدہ امام کو نماز عیدین و جمعہ اور ہر وہ نماز کہ جس میں قرأت آیت کی بات ہے پڑھنا مکروہ ہے۔ (آیت ۳۳)

۲۰۔ مسلم شریف میں ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ عیدین کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کیا پڑھا کرتے تھے تو آپ نے فرمایا ”سورۃ بقرہ اور سورۃ قمر“ (آیت ۱۱۵) (آیت ۱۰)

مسلم شریف ہی کہ ایک دوسری حدیث کے مطابق حضور شافع یوم المنثور ﷺ عیدین

کی نماز میں "سورہ اعلیٰ اور سورہ غاشیہ" کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۱)
 ۲۱۔ مسلم شریف میں ہے کہ رسول پاک صاحب لولاک ﷺ نماز جمعہ میں "سورہ جمعہ اور سورہ منافقون" پڑھا کرتے تھے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۱) بخاری و مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ روز جمعہ نماز فجر میں نبی کریم ﷺ "سورہ بقرہ اور سورہ بقرہ" پڑھتے تھے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۱)

۲۲۔ سورہ ہود، سورہ واقفہ، سورہ مرسلات، سورہ نباہ، سورہ طہ، سورہ صافات، سورہ کوثر سے متعلق سلطان رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحریر فرمایا کرتے تھے کہ ان سورتوں نے مجھے بوزھا کر دیا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۱)

۲۳۔ سورہ حدید کی آیت ہو الاول والاخر الا یہ۔ یہ ایسی آیت ہے جو ایک ہزار آیتوں سے افضل ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۱)

۲۴۔ سورہ مجادلہ کی آیت یا ایہا الذین امنوا اذا ناجیتکم الرسول الرسول الایہ مفسرین کرام نے فرمایا کہ جب اس آیت کا نزول ہوا تو صدقہ دینے کے حکم پر صرف حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو عمل کرنے کا موقع ملا کہ انہوں نے ایک دینار صدقہ فرمایا پھر اپنے نبی محترم ﷺ سے دس سوالات عرض کر کے جوابات سے سرفراز ہوئے اس کے بعد یہ حکم منسوخ ہو گیا اور رخصت نازل ہوئی۔ سوائے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے اور کسی کو اس پر عمل کرنے کا وقت نہ ملا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۱)

۲۵۔ وہ سورہ نجم کی آیت مجیدہ ہے۔ ایک دن سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء تبلیغ و انداز کی غرض سے مشرکوں کے سامنے سورہ نجم کی تلاوت فرما رہے تھے جب آپ نے سورہ تمام فرمائی تو مجیدہ کیا دوسرے مسلمانوں نے بھی مجیدہ کیا مشرکوں نے بھی مسلمانوں کی مداخلت کی، وہ بھی مجیدے میں چلے گئے اس وقت مسجد حرام میں کوئی کافر ایسا نہ تھا جس نے مجیدہ نہ کیا ہو بجز امیہ بن خلف یا ولید بن مغیرہ یا عقبہ بن ربیعہ کے کہ اس نے زمین سے ایک مٹی اٹھا کر پیشانی پر لگائی اور کہنے لگا یہی میرا مجیدہ ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۱) درج بالا ج ۲ ص ۱۶۵

۲۶۔ سورہ بقرہ کی آخری تین آیتیں حضور پر نور ﷺ پر برادر است ککتوب و محبت کے درمیان کوئی واسطہ نہ تھا شب معراج کو نازل ہوئیں۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۱)
 ۲۷۔ ختم دہلی سورتوں کو قرآن کا دروازہ کہا جاتا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۱)
 ۲۸۔ سورہ فاتحہ کے اسماء یہ ہیں۔ (۱) فاتحہ الكتاب۔ (۲) فاتحہ القرآن (۳) ام الكتاب (۴) ام القرآن (۵) القرآن العظیم (۶) سبع مغانی (۷) الوافیہ (۸) الكنز (۹) الکافیہ (۱۰) الاساس (۱۱) النور (۱۲) سورہ الحمد (۱۳) سورہ الشکر (۱۴) سورہ الحمد الاولى (۱۵) سورہ الحمد القصری (۱۶) الرافیہ (۱۷) الشافیہ (۱۸) الشفاء (۱۹) سورہ الصلوٰۃ (۲۰) لازمہ (۲۱) سورہ الدعا (۲۲) سورہ السوال (۲۳) سورہ تعلیم المسئلہ (۲۴) سورہ المناجات (۲۵) سورہ التفویض۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۱)

(۲۶) سورہ دافیہ (۲۷) سورہ فاتحہ (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۱)
 ۲۹۔ قرآن مجید بالشان کے اسماء میں سے بچپن ایسے ہیں جو قرآن ہی کی آیات متفرقہ میں مذکور و مسطور ہیں۔ جن کی تفصیل حسیذیل ہے
 (۱) کتاب۔ (۲) مبین۔ حم و الكتاب المبین (۳) قرآن (۴) کریم۔
 انہ لقرآن کریم (۵) کلام۔ حتی یسمع کلام اللہ (۶) نور و انزلنا الیکم نوراً مبیناً (۷) ہدایہ۔ ورحمۃ للمومنین (۸) فرقان۔ و انزلنا الفرقان علی عبدہ (۹) شفا و نزل من القرآن ما هو شفا (۱۰) موعظہ۔ قد جئناکم موعظۃ من ربکم (۱۱) ذکر (۱۲) مبارک۔ ہذا ذکر مبارک منزلنا (۱۳) علیا و انہ فی ام الكتاب لعلی حکیم (۱۴) حکمت۔ حکمۃ بالغۃ (۱۵) حکیم۔ تلک آیت الكتاب الحکیم (۱۶) مکن۔ مصداقاً لما بین یدیہ من الكتاب و مہیماً علیہ (۱۷) حیل و اعصموا بحبل اللہ (۱۸) مراد مستقیم و ان ہذا صراطی مستقیم (۱۹) قیم۔ فیما لیندر بہ (۲۰) قول۔ فصل۔ انہ لقول فصل (۲۱) نبأ عظیم۔ عم یسائلون عن النبأ العظیم

(۲۳) احسن الحديث (۲۵) مثالی۔ (۲۶) تشابہ۔ اللہ نزل احسن الحديث کتابا متشابها مثالی (۲۷) تنزیل۔ واللہ لتنزیل رب العلمین (۲۸) روح۔ و اوحینا الیک روحا من امرنا (۲۹) وحی۔ اما انذرکم بالوحی (۳۰) عربی۔ قرانا عربیا۔ (۳۱) بصائر۔ هذا بصائر (۳۲) بیان۔ هذا بیان للناس (۳۳) علم۔ من بعد ما جاءک من العلم (۳۴) حق۔ ان هذا لہو القصص الحق۔ (۳۵) ہادی۔ ان هذا القرآن یہدی (۳۶) عجب۔ قرانا عجبا (۳۷) تذکرہ۔ و انه لعدکرة (۳۸) عروۃ الوثقی۔ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی (۳۹) صدق۔ والذین جاء بالصدق (۴۰) عدل۔ ولعت کلمۃ ربک صدقا وعدلا (۴۱) امر۔ ذالک امر اللہ انزلہ الیکم (۴۲) منادی۔ منادیا بنادی للایمان (۴۳) بشری۔ ہدی و بشری (۴۴) مجید۔ بل هو قران مجید (۴۵) زیور۔ ولقد کتبنا فی الزبور (۴۶) بشر۔ (۴۷) تزیہ۔ قرانا عربیا لقوم یعلمون بشیرا و نذیرا (۴۸) عزیز۔ و انه لکتاب عزیز (۴۹) بلاغ۔ هذا بلاغ للناس (۵۰) قصص۔ احسن القصص (۵۱) صحف۔ (۵۲) مکرم۔ (۵۳) مرثیہ۔ مطہرہ فی صحف مکرمہ مرفوعہ مطہرہ (۵۴) برہان (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

۳۰۔ قرآن کریم فرقان عظیم میں صرف پچیس مشاہیر انبیاء کرام علیہم السلام کے نام ہیں جو مذکور بذیل ہیں۔

- (۱) حضرت آدم (۲) حضرت نوح (۳) حضرت ابراہیم (۴) حضرت اسماعیل (۵) حضرت ایل (۶) حضرت ایل (۷) حضرت یعقوب (۸) حضرت یوسف (۹) حضرت لوط (۱۰) حضرت ہود (۱۱) حضرت صالح (۱۲) حضرت شعیب (۱۳) حضرت موسیٰ (۱۴) حضرت ہارون (۱۵) حضرت داؤد (۱۶) حضرت سلیمان (۱۷) حضرت ایوب (۱۸) حضرت زواکفل (۱۹) حضرت یونس (۲۰) حضرت الیاس (۲۱) حضرت اسیع (۲۲) حضرت زکیا (۲۳) حضرت یحییٰ (۲۴) حضرت عیسیٰ (۲۵) اور

حضرت محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

۳۱۔ سات نام
(۱) محمد (۲) احمد (۳) بلال (۴) انس (۵) الزبیر (۶) الدرد (۷) عبد اللہ (۸) عتبہ (۹) جابر (۱۰) سعید (۱۱) مسعد (۱۲) عمار (۱۳) ابی بکر (۱۴) عمر (۱۵) خالد (۱۶) ولید (۱۷) عتبہ (۱۸) جابر (۱۹) سعید (۲۰) مسعد (۲۱) عمار (۲۲) ابی بکر (۲۳) عمر (۲۴) خالد (۲۵) ولید (۲۶) عتبہ (۲۷) جابر (۲۸) سعید (۲۹) مسعد (۳۰) عمار (۳۱) ابی بکر (۳۲) عمر (۳۳) خالد (۳۴) ولید (۳۵) عتبہ (۳۶) جابر (۳۷) سعید (۳۸) مسعد (۳۹) عمار (۴۰) ابی بکر (۴۱) عمر (۴۲) خالد (۴۳) ولید (۴۴) عتبہ (۴۵) جابر (۴۶) سعید (۴۷) مسعد (۴۸) عمار (۴۹) ابی بکر (۵۰) عمر (۵۱) خالد (۵۲) ولید (۵۳) عتبہ (۵۴) جابر (۵۵) سعید (۵۶) مسعد (۵۷) عمار (۵۸) ابی بکر (۵۹) عمر (۶۰) خالد (۶۱) ولید (۶۲) عتبہ (۶۳) جابر (۶۴) سعید (۶۵) مسعد (۶۶) عمار (۶۷) ابی بکر (۶۸) عمر (۶۹) خالد (۷۰) ولید (۷۱) عتبہ (۷۲) جابر (۷۳) سعید (۷۴) مسعد (۷۵) عمار (۷۶) ابی بکر (۷۷) عمر (۷۸) خالد (۷۹) ولید (۸۰) عتبہ (۸۱) جابر (۸۲) سعید (۸۳) مسعد (۸۴) عمار (۸۵) ابی بکر (۸۶) عمر (۸۷) خالد (۸۸) ولید (۸۹) عتبہ (۹۰) جابر (۹۱) سعید (۹۲) مسعد (۹۳) عمار (۹۴) ابی بکر (۹۵) عمر (۹۶) خالد (۹۷) ولید (۹۸) عتبہ (۹۹) جابر (۱۰۰) سعید

۳۲۔ قرآن مجید میں بارہ فرشتوں کے نام ذکر کئے گئے ہیں جو حسب ذیل ہیں
(۱) جبریل۔
(۲) میکائیل۔ جن کا ذکر بار بار آیا ہے
(۳) ہاروت۔
(۴) ہاروت۔ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ آسمانی فرشتوں میں سے دو فرشتے ہیں۔
(۵) الرعد۔ یہ بھی ایک فرشتہ کا نام ہے جو تسبیح اور حمد الہی میں مشغول رہتا ہے اور ابر پر حکمرانی کرتا ہے۔
(۶) برق۔ ابن حاتم نے بحوالہ مسلم روایت کی ہے کہ یہ ایک فرشتہ کا نام ہے جس کے چار منہ ہیں۔ وجہ انسان، وجہ نمل، وجہ گدھ، وجہ شیر۔ جس وقت وہ اپنی دم ہلاتا ہے تو آنکھوں کو خیرہ کر دینے والی چمک ہوتی ہے جس کو برق کہتے ہیں۔
(۷) مالک۔ جو دوزخ کا داروغہ ہے۔
(۸) نکل۔ یہ بھی ایک فرشتہ ہے جو اعمال ناموں پر موکل ہے۔ ہاروت و ماروت ان ہی کے اعوان و مددگار تھے۔
(۹) قعید۔ حضرت جابر نے بیان کیا ہے کہ یہ بھی ایک فرشتہ ہے جو برائیوں کو لکھنے پر مامور ہے۔ اس طرح یہ سب نو فرشتے ہوئے جن کا نام قرآن مجید میں آیا ہے ان کے علاوہ تین ناموں میں علمائے محققین کا اختلاف ہے وہ یہ ہیں۔
(۱۰) ذوالقرنین۔ ابن ابی حاتم نے کئی روایتوں سے ثابت کیا ہے کہ یہ بھی

مجلہ فرشتوں کے ایک فرشتہ ہے

(۱۱) الروح۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ابن ابی حاتم نے یہ بھی روایت کی ہے کہ الروح بھی ایک فرشتہ ہے جو تمام فرشتوں میں از روئے خلقت جسم سب سے بڑا ہے۔

(۱۲) سیکندہ۔ اغب نے اپنی کتاب ”مفردات“ میں بیان کیا ہے کہ یہ بھی ایک فرشتہ ہے جو مومنوں کے دلوں کو تسکین دیتا ہے اور امن عطا کرتا ہے۔

(الاقیان ج ۲ ص ۱۸۰)

۳۳۔ انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ جن دوسرے لوگوں کا نام قرآن پاک میں آیا ہے وہ یہ ہیں

(۱) عمران۔ (عمران نام کے دو بزرگ گذرے ہیں ایک عمران بن صبر بن فہسٹ بن لاوئی بن یعقوب، یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد ہیں۔ دوسرے عمران بن مائتان، یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تانا یعنی حضرت مریم کے والد ہیں اور آیت قرآنہ میں ان ہی دوسرے عمران کا ذکر ہے۔ دونوں عمران کے درمیان اٹھارہ سو سال کا فاصلہ ہے

(۲) عزیر۔ ان کی نبوت میں اختلاف ہے (بخت نصر کے حملے کے بعد یروشلم اور پوری دنیا پر یہودیت زیر و زبر ہو گئی۔ ان کی تہذیب، روایات، زبان اور دینی کتاب توریت شریف تک کو اہل بابل نے جس جس نہس کر دیا۔ پھر حضرت عزیر ہی وہ بزرگ ہیں جنہوں نے اپنی یادداشت کی بنیاد پر توریت شریف کے پرانے نسخہ کو تہیب دیا، کہتے ہیں کہ توریت شریف کے صرف آپ ہی حافظ ہوئے کسی اور پر فیصل خداوندی نہیں ہوا۔ آپ کا زمانہ ۴۵۰ قبل مسیح بتایا جاتا ہے)

(۳) تبع۔ (یہ نیک لوگوں میں سے تھے ان کا ذکر قوم تبع میں ہے)

(۴) لقمان۔ (آپ کی نبوت میں اختلاف ہے اکثر علماء اس طرف گئے ہیں کہ آپ نہایت باکمال بزرگ، صاحب علم و حکمت، ولی اور اپنے دور کے قاضی

و مفتی تھے مگر نبی نہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام سے آپ نے علم و حکمت اور وعظ و معرفت کا دوا فر حصہ حاصل کیا تھا۔ اور خود کامل و مکمل تھے۔ ایک ہزار سال عمر پائی اور چار ہزار انبیاء کرام کی بارگاہ میں حاضری پانے کا شرف حاصل ہوا)

(۵) یعقوب۔ (سورہ مریم کے شروع یوں ہی و یوت من آل یعقوب میں ذکر ہے یہ یعقوب حضرت یوسف علیہ السلام کے والد نہیں جو نبی برحق ہیں بلکہ یہ کوئی دوسرے بزرگ ہیں جو حضرت ذکر کیا علیہ السلام کے مورث اعلیٰ ہیں)

(۶) تقی۔ انی اعوذ بالرحمن منك ان كنت نقیا (مریم) (ایک ایسے آدمی کا نام ہے جو اپنے زمانے کا مشہور عالم دین تھا اور تقویٰ و طہارت میں زبان زد خاص و عام تھا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ تقی حضرت مریم رضی اللہ عنہا کا چچا زاد بھائی تھا حضرت جبرئیل علیہ السلام اسی کی صورت میں تشریف لائے تھے)

(۷) یوسف۔ جن کا ذکر سورہ مومن کی آیت ولقد جائکم یوسف من قبل میں ہے (ایک قول کے مطابق یہ حضرت یوسف علیہ السلام نہیں ہیں بلکہ کوئی دوسرے بزرگ ہیں لیکن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہاں حضرت یوسف علیہ السلام کا تذکرہ ہے) (جلالین ص ۳۹۳، الاقان ج ۲ ص ۱۸۰)

(۸) طالوت۔ آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ تھے۔ جب جالوت کے ساتھ مقابلہ ہوا اور جالوت نے بنی اسرائیل سے اپنا مقابل طلب کیا تو بنی اسرائیل اس کی قوت و جسامت دیکھ کر گھبرا گئے کیونکہ وہ بڑا جاہل، قوی، شہ دور، عظیم الجثہ اور قدآور تھا۔ طالوت نے اپنے لشکر میں اعلان کیا کہ جو شخص جالوت کو قتل کرے میں اپنی بیٹی اس کے نکاح میں دوں گا اور نصف ملک بھی مگر کسی نے اس کا جواب نہ دیا تو طالوت نے اپنے نبی حضرت شمویل علیہ السلام سے عرض کیا بارگاہ الہی میں دعا کریں آپ نے دعا کی تو یہاں آیا گیا کہ حضرت داؤد علیہ السلام جالوت کو قتل کریں گے۔ حضرت داؤد علیہ السلام دست مبارک میں فلاخن لے کر مقابل ہوئے فلاخن میں پتھر رکھ کر پوری قوت کے ساتھ چکر دیا پھر نشانہ بنا کر جالوت کی پیشانی پر مارا اور پتھر اس کی پیشانی کو توڑ کر

پیچھے سے نکل گیا اور جالوت دین زبیر ہو گیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے جالوت کی لاش کو لاکر طاقت کے سامنے رکھ دیا اور طاقت نے حسب وعدہ نصف ملک دیا اور اٹھ بی بی کا نشان بھی آپ سے کر دیا۔ ایک مدت کے بعد طاقت نے وفات پائی اور تمام ملک حضرت داؤد علیہ السلام کی سلطنت قائم ہوئی۔

(خزان معرقان ص ۲۴۸ آخری)

۴۔ یہ خوش نصیب صحابی حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہیں جن کا نام قرآن مجید (سورۃ احزاب فلما قضیٰ زید منها) میں آیا ہے۔ بعض حضرات نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا نام بھی بتلایا ہے جو بارگاہ نبوت کے کاتبوں میں سے تھے جیسا کہ ابوداؤد شریف میں حضرت ابوعباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس کی تصریح ہے۔

(الاقان ج ۲ ص ۱۸۰)

(کچل سے متعلق ایک قول گذر چکا ہے کہ یہ ایک فرشتہ ہے)

۵۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا ہیں جن کا نام قرآن مجید فرقان حمید میں بار بار آیا ہے۔ اور بعض حضرات کے نزدیک ایک اور عورت کا نام بنام بعل قرآن میں (اندھون بعل) موجود ہے جس کی لوہے کی عبادت کیا کرتے تھے۔

(الاقان ج ۲ ص ۱۸۱)

۶۔ جن خداوند کے نام قرآن میں ذکر کئے گئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں

(۱) قارون۔ (زور اندوزی اور بخیلی میں دنیا کا سب سے مشہور، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچا بچا زاد بھائی مصر کا بیٹا تھا۔ زکوٰۃ کا انکار کر کے کافر ہو گیا۔ اور مال کا زمین میں دھنسا دیا گیا)

(۲) جالوت۔ (بہت ہی شر زور، قوی الجثہ، قد آور، جابر و ظالم اور بے رحم بادشاہ تھا جس نے یہودی کو حق پر کر کے رکھ دیا تھا۔ شاہی خاندان کے چالیس نو بہانوں کو قتل کر کے اپنا ظلم بنالیا تھا۔ طاقت بنی اسرائیل کے بادشاہ منتخب ہوئے جنہوں نے حضرت داؤد علیہ السلام کو جالوت کے قتل پر آمادہ کیا۔

دوران مقابلہ جالوت حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھوں واصل جہنم ہوا (۳) ہامان۔ (حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں فرعون بے عون کا وزیر تھا۔ جس نے فرعون کے لئے دنیا میں سب سے اونچا مینار تیار کر لیا تھا۔ کہتے ہیں کہ پکی اینٹ کا موجد بھی ہے اور سب سے پہلے پکی اینٹ کا استعمال اس نے فرعونی برج میں کیا تھا)

(۴) بشری۔ (ابن ابی حاتم نے کہا کہ جب مالک بن ذعر خزاعی مدینی نے اس کنویں میں ڈول ڈالا جس میں حضرت یوسف علیہ السلام تھے تو اس نے خوشی میں پکارا ”یا بشریٰ هذا غلام“ بشری مدینی قافلہ کے سردار کا نام تھا)

(۵) آزر۔ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آزر کا معنی بت ہے اور یہ بھی روایت ہے کہ آزر، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چچا کا نام تھا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد بھی اسی نام سے مشہور تھے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ آپ کے والد ماجد کا نام تارخ تھا جیسا کہ ابن ابی حاتم نے سخاک کے طریق پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی)

(۶) النسی۔ (نبی کنانہ کے قبیلہ میں ایک شخص النسی نام کا گزرا ہے جو ماہ محرم کو ماہ صفر میں گڈڑ کر دیتا تھا تاکہ ماہ حرام میں لوٹ مار کرنے کو حلال بنایا جاسکے اور ماہ محرم میں ناجائز طریقے سے حاصل کئے گئے مال کو حرام ہونے سے بچایا جاسکے۔)

(الاقان ج ۲ ص ۱۸۱)

۷۔ قرآن مجید میں واقع ہونے والے القاب آٹھ ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں (۱) اسرائیل۔ یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے۔ قرآن مجید میں یہودیوں کو ”یا بنی اسرائیل“ ہی کہہ کر مخاطب بنایا گیا ہے کہیں بھی ”یا بنی یعقوب“ کے ساتھ خطاب نہیں ہوا۔ اسرائیل کا لفظی معنی ہے عبد اللہ، وہ لوگ معبود حقیقی جل مجدہ کی عبادت کرنے کے ساتھ اس لئے مخاطب بنائے گئے کہ ان کو چند نصیحت کرنے اور غفلت سے چوٹانے کیلئے ایسے لقب سے

خطاب کرنا ہی مناسب تھا جو اللہ کی طرف عہدیت کیساتھ مضاف ہو اور اسرائیل ایسا اسم ہے جس میں خدا کی عبادت کی یاد دہانی معنوی حیثیت سے موجود ہے۔
(۱) ص ۱۰۰۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب ہے اس کے کئی معنی ہیں (۱) صدیق (۲) وہ شخص جس کے گمے گم نہ ہوں (۳) وہ شخص کہ جس مریض پر ہاتھ بھیرے اس کو تندرستی مل جائے (۴) جیل و خوبصورت (۵) زمین کو طے کرنے والا۔

(۳) الیاس۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ الیاس حضرت اور لیس علیہ السلام کا لقب ہے۔

(۴) ذوالکفل۔ اس میں کئی اقوال ہیں۔ (۱) حضرت الیاس کا لقب ہے۔ (۲) حضرت یوشع کا لقب ہے (۳) حضرت الیاس کا لقب ہے۔ (۴) حضرت ذکریا علیہم السلام کا لقب ہے۔

(۵) نوح۔ یہ حضرت نوح علیہ السلام کا لقب ہے اصل نام عبد الغفار۔ بکثرت گریہ فرمانے کی وجہ سے نوح لقب ہوا۔

(۶) ذوالقرنین۔ ان کا نام اسکندر تھا یا عبد اللہ بن ضحاک یا مصعب بن قرین تھا یا المنذر۔ ذوالقرنین اس لئے لقب ہو گیا کہ زمین کی دونوں شاخوں (مشرق و مغرب) تک پہنچ گئے تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دو عظیم ترین مملکتوں یعنی فارس و روم کے بادشاہ تھے۔ اس لئے یہ لقب ہو گیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ان کے سر پر دو سیٹگیاں تھیں جن کو وہ اپنے تاج میں چھپائے رکھتے تھے اور یہ بھی قول ہے کہ آپ کو علم ظاہر و علم باطن دونوں عطا کئے گئے تھے۔ ان کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں۔

(۷) فرعون۔ اس کا نام ولید بن مصعب تھا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا ہے اس کی کنیت ابو العباس تھی۔ اس کے علاوہ شاہان مصر کا عام لقب فرعون ہوا کرتا تھا۔

(۸) تیج۔ اس کا نام اسعد بن ملکی کرب تھا۔ اس کے جمعین بکثرت تھے اس لئے تیج کے لقب سے مشہور ہو گیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ شاہان یمن کا عام لقب تیج ہوتا تھا۔
(الافان ج ۲ ص ۱۸۳ تا ۱۸۴)

۳۸۔ قرآن مجید میں سوائے ابو لہب کے کسی اور کی کنیت وارد نہیں ہے۔ (نبت ید الہی لہب) اس کا نام عبد العزی تھا چونکہ اس نام کا استعمال شرعاً حرام ہے۔ اس لئے نام نہیں لیا گیا اس کی کنیت بیان کی گئی اور کنیت کے ساتھ اس کا ذکر اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ وہ جہنمی ہے۔ (کیونکہ ابو لہب کے معنی ہیں بغیر و حوئیں کے شعلہ والا۔ یعنی شعلہ جہنم جس کا مقدر بن چکا ہے)۔

(الافان فی علوم القرآن ج ۲ ص ۱۸۳ تا ۱۸۴)
۳۹۔ اللہ تعالیٰ نے پرندوں کی جنس سے دس قسموں کا ذکر قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے جو حسب ذیل ہیں

(۱) السلوی۔ (بیر کی طرح ایک چھوٹا پرندہ)
(۲) البیوض۔ (مچھر جس کا واحد بیوضہ ہے)
(۳) الذباب۔ (کبھی۔ کبھی ذباب کا اطلاق شہد کی کبھی اور مچھر پر بھی ہوتا ہے)

(۴) النحل۔ (شہد کی مکھیاں، جس کا واحد نحلہ ہے)
(۵) العنکبوت۔ (مکڑی، جس کا جالا مشہور ہے)
(۶) الجراد۔ (نڈی، جس کا واحد جرادة ہے)
(۷) الہدہد۔ (ایک مشہور پرندہ یا بہت کو کو کرنے والا پرندہ)
(۸) الغراب۔ (کوا، یہ عموماً کالے رنگ کا ہوتا ہے اس لئے غراب

اسود بھی کہا جاتا ہے)۔

(۹) الباتیل۔ (سیاہ رنگ کا ایک چھوٹا سا مشہور پرندہ)
(۱۰) النمل۔ (چونٹی، اس کا شمار بھی پرندوں میں ہے کیونکہ اس کے

کلام کو سن کر اور کچھ کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے لئے اور بہ نص قرآن پر ندوں کی بولی حضرت سلیمان علیہ السلام کو سکھائی گئی تھی ارشاد ہے وعلمنا منطق الطیر (ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے) حضرت ابن ابی حاتم نے حضرت فضی سے روایت کی ہے کہ وہ چھوٹی جسنے دوسری چیزوں کو حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کی فوج کی آمد کی خبر دی تھی پر دوسری اور بہت ساری چیزیں ان پر دار ہوتی ہیں لہذا وہ پرندوں میں سے ہے۔ (الاعتقان ج ۲ ص ۱۸۳)

۳۰۔ قرآن میں جنات میں سے صرف ابلیس کا نام آیا ہے جو جنات کا جبریل علیہ السلام کہلا تا تھا۔ رائدہ بارگاہ سے قبل اس کا نام بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما "عزازیل" بقول سدی "الحارث" تھا۔ خدائے پاک کی صریح نافرمانی اور حضرت آدم علیہ السلام سے بغض و عناد کی وجہ وہ خدائے کریم کی ہر نعمت و رحمت سے مایوس کر دیا گیا۔ اسلئے ابلیس نام سے مشہور ہو گیا۔ اس کی کنیت ابو کردوس، ابو قترہ، یا ابو مرہ اور ابو یحییٰ ہے۔ (اور لقب شیطان، رنیم، صافرین وغیرہ ہے) (الاعتقان ج ۲ ص ۱۸۳)

۳۱۔ قرآن کریم فرقان عظیم میں سات قبائل کے نام مذکور ہیں۔

(۱) یاجوج (۲) ماجوج (۳) عاد (۴) ثمود (۵) مدین (۶) قریش (۷) کرم۔

(الاعتقان ج ۲ ص ۱۸۳)

۳۲۔ قرآن مجید فرقان مجید میں جن قوموں کا نام دوسرے اسموں کی طرف اضافت کے ساتھ آئے ہیں یہ ہیں

(۱) قوم نوح (۲) قوم لوط (۳) قوم سج (۴) قوم ابراہیم (۵) اصحاب الایکہ (قوم مدین) (۶) اصحاب الرس (قوم ثمود) (۷) اصحاب الاخدود۔ (الاعتقان ج ۲ ص ۱۸۳)

۳۳۔ قرآن شریف میں چودہ اصنام کے نام بیان کئے گئے ہیں۔

(۱) ... وڈ

(۲) ... سواع

(۳) ... یغوث

(۴) ... یعوق

(۵) لسر۔ بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ قوم نوح کے پانچ بت تھے۔ یہ قوم نوح کے ان لوگوں کے نام ہیں جو اپنی قوم میں ٹیک نامی کے ساتھ مشہور تھے مگر جب وہ مر گئے تو شیطان نے قوم نوح کے دلوں میں یہ خیال پیدا کیا کہ جہاں ان لوگوں کے نشست گاہیں تھیں وہاں پتروں کے نشانات قائم کر دیئے جائیں اور ان پتروں کو انہیں کے نام سے موسوم کرنا چاہیے۔ چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا پھر جب کئی پشتیں گزر گئیں تو ان کی پوجا ہونے لگی بالاخر وہ اہل عرب کے نزدیک معبود ٹھہر گئے۔

(۶) ملات

(۷) العزلی

(۸) منات۔ یہ قوم قریش کے بت تھے۔ بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ لات ایک شریف آدمی تھا جو حاجیوں کیلئے ستوکا انتظام کرتا تھا۔

(۹) الرجز۔ انفس نے اپنی کتاب "واحد جمع" میں بیان کیا ہے یہ بھی

ایک بت کا نام ہے۔

(۱۰) الخبیس۔

(۱۱) الطاغوت۔ ابن جریر نے کہا ہے یہ دونوں بھی بتوں کے نام ہیں مشرکین ان کی عبادت کیا کرتے تھے۔

(۱۲) الرشاو۔ سورہ مؤمن میں جس کا ذکر ہے وعا اہدیکم الاسبیل الرشاد کرمانی نے اپنی کتاب "عجاب" میں ذکر کیا ہے کہ یہ فرعون کے بتوں میں سے ایک بت تھا۔

(۱۳) بعل۔ سونے کا بت تھا اسکی لمبائی میں گز تھی۔ (تاریخ فرقان ج ۳ ص ۸)

ایک قول کے بموجب یہ قوم الیاس کا بت تھا۔

(۱۳) آذر۔ بقول بعض یہ بھی ایک بت کا نام تھا۔ (الاقان ج ۲ ص ۱۸۱)
۴۔ قرآن پاک میں مذکور شہروں اور جگہوں کے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) یکہ۔ یہ شہر کہہ کا نام ہے
(۲) مدینہ۔ یثرب بن لواء، حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے ارم بن سام کی اولاد سے وہ شخص ہے جو سب سے پہلے اس سر زمین پر اتر آیا لہذا اسی کی جانب نسبت کرتے ہوئے اولاد اس سر زمین کا نام یثرب ہو گیا زمانہ جاہلیت میں اس کا یہی نام رہا سورہ احزاب میں منافقوں کی زبانی اسے یثرب نقل فرمایا گیا ہے۔ چونکہ یثرب کا ایک معنی فساد و گڑبڑ بھی ہے اس لئے حدیث شریف میں یثرب کہنے کی ممانعت آئی ہے

(۳) بدر۔ یہ ایک شہر ہے جو مدینہ سے قریب مدینہ طیبہ اور مکہ مکرمہ کی شاہراہ پر واقع ہے۔

(۴) حنین۔ مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان، طائف سے قریب ایک قریہ (جواب ایک بڑی آبادی میں منتقل ہو گیا ہے)

(۵) مصر۔ (یہ براعظم افریقہ میں ہے جہاں عربوں کی تہذیب نے اپنا گہرا نقش ثبت کیا ہے اور یہ قدیم زمانہ کی وہ شہر آبادی ہے جہاں انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی سکونت رہی)

(۶) بابل۔ ملک عراق کا ایک قدیم ترین اور مشہور شہر۔

(۷) الالیکہ۔ قوم شعیب کی آبادیوں کا ایک علاقہ

(۸) لیکہ۔ قوم شعیب کے شہر کا نام (جس کا اب کوئی نشان نہیں ہے)

(۹) الرقیم۔ حضرت کعب ؑ نے فرمایا کہ ”رقیم اس آبادی کا نام ہے جہاں سے اصحاب کہف نکلے تھے

(۱۰) حرد۔ مدی نے کہا ہے کہ ”حرد ایک قریہ کا نام ہے“

(۱۱) حجر۔ ملک شام کے ارد گرد اور ولوی القرئی کے نزدیک قوم ثمود کے

پہاڑی مکانوں کا مجموعہ

(۱۲) الکہف۔ ایک بلند و بالا پہاڑ کی آغوش میں قدرتی طور پر تراشا ہوا

ایک گھر۔

(۱۳) جمع۔ مزدلفہ کو کہتے ہیں۔

(۱۴) تقح۔ کرمانی نے بیان کیا ہے کہ عرفات اور مزدلفہ کے درمیان

ایک جگہ کا نام ہے

(۱۵) الصوم۔ حضرت سعید بن جبیر ؓ نے روایت کی ہے کہ ملک یمن

میں ایک خطہ زمین کا نام ہے۔

(۱۶) الجزر۔ ایک زمین کا نام۔

(۱۷) الطاغیہ۔ کرمانی نے بیان کیا ہے کہ اس سر زمین کا نام ہے جہاں

قوم ثمود کو ہلاک کیا گیا۔ (الاقان ج ۲ ص ۱۸۲)

۵۔ قرآن کریم میں جن پہاڑوں اور وادیوں کے نام آئے ہیں یہ ہیں

(۱) احد۔ (ایک پہاڑ ہے جو مدینہ منورہ سے تین میل کی دوری پر تھا اب

احد کے زیر سایہ ایک وسیع و عریض آبادی پھیل گئی ہے جو مدینہ پاک کی آبادی

سے گویا مل گئی ہے)

(۲) مشعر الحرام۔ مزدلفہ کے ایک پہاڑ کا نام ہے۔

(۳) طور سینا۔ وہ مبارک پہاڑ جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو من جانب اللہ

آواز دی گئی تھی۔

(۴) احناف۔ عمان اور حضرموت کے درمیان ایک ریگستانی پہاڑ۔ حضرت

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ملک شام میں ایک پہاڑ ہے۔

(۵) الجودی۔ ایک مشہور پہاڑ۔ (اب اس کے کنارے ایک شہر بھی ہے

جس کو حسن ابن عمر فاروق ؓ نے آباد کیا تھا)۔

(۶) الرقیم۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رقیم الجہ اور

حقبان کے درمیان ایک ولوی کا نام ہے۔ اور حضرت قتادہ نے فرمایا کہ رقیم اس ولوی کا نام ہے جہاں اصحاب کعبہ آرام فرما ہیں۔

(۷) قی۔ ایک پہاڑ کا نام (وہو محیط الارض)

(۸) طوی۔ اس ولوی کا نام جس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رات کے وقت ملے فرمایا یہ سر زمین ایلہ کی ایک ولوی ہے جو فلسطین میں ہے۔ جسے دوسرے مقدس کی گئی

(۹) الحرم۔ ابن ابی حاتم نے روایت کی ہے کہ یہ ایک ولوی کا نام ہے۔

(الاقان ج ۲ ص ۱۸۲)

۳۶۔ قرآن مجید میں اضافت مکانی کے ساتھ جو نام آئے ہیں مندرجہ ذیل ہیں

(۱) امی۔ ام القرئی (مکہ) کی طرف نسبت ہے۔

(۲) عبقری۔ عبقر کی جانب منسوب ہے جو جناتوں کی جگہ ہے اور ہر ایک نادر چیز اسی کی جانب منسوب کی جاتی ہے۔

(۳) سامری۔ یہ بھی ایک جگہ کی طرف منسوب ہے جس کو سامرون یا سامرو

کہا جاتا ہے۔

(۴) عربی۔ یہ عرب کی طرف منسوب ہے جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے گھر کا

معن تھا جہاں سے آب زمزم تیزی کے ساتھ بہا تھا اب اس آنگن کی وجہ سے پورے ملک کو عرب کہتے ہیں جس کی جانب یہ منسوب ہے۔

(الاقان ج ۲ ص ۱۸۳)

۳۷۔ قرآن پاک میں چار سیاروں کے نام مذکور ہیں اور وہ یہ ہیں۔

(۱) شمس

(۲) قمر

(۳) طارق

(۴) شمری

(الاقان ج ۲ ص ۱۸۳)

۳۸۔ قرآن پاک میں آخرت کے مکانوں میں سے سب ذیل جگہوں کے نام

آئے ہیں۔

(۱) الفردوس۔ جنت کے مکانوں میں سے سب سے اعلیٰ مکان۔

(۲) علیون۔ یا تو جنت کے اندر ایک اعلیٰ مکان کا نام ہے یا جہاں صالحین

کے اعمال تحریر ہیں۔

(۳) لکھنؤ۔ حدیث حوالہ سے ثابت ہے کہ یہ جنت کی ایک عظیم نہر ہے۔

(۴) سلیمان۔

(۵) تنیم۔ جنت کے دو حصے

(۶) حکیمان۔ کفار و کفار کی روحوں کی آماجگاہ

(۷) صعو۔ جہنم کے ایک پہاڑ کا نام۔

(۸) غی۔ حضرت ابن مسعود علیہ السلام نے فرمایا جہنم کی ایک ولوی کا نام ہے۔

(۹) موبق۔ بھول کر۔ جہنم کی ایک ندی ہے جس میں پیپ بہتی ہے۔

(۱۰) دیل۔ جہنم کے اندر خون کی وہ گہری ندی جسکی یہ تک پہنچنے کیلئے کفار

و شرکین چالیس سال تک اس میں غوطے کھائیں گے۔

(۱۱) سعیر۔ جہنم میں کچ لہو (تازہ خون) کی ایک ندی

(۱۲) آتام

(۱۳) سخن

(۱۴) سائل۔ جہنم کی ندیاں جس میں خون، پیپ اور تے بہتی ہیں

(۱۵) فلق۔ جہنم کے ایک اندھے کنویں کا نام

(الاقان ج ۲ ص ۱۸۳)

(۱۶) محکوم۔ جہنم کا سیاہ ترین حصہ۔

۳۹۔ قرآن کریم میں اسلامی مہینوں میں سے صرف ماہ ”رمضان“ کا نام

(تفسیر فی ج ۲ ص ۲۱۷)

مراحتہ لیا ہے۔

۴۰۔ پانچ انبیاء کرام کو یہ خطاب مستطاب فرمایا:

(۱) حضرت نوح علیہ السلام۔ اذ قال لهم انخوهم نوح

حضرت آدم علیہ السلام سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت آدم علیہ السلام کا نام "آدم" کیوں ہوا؟
- ۲۔ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کیلئے کتنی جگہوں سے کتنی مقدار میں مٹی کی گئی؟
- ۳۔ حضرت آدم علیہ السلام کے قالب کی خیر میں کونسا پانی مستعمل ہوا؟
- ۴۔ حضرت آدم علیہ السلام کی خیر میں خوشی کا پانی کتنا تھا اور غم کا کتنا؟
- ۵۔ حضرت آدم علیہ السلام کے قالب کی خیر کس جگہ تیار کی گئی؟
- ۶۔ حضرت آدم علیہ السلام کی خیر میں اللہ تعالیٰ نے کتنے دنوں کا رنگیری فرمائی؟
- ۷۔ حضرت آدم علیہ السلام کے جسم کا کونسا عضو کہاں کی مٹی سے بنایا گیا؟
- ۸۔ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت جیلہ کہاں بنائی گئی؟
- ۹۔ حضرت آدم علیہ السلام کا چہلہ تیار ہونے کے کتنے سال بعد اس میں جان ڈالی گئی؟
- ۱۰۔ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کس دن اور کس جگہ ہوئی؟
- ۱۱۔ حضرت آدم علیہ السلام کو سب سے پہلے کس فرشتہ نے سجدہ کیا؟
- ۱۲۔ حضرت آدم علیہ السلام کو کیا جانے والا سجدہ کتنی دیر کا تھا؟
- ۱۳۔ حضرت آدم علیہ السلام کو کس شان و شوکت کے ساتھ جنت میں پہنچایا گیا اور کتنے فرشتے آپ کے ہمراہ تھے؟
- ۱۴۔ حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں کس درخت کا پھل کھانے سے منع فرمایا گیا تھا؟
- ۱۵۔ حضرت آدم علیہ السلام میں سے پہلے کس نے شجر ممنوع کا پھل کھایا اور کتنا؟
- ۱۶۔ جنت کا گہیوں کتنا بڑا تھا؟
- ۱۷۔ حضرت آدم علیہ السلام نے شجر ممنوع کا جو پھل کھایا تھا وہ آپ کے شکم اطہر میں

کتنے دنوں تک رہا؟

- ۱۸۔ حضرت آدم علیہ السلام کے تن لوری سے جنتی لباس اتر جانے کے بعد کس درخت کے کتنے چوں سے آپ نے ستر پوشی کی؟
- ۱۹۔ حضرت آدم علیہ السلام جنت سے دنیا میں کس جگہ اتارے گئے؟
- ۲۰۔ حضرت آدم علیہ السلام جنت میں کتنی مدت رہے؟
- ۲۱۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دوران قیام جنت سب سے پہلے کون سا پھل تناول فرمایا تھا؟
- ۲۲۔ حضرت آدم علیہ السلام جنت سے کیا کیا چیزیں ہمراہ لائے تھے؟
- ۲۳۔ حضرت آدم علیہ السلام کے درمیان کتنے سال مفارقت رہی؟
- ۲۴۔ حضرت آدم علیہ السلام کی ملاقات کس تاریخ کو اور کس جگہ ہوئی؟
- ۲۵۔ حضرت آدم علیہ السلام کا قد کتنا لمبا تھا اور جسم اطہر کی چوڑائی کتنی تھی؟
- ۲۶۔ حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں تشریف لانے کے بعد کتنے دنوں تک جو کے رہے؟
- ۲۷۔ حضرت آدم علیہ السلام پیدل کتنی بار خانہ کعبہ کی زیارت کو گئے تھے؟
- ۲۸۔ حضرت آدم علیہ السلام جب زیارت بیت اللہ کو چلتے تو ہر ایک قدم کا فاصلہ کتنا ہوتا تھا؟
- ۲۹۔ حضرت آدم علیہ السلام اپنی خطا پر کتنے سالوں تک روتے رہے؟
- ۳۰۔ حضرت جواہری اللہ عنہا کتنی بار حاملہ ہوئیں اور کتنے بچے پیدا ہوئے؟
- ۳۱۔ حضرت آدم علیہ السلام کے بچوں کے نام کیا ہیں؟
- ۳۲۔ حضرت آدم علیہ السلام کو کتنی زبانوں کا علم تھا اور کتنے پیشوں میں مہارت رکھتے تھے؟
- ۳۳۔ حضرت آدم علیہ السلام نے سب سے پہلے کس چیز کی کاشتکاری کی؟ اس کا بیج کہاں سے آیا۔ بیجوں کی تعداد کتنی تھی اور وزن کتنا تھا۔ پھر اس کی

فصل کیسی ہوئی؟

۳۴۔ حضرت آدم علیہ السلام نے سب سے پہلے جو روئی بنائی اس کا طول و

عرض کتنا تھا؟

۳۵۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دنیا میں سب سے پہلے کس چیز کا لباس زیب

تن فرمایا؟

۳۶۔ حضرت آدم علیہ السلام کی زبان کوئی تھی؟

۳۷۔ حضرت آدم علیہ السلام جنت سے دنیا میں تشریف لائے تو آپ کے جسم پاک

کے رنگ میں کیا تبدیلی آئی؟

۳۸۔ حضرت آدم علیہ السلام جب جنت میں مقیم تھے اس وقت آپ کی داڑھی

کتنی لمبی تھی اور اس کا رنگ کیسا تھا؟

۳۹۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی عمر سے کس کو عمر عطا فرمائی تھی اور کتنی؟

۴۰۔ حضرت آدم علیہ السلام مرض الموت میں کتنے دن جٹلا رہے؟

۴۱۔ حضرت آدم علیہ السلام کے انتقال کے وقت انسانوں کی تعداد کتنی تھی؟

۴۲۔ حضرت آدم علیہ السلام کو غسل کس نے دیا تھا؟

۴۳۔ حضرت آدم علیہ السلام کی تجہیز و تکفین کس نے کی۔ کفن کہاں کا اور کتنے

پکڑوں کا تھا؟

۴۴۔ حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ کس جگہ اور کس نے پڑھائی۔ پڑھی جانے

والی جگہ کس کی تعداد کتنی تھی؟

۴۵۔ حضرت آدم علیہ السلام کی قبر مبارک کہاں ہے؟

۴۶۔ حضرت آدم علیہ السلام کے انتقال پر مخلوق کتنے دنوں تک روتی رہی؟

۴۷۔ حضرت آدم علیہ السلام کی عمر کتنی ہوئی؟

حضرت آدم علیہ السلام متعلق جو حقائق

۱۔ آپ کا نام ”آدم“ ہونے کی کئی وجوہات ہیں۔

(۱) ترجمان قرآن حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

آپ کا نام آدم اس مناسبت سے ہے کہ گندی رنگ کی زمین سے وہ مٹی لی گئی تھی جس سے آپ کے قالب ثاقب کی خیر بنی۔

(۲) حضرت ثعلبی فرماتے ہیں چونکہ عبرانی زبان میں مٹی کو آدم کہتے ہیں

اس مناسبت سے آپ کا نام آدم رکھ دیا گیا۔ (اللائقون فی علوم القرآن ج ۲ ص ۷۵)

(۳) حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

آدم یا تو آدم سے بنا ہے جس کے معنی ہیں ظاہری زمین۔ چونکہ آپ کا جسم پاک ظاہری زمین کی مختلف مٹیوں سے بنا تھا اس لئے آپ کا نام آدم ہوا۔

(تفسیر بی بی ج ص ۲۸۹)

۲۔ آپ کے قصر قالب ثاقب کو تیار کرنے کے لئے حضرت عزرائیل علیہ السلام

نے زمین کی چالیس جگہوں سے ہاتھ بھر کر مختلف اطراف و اکناف سے مٹی لی

اور اس میں خصوصیت خطہ مکہ و طائف کو حاصل رہی۔ (سراج النبوة ج ۱ ص ۲۳)

۳۔ آپ کے تودہ خاک مبداء پاک پر چالیس دنوں تک حکم ملک ذوالجلال

”دریائے مالامال“ سے جو کہ عرش اعظم کے نیچے ہے جس کا دوسرا نام بحر الاحزان

سے ریش ہوتی رہی جس سے وہ مٹی گارے کی شکل اختیار کر گئی۔ ایک روایت میں

چالیس سال ہے۔

ایک دوسری روایت کے بموجب ستر ہزار ملائکہ مقربان نے بفرقان روض

چشمہ بے ریح و سلسیل و کوثر کے پانی سے اس مٹی کو ترکیب کیا۔ (سراج النبوة ج ۱ ص ۲۵)

۴۔ آپ کی خاک پاک پر چالیس دنوں تک بارش ہوتی رہی (جیسا کہ اوپر گزرا) ان چالیس دنوں میں سے انیس دن رنج و غم کا پانی برسا اور ایک دن خوشی و مسرت کا۔ اس لئے نبی آدم کو رنج و غم زیادہ ہوتے ہیں اور خوشی کم۔

(تفسیر نمبر ۱۵ ص ۲۸۵)

۵۔ فرشتوں نے حکم خداوندی مٹی کا گارہ اس جگہ بنایا تھا جہاں آج بیت اللہ شریف ہے۔

(تفسیر نمبر ۱۵ ص ۲۸۵)

۶۔ خلاق کائنات عزوجل نے چالیس دنوں تک جو کہ دنیا کے چالیس ہزار سال کے برابر ہے خاص اپنے دست قدرت سے خمیر طینت و صنعت مگر فرما کر حضرت آدم علیہ السلام کے کالبد کو تیار کیا اور ان کی ایک ایسی حسین و جمیل صورت تخلیق فرمائی کہ دیدہ حیرت آپ کے جمال ہاکمال سے خیرہ ہو جاتے تھے۔ (سیدنا ج ۱ ص ۲۸۵) ۷۔ آپ کے جسم کا ہر عضو اقلیم ارض کے الگ الگ حصے سے بنایا گیا۔ چنانچہ آپ کا سر اقدس مکہ کی مٹی سے بنایا گیا، گردن احسن بیت المقدس کی مٹی سے، سینہ مہر گنجینہ عدن کی مٹی سے، شکم و پشت ہندوستان کی مٹی سے، دست حق پرست مشرق کی مٹی سے اور قدم محترم مغرب کی مٹی سے بنائے گئے۔ باقی گوشت و پوست، رگ و پل، خون و غصاریف وغیرہ مختلف جگہوں کی مٹیوں سے۔

(سیدنا ج ۱ ص ۲۸۵)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ میں نے سید کائنات مفر موجودات علیہ الصلوٰۃ والتحمیات سے پوچھا: یا رسول اللہ! حضرت حق جل و علیٰ نے حضرت آدم صلی اللہ کو کس طرح پیدا فرمایا کہ ان کے فرزند ایک دوسرے سے نہیں ملتے ملتے؟ فرمایا: اے عبد اللہ بن عباس! حق سبحانہ اعظم شانہ نے آدم علیہ السلام کے روئے روشن کو مکہ معظمہ کی مٹی سے بنایا، سر انور کو بیت المقدس کی خاک سے، مڑگان و لسان اور چشم کرم کو دنیا کی خاک سے، قدم محترم کو ہندوستان کی زمین سے، اعضاء کو جزیرہ سراندیب کی مٹی سے

اور کمر کو مشہد کی خاک سے۔ پس اے عبد اللہ! اگر آدم علیہ السلام کی خاک پاک ایک ہی جگہ سے لی جاتی تو آپ کے فرزندوں میں سے ہر ایک، ایک دوسرے سے پہچان نہ جاتا سب ایک ہی شکل کے ہوتے۔ (مخوقات خواجہ نظام الدین دہلوی ص ۱۳۵) ۸۔ صنایع عالم جل مجدہ نے آپ کی صورت کی تخلیق مکہ معظمہ اور طائف کے درمیان ولدی نعمان میں عرقاٹ پہاڑ سے متصل فرمائی۔ (تفسیر نمبر ۱۵ ص ۲۸۵) ۹۔ آپ کا شخص وجودی یعنی ڈھانچہ تیار ہونے کے چالیس سال بعد اس میں روح پھونکی گئی۔

(نورین العرقاٹ پ ۲۹ سورہ ہر، الہدایہ ج ۱ ص ۸۶)

دوسرا قول ایک سو بیس سال کا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کا شخص وجودی چالیس سال تک ”طین لازب“ (چمکتی مٹی) کی شکل میں رہا۔ پھر چالیس سال تک ”حماء مستون“ (سیاہ گارہ) کی شکل میں۔ پھر چالیس سال تک ”صلصال“ (چمکتی مٹی) کی شکل میں رہا۔ اس طرح ایک سو بیس سال کا عرصہ گزر جانے کے بعد خالق کائنات نے اس میں روح نفخ فرمائی اور حضرت آدم علیہ السلام کا وجود باوجود قتل و وجود میں آیا۔ (حاشیہ ج ۱ ص ۳۸۳) ایک روایت یہ بھی ہے کہ حق تقدس و تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چالیس ہزار سال تک اپنی نگاہ خاص میں رکھا۔

(سارح النور ج ۱ ص ۲۵)

۱۰۔ آپ جمعہ کے دن اس جگہ کسم عدم سے منہ و وجود میں آئے جہاں آج خانہ کعبہ ہے۔

(تفسیر نمبر ۱۵ ص ۳۰۹ و ۳۱۸)

۱۱۔ سب سے پہلے سدرہ ثیں جبرائیل امین نے سجدہ کیا پھر میکائیل نے پھر اسرافیل نے پھر عزرائیل علیہم السلام نے پھر ہارے فرشتوں نے سجدہ کیا۔ طاعت میں سبقت کرنے کی وجہ سے روح الامین کو سب سے بڑا درجہ عطا فرمایا گیا یعنی خدایت انبیاء۔

(نورین العرقاٹ پ ۳، تفسیر نمبر ۱۵ ص ۳۰۹)

تفسیر نمبر ۱۵ ص ۳۰۹ میں تفسیر روح البیان کے حوالے سے مسطور و مقلود ہے کہ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت اسرافیل علیہ السلام نے سجدہ کیا

ہاں سب ان کی جبین میں پر سارا قرآن لکھ دیا گیا۔ (تفسیر فیضی ج ۳ ص ۳۰۹)
۱۲۔ اس متعلق ائمہ تفسیر اختلاف رکھتے ہیں

(۱) یہ مجدہ روز جمعہ و قہر زوال سے مصر تک کیا گیا۔ (۲) فرشتے سورہیں تک مجدے میں گرے رہے۔ (۳) ملائکہ پانچ سو برس مجدہ میں رہے۔

(عزائم المرقان ج ۳ ص ۳۰۹، تفسیر فیضی ج ۳ ص ۳۰۹، معادی ج ۳ ص ۳۰۹)
ان اقوال مختلفہ کو اس طرح جمع کیا جاسکتا ہے کہ اولاً ملائکہ نے آدم علیہ السلام کو مجدہ کی جس کا ابلیس پر جہنم میں لے کر اٹھا کر دیکھا کہ شیطان نافرمان، آدم علیہ السلام کی طرف پیٹھ پھیرے کھڑا ہے، جب انہوں نے دوسرا مجدہ کیا اس مجدے کی توفیق رفیق کے شکر میں، یہ مجدہ رب الارباب جل و علی کے لئے تھا اور مجدہ شکر تھا۔ پھر جب ملائکہ مقررین ساجدین نے سر اٹھایا تو دیکھا شیطان مردود، مطرود اور مقہور ہو چکا ہے، صورت مسخ ہو کر خنزیر کا سا جسم اور بندر کا سا چہرہ ہو گیا۔ تب فرشتوں نے بیت الہی سے ایک اور مجدہ کیا۔ یہ تینوں مجدے آدم علیہ السلام کی طرف تھے مگر تینوں الگ الگ قسم کے اور ان کی مدتیں بھی مختلفہ۔ (تفسیر فیضی ج ۳ ص ۳۱۰)

۱۳۔ آپ کو ستر ہزار جنتی ملے پہنائے گئے۔ ایک تاج مرصع بدر شہوار، مکمل عیا قوت آبادار سر پر رکھا گیا۔ کمر کو جواہر و زواہر سے مزین، تخت عالی بخت پر بٹھا کر خراماں بارغ جنان پہنچایا گیا۔ اس طرح کہ سات لاکھ ملائکہ بائیں سات لاکھ دائیں سات لاکھ آگے پیچھے سلوات و تحیات پیش کر رہے تھے۔ (معارج المصطفیٰ ج ۳ ص ۳۱۰)

۱۴۔ اس متعلق مختلف روایات وارد ہیں

(۱) گیسوں کا درخت تھا۔ (۲) وہ انجیر کا درخت تھا۔ (۳) وہ درخت انجور تھا۔ (۴) کوئی ایسا درخت تھا جس کے کھانے سے "رفع حاجت" کی سہولت ہوتی ہے۔ اور جنت ان گند گیوں سے پاک ہے (تفسیر فیضی ج ۳ ص ۳۱۰)
(۵) یادہ کھجور کا درخت تھا (البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۷۴)

قول اول کو ترجیح حاصل ہے۔

۱۵۔ حضرت حواضی اللہ عنہا نے "شجر ممنوع" کے سات خوشے توڑے تھے۔ پہلے ایک خود نے کھایا۔ پانچ آدم علیہ السلام کو دیے اور ایک محفوظ رکھا۔

(معارج المصطفیٰ ج ۳ ص ۳۱۰)

۱۶۔ جنت کا گیسوں بیل کے گردے کے برابر تھا۔ شجرہ شہد سے زیادہ شیریں اور مکھن سے زیادہ لذیذ دل عزیز۔

(تفسیر فیضی ج ۳ ص ۳۱۰)

۱۷۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ:

ایک روز افروز بارگاہ بے کس پناہ علیہ التحیۃ والثناء میں چند یہودی حاضر آئے اور پوچھا کیا رسول اللہ! ہم نے تورات میں لکھا دیکھا ہے کہ آپ کی امت پر تیس روز سے فرض کئے گئے ہیں! آپ نے فرمایا: یہ ٹھیک ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے بہشت بریں میں جو دائرہ گندم شیریں کھایا تھا وہ آپ کے شکم اطہر میں تیس روز تک رہا یاں سب سب تیس روز سے فرض کئے گئے۔

(المعارف لطائف نظام اللہ بن الامام لیا ص ۵۳)

۱۸۔ شجر ممنوع کا دائرہ کھانا تھا کہ حلیل نوری جسبہ نوری سے جدا ہو گئے۔ آپ رونے لگے اور از خود رقص میں بدن آمین مستور فرمائے کہ جس درخت کی جانب جاتے وہ درخت آپ سے دور ہوتے۔ بالآخر انجیر کے چار پتوں سے جسم مبارک کو چھپایا۔ خطاب مستطاب رب الارباب ہوا: اب بہشت سے باہر تشریف لے جائیے۔ حضرت آدم علیہ السلام دیدہ نمناک اور سینہ نمناک لئے حواضی اللہ عنہا کا ہاتھ تھامے باہر تشریف لائے۔ (معارج المصطفیٰ ج ۳ ص ۳۱۰)

بعضوں نے یہ بھی کہا ہے کہ آپ نے عود کے پتوں سے ستر پوشی کی تھی۔

(معارج المصطفیٰ ج ۳ ص ۳۱۰)

۱۹۔ اس متعلق ائمہ تفسیر و مؤرخان پاکیزہ تحریر اختلاف رکھتے ہیں کہ حضرت آدم و حوا علیہما السلام جنت سے دنیا اور الملام میں کہاں اتارے گئے۔

(۱) حضرت آدم علیہ السلام: ہندوستان میں شہر سراندیپ کے اس پہاڑ پر اتارے گئے جس کو "نود" کہتے ہیں حضرت حوا رضی اللہ عنہا ساحل دریائے ہند پر لائی گئیں اسی واسطے مہیلا حوا کا نام دیا گیا مور کو مرج الہند میں شیطان کو نیسان میں جو کہ بھرہ سے کچھ فاصلے پر ہے یا جہاں اب یا جوج دما جوج کی دیوار قائم ہے اور سانپ کو عتھان یا اصفہان میں پھینکا گیا۔ (تفسیر فیضی ج ۳ ص ۳۳۰)

(۲) حضرت امین عرضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام: صفا پر اور حوا رضی اللہ عنہما مردہ پر اتارے گئے۔

(۳) حضرت امین عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام: ہند کے شہر وحتا میں اترے۔

(۴) ایک روایت میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام: مکہ اور طائف کے درمیان اترے۔

(۵) بعضوں نے یہ بھی کہا ہے کہ حضرت حوا رضی اللہ عنہا حذر دفعہ پر اتارنی گئیں۔ اور بعض نے کہا عرفہ پر اور انیس خیس کو ابلہ پر جو بھرہ یا جود کے قریب ایک پہاڑ ہے۔ (ماہر ۲ جلد ۱ ص ۳۱۸)

۴۰۔ اس تعلق سے ائمہ تفسیر کے کئی اقوال ہیں

(۱) آپ دونوں نے بہشت بریں میں عالم آخرت کے نصف دن جو کہ دنیا کے پانچ سو سال کے برابر ہے۔ قیام کیا۔ (معارف الملو ج ۲ ص ۴۲)

(۲) آپ دونوں غلہ بریں میں ایک ساعت رہے، جنت کی یہ ایک ساعت ایک سو تیس سال کے برابر ہے۔ (امین کفر ج ۱ ص ۳۲)

(۳) آپ دونوں کی فردوس بریں میں اقامت کی مدت سو سال ہے۔

(۴) بعض روایتوں میں مدت اقامت ساٹھ سال ہے۔ (الہدایہ ج ۱ ص ۸۰)

۴۱۔ فردوس بریں میں سب سے پہلے جس پھل کو آپ نے تناول فرمایا۔ وہ انگور، انجیر یا خرماتھا۔ (معارف الملو ج ۲ ص ۴۱)

۴۲۔ وہ اشیاء مندرجہ ذیل ہیں

(۱) حجر اسود۔ (۲) عصائے موسیٰ۔ (۳) ہتھوڑا۔ (۴) سنڈھائی۔ (۵) ابرین۔ (۶) کچھ سونا چاندی۔ (۷) مختلف قسم کے جگ۔ (۸) تین قسم کے پھل ایک وہ جو پورے کھائے جاتے ہیں دوسرے وہ جنکا اوپری حصہ کھایا جاتا ہے اور کھٹلی پھینک دی جاتی ہے جیسے چھوہارے وغیرہ تیسرے وہ جن کا اوپری حصہ پھینک دیا جاتا ہے اور اندرونی حصہ کھایا جاتی ہے۔ (تفسیر فیضی ج ۳ ص ۳۳۰)

(۹) جنتی درختوں کی چٹاں یا پھولوں کی پتھریاں۔ (۱۰) بیچلے۔ (۱۱) کدال۔ (۱۲) کندر یا صنوبر۔ (طبقات امین ص ۲)

(۱۳) خود۔ (خوشبودار کڑی) (۱۴) انگشتی سلیمانی۔ (معارف الملو ج ۲ ص ۳۰)

۴۳۔ تین سو سال مفارقت رہی۔ (تفسیر فیضی ج ۲ ص ۳۱۷)

بروایت دیگر دو سو سال دونوں میں فراق رہی۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ سو سال تک دونوں غربت و کسرت میں مبتلا رہے۔ (معارف الملو ج ۲ ص ۳۴)

۴۴۔ حق تعالیٰ جل مجدہ نے بعد قبولیت تو بہ آپ دونوں کو نودی الحجہ کو طایا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے حوا رضی اللہ عنہا کو پہچانا اس لئے اس روز مسرت افروز کا نام "عرفہ" رکھا گیا۔ اور جہاں طایا اس مقام کا نام بنام "عرفات" مشہور ہوا۔

(تفسیر فیضی ج ۲ ص ۳۱۷)

۴۵۔ آپ کے قدموں کی درازی ساٹھ ہاتھ تھی۔ آپ جب غلہ بریں سے رونق افزائے دار دنیا ہوئے تو آپ بہت بلند قامت اور طویل الجسامت تھے کہ پائے پاک آپ کا زمین پر تھا اور سر اقدس آسمان سے مل۔ پھر قادر مطلق عز اسمہ نے آپ کے قدم پر رکھ دیا حتیٰ کہ ساٹھ ہاتھ رو گیا اور آپ کے جسد

نوری کا شمس سات ہاتھ تھا۔ (الہدایہ ج ۱ ص ۸۸)

۴۶۔ چالیس شبانہ روز کچھ نہیں کھایا یا۔ ایک روایت میں چالیس سال ہے

(معارف الملو ج ۲ ص ۴۱)

۷۔ آپ کو سراندھپ سے پایادہ چالیس بار خانہ کعبہ کی زیارت کو گئے۔ ملائکہ ہر جگہ انتظار قدم میں چشم برلائے۔
۲۸۔ آپ جب زیارت خانہ کعبہ کو چلتے تو ہر قدم محترم کا فاصلہ پچاس فرسخ کے برابر ہوتا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ تین شبانہ روز کی مسافت کا ہوتا تھا۔

۲۹۔ آپ تین سو سال تک اس قدر اکل بار رہے کہ جبرائیل علیہ السلام کو بھی آپ کے رونے پر رونا آتا اور انہوں نے بارگاہ الہی میں آپ کی سفارش و شفاعت کی۔ اور یہ بھی اکثر احادیث سے ثابت ہے کہ اگر تمام روئے زمین کے رونے والے جمع کئے جائیں تو گریہ آدم علیہ السلام انہوں سے تر ہو۔

تفسیر لم نشرح میں ہے کہ آپ اپنی زلت پر دوسری روئے۔ (ص ۷۸)
ایک اور روایت کے بموجب آپ ایک سو اسی سال تک روتے رہے۔
ستر سال تو اکل شجر ستر سال اپنی خطا پر اور چالیس سال قتل ہاتل پر۔

(الہدایہ و النہایہ ۱-۸۰)
ایک اور روایت میں تین سو ستر سال ہے۔ (الملاحات خواجہ نظام الدین علیہ السلام ص ۳۲)
۳۰۔ اس متعلق مختلف اقوال وارد ہیں جو حسب ذیل ہیں

(۱) بعد اتصال آدم، حضرت حوا میں بار حاملہ ہوئیں (علیہما السلام)۔ اور جہل میں ایک لڑکا ایک لڑکی آپ سے متولد ہوئے یعنی کل چالیس بچے۔

(۲) حضرت حوا رضی اللہ عنہا کے جہل سے دو بچے ہوئے مگر حضرت شیشہ کے رسول اللہ ﷺ کے اجداد میں ہیں تنہا پیدا ہوئے (یعنی کل انتالیس بچے، میں صاحبزادے اور انہیں صاحبزادیاں) (تفسیر الم نشرح ص ۷۸)

(۳) چالیس بار حاملہ ہوئیں اور اسی بچے متولد ہوئے۔ (۳) ایک سوئس بچے پیدا ہوئے۔ (معارف النبی ص ۶۱)

۳۱۔ بعض کے نام جو دستیاب ہوئے مندرجہ ذیل ہیں
اولاد ذکور:

(۱) قاتل (۲) ہاتل (۳) لیلو (۴) شہو (۵) ہند (۶) صراہیں (۷) فخر
(۸) سند (۹) باریق (۱۰) شیث (۱۱) عبد المغیث (۱۲) عبد الجارث (۱۳) دو (۱۴)
سواخ (۱۵) بنوٹ (۱۶) یسوق (۱۷) نسر
(۱۸) عبد اللہ (۱۹) عبید اللہ (۲۰) عبید الرحمن۔ (حاشیہ ۱۳ ج ۱ ص ۱۳۶)

اولاد اناث

(۱) اقلیم (۲) اشوف (۳) جزورہ (۴) عزورا (۵) لمتہ المغیث۔

(الاقان ج ۲ ص ۱۹۰)

(۶) لیودل (خزانہ الامران پ ۶ ج ۱)

۳۲۔ آپ کو سات لاکھ زبانوں کا علم تھا۔ اور ایک ہزار پیشوں میں مہلت تامہ رکھتے تھے مگر آپ نے زراعت و کاشت کا پیشہ اختیار فرمایا۔ (تفسیر فی ج ۱ ص ۲۹۸)
۳۳۔ آپ نے جبرائیل امین کے جنت سے لائے ہوئے گیہوں کے سات دانوں کی کاشت فرمائی۔ خالق المخلوقات تقدس و تعالیٰ نے ہر دانہ کے بدلے ایک لاکھ دانے اگائے۔

ایک اور روایت کے بموجب روح الامین تین دانے لیکر آئے تھے۔ ان میں سے دو دانے آپ نے بوئے جس سے گندم کی فصل ہوئی اور ایک دانہ کو حوا رضی اللہ عنہا نے بویا جس سے جو کی فصل ہوئی۔ (معارف النبی ج ۱ ص ۳۹۴)
اور ان مروجہ دانوں کا وزن ایک لاکھ آٹھ سو درہم تھا۔ دوسرا قول ایک ہزار آٹھ سو درہم کا ہے۔ (معارف النبی ج ۱ ص ۳۸)

۳۴۔ گندم کی فصل کاٹنے کے بعد آپ نے اس کی جو روٹی بنائی اس کی لمبائی چوڑائی پانچ سو گز تھی۔ (معارف النبی ج ۱ ص ۳۹)

۳۵۔ آپ نے اس وارد دنیا میں سب سے پہلے جو لباس زیب تن فرمایا وہ بھیڑ

کے بالوں کا تھا جسے آپ نے خود چار کیا تھا۔ اپنے لئے ایک۔ ۶۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک لٹاؤں مثل قیص کے اور ایک اوڑھنی۔ (المہدیہ ج ۳ ص ۹۲ مدارج النبوة ج ۳ ص ۲۸)

۳۶۔ آپ کی زبان غلدریں میں عربی تھی جب مرغزار بہشت سے مصیبت کا دریا میں تشریف لائے تو عربی زبان سب کر لی گئی یا بھلا دی گئی۔ قبل از قبولیت توبہ آپ سریانی زبان میں گفتگو فرمایا کرتے تھے بعد اجابت توبہ پھر عربی زبان جنت نشان عطا ہوئی۔ (تفسیر فیسی ج ۳ ص ۳۲۰)

۳۷۔ آپ جب جنت دار السلام سے دنیا دار السلام میں تشریف لائے تب آپ کے جسم مبارک کا رنگ سیلہ ہو گیا۔ بعد قبول توبہ آپ کو حکیم ہوا کہ چاند کی تیر ہوئی، چود ہوئی اور پندر ہوئی کا روزہ رکھیں۔ چنانچہ آپ نے یہ روزے رکھے اور ہر دن، تن رکھ چمن کا تہائی حصہ اصل رنگ پر آتار ہلاور پندر ہوئی تندر کو تمام جسم پاک اپنے اصل رنگ پر آگیا۔ (تفسیر فیسی ج ۳ ص ۳۳۹، مہر خات خواجه نظام الدین اولیاء ص ۸)

۳۸۔ آپ جب فردوس بریں میں اقامت پذیر تھے اس وقت آپ کی ریش مطہر کی طوالت ناف نہایت تکنتی اور وہ بالکل سیلہ تھی۔ (المہدیہ ج ۳ ص ۹۷)

۳۹۔ آپ نے اپنی عمر شریف سے چالیس سال حضرت داؤد علیہ السلام کو عطا کر دیئے تھے پھر بھول گئے۔ بایں جب بنی نوع انسان میں ہو و نسیان کی بیماری پیدا ہو گئی۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۰۰)

اس کا تفصیلی واقعہ یوں ہے:

جب پروردگار عالم تقدس و تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت مبارک سے تمام ذریت آدم کی ارواح نکالیں اور اپنی ربوبیت والہیت کا اقرار لیا۔ تو ارواح بنی آدم کے اس اجتماع میں حضرت آدم علیہ السلام نے ایک کو خوب تر و تازہ اور نورانی دیکھ کر پوچھا: خدایا! ان کا نام کیا ہے۔؟ رب تبارک و تعالیٰ نے جواب فرمایا: داؤد۔! عرض کی: خداوند! ان کی عمر کیا ہے۔؟ فرمایا: ساٹھ سال۔! عرض کی: خدایا! ان کی عمر بڑھا دے۔؟ فرمایا: نہیں۔! ہاں اگر تم اپنی عمر سے کچھ دینا چاہو تو دے

سکتے ہو۔! عرض کی: بندہ نواز! میری عمر کتنی ہے۔؟ فرمایا: ایک ہزار سال۔! عرض کی: خداوند! میری عمر سے چالیس سال دے دیئے جائیں۔ چنانچہ دیدیئے گئے اور ہس لین دین کو ضبط تحریر میں لایا گیا۔ جب آپ کی عمر شریف نو سو ساٹھ سال ہوئی تو ملک الموت بغرض قبض روح حاضر آئے۔ تو آدم علیہ السلام گویا ہوئے: خداوند! میری عمر میں سے ابھی تو چالیس سال باقی ہیں۔! فرمایا: وہ تم تو اپنے بیٹے داؤد کو دے چکے ہو۔! پھر جس میں وہ لین دین محرر تھا۔ آپ کو دیکھا یا گیا۔

(ابن کثیر پ ۳ ص ۷۷، مدارج النبوة ج ۳ ص ۵۵)

۴۰۔ آپ نے گیارہ دن مرض الوفا میں جتنا رہ کر عالم وصال کی طرف ارتحال فرمایا۔ (کمال فی الارواح ج ۳ ص ۳۰)

۴۱۔ آپ نے جب اس دار دنیا سے کوچ فرما کر جو بار رحمت الہی میں نزول کیا تو اس وقت آپ کی اولاد و اجزاء کی تعداد ایک لاکھ تھی۔ (تفسیر فیسی ج ۳ ص ۳۱۶)

ایک دوسری روایت کے بموجب اس وقت آپ کی اولاد (بیٹے پوتے وغیرہ) کی تعداد چالیس ہزار تھی۔ (تفسیر فیسی ج ۳ ص ۳۴۰)

ایک اور روایت کے مطابق آپ کے وصال حق کے وقت اولاد وغیرہ کی تعداد سات لاکھ تک پہنچ چکی تھی۔ (مدارج النبوة ج ۳ ص ۶۱)

۴۲۔ حضرت جبرائیل امین، جنت سے بہشتی ہیری کے کچھ پتے اور مرکب خوشبو اپنے ساتھ لائے اور خود حضرت آدم علیہ السلام کو غسل دیا۔ خوشبو ملی۔ (تفسیر فیسی ج ۳ ص ۳۲۲)

۴۳۔ آپ کی جھینور و عقیقین جہانگیر امین نے کی۔ اور کفن چنتی طے کا تھا جو جبرائیل ہی لیکر آئے تھے۔ (تفسیر فیسی ج ۳ ص ۳۳۲)

آپ کا کفن تین کپڑوں کا تھا۔ (حاشیہ ۴ ج ۳ ص ۱۳۱)

۴۴۔ جھینور و عقیقین کے بعد آپ کی نعش مبارک کو فرشتے خانہ کعبہ میں لائے۔

ایک روایت میں یہ بھی وارد ہے کہ آپ کی نعش مبارک کو آپ کی اولاد میں سو ڈیڑھ سو آدمی کعبہ میں لائے۔ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کی امامت میں ملائکہ نے

نماز جنازہ ادا کی نماز میں پڑھی جانے والی تکبیروں کی تعداد چار تھی۔ (تفسیر نمبر ۳۳۲ ص ۳۳۲)
ایک دوسری روایت کے بموجب نماز جنازہ حضرت شیخ علیہ السلام نے پڑھائی۔
(الہدایہ ج ۱ ص ۹۸)

لاور پڑھی جانے والی تکبیروں کی تعداد تین تھی۔ پانچ تکبیریں نماز کی اور
بچیس آپ کے بازو اعزاز میں پڑھی گئیں۔ (الکامل فی الدرر ج ۳ ص ۲۲)

اور ایک روایت میں تکبیروں کی تعداد تین ہے۔ (معارف عامہ ج ۳ ص ۲۳)
۳۵۔ ائمہ تفسیر و مؤرخان پاکیزہ تحریر اس متعلق اختلاف رکھتے ہیں کہ آپ کی
قبر انور کہاں ہے

(۱) مکہ معظمہ سے تین میل فاصلے پر، مقام منیٰ میں جہاں کہ حاجی
لوگ قربانی کرتے ہیں۔ اسی جگہ پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسمعیل علیہ السلام کی
قربانی پیش کی تھی۔ یہیں مسجد خیف سے متصل آپ کی قبر شریف ہے۔

(تفسیر نمبر ۳۳۲ ص ۳۳۲)

(۲) آپ کی قبر شریف کوہ سراء پہ میں ہے۔

(مقدمہ معارف عامہ ص ۳۶، شاہ ۲ جلدین ص ۱۳۱)

(۳) آپ کی قبر اس پہاڑ میں ہے جس پر آپ جنت سے اترے تھے۔

(۴) بعض نے کہا آپ کی قبر انور غار جبل ابوقیس میں ہے جسے "غار الکبر" کہتے ہیں۔

(۵) ابن جریر کہتے ہیں کہ حضرت لوح علیہ السلام نے طوفان کے موقع پر
آپ کے اور خوا علیہما السلام کے تابوت شریف کو بیت المقدس میں لا کر دفن
فرمایا۔ (الکامل فی الدرر ج ۳ ص ۲۲)

(۶) ابن عساکر نے کہا ہے آپ کا سر اقدس مسجد ابراہیم کے پاس اور

پاؤں مبارک صحرا بیت المقدس کے پاس ہے۔ (الہدایہ ج ۱ ص ۹۸)

۳۶۔ جب آپ کی وفات ہوئی تو سات دنوں تک مخلوق روتی رہی اور اتنے
ہی دن چاند و سورج گرہن میں رہے۔ (الہدایہ ج ۱ ص ۹۸-۹۹)

۳۷۔ آپ کی عمر شریف سے متعلق کئی اقوال ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

(۱) امام نووی کے نزدیک ہزار سال تک روئے زمین پر آپ کا زندہ رہنا
مشہور ہے۔

(۲) ابن ابی خنیسہ کی تحقیق یہ ہے کہ آپ نو سو ساٹھ سال تک زندہ
رہے۔ (الکامل فی الدرر ج ۳ ص ۱۷۵)

(۳) آپ کی عمر شریف نو سو چالیس سال ہوئی۔ (مجموعہ اہم ان ص ۳۲۶)

(۴) آپ کی عمر شریف نو سو پچیس سال ہوئی۔ (ابن کثیر ص ۱)

(۵) آپ کی عمر شریف لوح محفوظ میں ایک ہزار سال ہے اور تورات
میں نو سو تیس سال۔ (الہدایہ ج ۱ ص ۹۹)

حضرت حوراضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت حوراضی اللہ عنہا کی پیدائش حلقی آدم کے کتنے دنوں بعد ہوئی؟
- ۲۔ حضرت حوراضی اللہ عنہا کی پیدائش کہاں ہوئی؟
- ۳۔ حضرت حوراضی اللہ عنہا کا نام 'حوا' کیوں ہوا؟
- ۴۔ حضرت حوراضی اللہ عنہا کا قد کتنا لمبا تھا؟
- ۵۔ حضرت حوراضی اللہ عنہا کے کتنے گیسوتھے؟
- ۶۔ حضرت حوراضی اللہ عنہا، وفات آدم علیہ السلام کے بعد کتنے سال اس دنیا میں رہیں؟
- ۷۔ حضرت حوراضی اللہ عنہا کی عمر کتنی ہوئی؟
- ۸۔ حضرت حوراضی اللہ عنہا کی قبر شریف کہاں ہے؟

حضرت حوراضی اللہ عنہا سے متعلق جوابات

- ۱۔ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے ایک ہفتہ بعد دوسرے بعد کو حضرت حوراضی اللہ عنہا زینت بخش عالم ہوئیں۔ (تفسیر نمبر ۱۱ ص ۳۱۳)
- ۲۔ آپ کی جائے پیدائش میں اختلاف ہے
- حضرت عبد اللہ ابن عباس اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت حوراضی اللہ عنہا جنت میں پیدا ہوئیں۔ سیدنا آدم علیہ السلام ایک دن سو رہے تھے کہ ان کی پہلی سے ان کو پیدا فرمایا گیا۔
- حضرت عمر فاروق و دیگر اصحاب کاملہ اصحاب رضی اللہ عنہم نے روایت فرمائی ہے کہ فرشتوں نے حضرت آدم و حوا علیہما السلام کو نوری لباس پہنایا، ان کے سر پر تاج رکھا، سونے کے تخت عالی بخت پر بٹھایا، حضرت حوراضی اللہ عنہا کو مختلف قسم کے زیوروں سے آراستہ پیراستہ کیا۔ اور ان دونوں کو جنت میں پہنچا دیا گیا۔ اس روایت سے معلوم و مشکوف ہوا کہ حضرت حوراضی اللہ عنہا کی پیدائش بھی زمین پر ہوئی۔ (تفسیر نمبر ۱۱ ص ۳۱۸)
- ۳۔ آپ کا نام "حوا" اس لئے ہے کہ یہ لفظ "حی" سے بنا ہے جس کے معنی ہیں زندہ۔ چونکہ آپ، زندہ انسان حضرت آدم علیہ السلام سے پیدا ہوئیں اس مناسبت سے آپ کا نام حوا رکھا گیا۔ یا یہ کہ آپ ہر زندہ انسان کی والدہ ہیں اسلئے آپ کو حوا کہا۔ یا لفظ حوا "خوت" سے بنا ہے جس کے معنی ہیں سرخی یا گل بسیاہی چونکہ آپ کے لمبائے لعلین و نازنین کا رنگ ایسا ہی تھا اس مناسبت سے آپ کا نام حوا رکھ دیا گیا۔ (تفسیر نمبر ۱۱ ص ۳۱۳)
- ۴۔ آپ کا قد مبارک بھی ساٹھ ہاتھ لمبا تھا۔ (تفسیر نمبر ۱۱ ص ۳۱۳)

- ۵۔ آپ کے سات سو گیسو تھے۔ (معارف المنہج ج ۱ ص ۳۱۸)
 ۶۔ آپ، حضرت آدم علیہ السلام کے وصال حق کے بعد ساڑھے ساڑھے سال (تفسیر فیسی ج ۱ ص ۳۱۳) زندہ رہیں۔
 ایک دوسری روایت کے بموجب حضرت آدم علیہ السلام کے رحلت فرمانے کے بعد صرف ایک سال آپ دنیا میں رہیں۔ (کمال فی التاريخ ج ۱ ص ۲۲)
 ۷۔ آپ کی عمر شریف نو سو ستانوے (۹۹۷) سال ہوئی۔ (تفسیر فیسی ج ۱ ص ۳۱۳)
 ۸۔ آپ کی قبر انور جدہ شریف میں ہے۔ (تفسیر فیسی ج ۱ ص ۳۲۲)

ہاتل اور قاتل سے متعلق سوالات

- ۱۔ ہاتل اور قاتل کے ساتھ جو لڑکیاں پیدا ہوئیں تھیں ان کے نام کیا تھے؟
 ۲۔ ہاتل اور قاتل نے قربانی کیلئے کیا کیا پیش کیا تھا؟
 ۳۔ جس وقت قاتل نے ہاتل کو قتل کیا تھا اس وقت دونوں کی عمر کتنی تھی اور آدم علیہ السلام کی عمر کتنی تھی؟
 ۴۔ قاتل نے ہاتل کو کس جگہ قتل کیا تھا؟
 ۵۔ قاتل نے ہاتل کو کس طرح قتل کیا تھا؟
 ۶۔ قاتل نے ہاتل کو کس دن قتل کیا تھا؟
 ۷۔ جس وقت قاتل نے ہاتل کو قتل کیا تھا اس وقت آدم علیہ السلام کہاں تھے؟
 ۸۔ قاتل، ہاتل کی لاش کتنے دنوں تک لیکر بھرتا رہا؟
 ۹۔ قاتل نے ہاتل کی لاش کو کس طرح دفن کیا تھا؟
 ۱۰۔ حضرت آدم علیہ السلام کو قتل ہاتل کا علم کتنے دنوں بعد ہوا، اور کیسے؟
 ۱۱۔ حضرت آدم علیہ السلام ہاتل کے غم میں کتنے سالوں تک روتے رہے؟
 ۱۲۔ قاتل کو قتل ہاتل کی سزا دنیا میں کیا ملی اور آخرت میں کیا ملے گی؟
 ۱۳۔ قاتل کی ہلاکت کیسے ہوئی؟

ہاتل اور قاتل سے متعلق جوابات

۱۔ حضرت حواضی اللہ عنہا کے چہرے میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی حوالہ ہوتے تھے۔ قاتل کے ساتھ جو لڑکی ہوئی اسکا نام "اقلیما" تھا اور ہاتل کے ساتھ جو لڑکی ہوئی اسکا نام "لیودا" تھا۔ (خزانہ المرقان ص ۹۸)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ ہاتل کے ساتھ پیدا ہونے والی لڑکی کا نام لیودا تھا۔

(ماہیۃ ابویس ص ۹۸)

۲۔ قاتل نے ایک اباہ گندم اور ہاتل نے ایک بکری، قربانی کے لئے پیش کی تھی۔

(خزانہ المرقان ص ۹۸)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ ہاتل نے ایک گائے پیش کی تھی۔

(ابن کثیر ص ۹۸)

اس قربانی کا مختصر واقعہ یوں ہے:

حضرت حواضی اللہ عنہا کے چہرے میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے۔ اور طریقہ عقد یوں تھا کہ ایک حمل کا لڑکا دوسرے حمل کی لڑکی سے منسوب کیا جاتا تھا۔ چونکہ آدمی صرف حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں مختصر تھے تو مناکحت کی اور کوئی سبیل نہ تھی۔ چنانچہ قاتل کے ساتھ اقلیم پیدا ہوئی جو حسن و جمال، خط و خال میں بے مثل تھی۔ اور ہاتل کے ساتھ لیودا پیدا ہوئی یہ اس قدر حسین نہ تھی۔

جب یہ چاروں بالغ ہوئے تو اسی دستور کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام نے لیودا کو قاتل کیلئے نامزد کیا اور اقلیم کو ہاتل کیلئے۔ قاتل نے اس جوڑے سے انحراف کیا اور کہا! میری بہن حسین ہے اور میرے ساتھ رحم میں رہی ہے میں اس کا حقدار ہوں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: وہ تیرے ساتھ پیدا ہوئی لہذا تیری بہن ہے

اس کے ساتھ حیرانکاح حلال نہیں!۔ قاتل نے کبھی کر کے کہا: یہ تو آپ کی جو بیوی ورائے ہے اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا! آپ نے فرمایا: اچھا دونوں ایک ایک قربانی کرو جس کی قربانی مقبول ہو جائے وہی اقلیم کا حقدار ہے۔ اس زمانے میں جو قربانی مقبول ہوتی تھی آسمان سے ایک آہ آکر اس کو کھالیا کرتی تھی۔ ہاتل قربانی کیلئے ایک بکری لایا کہ وہ بکریاں ہی پالتا تھا اور قاتل چونکہ کاشت کرتا تھا ایک اباہ گندم لایا۔ تاکہ ایک بھلی آئی اور بکری کو لے گئی قاتل کی قربانی چھوڑ گئی۔ قاتل کی آتش خشم و غضب جو ش زہن ہوئی تیرگی حسد دیدہ بصیرت میں آئی اور قاتل ہاتل کا عزم بالجزم کر لیا۔ (خزانہ المرقان ص ۹۸)

(کمالی تاریخ ص ۱۸، احباب المرقان ص ۹۸)

۳۔ قاتل نے جب ہاتل کو قتل کیا اس وقت قاتل کی عمر پچیس سال اور ہاتل کی عمر تیس سال تھی۔

(درج البیان ص ۵۵۵)

۴۔ قتل کا یہ سانحہ مکہ مکرمہ میں جبل ثور کے پاس یا حرا کی گھاٹی میں واقع ہوا تھا اور بعض کا قول ہے بصرہ میں جس جگہ مسجد اعظم بنی ہوئی ہے۔

(کتاب القرآن ص ۹۵، روح البیان ص ۵۵۵)

۵۔ اس متعلق مختلف اقوال وارد ہیں کہ قاتل نے ہاتل کو کس طرح قتل کیا (۱) حضرت ہاتل سوئے ہوئے تھے کہ قاتل نے ایک بھاری پتھر سے آپ کا سر کل ڈالا۔

(۲) قاتل نے آپ کو ہرے سے دار کر کے مارا۔

(۳) بعض کہتے ہیں شل درندے کے کاٹ کاٹ کر آپ کو شہید کیا۔

(۴) بعض یہ بھی کہتے ہیں قاتل نے گلا گھونٹ کر آپ کی جان لی۔

(۵) یہ بھی کہا گیا ہے کہ شیطان نے جب دیکھا کہ اس قتل کرنے کا ذہنک

نہیں آتا تو اس لعین نے ایک جانور کو پکڑا اور اس کا سر ایک پتھر پر رکھ کر اوپر سے

دوسرا پتھر زور سے دے مار جس سے وہ جانور اسی وقت مر گیا۔ یہ دیکھ کر قاتل نے بھی اپنے بھائی کے ساتھ بکری کیا۔

(۶) یہ بھی مروی ہے کہ چونکہ اب تک زمین پر کوئی قتل نہیں ہوا تھا تو قاتل نے اپنے بھائی کو زمین پر گر کر بھی اسکی آنکھیں بند کر تا اور کبھی اسے تھپڑا دے گھونٹے مارتا۔ یہ دیکھ کر اٹلیس خیس اس کے پاس آیا اور اسے بتا دیا کہ ایک پتھر لیکر اس کا سر پھل ڈال۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اٹلیس لعین نے جب دیکھا کہ اس نے ہاتل کو پھل ڈالا تو یہ ملعون دوڑتا ہوا حضرت حواری اللہ عنہا کے پاس آیا اور کہا: قاتل نے ہاتل کو قتل کر دیا۔ حضرت حوا نے پوچھا قتل کیا ہوتا ہے۔ اس نے کہا اب وہ نہ کھاتا پیتا ہے نہ بولتا چلتا ہے اور نہ ہلتا جلتا ہے۔ حضرت حوا نے کہا: شاید اسے موت آگئی۔ (ابن کثیر ۶/۱۶۷)

۶۔ قتل کا یہ حادثہ منگل کے دن وقوع پذیر ہوا تھا۔

(عقاب القرآن، معلومات خواجہ غلام الدین اولیاس ۱۷)

۷۔ اس وقت حضرت آدم علیہ السلام حج بیت اللہ کیلئے مکہ معظمہ تشریف لے گئے تھے۔ (خزان المرقان ۶/۱۶۷)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ ہاتل جنگل میں بکریاں چرا رہا تھا اس کو آنے میں دیر لگ گئی تو انہیں بلانے کیلئے حضرت آدم علیہ السلام نے قاتل کو بھیجا یہ ایک چھری اپنے ساتھ چھپا کر چلا اور راستے میں ہی دونوں بھائیوں کی ملاقات ہو گئی۔ قاتل نے کہا میں تجھے مار ڈالوں گا کہ تیری قربانی قبول ہوئی میری نہ ہوئی۔ اس پر ہاتل نے کہا: اللہ متقیوں ہی کی قربانی قبول فرماتا ہے۔ اس پر وہ بگڑا اور چھری سے حملہ کر دیا۔ (ابن کثیر ۶/۱۶۷)

۸۔ قتل ہاتل کے بعد، قاتل کو یہ فکر ہوئی کہ اب اس لاش کو کیا کروں اسی فکر میں چالیس روز تک پشت پر لاش کو لادے بیابان میں سرگرداں رہا۔ (روح البیان ۱/۱۵۵)

ایک روایت یہی ہے کہ سال بھر تک اس لاش کو اپنے کانٹے پر لٹکے پھر تارہا۔

(ابن کثیر ۶/۱۶۷)

۹۔ قاتل، بعد قتل ہاتل کے تھیر ہوا کہ اب اس لاش کو کیا کروں کیونکہ اس وقت تک کوئی انسان مرا ہی نہ تھا۔ پر افشاں اس سمت ہر طرف پھر تارہا۔ بالآخر ایک روز اس نے پیٹھر دیکھا کہ دو کونے آپس میں لڑے ان میں ایک نے دوسرے کو مار ڈالا پھر زندہ کوئے نے اپنی منقار (چونچ) اور پنجوں سے گڑھا کر کے مردہ کوئے کو لایا اور اس میں رکھ کر اس پر خاک ڈال دی کہ مردہ کوئے کی لاش چھپ گئی۔ یہ دیکھ کر قاتل کو مظلوم ہو کہ مردے کی لاش کو دفن کرنا چاہیے چنانچہ اس نے بھی اسی طرح ہاتل کو خاک میں دبا دیا۔ (خزان المرقان ۶/۱۶۷)

۱۰۔ حضرت آدم علیہ السلام نے زیارت حرم سے مراجعت فرمائی تو تمام صاحبزادے استقبال کو حاضر آئے مگر ہاتل نہ آیا۔ آپ نے ہاتل کو نہ پا کر اس کی جستجو کی مگر کہیں پتہ نہ چلا۔ آپ، سات شہانہ روز کوہ و صحرا میں تلاش ہاتل فرماتے رہے۔ آٹھویں شب کو آپ نے خواب میں دیکھا کہ ہاتل کھڑا پکار رہا ہے "یا ابتاہ الغیث" آپ گھبرا کر چونک پڑے اور ایک چچ مار کر بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش آیا تو روح الامین کو دیکھا کہ تشریف فرما ہیں۔ آپ نے بے تابانہ فرمایا: جبرائیل! ہاتل کی کیفیت سے کچھ واقف ہو؟ میں ابھی خواب میں اسے بحال مظلوم دیکھا رہا دیکھ چکا ہوں اور وہ فریاد رسی چاہتا ہے۔ جبرائیل نے کہا: رب تعالیٰ فرماتا ہے "عظم اجودک" تمہارا ثواب زبردست ہو گیا کہ قاتل نے ہاتل کو قتل کر دیا ہے اور وہ اسی وجہ سے فریاد کرتا ہے مگر اس وقت سے اب تک کوئی اس کی فریاد کو نہ پہنچا اور اسی طرح وہ فریاد کتناں روز قیامت اٹھے گا۔

آدم علیہ السلام جبرائیل کو ساتھ لیکر قبر ہاتل پر پہنچے اور اس قدر افسوس بھائے کہ ملائکہ ساوی کے دل دہل گئے۔ (اوراق غم ۱۲)

۱۱۔ حضرت آدم علیہ السلام قتل ہاتل کے غم میں چالیس سال تک روتے رہے۔ (مہذب ۱/۸۰)

اور سو سال تک آپ کو فسی نہ آئی۔
 (عجائب القرآن ص ۹۶)
 ۲۔ حضرت مجاہد کا قول ہے کہ قاتیل کے ایک بھڑکی پنڈلی کو ران سے لٹکا دیا گیا ہے اور اسکا منہ سورج کی طرف کر دیا گیا ہے کہ سورج کے گھومنے کے ساتھ ساتھ گھومتا رہتا ہے۔ جازوں اور گرمیوں میں آگ اور برف کے گڑھے میں وہ معذب ہے۔
 (روح البیان ج ۱ ص ۵۵۶)
 حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ آخرت میں اس قتل کے کیفر کردار میں تمام عذاب جہنم کا نصف حصہ اس کیلئے مخصوص ہے۔ اور سب سے بڑا عذاب یہ ہے کہ زمین کے ہر قتل کا حصہ گناہ اسکے ذمے ہے۔
 (ابن کثیر ۶ ص ۹۶)
 ۳۔ قاتیل کو اسی کے بیٹے نے جو کہ اندھا تھا پھر مار مار کر ہلاک کر دیا۔
 (روح البیان ج ۱ ص ۵۵۳)

حضرت ادریس علیہ السلام سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت ادریس علیہ السلام کی ولادت، حضرت آدم علیہ السلام کے وصال کے کتنے سال قبل ہوئی۔؟
- ۲۔ حضرت ادریس علیہ السلام کا اصلی نام کیا ہے۔؟
- ۳۔ حضرت ادریس علیہ السلام کا لقب "ادریس" کیوں ہوا۔؟
- ۴۔ حضرت ادریس علیہ السلام کا سلسلہ نسب، حضرت آدم علیہ السلام تک کس طرح ہے۔؟
- ۵۔ حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام کے کیا گتے ہیں۔؟
- ۶۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے کتنی عمر میں نکاح فرمایا اور آپ کی زوجہ محترمہ کا نام کیا ہے۔؟
- ۷۔ حضرت ادریس علیہ السلام پر کتنے صحیفے نازل ہوئے۔؟
- ۸۔ حضرت ادریس علیہ السلام کا ظاہری حیات کیساتھ جنت میں پہنچنے کا واقعہ کیا ہے۔؟
- ۹۔ حضرت ادریس علیہ السلام ظاہری حیات کے ساتھ اب کہاں ہیں۔؟
- ۱۰۔ حضرت ادریس علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جس وقت آپ آسمان پر اٹھائے گئے۔؟
- ۱۱۔ حضرت ادریس علیہ السلام کس دن آسمان پر اٹھائے گئے۔؟

حضرت اوریس علیہ السلام کے خلق جہاںات

۱۔ حضرت آدم کا عالم وصال کی طرف ارتحال فرمانے سے سو سال قبل، آپ رونق افزائے دار دنیا ہوئے۔

ایک دوسری روایت کے بموجب حضرت آدم علیہ السلام کے انتقال کے وقت آپ کی عمر شریف تین سو ساٹھ سال کی تھی۔

۲۔ آپ کا اصلی نام اخنوخ ہے۔

حضرت وہب بن منہ کہتے ہیں کہ آپ کا اصلی نام خنوخ ہے۔

۳۔ کتب البیہ کی کثرت درس کے باعث آپ کا نام اوریس ہوا۔ (خزانة العرفان ص ۱۵۷)

یا اس وجہ سے کہ سب سے پہلے آپ ہی نے کتاب کا درس دیا۔ (مداری ج ۳ ص ۳۲)

۴۔ حضرت آدم علیہ السلام تک آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے اوریس ابن یارواہن ملہل ایل ابن قینان ابن انوش ابن شیت ابن آدم علیہم السلام۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح بیان فرمایا ہے۔

اوریس ابن یارواہن ملہل ایل ابن قینان ابن انوش ابن شیت ابن آدم علیہم السلام۔

(الاتقان ج ۱ ص ۱۷۵)

۵۔ آپ حضرت نوح علیہ السلام کے والد (مک) کے دادا ہیں۔ (خزانة العرفان ص ۱۵۸)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ کا زمانہ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد ہے۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۷۵)

۶۔ آپ نے پینیس سال کی عمر شریف میں بروخانای عورت سے نکاح فرمایا

اور ان سے ایک فرزند متولد ہوا جس کا نام متوخل رکھا۔ (مدارج المعراج ص ۶۷)

۷۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خزانہ کلام سے تیس صحیفے آپ پر نازل فرمائے۔

(خزانة العرفان ص ۱۶۷)

۸۔ حضرت کعب احبار وغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت اوریس علیہ السلام نے

ملک الموت سے فرمایا: میں موت کا حشر چکھنا چاہتا ہوں کیسا ہوتا ہے۔ تم میری

روح قبض کر کے دکھاؤ! ملک الموت نے اس حکم کی تعمیل کی اور روح قبض کر کے

اسی وقت آپ کی طرف لوٹا دی۔ آپ زندہ ہو گئے پھر فرمایا: مجھے جہنم دکھاؤ، تاکہ

خوف الہی زیادہ ہو۔ چنانچہ یہ بھی کیا گیا جہنم دیکھ کر آپ نے دار و فہ جہنم حضرت مالک

سے فرمایا: دروازہ کھولو! میں اس پر سے گزرنا چاہتا ہوں۔ دار و فہ جہنم نے ایسا ہی

کیا۔ آپ اس پر سے گزرے۔ پھر آپ نے ملک الموت سے فرمایا: مجھے جنت

دکھاؤ۔ ملک الموت آپ کو جنت لے گئے۔ جنت کا دروازہ کھول کر آپ اندر داخل

ہوئے۔ تھوڑی دیر انتظار کے بعد ملک الموت نے کہا: اب آپ واپس تشریف

لائیے اور اپنے مقام پر چلے۔ حضرت اوریس علیہ السلام نے فرمایا: اب میں یہاں سے

کہیں نہ جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کل نفس ذائقة الموت تو وہ میں کچھ ہی

چکا ہوں۔ اور اللہ کا فرمان وان منکم الا وادھا کہ ہر نفس کو جہنم پر سے گزرنا

ہے تو میں گزر چکا۔ اب میں جنت میں پہنچ چکا ہوں اور جنت میں پہنچنے والوں کیلئے

رب تعالیٰ نے فرمایا ہے وما ہم منها بمعوجین کہ وہ جنت سے نکالے نہ

جائیں گے۔ اب تم مجھے جنت سے چلنے کو کیوں کہتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت

کو وحی فرمائی: حضرت اوریس نے جو کچھ کیا میرے اذن سے کیا اور میرے ہی اذن سے

جنت میں داخل ہوئے لہذا انہیں چھوڑ دو وہ جنت میں ہی رہیں گے۔

(خزانة العرفان ص ۱۶۷)

۹۔ اس متعلق کئی اقوال وارد ہیں کہ آپ ظاہری حیات طیبہ کیسا تھ کہاں موجود ہیں

(۱) حضرت کعب احبار وغیرہ سے مروی ہے کہ آپ جنت میں ہیں۔ (جیسا

کہ گذرا)

(۲) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے سید عالم علیہ السلام نے شب معراج میں آپ کو

آسمان چہارم میں دیکھا۔ (خزانة العرفان ص ۱۶۷)

(۳) آپ مجھے آسمان میں ہیں۔ (۴) آپ ساتویں آسمان میں ہیں۔

(ماہیہ ۱۶، یونس ۲۷)

۱۰۔ ابن قتیہ نے کہا ہے کہ اس وقت آپ کی عمر شریف تین سو پچاس سال تھی۔

(الافان ج ۲ ص ۱۷۵)

اور ایک روایت میں ہے کہ اس وقت آپ کی عمر چار سو سال تھی۔

(جلالین ص ۲۷۶ ماہیہ ۹)

۱۱۔ حضرت اور یسوع و شبہ کے دن آسمان پر اٹھائے گئے تھے۔

(تذکرہ ہالین ص ۴۷۷)

حضرت نوح علیہ السلام سے متعلق سوالات

۱۔ حضرت نوح علیہ السلام کی ولادت، حضرت آدم علیہ السلام کے انتقال کے کتنے دنوں بعد ہوئی؟

۲۔ حضرت نوح علیہ السلام کے والد اور دادا کا نام کیا ہے؟

۳۔ حضرت نوح علیہ السلام کی والدہ اور نانا کا نام کیا ہے؟

۴۔ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت اور یسوع کے مابین زمانی فاصلہ کتنا ہے؟

۵۔ حضرت نوح علیہ السلام کا اصلی نام کیا ہے؟

۶۔ حضرت نوح علیہ السلام کا لقب ”نوح“ کیوں ہوا؟

۷۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کافرہ بیوی اور کافر بیٹے کا نام کیا تھا؟

۸۔ کشتی نوح کس لکڑی کی بنائی گئی تھی؟

۹۔ کشتی نوح (علیہ السلام) جن درختوں کی لکڑی سے بنائی گئی تھی وہ کتنے سالوں میں تیار ہوئے تھے؟

۱۰۔ حضرت نوح علیہ السلام کشتی بنانا کس نے سکھائی؟

۱۱۔ کشتی نوح کتنے سالوں میں بن کر تیار ہوئی؟

۱۲۔ حضرت نوح علیہ السلام نے یہ کشتی کس جگہ بنائی تھی؟

۱۳۔ کشتی نوح میں کتنے تختے لگائے گئے تھے؟

۱۴۔ کشتی نوح کے تختوں پر کیا لکھا گیا تھا؟

۱۵۔ کشتی نوح کا طول و عرض کتنا تھا اور اس کی اونچائی کتنی تھی؟

۱۶۔ کشتی نوح کی شکل کیسی تھی؟

۱۷۔ کشتی نوح میں کتنی منزلیں تھیں؟

۱۸۔ کشتی نوح کی کونسی منزل کس کے لئے مختص کی گئی تھی؟

۱۹۔ کشتی نوح میں کتنے نبی سوار تھے؟

۲۰۔ کشتی نوح میں کل کتنے افراد سوار تھے؟

۲۱۔ کشتی نوح میں سوار ہونے والا سب سے پہلا پرندہ کونسا تھا؟

۲۲۔ کشتی نوح میں سب کے آخر میں سوار ہونے والا جانور کونسا تھا؟

۲۳۔ کشتی نوح میں ایلیس کس طرح سوار ہوا تھا؟

۲۴۔ کس دھند کے تحت سانپ اور بچھو کو کشتی میں سوار کیا گیا تھا؟

۲۵۔ طوفان نوح کی آمد کی نشانی کیا بتائی گئی تھی؟

۲۶۔ طوفان نوح کا آغاز کس ماہ کی کس تاریخ کو ہوا تھا؟

۲۷۔ طوفان نوح کتنے دنوں تک جاری رہا؟

۲۸۔ طوفان نوح میں برسنے والے ہر قطرہ میں کتنا پانی ہوتا تھا؟

۲۹۔ کشتی نوح، بیت اللہ کا طواف کتنے دنوں تک کرتی رہی؟

۳۰۔ کشتی نوح دوران گشت کہاں رکی تھی اور کیوں؟

۳۱۔ طوفان نوح کاپانی بلند پہاڑوں سے کتنا اونچا تھا؟

۳۲۔ حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں کس ماہ کی کس تاریخ کو سوار ہوئے تھے اور

کشتی پہاڑ پر کس تاریخ کو ٹھہری تھی؟

۳۳۔ کشتی نوح کس پہاڑ پر ٹکرائی ہوئی اور یہ پہاڑ کہاں ہے؟

۳۴۔ جو دی پہاڑ کی بلندی کتنی ہے؟

۳۵۔ حضرت نوح علیہ السلام کو طوفان کاپانی خشک ہونے کی خبر کیسے ملی؟

۳۶۔ طوفان نوح کے بعد آباد ہونے والی سب سے پہلی بستی کا نام کیا ہے؟

۳۷۔ طوفان نوح کے بعد اگلے والا سب سے پہلا درخت کونسا ہے؟

۳۸۔ طوفان نوح کے بعد نوح علیہ السلام اس دنیا میں کتنے سال رہے؟

۳۹۔ حضرت نوح علیہ السلام کی عمر شریف کتنی ہوئی؟

۴۰۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قبر انور کہاں ہے؟

حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق جوابات

اسا بن جریر نے بیان کیا ہے:

حضرت آدم علیہ السلام کے وصال حق کے ایک سو چھ بیس سال بعد حضرت نوح علیہ السلام کتم عدم سے قضائے وجود میں آئے۔

(الاقیان ج ۲ ص ۱۷۵)

۴۔ آپ کے والد ماجد کا نام لٹک ہے اور جد امجد کا نام متوخل بن اخنوخ علیہ السلام

یہ اخنوخ، حضرت اور لیس علیہ السلام کا نام ہے۔ (تواریخ العرب ج ۸ ص ۱۵۵-۱۵۶ الاقیان ج ۲ ص ۱۷۵)

۵۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام سمہا اور نانا جان کا نام انوش ہے۔ (الاقیان ج ۲ ص ۱۸۹)

۶۔ حضرت اور لیس علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے مابین ایک ہزار سال کا

فاصلہ ہے۔ (الاقیان ج ۲ ص ۱۷۶)

۷۔ نوح آپ کا لقب ہے۔ آپ کے اصلی نام کے تحت مختلف اقوال منقول

ہیں۔

(۱) عبد الغفار (الاقیان ج ۲ ص ۱۷۵) (۲) عبد اللہ (۳) بشکر۔ (ماہیۃ ج ۱ ص ۲۸۸)

(۴) عبد الجبار۔ (میرۃ المعجم ج ۱ ص ۱۱)

۸۔ آپ کا لقب نوح ہونے کی کئی وجوہات بیان کی گئی ہیں۔

۱۔ (۱) اس وجہ سے کہ "نوح" کے معنی ہیں "رود"۔ چونکہ آپ اپنی

امت کے گناہوں پر بکثرت روتے تھے۔ کثرت گریہ و بکا کی وجہ سے آپ کا لقب

نوح ہوا۔ (میرۃ المعجم ج ۱ ص ۱۱)

۲۔ یا اس وجہ سے کہ آپ اپنے نفس پر بکثرت بکا کرتے تھے۔

(الاقیان ج ۲ ص ۱۷۵)

(۳) یا اس وجہ سے کہ ایک بار آپ اپنے بیٹے کنعان کی نجات سے متعلق ہار گاہ رب ذوالکرمین میں عرض گزار ہوئے: اے اللہ! تو نے مجھ سے میرے گھر والوں کی نجات کا وعدہ فرمایا۔؟ رب الارباب جل وعلیٰ نے فرمایا: اے نوح! وہ تیرے گھر والوں میں نہیں ہے اس کے افعال و اعمال بڑے نالائق ہیں تو انکی نجات کی دعا مت کرتے تھے نہیں معلوم وہ نجات کے لائق ہے یا نہیں۔! آپ اسی بات پر روتے تھے۔

شیخ ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا کنعان منافق تھا وہ آپ کے سامنے خود کو مومن ظاہر کرتا تھا اگر وہ اپنا کفر ظاہر کر دیتا تو آپ اللہ سے اس کی نجات کی دعا نہ کرتے۔ (خرائن امرقان ص ۱۳ ع ۴)

(۴) یا اس وجہ سے آپ کا لقب نوح ہو کہ ایک بار آپ کا گزر ایک خارش زدہ کتے پر ہوا آپ نے دل میں سوچا کتنا بد شکل ہے اتنا خیال پیدا ہوا تھا کہ اللہ نے وحی فرمائی: تو نے مجھے عیب لگایا میرے کتے کو کیا تو اس سے اچھا پیدا کر سکتا ہے۔؟ اس کے بعد آپ اپنے اس خیال پر روتے تھے۔

(مادی ج ۲ ص ۱۶۶، معارج الملوۃ ج ۱ ص ۶۸)

(۵) یا اس وجہ سے کہ طوفان کے بعد اٹلیس خیس آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: آپ نے میرا ایک بہت ہی بڑا کام کر دیا۔ آپ نے فرمایا: وہ کیا ہے۔؟ اس لعین نے کہا: میں اور میرے حواری ہر آدمی کے پیچھے آخری دم تک اس کو دو زخمی بنانے میں لگے رہتے ہیں۔ آپ نے دعا کی اور یکبارگی پوری قوم کو خرقاب کر کے واصل جہنم کر دیا۔ مجھے اور میرے معاونین کو محنت و مشقت سے بچا لیا۔ آپ اسی بات پر روتے اور کہتے: کاش میں قوم کی ایذا رسانی پر مبرک اور دعائے ہلاکت نہ کرتا۔

(معارج الملوۃ ج ۱ ص ۶۸)

۷۔ آپ کی کافرہ بیوی کا نام "والعہ" تھا۔ (خرائن امرقان ص ۱۳ ع ۴) یا "والعہ" تھا۔

(الاعتق ج ۲ ص ۱۸۹)

اور کافر بننے کا نام کنعان یا ام تھا۔ (الاعتق ج ۲ ص ۱۸۷) بعض نے بلیطون کہا ہے۔ (معارج الملوۃ ج ۱ ص ۷۲)

۸۔ یہ کشتی "سار" کی لکڑی کی تھی۔ (خرائن امرقان ص ۱۳ ع ۴)

بقول دیگر یہ کشتی صنوبر کی تھی۔ (البدایہ ج ۱ ص ۱۱۰)

۹۔ حکم الہی، نوح علیہ السلام نے درخت بوئے اور تیس سال میں یہ درخت تیار ہوئے۔ (خرائن امرقان ص ۱۳ ع ۴)

ایک روایت میں ہے کہ چالیس سال کے بعد وہ درخت کاٹے گئے اور ایک روایت میں سو سال ہے۔ (البدایہ ج ۱ ص ۱۱۰)

۱۰۔ اللہ رب العزت نے جبرائیل کو بھیجا جنہوں نے آپ کو کشتی بنانا سکھائی۔ (مادی)

۱۱۔ یہ کشتی دو سال میں تیار ہوئی۔ (خرائن امرقان ص ۱۳ ع ۴)

ایک روایت میں چالیس سال اور ایک روایت میں سو سال ہے۔

(ابن کثیر ص ۱۲ ع ۴)

۱۲۔ یہ کشتی، نوح علیہ السلام نے مسجد کوفہ کے پاس بنائی تھی۔ (عاشیہ ص ۳ ج ۱ ص ۱۸۳)

۱۳۔ کشتی نوح میں ایک لاکھ چوبیس ہزار چار تھن لگائے گئے تھے۔

(معارج ص ۸ رکن دوم، خزائن الجاسن ص ۵ ع ۴)

۱۴۔ کشتی نوح کے ایک لاکھ چوبیس ہزار اور چار تھنوں میں سے ہر ایک تھن پر ایک نبی کا نام لکھا گیا اس طرح ایک لاکھ چوبیس ہزار تھنوں پر ایک لاکھ چوبیس ہزار

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نام درج کئے گئے باقی چار تھنوں پر چار خلفاء

راشدین رضی اللہ عنہم کے نام تحریر کئے گئے۔ یہ تمام نام حضرت جبرائیل علیہ السلام بالترتیب

بتائے گئے اور حضرت نوح علیہ السلام لکھتے گئے۔ (معارج ص ۸ رکن دوم، خزائن الجاسن ص ۵ ع ۴)

۱۵۔ اس متعلق مختلف اقوال وارد ہیں

(۱) اس کشتی کی لمبائی تین سو گز۔ چوڑائی پچاس گز اور اونچائی تیس گز تھی۔

(خرائن امرقان ص ۱۳ ع ۴)

(۲) اس کی لبائی اسی ہاتھ تھی اور چوڑائی پچاس ہاتھ

(۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: طول بارہ سو ہاتھ تھا اور

عرض چھ سو ہاتھ

(۴) حضرت قتادہ کا کہنا ہے: اس کی لبائی تین سو ہاتھ تھی۔

(۵) ایک روایت میں یہ ہے کہ اس کی لبائی دو ہزار ہاتھ اور چوڑائی

ایک سو ہاتھ تھی (ابن کثیر ۱۲، ص ۴۲)

اور حضرت ابن عباس رضی عنہما کی ایک دوسری روایت ہے کہ اس کشتی کی لبائی چھ سو ساٹھ گز۔ چوڑائی تین سو تیس گز اور اونچائی تینتیس گز تھی۔

(ساریج المصنوع، ص ۷۷)

۶۔ اس کشتی کا نقشہ شکل مرفی کی طرح تھا۔ اس کا سر، مور کے سر کی طرح، سینہ، سینہ بطن، دوسری روایت میں سینہ کیوترکی طرح اور دم، مرغ کی دم کی طرح۔

(ساریج المصنوع، ص ۷۷)

۷۔ اس کشتی میں تین منزلیں تھیں اور ہر منزل دس ہاتھ اونچی تھی۔ (ابن کثیر ۱۲، ص ۴۲)

۸۔ اس کشتی کی منزلیں اس طرح تقسیم کی گئی کہ طبقہ زیریں میں، خوش، درندے اور ہوام، درمیانی طبقہ میں چوپائے وغیرہ اور طبقہ اعلیٰ میں خود حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کے قہقین۔ پرندے اور سامان خورد و نوش بھی اوپر ہی کے طبقہ میں تھے۔

(خواص المرقن، ص ۱۲، ج ۴)

ایک قول یہ ہے کہ پہلی منزل میں وحوش دوسری میں اشیائے خورد و نی اور تیسری میں مؤمنین تھے۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ پہلی منزل میں چوپائے اور جنگلی جانور۔ دوسری میں مرد و عورتیں اور تیسری میں پرندے تھے۔

(ابن کثیر ۱۲، ص ۴۲، حاشیہ ۹، ج ۱ ص ۱۸۳)

۹۔ دو، حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام۔ حضرت نوح نے اس کشتی میں حضرت آدم کا تابوت رکھ لیا تھا اور تابوت کے ایک جانب مرد اور دوسری جانب

عورتوں کو بیٹھا لیا۔

۲۰۔ اس تعلق سے کئی اقوال منقول ہیں

(۱) حضرت مقاتل نے کہا ہے کل بہتر مرد و عورت تھے۔ (نوائی ص ۱۸۳)

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اسی افراد تھے۔

نصف مرد اور نصف عورتیں۔

(۳) کل بارہ آدمی تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے تین صاحبزادے مع

اپنی اپنی بیویوں کے۔ اور چھ دیگر مومن مرد و عورتیں۔ (جلالین ص ۱۸۳)

(۴) بعض نے کہا ہے کل نو افراد تھے۔ تین آپ کے صاحبزادے یعنی

حام، سام، یافث۔ چھ دیگر۔

(۵) بعض نے نو کی تعداد اولاد نوح کے علاوہ بتلائی ہے۔ (ساری)

(۶) ایک قول دس افراد کا ہے۔

(۷) اور ایک قول یہ ہے کہ کل سات اشخاص تھے۔ تین آپ کے

صاحبزادے اور ان کی بیویاں اور ایک یام (آپ کا فریٹا) کی بیوی۔ (ابن کثیر ۱۲، ص ۴۲)

(۸) ایک قول انھیں کا بھی ہے (حاشیہ ۳۹، ج ۳ ص ۳۳)

(۹) تین اور اشخاصی کے بھی اقوال منقول ہیں۔ (ساریج المصنوع، ص ۷۷)

۲۱۔ اس کشتی میں پرندوں کی جنس میں سے سب سے پہلے طوطا سوار ہوا تھا۔

(البدیع، ص ۱۸۱، ابن کثیر ۱۲، ص ۴۲)

اور لام قرطبی کہتے ہیں کہ سب سے پہلے کشتی میں جو جانور سوار ہوا تھا وہ

مرغابی ہے۔ (نہجہ الجلس فی ص ۸۹)

۲۲۔ اس کشتی میں چوپاؤں میں سے گدھا ہے جو سب سے بعد سوار ہوا تھا۔

(البدیع، ص ۱۸۱، ابن کثیر ۱۲، ص ۴۲)

۲۳۔ اس کشتی میں ابلیس پر تجلیس، گدھے کی دم میں نلک کر سوار ہوا تھا۔ جب

گدھا کشتی میں سوار ہونے لگا اس کے دونوں اگلے پاؤں کشتی میں تو آگئے لیکن جب

اس نے اپنا پھیلا دھڑاٹھانا چاہا تو لاکھ کوشش کے باوجود اٹھانہ سکا کیونکہ دم پر اس ملعون کا بوجھ تھا۔ اور حضرت نوح علیہ السلام جلدی کر رہے تھے۔ جب آپ نے گدھے کی اس پریشانی کو ملاحظہ فرمایا تو کہا: آجا! گو تیرے ساتھ اٹلیس لعین بھی ہو! تب وہ چڑھ گیا اور اٹلیس بھی اس کے ساتھ چڑھ آیا۔ (ابن کثیر ۲/۱۲۲، مدارج المہجۃ ص ۷۷)

۲۴۔ جب سانپ اور بچہ کشتی میں سوار ہونے لگے تو حضرت نوح علیہ السلام نے ان دونوں کو سوار کرنے سے منع فرمایا۔ تب ان دونوں نے کہا: ہمیں سوار کر لیجئے! ہم یہ وعدہ کرتے ہیں کہ وہ جو شخص سلام علی نوح فی العلین پڑھے گا ہم اسے ضرر نہیں پہنچائیں گے۔ (مدارج المہجۃ ص ۷۷، غریب القرآن ص ۱۰۷، نزہۃ المجالس ق ۳ ص ۵۰)

۲۵۔ تور کا جوش مارا طوفان آنے کی علامت بتلائی گئی تھی۔ اب اس میں چند قول ہیں کہ تور کے جوش مارنے سے کیا مراد ہے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

تور کے اٹلنے سے مراد ہے روئے زمین سے جتنے پھوٹ نکلتا۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے: ”تور“ سے مراد صبح نکلتا اور فجر کا روشن ہونا ہے۔ (ابن کثیر ۲/۱۲۲)

یا ”تور“ سے مراد یہی تور ہے جس میں روٹی پکائی جاتی ہے۔ اس صورت میں پھر اختلاف وارد ہے کہ یہ تور کہاں تھا۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ تور پتھر کا تھا حضرت حواری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا، جو آپ (نوح علیہ السلام) کو ترکہ میں پہنچا تھا اور یہ ملک شام یا ہند میں تھا۔ (خزائن العرفان ص ۱۲۲)

حضرت مجاہد اور شعبی کہتے ہیں کہ یہ تور کوفہ میں تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ہند میں ایک نہر کا نام ہے۔ قنادہ کا قول ہے جزیرہ میں ایک نہر ہے جسے ”عین الوارود“ کہتے ہیں۔ (ابن کثیر ۲/۱۲۲)

۲۶۔ رجب کی پہلی تاریخ سے طوفان نازل ہوا شروع ہوا اور دسویں رجب کو کشتی میں سوار ہوئے۔ (الملاحہ ص ۷۳، خزائن العرفان ص ۱۲۲)

۲۷۔ چالیس شبانہ روز آسمان سے مینہ برستا رہا اور زمین پانی اگلتی رہی۔

(خزائن العرفان ص ۱۲۲)

۲۸۔ اس طوفان کی بارش کا ہر قطرہ ایک منک کے برابر تھا۔ (مدارج المہجۃ ص ۷۷)

۲۹۔ چالیس دنوں تک کشتی نوح بیت اللہ شریف کا طواف کرتی رہی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے جودی کی طرف روانہ کر دیا۔ (ابن کثیر ۲/۱۲۲)

بعض کہتے ہیں کہ سات روز۔ (مدارج المہجۃ ص ۷۷)

۳۰۔ صاحب کنز العرفان لکھتے ہیں:

کشتی نوح تمام روئے زمین پر گشت کرتے کرتے جب زمین کر بلا پر پہنچی

تورک گئی۔ حضرت نوح علیہ السلام نے جناب باری میں عرض کی: اے الہی! یہ کیا مقام ہے

اور کشتی ٹھہرنے میں کیا مصلحت؟ جواب ملا: یہ وہ مقام ہے جہاں اہل بیت

الطہار کی کشتی گرداب خون میں غرقاب ہو گی اور میرے محبوب کے جگر گوشے

اس مقام سے جام شہادت پی لی کر مجھ سے مواصلت کریں گے۔ (ادریق غم ص ۱۳)

۳۱۔ طوفان کا پانی سب سے بلند پہاڑ سے بھی گزرا اور نچا تھا۔ (الملاحہ ص ۷۷)

۳۲۔ دیکر بڑے بڑے پہاڑوں کی چوٹیوں سے چند رہ گزروایت دیگر

چالیس گز اونچا تھا۔ (ماہ ۳ ج ۱ ص ۳۲۹، مدارج المہجۃ ص ۷۷)

ایک قول یہ بھی ہے کہ پانی پہاڑوں سے اسی میل اوپر تھا۔ (ابن کثیر ۲/۱۲۲)

۳۲۔ حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں دسویں رجب کو بیٹھے اور دسویں محرم کو کشتی

جودی پہاڑ پر ٹھہری۔ (خزائن العرفان ص ۱۲۲)

حضرت قنادہ وغیرہ فرماتے ہیں کہ رجب کی دسویں تاریخ کو مسلمان اس

میں بیٹھے تھے اور پانچ ماہ تک اسی میں رہے انہیں نیک کشتی جودی پر مہینہ مہر تک

ٹھہر رہی۔ آخر عاشورہ کے دن وہ سب اس میں سے اترے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے: حضرت نوح علیہ السلام اپنے تبعین

کے ایک سو پچاس دنوں تک کشتی میں رہے۔ اللہ تعالیٰ نے کشتی کا منہ مکہ شریف کی

طرف کر دیا۔ یہاں دہشتی چالیس دن تک کعبہ شریف کا طواف کرتی رہی۔ پھر اللہ تقدس و تعالیٰ نے اس کا رخ جودی کی طرف کر کے روانہ کر دیا۔ جہاں وہ ٹھہر گئی اور بقول اہل تورات کے، ساتویں مہینے کی سترہویں تاریخ کو دہشتی جودی پر گئی۔ دسویں مہینے کی پہلی تاریخ کو پہاڑوں کی چوٹیاں کھل گئیں اسکے چالیس دن بعد دہشتی کے روزن پانی کے اوپر دکھائی دینے لگے پھر آپ نے کوئے کو پانی کی تحقیق کے لئے بھیجا وہ پلٹ کر نہ آیا۔ آپ نے کبوتر کو بھیجا جو واپس آیا۔ پھر سات دن کے بعد اسے دوبارہ بھیجا۔ شام کو زنجوں کا پتہ لے ہوئے واپس لوٹا۔ پھر ملت دن کے بعد اسے بھیجا۔ اب کی بار وہ نہ لوٹا۔ آپ سمجھ گئے کہ زمین بالکل خشک ہو چکی ہے۔ الغرض پورے ایک سال بعد حضرت نوح علیہ السلام نے دہشتی کا سرپوش اٹھایا اور باہر تشریف لائے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ بارہویں رجب بروز چہار شنبہ کو دہشتی میں سوار ہوئے تھے۔

۳۳۔ دہشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری جو منول یا شام کے حدود میں واقع ہے۔

(خزانہ المعرفان ج ۱۲ ص ۴۲)

حضرت مجاہد فرماتے ہیں: یہ جزیرہ میں ایک پہاڑ ہے سب پہاڑ ڈوب دئے گئے تھے لیکن یہ پہاڑ بچ گیا عاجزی اور تواضع کے غرق ہونے سے بچ رہا تھا۔ یہیں دہشتی لنگر انداز ہوئی۔

بعض کا کہنا ہے کہ طور پہاڑ کو ہی جودی کہتے ہیں۔

۳۴۔ کوہ جودی کی بلندی چالیس ہاتھ تھی۔

۳۵۔ طوفان رک جانے اور پھر دہشتی جودی لنگر انداز ہونے کے بعد حضرت نوح علیہ السلام نے روئے زمین کی خبر لانے کا ارادہ فرمایا۔ آپ نے کوئے کو بھیجا۔ کو ایک مردار کو دیکھ کر اس پر گر پڑا اور واپس نہ آیا۔ آپ نے اس کے لئے ہمیشہ ڈرتے رہنے کی بددعا دی اس لئے وہ گھروں سے مانوس نہیں ہو سکا پھر آپ نے

کبوتر کو بھیجا۔ وہ زمین پر نہیں اتر بلکہ ملک سہا سے زنجوں کی ایک پتی چوچ میں لٹکر آیا۔ آپ نے پھر اسے دوبارہ بھیجا تو کبوتر مکہ مکرمہ میں حرم کعبہ کی زمین پر اتر ا اور سرخ رنگ کی مٹی لٹکر واپس آیا۔ حضرت نوح علیہ السلام اس سے سمجھ گئے کہ طوفان کا پانی خشک ہو چکا ہے۔ آپ نے دہشتی کا سرپوش اٹھایا اور آواز آئی کہ اے نوح ہماری نازل کردہ سلامتی کیساتھ اب اتر آؤ۔

۳۶۔ آپ کوہ جودی سے نیچے تشریف لائے اور وہیں ایک بہتی کی بنیاد ڈالی اس کا نام ”سوق الثمانین“ رکھا۔

یہاں ایک دن میں اسی زبان میں جاری ہو گئیں کسی کی عربی کسی کی فارسی وغیرہ۔ تب سے اس جگہ کا نام باہل ہوا یعنی اختلاف کی جگہ۔ (تفسیر بی ج ۱ ص ۶۸۲)

۳۷۔ طوفان نوحی کے بعد زمین پر جو پہلا درخت اگا وہ زیتون کا ہے۔

(ماہیہ ۶ ج ۱ ص ۲۹۹)

۳۸۔ آپ طوفان کے بعد ساٹھ سال اس دنیا میں رہے۔ (خزانہ المعرفان ج ۱۲ ص ۴۲)

ہر روایت دیکھا آپ بعد طوفان اس دنیا میں دو سو پچاس سال رہے۔ (ماہیہ ج ۱ ص ۳۳۲)

ایک قول پچاس سال کا بھی ہے۔

۳۹۔ اس متعلق ائمہ تفسیر و مفسران پاکیزہ تحریر اختلاف رکھتے ہیں

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:-

حضرت نوح علیہ السلام چالیس سال بعد مبعوث ہوئے۔ نو سو پچاس سال تک اپنی قوم کو دعوت فرماتے رہے۔ طوفان کے بعد ساٹھ برس دنیا میں رہے۔ اس طرح آپ کی عمر شریف ایک ہزار پچاس سال ہوئی

(خزانہ المعرفان ج ۱۲ ص ۴۲، طوفان ج ۲ ص ۱۷۵)

(۲) فقیہ فقید الشال امام الہمام فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

حضرت نوح علیہ السلام تقریباً سولہ سو برس دنیا میں تشریف فرما رہے (المعارف ج ۱ ص ۷۷)

(۳) حضرت وہب سے مروی ہے: آپ چودہ سو سال تک اس جہاں میں

تشریف فرما ہے۔

(ماہیہ ۵ جلدین ص ۳۳۶)

(۳) بعض کا کہنا ہے کہ آپ کی عمر شریف بارہ سو چالیس سال ہوئی

(ماہیہ ۲۵ جلدین ص ۳۳۶)

(۵) ایک قول سترہ سو سال کا اور ایک قول پندرہ سو سال کا بھی ہے۔

(سارنگ دھرم ص ۱۷۷)

۳۰۔ ابن جریر اور ترقی عبدالرحمن بن سابط یا اسکے علاوہ تابعین سے مرسل نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں:

حضرت نوح علیہ السلام کی قبر پر انور صحیح قول کے مطابق مسجد حرام میں ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ آپ کی قبر شریف شہر "بقاع" میں ہے۔ جس کو

(البدایہ ص ۱۲۰)

کرکب نوح سے یاد کیا جاتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے متعلق سوالات

۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت، سیدنا آدم علیہ السلام کے کتنے سال بعد ہوئی؟

۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام، طوفان نوح کے کتنے سال بعد مصعبہ و جرد میں آئے؟

۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام سے کتنے سال پیشتر وارد دنیا میں تشریف لائے؟

۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے کتنے سال پہلے کا ہے؟

۵۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے مابین کتنا زمانی فاصلہ ہے؟

۶۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے مابین کتنے نبی مبعوث ہوئے؟

۷۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟

۸۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سلسلہ نسب کس طرح ہے؟

۹۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جائے ولادت کہاں ہے؟

۱۰۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ مبارک کی مدت رہے۔ اس واقعہ کی تفصیل کیا ہے؟

۱۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کتنی شادیاں کیں؟

۱۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کتنے صاحبزادگان تھیں؟

۱۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بت خانہ کے جن بتوں کو توڑا تھا ان کی تعداد کتنی تھی؟

۱۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلائے کا مشورہ کس نے دیا تھا؟

۱۵۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلانے کیلئے کتنے دنوں تک لکڑیاں جمع کی گئیں؟

۱۶۔ آتش نمرودی کہاں دھکائی گئی تھی؟

۱۷۔ آتش نمرودی کتنے دنوں تک دھکائی گئی تھی؟

۱۸۔ آتش نمرودی کے شعلوں کی بلندی کتنی تھی؟

- ۱۹۔ جس مکان میں آتش نمرودی دھکاٹی گئی تھی اس کا طول و عرض کتنا تھا؟
- ۲۰۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آتش نمرودی میں کس طرح ڈالا گیا تھا۔ اور یہ طریقہ کس نے سکھایا تھا؟
- ۲۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام، جب نار نمرودی کے حوالے کئے گئے اس وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟
- ۲۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب ”برہنہ“ آگ میں ڈالا جا رہا تھا اس وقت آپ کو کس نے اور کیا لباس پہنایا؟
- ۲۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام، نار نمرودی میں کتنی مدت تشریف فرما رہے؟
- ۲۴۔ جب آتش نمرودی کو سرد و جانے کا حکم ملا تو اس وقت اور کہاں کہاں کی آگ سرد ہوئی؟
- ۲۵۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رسالت کی تصدیق، سب سے پہلے کس نے کی؟
- ۲۶۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کتنی عمر میں خود اپنا ختنہ کیا؟
- ۲۷۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ کو اسحق علیہ السلام کی ولادت کی خوشخبری دی گئی؟
- ۲۸۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کی قربانی کا خواب کس شب کو دیکھا تھا؟
- ۲۹۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بعد موت پھر زندہ ہونے کا منظر ماہِ حطہ کرنے کیلئے بحکم الہی کن پرندوں کو ذبح کیا تھا؟
- ۳۰۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مذبح پر ندوں کے گوشت کو کتنے پہاڑوں پر رکھا تھا اور کون سا حصہ اپنے پاس رکھا تھا؟
- ۳۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین حنیف کو سب سے پہلے کس نے رد و بدل کیا؟
- ۳۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مادری زبان کونسی تھی؟
- ۳۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر شریف کتنی ہوئی؟
- ۳۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر انور کہاں ہے؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق عجائبات

- ۱۔ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد، دو ہزار سال کے اختتام پر آپ رونق بخش عالم ہوئے۔
(الاقیانوس ۲-۱۷۶)
- دوسرا قول یہ ہے کہ آپ کا مولود مسعود حضرت آدم علیہ السلام کے تین ہزار تین سو ستیس (۳۳۳۷) سال بعد ہے۔
(تاریخ الامم والملوک ج ۱ ص ۱۳۶)
- ۲۔ آپ، طوقان نوح کے سترہ سو نو (۱۷۰۹) سال بعد کیم عدم سے منہ سے وجود میں آئے۔
(تفسیر فیہی ج ۱ ص ۸۱۰)
- دوسرا قول یہ ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت طوقان نوحی کے بارہ سو ترسٹھ (۱۲۶۳) سال بعد ہوئی اور تیسرا قول ایک ہزار اسی (۱۰۷۹) سال کا ہے۔
(تاریخ الامم والملوک ج ۱ ص ۱۳۶)
- ۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تقریباً دو ہزار تین سو سال (۲۳۰۰) پیشتر حضرت ابراہیم علیہ السلام، جو باوجود قضاے وجود میں آیا۔
(تفسیر فیہی ج ۱ ص ۸۱۰)
- ۴۔ آپ کا زمانہ سید کائنات فرمودات علیہا فضل الصلوات و اکمل التیات کی ولادت باسعادت سے تقریباً تین ہزار ستر (۳۰۷۰) سال پہلے ہے۔
(سراج الموعود ج ۲ ص ۳۲)
- ۵۔ آپ کے اور نوح علیہما السلام کے مابین دو ہزار چھ سو چالیس (۲۶۴۰) برس کا زمانی فاصلہ ہے۔
(خزانة المعرفان پ ۷۲ ص ۷)
- ۶۔ آپ کے اور حضرت نوح علیہما السلام کے مابین جو عہد گزرا اس میں صرف دو نبی آئے حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام
(خزانة المعرفان پ ۷۳ ص ۷)
- ۷۔ آپ کے والد ماجد کا نام ”تارخ“ تھا۔ (ابن کثیر پ ۷۵ ص ۷۵) تفسیر فیہی ج ۱ ص ۸۱۰

اور مشہور کتاب ”العجائب الکرمانی“ میں ہے کہ آپ ”تاریخ“ کے فرزندِ جلیل تھے۔

(الاقیان ج ۲ ص ۱۷۶)

اور آپ کی والدہ ماجدہ کا نام ”جانی“ تھا۔ بعض نے ”نوقا“ اور بعض نے

(الاقیان ج ۲ ص ۱۷۷)

”طیوتا“ کہا ہے بعض نے ”ہسید“ بھی کہا ہے اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ کی والدہ محترمہ کا نام یونانیست کرن ابن کرنی“ ہے۔

(مبدیہ ج ۱ ص ۳۰)

۸۔ آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے۔

ابراہیم ابن تاریخ ابن ناخور ابن ساروخ ابن رخوا ابن خلیج ابن عامر ابن شاریج ابن ارفخشد ابن سام ابن نوح ابن لاک ابن حوشارح ابن اورئیس ابن یارد ابن ملہل بل ابن قبیان ابن انوش ابن شیش ابن آدم علیہ السلام۔ (تفسیر نمبر ج ۱ ص ۸۱)

حضرت کرمی نے اپنی کتاب ”العجائب“ میں اس طرح بیان کی ہے۔

ابراہیم ابن تاریخ ابن ناخور ابن ساروخ ابن رخوا ابن خلیج ابن عامر ابن شاریج ابن ارفخشد ابن سام ابن نوح علیہ السلام۔ (الاقیان ج ۲ ص ۱۷۶)

۹۔ آپ کی ولادت شہر بابل سے متصل قصبہ ”کوٹی“ میں ہوئی۔ تفسیر خزانہ العرفان میں فرمایا کہ آپ کی جائے پیدائش اموات کے علاقہ میں مقام ”سوس“ ہے۔ (تفسیر نمبر ج ۱ ص ۸۱)

۱۰۔ آپ یہ خانہ میں کتنا عرصہ رہے اس سلسلہ میں بعض کہتے ہیں سات برس۔ بعض تیرہ برس اور بعض ستر برس۔ (خزانہ العرفان ج ۱ ص ۱۵)

اور بعض کہتے ہیں کہ پندرہ ماہ رہے۔ (تاریخ طبری ج ۱ ص ۱۷۴)

یہ خانہ میں مقیم ہونے کا واقعہ علماء تفسیر اور اصحاب اخبار و سیر کے بیان کے بموجب یوں ہے:

نمرود بن کنان بڑا جاہل بادشاہ تھا یہ لوگوں سے اپنی پرستش کراتا کہ ابن اور نجم کثرت سے اس کے دربار میں حاضر رہتے تھے۔ نمرود مطرود نے ایک شب

خواب دیکھا: ایک ستارہ طلوع ہوا ہے اسکی روشنی کے سامنے آفتاب و ماہتاب بالکل بے نور ہو گئے۔ اس سے وہ بہت خوفزدہ ہوا۔ کانہوں سے تعبیر دریافت کی۔ کانہوں نے کہا: اس سال تیری فکر و میں ایک فرزند پیدا ہو گا جو تیرے زوال ملک کا باعث ہو گا اور تیرے دین والے اس کے ہاتھ ہلاک ہوں گے ایہ خبر پر نذر سن کر نمرود مردود پریشان ہوا اور اس نے حکم دیا: جو بچہ پیدا ہو قتل کر ڈالا جائے، مردہ عورتوں سے علیحدہ رہیں۔ پھر اس کی تمہائی و پاسہائی کیلئے ایک محکمہ قائم کر دیا گیا۔

تقدیرات الہیہ کو کون ٹال سکتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حاملہ ہوئیں کانہوں نے اس کی بھی خبر دی کہ وہ بچہ حمل میں آگیا لیکن چونکہ حضرت کی والدہ محترمہ کی عمر کم تھی ان کا حمل کسی طرح پہچانا ہی نہ گیا۔ جب زمانہ ولادت باسعادت قریب ہوا تو آپ کی والدہ صاحبہ اس یہ خانہ میں چلی گئیں جو آپ کے والد محترم نے شہر سے دور کھود کر تیار کیا تھا۔ وہاں آپ کی ولادت ہوئی اور وہیں آپ رہے۔ پھر وہاں سے اس یہ خانہ کا دروازہ بند کر دیا جاتا تھا روزانہ والدہ محترمہ دودھ پلا آتی تھیں اور جب وہاں پہنچتی تو دیکھتی تھیں کہ آپ سراگشت چوس رہے ہیں اور اس سے دودھ برآمد ہوتا ہے۔ آپ بہت جلد بڑھتے تھے ایک مہینہ میں اتنا جتنے دوسرے بچے ایک سال میں۔ (خزانہ العرفان ج ۱ ص ۱۵)

۱۱۔ آپ نے چار نکاح فرمائے

(۱) حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا سے۔ (۲) حضرت سارہ رضی اللہ عنہا سے (۳) کن دونوں کے وصال کے بعد کنعانوں کی ایک صاحبزادی قنطورا بنت یلقطن سے تزوج فرمایا (۴) کن کے انتقال کے بعد آپ نے حنون بنت زہیر کو اپنے عقد میں لیا۔ (دکال فی تاریخ ج ۱ ص ۱۵۰)

۱۲۔ اس متعلق کئی اقوال منقول ہیں۔

آپ کے آٹھ صاحبزادے گائے تھے۔

(۱) حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے شکم سے
(۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت سارا رضی اللہ عنہا کے شکم سے۔
(۳) مدائن (۳) مدین (۵) زمران (۶) بقیان (۷) یثیق (۸) نوح
یہ چھ آپ کی تیسری زوجہ قطور بنت بعلن کے شکم سے ہیں۔

(تفسیر فی ظلال القرآن ص ۸۷)

ایک دوسری روایت میں چھ اور الخالد کے نام اس طرح ہیں
حمشان۔ زمران۔ مدین۔ مدائن۔ سرج۔ (الکامل فی التاريخ ص ۵۰)
علامہ جلال الدین سیوطی نے آپ کے بارہ اولاد کرام کے نام بیان
فرمائے ہیں۔

(۱) اسماعیل۔ (۲) ابراہیم علیہما السلام۔ (۳) مان۔ (۴) زمران۔ (۵) سرج۔ (۶)
نفس۔ (۷) بقیان۔ (۸) یثیق۔ (۹) کیسان۔ (۱۰) سورج۔ (۱۱) لوطان۔ (۱۲) تافش۔
(الاقیان ص ۳۵)

حاشیہ جلالین ۳۲۸ میں ہے کہ آپ کے چار صاحبزادے تھے۔

(۱) اسماعیل۔ (۲) ابراہیم علیہما السلام۔ (۳) مدین۔ (۴) مدائن۔
اور تفسیر فی ظلال القرآن میں تفسیر حقانی کے حوالہ سے ہے کہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا
کے شکم سے سات صاحبزادے تھے۔

(۱) اسماعیل۔ (۲) زمران۔ (۳) بقیان۔ (۴) مدائن۔ (۵) مدیان۔ (۶)
اسحاق۔ (۷) سورج۔

(۳) آپ نے جنم کدہ کے جن بتوں کو توڑا تھا ان کی تعداد بہتر تھی۔ کل تہتر
بت تھے۔ بعض بتوں نے چاندی کے، بعض لوہے کے، بعض پتھر و لکڑی
کے تھے اور سب بڑا بت جس کو آپ نے چھوڑ دیا تھا وہ سونے کا تھا۔ اس کے سر
پر جواہر و زواہر سے مزین تاج تھا اور دونوں آنکھوں میں دوا قوت تھے جس
سے رات کو روشنی پھوٹتی تھی۔ (حاشیہ جلالین ص ۳۷۷، ص ۳۷۸، ص ۳۷۹)

۱۴۔ آپ کو جلانے کا مشورہ خود نمودنے دیا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ شیر فارس کا
بیونب نامی شخص تھا۔ اس نافر جام کا انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ عرسہ نے اسے زمین
میں دھنسا دیا اور ایک قول یہ بھی اس شخص کا نام بیونب تھا۔ (درجہ نبوی ص ۵۰، ج ۳ ص ۱۶۳)
۱۵۔ آگ جلانے کے لئے ایک ماہ تک بکوشش تمام قسم قسم کی لکڑیاں جمع کی
گئی تھیں۔ (خواص امرقان پ ۷۷، ج ۳ ص ۱۶۳)

ایک اور روایت میں ہے کہ ایک سال تک لکڑیاں جمع کی گئی تھیں۔

(معارف النبوة ج ۱ ص ۹۸)

۱۶۔ آتش نمودی قریہ کوئی میں دھکائی گئی تھی۔ (خواص امرقان پ ۷۷، ج ۳ ص ۱۶۳)

۱۷۔ ہار نمودی، سات دنوں تک اس طرح مشتعل کی گئی کہ اس کے اوپر

سے پرواز کرنے والے پرندے بھی جل جاتے تھے۔ (معارف النبوة ج ۱ ص ۹۸)

۱۸۔ اس آگ کی بلندی اتنی تھی کہ اس کے شعلے اہل شام کو دیکھائی دیتے تھے اور

اس کی آواز ایک دن رات کی مسافت تک سنائی دیتی تھی۔ (معارف النبوة ج ۱ ص ۹۸)

۱۹۔ یہ پتھر کی چار دیواری تھی جس میں گزلیں اور غنیمتیں گزرتی تھیں۔ (خواص امرقان پ ۷۷، ج ۳ ص ۱۶۳)

اور اس چار دیواری کی بلندی تیس گز تھی۔ (حاشیہ جلالین ص ۳۷۷، ج ۳ ص ۱۶۳)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ آتش گاہ نمودی کا طول و عرض دس فرسنگ

تھا۔ اور ایک روایت میں چار فرسنگ ہے۔ (معارف النبوة ج ۱ ص ۹۸)

ایک روایت میں طول اسی ہاتھ اور عرض چالیس ہاتھ ہے۔

(نزهة المجالس ص ۱۲)

۲۰۔ جب آگ کافی طور پر مشتعل ہو گئی تو سب کو فکر ہوئی کہ ابراہیم علیہ السلام کو

اس میں کیسے ڈالا جائے۔ اس وقت ابلیس پر ابلیس آیا اور تجنیق بنانے کا طریقہ سکھایا اس

نے تجنیق دوزخ میں دیکھا تھا اور اس میں رکھ کر بھینکنے کا مشورہ دیا۔ (معارف النبوة ج ۱ ص ۹۸)

بعض نے کہا ہے کہ تجنیق بنانے کا طریقہ بیونب نامی شخص نے سکھایا تھا۔ اسکو اللہ

تعالیٰ نے زمین میں دھنسا دیا تا قیامت دھنسا ہی جائے گا۔ (ابن کثیر پ ۷۷، ج ۳ ص ۱۶۳)

۱۱۔ اس وقت آپ کی عمر شریف سولہ سال کی تھی۔ بعض نے چھبیس سال کہا ہے۔ (ابن کثیر پ ۷۷، ص ۱۲، ج ۳ ص ۱۴)

۱۲۔ اس وقت حضرت روح الامین بحکم الہی حریجہ کی ایک قیص لیکر آئے اور آپ کو پہنایا۔ (نہج البلاغہ، ج ۳ ص ۱۲)

۱۳۔ آپ آتش نمرود میں سات دن رہے۔ بعض نے چالیس دن اور بعض نے پچاس دن کہا ہے۔ (ابن کثیر پ ۷۷، ج ۳ ص ۱۴)

۱۴۔ جس وقت اللہ تعالیٰ نے آگ کو سرد ہو جانے کا حکم صادر فرمایا اس وقت پوری دنیا کی آگ سرد ہو گئی دنیا بھر میں کوئی بھی اس دن آگ سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکا۔ (ابن کثیر پ ۷۷، ص ۱۴)

ایک دوسری روایت کے مطابق سات شبانہ روز تیسری روایت کے بموجب چالیس اور چوتھی روایت کے مطابق ستر شبانہ روز پوری دنیا بھر کی آگ سرد رہی، آگ تھی لیکن حرارت نہیں۔ (مسند ابی یوسف، ج ۱ ص ۱۰۱)

۱۵۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رسالت کی تصدیق سب سے پہلے لوط علیہ السلام نے کی۔ اس وقت جبکہ آپ آتش نمرود سے سلامت باہر تشریف لائے۔ (نہج البلاغہ، ج ۳ ص ۱۴، ص ۱۵)

۱۶۔ آپ نے بحکم الہی اسی برس کی عمر شریف میں تیشہ سے اپنا عقد آپ فرمایا۔ (نہج البلاغہ، ج ۳ ص ۱۴)

ایک دوسری روایت کے بموجب ایک سو بیس سال کی عمر شریف میں یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہے۔ (الاصقان، ج ۲ ص ۱۷۶)

۱۷۔ اس وقت آپ کی عمر ایک سو بیس سال کی تھی اور حضرت سارہ رضی اللہ عنہا، نوے سال سے متجاوز کر چکی تھیں۔ (نہج البلاغہ، ج ۳ ص ۱۴)

ایک دوسری روایت کے مطابق اس وقت آپ کی عمر ایک سو بارہ سال (جلالین ص ۲۰۹) اور حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی عمر نہانوے سال کی تھی (جلالین ص ۱۱۵)

ایک اور روایت کے بموجب اس وقت آپ کی عمر بارہک نہانوے برس کی تھی۔ (ابن کثیر پ ۷۷، ص ۱۴)

۱۸۔ آپ نے ذی الحجہ کی آٹھویں شب کو خواب دیکھا تھا جس میں بیٹے کی قربانی کا حکم تھا۔ دن بھر غور و فکر کیا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے یا فقط میرا خیال۔ یہ پورا دن فکر و تدبر میں گزرا۔ نویں شب کو پھر یہی خواب دیکھا تو پہچاناکہ یہ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اس لئے آٹھویں تاریخ کا نام یوم التردیہ یعنی غور کرنے کا دن۔ اور نویں تاریخ کا نام یوم العرفہ یعنی پہچاننے کا دن رکھا گیا۔ (تیسری ج ۲ ص ۱۹۶)

پھر دسویں شب کو آپ نے وہی خواب ملاحظہ فرمایا اور صبح کو قربانی پیش کی۔ اس لئے اس دن کا نام یوم التحرر رکھا گیا۔ (ماہیہ ۱۱ ج ۱ ص ۷۷، ص ۳)

۱۹۔ اس حلقہ مفسرین کرام کے کئی اقوال ہیں

(۱) مور، مرغ، کبوتر اور کوا (نہج البلاغہ، ج ۳ ص ۱۴)

(۲) مور، مرغ، کبوتر اور گدھ (ج ۳ ص ۱۴، ج ۱ ص ۲۱۷، ج ۱ ص ۳۱)

(۳) مور، مرغ، کبوتر اور کنگ (راج نس) (۴) مرغابی، سیڑی کا بچہ، (ابن کثیر پ ۷۷، ص ۱۴)

مرغ اور مور۔

۲۰۔ آپ نے بحکم الہی ان پرندوں کو ذبح فرمایا۔ ان کے پر اکھاڑے اور قید کر کے ان کے اجزاء باہم خلط ملط کر دیے۔ اس مجموعہ کے حصے کر کے چار یا سات پہاڑوں پر رکھ دیے اور سب کے سر اپنے پاس محفوظ رکھے پھر فرمایا: چلے آؤ حکم الہی سے! آپ جس جانور کو آواز دیتے اس کے نکلے ہوئے پر اور اجزاء داخلہ آؤ ہر سے اڑتے اور آپس میں جڑتے، خون کیساتھ ملتا ہوا، اڑتا ہوا آپ کے پاس آتا۔ آپ اسے دوسرے پرندے کا سر دیتے تو وہ قبول نہ کرتا۔ خود اس کا سر دیتے تو جڑ جاتا۔ خدا کی قدرت کا یہ ایمان افروز نظارہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے چشم سر دیکھا۔ (ابن کثیر پ ۷۷، ص ۱۴)

۱۔ دین ابراہیمی کو سب سے پہلے ابو خزیمہ بن عامر لُحی نے رد و بدل اور کتر پخت کیا۔

۲۔ آپ کی اصل زبان سریانی تھی مگر جس وقت آپ بارادہ ہجرت شمر سے لکل چلے تو نمرود مردود کو اسکی خبر ملی۔ اس نے آپ کو گرفتار کرنے کیلئے جاسوس بھیجا۔ نمرود کا جاسوس آپ کے پاس اس وقت پہنچا کہ آپ دریا عبور کر رہے تھے۔ اسی وقت رب تقدس و تعالیٰ نے آپ کی زبان سریانی سے عبرانی تبدیل فرمادی۔ اس جاسوس سے آپ نے کلام کیا مگر وہ آپ کو پہچان نہ سکا۔

(مردہ قادری ج ۲ ص ۵۲)

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے بموجب آپ کی عمر شریف دوسو سال ہوئی اور نام نودی وغیرہ کے مطابق آپ ایک سو پچھتر سال اس دار دنیا میں تشریف فرما رہے۔

(اللائق ج ۲ ص ۱۷۷)

ایک قول ایک سو پچانوے کا بھی ہے۔

(سند جلد ۲ ص ۳۵)

۴۔ آپ کی قبر رانور جردن میں ہے۔ (مردہ ج ۲ ص ۲۲۰ ج ۲ ص ۲۲۵)

حضرت اسلمیل علیہ السلام سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت اسلمیل علیہ السلام کا نام "اسلمیل" کیوں رکھا گیا؟
- ۲۔ حضرت اسلمیل علیہ السلام کی ولادت کے وقت، ابراہیم علیہ السلام کی عمر کتنی تھی؟
- ۳۔ اس وقت حضرت اسلمیل علیہ السلام کی عمر کتنی تھی جس وقت آپ کی قربانی پیش کی گئی؟
- ۴۔ جس وقت حضرت اسلمیل علیہ السلام کی قربانی پیش کی گئی تھی اس وقت آپ کے جسم پر کیا لباس تھا؟
- ۵۔ قربانی کا یہ واقعہ کس جگہ پیش آیا تھا۔ اور یہ جگہ بیت اللہ سے کتنی دوری پر ہے؟
- ۶۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حلقوم اسلمیل پر کتنی بار چھری چلائی تھی؟
- ۷۔ اس مینڈھے کا کیا نام تھا جو حضرت اسلمیل کے فدیے میں ذبح ہوا اور اس کا رنگ کیا تھا؟
- ۸۔ یہ مینڈھا جنت میں کیسے پہنچا تھا؟
- ۹۔ یہ مینڈھا جنت میں کتنے دنوں سے پل رہا تھا؟
- ۱۰۔ جسائی اعتبار سے یہ مینڈھا کیا تھا؟
- ۱۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ مینڈھا کس حال میں اور کس جگہ ملا تھا؟
- ۱۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس مینڈھے کو کس جگہ ذبح فرمایا تھا؟
- ۱۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس مینڈھے کے گوشت کو کیا کیا تھا؟
- ۱۴۔ حضرت اسلمیل علیہ السلام نے کتنی شادیاں کیں آپ کی بیویوں کے نام کیا کیا ہیں؟

۱۵۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر شریف کتنی ہوئی؟

۱۶۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قبر انور کہاں ہے؟

۱۷۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام اسما میں سے کتنے سال چھوٹے تھے؟

۱۸۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے نانا کا نام کیا ہے؟

۱۹۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر شریف کتنی ہوئی؟

۲۰۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قبر شریف کہاں ہے؟

حضرت اسماعیل علیہ السلام سے متعلق حقائق

۱۔ پیرائہ سالی تک حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کوئی اولاد پاک نہ ہوئی آپ اولادِ زینہ کی دعا مانگ کر کہتے تھے۔ "اسمع ایل" آسمان عربی لفظ ہے اور ایل عبرانی زبان میں خدا کا نام۔ جس کے معنی ہوئے۔ "مے خدا میری سن لے"

حبیب اللہ عوامت جل و علی نے آپ کی دعا کو شرف اجابت بخشا اور آپ کے یہاں ایک فرزند ہر جند کی ولادت ہوئی اس دعا کی یادگار میں آپ نے اپنے اس فرزند دہند کا نام "اسماعیل" رکھا۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ کا نام "اشمویل" رکھا گیا تھا پھر کثرت استعمال سے اسماعیل ہو گیا۔ (مدرجہ لکچر ۱۱۰ ص ۱۱)

۲۔ اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر شریف ننانوے (۹۹) سال کی تھی۔ (جلد ۱ ص ۲۰۸)

ایک دوسری روایت کے بموجب اس وقت آپ کی عمر شریف چھیالیس (۸۶) سال کی تھی۔ (ابن کثیر ص ۲۳)

۳۔ اس وقت آپ کی عمر شریف سات سال کی تھی۔ (جلد ۱ ص ۳۷۷)

ایک روایت تیرہ سال کی بھی ہے۔ (تفسیر فی ج ۱ ص ۸۲۵، جلد ۱ ص ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰)

۴۔ اس وقت آپ کے جسد فوری پر سفید رنگ کی چادر تھی جس کے متعلق آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا تھا: ابا حضور! سے اتار لیجئے تاکہ اس میں آپ مجھے کفنا سکیں۔ (ابن کثیر ص ۲۳)

تاریخ طبری میں ہے کہ وہ سفید رنگ کی قمیص تھی۔ (جلد ۱ ص ۱۷۳)

۵۔ محل ذبح منی ہے جو مکہ معظمہ میں بیت اللہ شریف سے دو میل کی مسافت پر واقع ہے۔ (خبریں ہر کان پ ۳۳ ص ۷۷۔ ہدیٰ نبوی ص ۱۷۴)

۶۔ ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت غلیل علیہ السلام نے تیغ تیز سے حلقوم اسطیل کا فاش شروع کیا تو ستر بار چھری چلائی مگر پوست و گوشت اور رگ حلقوم پر ذرا بھی اثر نہ ہوا۔ حضرت غلیل علیہ السلام نے اسے چھری میں آئے چھری ہاتھ سے پھینک دی اور فرمایا: تو میرا حکم کیوں نہیں مانتی؟ چھری نے زبان حال سے عرض کیا: اے غلیل! غصہ نہ فرمائیے۔ آپ کاٹنے کا حکم فرما رہے ہیں اور رب جلیل ممانعت فرماتا ہے۔ میں حیران ہوں کہ کیا کروں کس کا حکم بجالاؤں مجھے آپ کے حکم کے مقابلہ میں خدا کا حکم ماننا ضروری ہے۔ حضرت غلیل علیہ السلام نے فرمایا: حیران کام کاٹنا ہے تو کاٹنے کو بتائی گئی ہے۔ چھری نے عرض کیا: آگ بھی جلائے کوئی ہے پھر آتش نرود نے آپ کو کیوں نہیں جلائی۔

(معارف عامہ ص ۱۱۸، ورق نم ۲۰، زندہ ہائیں ص ۲۴)

۷۔ اس کا نام جریر تھا اس کا رنگ سفید قدرے سرخی مائل تھا۔ (ابن کثیر پ ۳ ص ۷۷)

۸۔ یہ وہی مینڈھا تھا جسے حضرت ہاتل نے راہ خدا میں قربان کیا تھا اور وہ مقبول ہو کر جنت میں پہل رہا تھا۔ (ابن کثیر پ ۳ ص ۷۷، زندہ ہائیں ص ۲۵)

۹۔ ترجمان قرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

یہ مینڈھا چالیس سالوں سے مرغزار جنت میں پہل رہا تھا۔ (ابن کثیر پ ۳ ص ۷۷)

ایک روایت میں چالیس ہزار سال ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسی ہزار سالوں سے گلستان بہشت میں چ رہا تھا۔ (معارف عامہ ص ۱۱۸)

اور ایک قول میں چار ہزار سال ہے۔ (معارف عامہ ص ۱۱۸)

۱۰۔ وہ بہت ہی عظیم الجثہ اور بزرگ تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ ہاتھی کے برابر تھا اور بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ اس کے بدن میں گوشت ہی گوشت تھا۔ پال، پوست، ہڈی، خون اور پیٹ میں نجاست و غلاظت وغیرہ کچھ نہ تھا اس کے تمام

اجزاء اعضاء ماکول تھے۔ (معارف عامہ ص ۱۱۹)

۱۱۔ وہ مینڈھا منیٰ ہی میں عبید بن جریج نامی چٹان سے متصل ایک بول کے درخت سے بندھا ہوا ملا۔ خدا آئی کہ اے ابراہیم! بے شک تم نے خواب سچ کر دیا اطاعت و فرمانبرداری کمال کو پہنچادی بس اتنا ہی کافی ہے یہ فدیہ ہم نے دیا ہے اسے ذبح فرمائیے۔ آپ نے پلٹ کر دیکھا تو وہ مینڈھا نظر آیا پھر آپ نے بحکم الہی اسے ذبح فرمایا۔

(ابن کثیر پ ۳ ص ۷۷)

۱۲۔ اس مینڈھے کو آپ نے منیٰ ہی میں مہر سے متصل چٹان میں ذبح فرمایا۔ بعض کہتے ہیں مقام ابراہیم پر آپ نے اسے ذبح کیا اور بعض کہتے ہیں کہ منیٰ میں متحرک۔

(ابن کثیر پ ۳ ص ۷۷)

۱۳۔ اس مینڈھے کے گوشت کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پرندوں کو کھلا دیا تھا کیوں کہ جنتی ہونے کے باعث اس پر آگ اثر نہیں کرتی تھی اور اسکے دونوں سینک سر سمیت کعبہ شریف پر لٹکا دیئے تھے۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے دور حکومت میں جب بیت اللہ شریف میں آگ لگی تھی اس وقت تک سر اور سینک لٹکے ہوئے تھے۔

(ابن کثیر پ ۳ ص ۷۷، حاشیہ ۲۱۱۱ ص ۷۷)

۱۴۔ آپ نے دو نکاح فرمائے۔

پہلا نوم جرہم کے سردار کی بیٹی عمارہ بنت سعد بن اسلمہ جرہمیہ سے تزوج فرمایا کچھ دنوں بعد اسے طلاق دیدی۔ پھر مالہ بنت حارث کو اپنے حلقہ عقد میں لاکر زوجیت کا شرف بخشا۔ بعض نے دوسری زوجہ کا نام بنت مضاہ بن عمرو الجہنی کہا ہے اور بعض نے سلمیٰ بنت الحارث بن مضاہ۔ (معارف عامہ ص ۱۱۹)

پہلی بیوی کو طلاق دینے کا واقعہ علماے توارخ و فضلاء مولیٰ شارخ یوں بیان کرتے ہیں کہ ایک دن آپ کے والد ماجد حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کو دیکھنے تشریف لائے۔ اس وقت آپ شکار کو تشریف لئے گئے تھے کیوں کہ آپ کی گزر اوقات شکار کے گوشت اور آب زمزم پر تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

آپ کی بیوی کو دروازہ پر بلا کر حالت دریافت فرمائی۔ بیوی بولی: ہم بہت غریب مسکین ہیں بہت ہی محنت و مشقت سے گزارا کرتے ہیں۔ بیوی نے آپ کی تواضع خاطر نہ کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنے شوہر سے ہمارا اسلام کہنا اور کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکت بدل دو کہ انکی چوکت اس گھر کے لائق نہیں۔ شام کو وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام نے شکار سے مراجعت فرمائی تو مکہ کی گلی کوچوں میں نورانیت نبوت، رحمت و برکات دیکھے، سمجھ گئے کہ والد محترم تشریف لائے ہوں گے۔ اپنی بیوی سے دریافت کیا: کیا آج کوئی آیا تھا؟ بیوی نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ آپ نے فرمایا: وہ بزرگ میرے والد محترم تھے اور تو میرے گھر کی چوکت ہے وہ مجھے تجھ کو طلاق دینے کا حکم فرمائے۔ چنانچہ آپ نے اسے طلاق دیکر گھر سے نچا دیا۔ (تفسیر فیضی ج ۳ ص ۸۴۲)

۱۵۔ آپ کی عمر شریف ایک سو تیس سال اور بقول دیگر ایک سو ستیس سال ہوئی۔ (تاریخ طبری ص ۲۰۸، ساری جلد ص ۳۸)

۱۶۔ آپ کی قبر انور بیت اللہ میں رکن یمانی اور رکن اسود کے درمیان اس جگہ میں ہے جس کو روضۂ من ریاض الجنۃ کہتے ہیں۔ (ماہیہ ج ۲ ص ۱۸۶)

ایک دوسرے قول کے بموجب آپ کی قبر شریف مقام جبرون میں ہے۔ (البدایہ ص ۲۰۷)

۱۷۔ آپ حضرت اسماعیل علیہ السلام سے چودہ سال چھوٹے تھے۔

(تفسیر فیضی ج ۳ ص ۸۴۳، اللہ ص ۲۲ ص ۱۷۶)

دوسرا قول تیرہ سال کا ہے۔ (ماہیہ ج ۲ ص ۱۸۵) اور تیسرا قول تین سال کا ہے۔ (تاریخ طبری ج ۲ ص ۱۸۶)

۱۸۔ آپ کے نانا جان کا نام ہارن تھا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا تھے۔

(تفسیر فیضی ج ۳ ص ۸۴۳)

۱۹۔ آپ کی عمر شریف ایک سو اسی برس ہوئی۔ (اللہ ص ۲۲ ص ۱۷۶)

۲۰۔ آپ کی قبر شریف بیت المقدس میں ہے۔

(تفسیر فیضی ج ۳ ص ۸۴۳، خزائن شریف ص ۳ ص ۵۴)

دوسرا قول یہ ہے کہ آپ کی قبر شریف جبرون میں ہے۔

(البدایہ و النہایہ ج ۱ ص ۱۷۵، ص ۲۲۰)

حضرت یعقوب علیہ السلام سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا اصل نام کیا ہے؟
- ۲۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب "یعقوب" کیوں ہوا؟
- ۳۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے دلوں اور دلوں کا نام کیا ہے؟
- ۴۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے نانا کا نام کیا ہے؟
- ۵۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کتنی شادیاں کیں؟
- ۶۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے کتنے صاحبزادگان تھے اور ان کے نام کیا ہیں؟
- ۷۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے سب سے بڑے صاحبزادے کا نام کیا ہے؟
- ۸۔ حضرت یعقوب علیہ السلام، فریق یوسف علیہ السلام میں کتنے برس روئے رہے؟
- ۹۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو یوسف علیہ السلام کی موجودگی کی خبر سب سے پہلے کس نے سنائی اور مصر سے قیص یوسف لیکر کون آیا تھا؟
- ۱۰۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے قیص یوسف (علیہ السلام) کی خوشبو کتنی دوری سے محسوس کر لی تھی؟
- ۱۱۔ حضرت یعقوب علیہ السلام، جب مصر کے لئے عازم سفر ہوئے تو آپ کے ہمراہ کل کتنے افراد تھے؟
- ۱۲۔ حضرت یعقوب علیہ السلام، مصر میں یوسف علیہ السلام کے پاس کتنے سال رہے؟
- ۱۳۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو انتقال فرما جانے کے کتنے دنوں بعد دفن کیا گیا؟
- ۱۴۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا مدفن کہاں ہے؟
- ۱۵۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی عمر کتنی ہوئی؟
- ۱۶۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے اس بھائی کا نام کیا ہے جو آپ کے ساتھ پیدا بھی ہوا، ساتھ میں انتقال بھی کیا اور ایک ہی قبر میں ساتھ مدفون بھی ہوا؟

حضرت یعقوب علیہ السلام سے متعلق جوابات

- ۱۔ آپ کا اصلی نام "اسرائیل" تھا یہ عبرانی لفظ ہے جسکے معنی ہیں عہد اللہ۔
- ۲۔ ہنر اسمعیل عبد اور ایل رب تعالیٰ کا نام۔ (تفسیر نمبر ۱ ج ۲ ص ۷، ص ۷۰، ص ۷۱)
- ۳۔ یعقوب عقب سے بنا ہے جس کے معنی ہیں ایزی۔ چونکہ آپ اپنے بھائی عیسو (یا عیسیٰ) کے ساتھ اس طرح پیدا ہوئے کہ آپ کے دونوں ہاتھ ان کی ایزی سے لگے ہوئے تھے۔ اسی مناسبت سے آپ کا لقب یعقوب ہوا۔
- ۴۔ (تفسیر نمبر ۱ ج ۲ ص ۷۸، ص ۷۹)
- ۵۔ آپ کے چھ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام حضرت سارا رضی اللہ عنہا۔
- ۶۔ آپ کے نانا حضرت لوط علیہ السلام ہیں۔ (تفسیر نمبر ۱ ج ۲ ص ۷۹)
- ۷۔ آپ نے چار نکاح کئے اور چاروں ازواج، آپ کے ماموں لایان کی بیٹیاں تھیں جو یکے بعد دیگرے آپ کی زوجیت میں داخل ہوئیں۔
- ۸۔ آپ نہایت ہی عسرت و سختی کی زندگی گزار رہے تھے۔ اپنی والدہ ماجدہ کی صلاح فلاح سے اپنے ماموں کے ہاں آگئے جو اصحاب دولت و ثروت میں سے تھے۔ وہ آپ کی تشریف آوری سے بہت سرور ہوئے اور کچھ دنوں بعد اپنی بڑی صاحبزادی (لایا) سے آپ کا نکاح کر دیا جس سے آپ کے چار صاحبزادے متولد ہوئے۔ اس کے بعد آپ کی یہ بڑی انتقال کر گئیں۔ پھر آپ کے ماموں لایان نے اپنی دوسری صاحبزادی سے آپ کا عقد نکاح کر دیا۔ ان سے دو بچے پیدا ہوئے اور یہ بھی دار البقاء کو کوچ کر گئیں۔ پھر لایان نے اپنی چوتھی دختر فرخندہ دختر

راہیل کو آپ کے جہازِ عقد میں دیدیا ان سے یوسف علیہ السلام متولد ہوئے۔ حکم
الہی یہاں سے آپ کنعان بغرض تبلیغ و انذار تشریف لے گئے۔ کنعان میں بنیامین
کی ولادت ہوئی اور بوقت ولادت راہیل کا انتقال ہو گیا۔ لایان نے جب یہ واقعہ
سنا تو اپنی سب سے چھوٹی بیٹی کا نکاح بھی آپ سے کر دیا اور آپ کی اسی زوجہ نے
یوسف اور بنیامین کی پرورش کی۔ (تفسیر نمبر ۳۵۸)

دوسرا قول یہ ہے کہ لایان کی دینی صاحبزادی آپ کے عقد نکاح میں آئیں جن سے آپ کے آٹھ فرزند ارجند متولد ہوئے اور دو زلفہ و ہلبہ نامی سراریاں یعنی بانگیاں تھیں جن سے چار فرزند پیدا ہوئے۔ (عوض امریکا پ ۴۴)

- (۱) رودبیل (۲) شمعون (۳) لاوی (۴) یہوداہ (۵) زبولون (۶) شجر (۷)
 دن (۸) نفتالی (۹) ہما (۱۰) آش (۱۱) یوسف (۱۲) بنیامن (۱۳) (خود باعرقان ۱۴) ۱۵
 علامہ جلال الدین سیوطی نے ان کے نام اس طرح گنائے ہیں
 (۱) یوسف (۲) رودبیل (۳) شمعون (۴) لاوی (۵) یہوداہ (۶) لاوی
 (۷) نفتالی (۸) گاد (۹) یاشیر (۱۰) یاشاجر (۱۱) راپھان (۱۲) بنیامن۔

(الافتتاح ٢٢ ص ١٨٦)

تفسیر نعیمی میں ان صاحبزادگان کے نام اس طرح ہیں

- (۱) روبیل (۲) شمعون (۳) لاوی (۴) یهوذا (۵) اسکار (۶) بلون (۷) دان
(۸) تھکیلی (۹) جد (۱۰) اش (۱۱) یوسف (۱۲) بنیامن (تفسیری ج ۳۵۸)
اور تفسیری ج ۱۱ میں دوسری جگہ ان کے نام اس طرح مذکور و مسطور ہیں

- (۱) اردو تیل (۲) شمعون (۳) لاوی (۴) یہودا (۵) یوسف (۶) بنیامن (۷) زبول (۸) یشاخر (۹) کلان (۱۰) غنابل (۱۱) کار (۱۲) انتر اکیہ۔ (۱۳) ص ۱۸۷
 سب سے بڑے صاحبزادے شمعون یارو تیل تھے۔ (۱۴) ص ۱۸۷
 بعضوں نے یہ کہا کہ ہاتھار عمر سب سے بڑا اردو تیل تھا، ہاتھار تیل ورانے
 سب سے بڑا یہودا اور ان میں ریکس شمعون تھا۔ (حاشیہ ص ۱۹۷)
 اس متعلق ائمہ تفسیر و مؤرخان پاکیزہ تحریر کے مختلف اقوال ہیں۔

(۱) حضرت حسن علیہ السلام فرماتے ہیں:

اسی برس روئے اس قدر کہ چشمہائے مبارک کی سیاحتی دہل مٹی اور بیٹانی
(میں نے عراق میں ۳۳ سال پہلے ۵۰ سال تک میں) (۱۸۸۸)

- (۲) چالیس سال روئے (۳) اٹھارہ سال روئے (۴) پچیس سال روئے (۵) تیرا سال (۶) ایک روایت پچیس سال کی بھی ہے۔

۱۔ یہ خبر مسرت اثر سب سے پہلے آپ کو پہنچوانے آکر منیلا جب مصر سے سب بھائی تھیں یوسف لیکر چلے تو یہودانے بھائیوں سے کہا: والد ماجد کے پاس خون آلود قمیض بھی میں ہی لیکر گیا تھا۔ میں نے ہی کہا تھا کہ یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا کھا گیا۔ میں نے ہی والد ماجد کو گھٹنوں درخیزہ کیا تھا آج کرتا بھی میں ہی لیکر جاؤں گا اور حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگانی کی فرحت انگیز و مسرت خیز خبر بھی میں ہی سنائوں گا تاکہ گزشتہ جرم کی مکافات کر سکوں۔

چنانچہ یہود نے برہنہ سر پہنچا کر تالیکر مصر کے کھان تک اسی فرسنگ کی مسافت کو برابر دوڑتے ہوئے طے کیا۔ راستے میں کھانے کیلئے سات روٹیاں ساتھ لایا تاکہ فرط شوق کا یہ عالم کہ ان کو بھی راستے میں کھا کر تمام نہ کر سکا۔

۱۰۔ یہود ا قیس و سلف لیکر مصر سے سمت کھان رو دنہ ہوا امارا تہ مصر سے نکل

کر فطائے صحرائیں آید ابھی وہ کھان سے اسی فرخ فاطمہ پر تھا جو کہ اس وقت آخر روئی مسافت تھی کہ صبح نے خوشبوئے قیس یوسف سے حضرت یعقوب کے مشام دہلج کو معطر کر دیا علیہ السلام۔
(۵۵) (کتاب سیرۃ نبویہ ص ۱۳۳) (الہدایہ ج ۵ ص ۲۲۰)

اس متعلق کئی اقوال ہیں۔
(۱) جب آپ نے مصر کا ارادہ فرمایا تو اپنے اہل کو جمع کیا، کل مرد و زن بہت بڑا جہز تیار کیا۔

(۲) حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کل ترسٹھ غنیمت تھے۔ (۳)

مصدق کا قول ہے کل افراد خاندان سو گئے تھے (۴) عبد اللہ ابن شداد کہتے ہیں کہ اہل یعقوب اللہ تعالیٰ چھپایا کرتے تھے۔
(۵) (کتاب سیرۃ نبویہ ص ۱۳۳)

(۶) ستر (۶۱) سو (۷) اور چار سو افراد کے بھی اقوال وارد ہیں۔ (مقدّمہ سیرۃ نبویہ ص ۱۳۳)

۱۲۔ آپ اپنے فرزند دلدہ یوسف علیہ السلام کے پاس مصر میں چوبیس سال بہترین عیش و آرام میں خوشحالی کے ساتھ رہے۔ اس کے بعد اپنی جان، جانِ آخری کے سپرد کی
(۱) (کتاب سیرۃ نبویہ ص ۱۳۳)

دوسرا قول یہ ہے کہ آپ مصر میں سترہ سال رہے۔ (۲) (کتاب سیرۃ نبویہ ص ۱۳۳)

۱۳۔ آپ نے جب جرحہ قناوت فرمایا تو حضرت یوسف علیہ السلام کیلئے غم مفارقت ناقابل برداشت ہوا انہوں نے اہلباء و حکماء کو بلوایا۔ جنہوں نے دونوں کے درمیان چالیس دنوں تک آپ کے جنازہ کو روکے رکھا۔ اس کے بعد آپ کا دفن عمل میں آیا۔
(۱) (الہدایہ ج ۵ ص ۲۲۰)

۱۴۔ قریب وفات آپ نے یوسف علیہ السلام کو وصیت کی کہ آپ کو ملک شام میں ارض مقدسہ (بیت المقدس) میں اپنے والد ماجد حضرت اسحاق علیہ السلام کی قبر شریف کے پاس دفن کیا جائے۔ اس وصیت کی تعمیل کی گئی اور بعد وصال سال کی لکڑی کے تالوت میں آپ کا جسد اطہر شام لایا گیا اور دفن کیا گیا۔
(۱) (کتاب سیرۃ نبویہ ص ۱۳۳)

ایک دوسرے قول کے بموجب آپ کی قبر شریف جبرون میں ہے۔ یہیں آپ کے آباء و اجداد حضرت ابراہیم حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہم السلام مدفون ہیں۔
(۱) (الہدایہ ج ۵ ص ۲۲۰)

۱۵۔ آپ کی عمر شریف ایک سو پینتالیس (۱۳۵) سال ہوئی (عمر ابن عمر ص ۳۳) دوسرا قول یہ ہے کہ آپ کی عمر شریف ایک سو پینتالیس سال ہوئی۔

(۱) (الاعجاز ج ۲ ص ۱۷۶، تفسیر تفسیر ج ۱ ص ۸۷)

۱۶۔ آپ کے اس بھائی کا نام عیسیٰ ہے۔
(۱) (کتاب سیرۃ نبویہ ص ۱۳۳)

حضرت یوسف علیہ السلام متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا نام کیا ہے؟
- ۲۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے نانا کا نام کیا ہے؟
- ۳۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی ولادت کے وقت آپ کے والد یعقوب علیہ السلام کی عمر کتنی تھی؟
- ۴۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے نام کیا ہیں؟
- ۵۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے نئے بھائی کا نام کیا ہے اور وہ آپ سے کتنے سال کے چھوٹے تھے؟
- ۶۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ نے گیارہ ستارے اور چاند سورج کا خواب دیکھا تھا؟
- ۷۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے گیارہ ستارے اور چاند سورج کا خواب کس شب کو دیکھا تھا؟
- ۸۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جن گیارہ ستاروں کو خواب میں دیکھا تھا ان کے نام کیا ہیں؟
- ۹۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جو خواب دیکھا تھا اس کی تعبیر کتنے دنوں بعد ظاہر ہوئی؟
- ۱۰۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈالنے کا مشورہ کس نے دیا تھا؟
- ۱۱۔ حضرت یوسف علیہ السلام جس کنویں میں ڈالے گئے تھے وہ کنواں کہاں تھا؟
- ۱۲۔ حضرت یوسف علیہ السلام جس کنویں میں ڈالے گئے تھے وہ کنواں کس نے کھود دیا تھا اور کب؟

- ۱۳۔ حضرت یوسف علیہ السلام جس کنویں میں ڈالے گئے تھے وہ کنواں کتنا گہرا تھا؟
- ۱۴۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ کنویں میں ڈالے گئے تھے؟
- ۱۵۔ حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں کتنی مدت رہے؟
- ۱۶۔ حضرت یوسف علیہ السلام جب ”برہنہ“ کنویں میں ڈالے گئے تو اس وقت آپ کو کس نے اور کیا پہنایا تھا؟
- ۱۷۔ حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں کیا کھاتے تھے اور یہ کھانا کون اور کہاں سے لاتا تھا؟
- ۱۸۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے کنویں میں ڈول ڈالنے والے کا نام کیا تھا اور وہ کہاں کا رہنے والا تھا؟
- ۱۹۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو آپ کے بھائیوں نے قافلہ دانوں کے ہاتھ کتنی قیمت میں بیچا تھا؟
- ۲۰۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو بازار مصر میں کس نے اور کتنی قیمت پر خرید لیا تھا؟
- ۲۱۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں مصر کا بادشاہ کون تھا؟
- ۲۲۔ وزیر مصر کی بیوی کا نام کیا تھا؟
- ۲۳۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی برأت کی شہادت جس بچے نے دی تھی اس کی عمر کتنی تھی اور زچہ سے اس کا کیا رشتہ تھا؟
- ۲۴۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے قید خانہ میں جن دو قیدیوں کو خواب کی تعبیر بتلائی تھی ان کے نام کیا ہیں؟
- ۲۵۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جن قیدیوں کو تعبیر بتلائی تھی وہ کس جرم میں قید میں ڈالے گئے تھے؟
- ۲۶۔ حضرت یوسف علیہ السلام کتنی مدت قید خانے میں رہے؟
- ۲۷۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے قید خانے سے باہر آتے وقت اس کے دروازے

پر کیا لکھا تھا؟

۲۸۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ مصر کے وزیر

خزانہ بنائے گئے؟

۲۹۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی ”زلیخا“ سے کتنی اولاد ہوئی؟

۳۰۔ حضرت یوسف علیہ السلام کتنی زبانیں جانتے تھے؟

۳۱۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد کے وصال کے کتنے دنوں بعد انتقال فرمایا؟

۳۲۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو کہاں دفن کیا گیا تھا اور کیوں۔ اب آپ کہاں مدفون ہیں؟

۳۳۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر کتنی ہوئی؟

حضرت یوسف علیہ السلام سے متعلق جوابات

۱۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام راحیل ہے (خزانہ القرآن پ ۱۲ ج ۱۲، تفسیر نمبر ۱ ج ۱ ص ۳۵۸)
۲۔ آپ کے نانا جان کا نام لیان یا لایان ہے جو آپ کے والد محترم کے ماموں بھی تھے۔ (خزانہ القرآن پ ۱۲ ج ۱۲، تفسیر نمبر ۱ ج ۱ ص ۳۵۸)
۳۔ اس وقت حضرت یعقوب علیہ السلام کی عمر شریف چالیس سال کی تھی۔ (تفسیر نمبر ۱ ج ۱ ص ۳۵۸)

۴۔ اس کی تفصیل صاحبزادگان یعقوب علیہ السلام کے بیان میں ملاحظہ کیجئے۔
۵۔ بنیاسن جو آپ سے دو سال چھوٹا تھا۔ (تفسیر نمبر ۱ ج ۱ ص ۳۵۸)
۶۔ اس وقت آپ کی عمر شریف بارہ سال کی تھی۔ سات اور سترہ کے بھی قول آئے ہیں۔ (خزانہ القرآن پ ۱۲ ج ۱۲)
۷۔ یہ خواب شب قدر کو دیکھا تھا جو شب جمعہ بھی تھی (خزانہ القرآن پ ۱۲ ج ۱۲)
۸۔ ہستانہ نامی ایک یہودی جو اپنے مذہب کا ایک زبردست عالم تھا اس نے خواجہ کائنات علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات سے ان گیارہ ستاروں کے نام دریافت کئے۔ آپ نے فرمایا: اگر میں تجھے ان کے نام بتلا دوں تو دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیگا؟ اس نے اقرار کیا تو آپ نے فرمایا: سنو! ان ستاروں کے نام یہ ہیں (۱) جریان (۲) طارقی (۳) زیال (۴) ذوالکفین (۵) قابس (۶) خاقب (۷) عمودان (۸) فلیق (۹) مسیح (۱۰) صروح (۱۱) فرع۔

(ابن کثیر پ ۱۲ ج ۱۱، حاشیہ ج ۱ ص ۱۹۰)

۹۔ اس خواب کی تعبیر، خواب دیکھنے کے چالیس سال بعد ظاہر ہوئی۔ بعض کہتے ہیں کہ اسی سال کے بعد ظاہر ہوئی۔ (ابن کثیر پ ۱۲ ج ۱۱)

۱۰۔ یہ مشورہ یہودی یار دیکھنے کے دیا تھا۔

(خزانہ معراج ص ۱۲)

(ابن کثیر ص ۱۲)

بعض کہتے ہیں کہ مشیر شمعون تھا۔

واقعہ

جب بھائیوں کو اپنے والد ماجد کا یوسف علیہ السلام سے زیادہ محبت فرمانا شروع کر دیا تو انہوں نے باہم مل کر یہ مشورہ کیا کہ کوئی ایسی تدبیر سوچتی چاہئے جس سے ہمارے والد محترم کو ہماری طرف زیادہ التفات ہو۔ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ اس مجلس شوریٰ میں شیطان بھی شریک ہوا۔ اور اس نے یوسف علیہ السلام کے قتل کی رائے دی بعض نے یوسف علیہ السلام کو آبادیوں سے دور کہیں پھینک دیئے کا مشورہ دیا۔ اس وقت مذکورہ بھائی نے کہا کہ قتل مت کرو کیونکہ یہ گناہ عظیم ہے بلکہ یوسف علیہ السلام کو کسی کنویں میں ڈال دو تاکہ کوئی مسافر وہاں سے گزرے اور کسی ملک میں انہیں لے جائے۔

(خزانہ معراج ص ۱۲)

۱۱۔ یہ کنواں، کنعان سے تین میل کے فاصلے پر حوالی بیت المقدس یا سرزمین اردن میں واقع تھا۔

(خزانہ معراج ص ۱۲)

۱۲۔ یہ کنواں، خداوند نے اس وقت کھدوایا تھا جب وہ اردن کے شہروں کو آباد کر رہا تھا۔

(حاشیہ ص ۳۶ ج ۱ ص ۱۹۰)

۱۳۔ کاشفی نے کہا ہے کہ ”یہ کنواں سرگز یا اس سے زیادہ عتیق تھا۔ اوپر سے اس کا منہ تنگ تھا اور اندر سے فراخ۔“

(حاشیہ ص ۳۶ ج ۱ ص ۱۹۰)

۱۴۔ اس وقت آپ کی عمر شریف بارہ سال کی تھی۔

(الافان ص ۲۳)

بقول دیگر سترہ سال کی تھی۔

(ابن کثیر ص ۱۲)

بعض نے اٹھارہ سال بھی کہا ہے۔

(حاشیہ ص ۳۶ ج ۱ ص ۱۹۰)

۱۵۔ آپ، تین روز اس کنویں میں رہے۔

(خزانہ معراج ص ۱۲)

۱۶۔ جب آپ کے بھائیوں نے آپ کے ہاتھ پاؤں باندھ کر قیص اتار کر کنویں میں چھوڑا۔ فوراً جبرائیل امین بحکم الہی حاضر ہوئے، انہوں نے آپ کو

ایک پتھر پر بٹھا دیا جو کنواں میں تھا اور آپ کے ہاتھ پاؤں کھول دیئے۔ اور آپ کے گلے میں بشکل تعویذ باندھا ہوا ابراہیمی قیص کھول کر پہنا دیا۔ یہ وہ جنتی قیص ہے جس کو حضرت جبرائیل جنت سے اس وقت لائے تھے جب ہار غرودی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو برہنہ ڈالا گیا تھا۔ اور آپ نے انہیں پہنایا تھا۔ یہ قیص پشت در پشت یعقوب علیہ السلام تک پہنچا۔ اور آپ نے وقت شخصیت حضرت یوسف علیہ السلام کے گلے میں تعویذ بنا کر ڈالا تھا۔ (خزانہ معراج ص ۱۲، حاشیہ ص ۳۶ ج ۱ ص ۱۹۰)

۱۷۔ اس دور میں بحکم الہی حضرت جبرائیل امین جنتی کھانا پانی پیش کرتے تھے۔

(حاشیہ ص ۳۶ ج ۱ ص ۱۹۰)

۱۸۔ ڈول ڈالنے والے کا نام مالک بن زعر خزامی تھا یہ شخص مدین کا رہنے والا تھا۔

(خزانہ معراج ص ۱۲، الافان ص ۲۳)

۱۹۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ بھائیوں نے آپ کو بیس درہم میں بیچا تھا۔

(خزانہ معراج ص ۱۲)

بائیس اور چالیس کے بھی اقوال وارد ہیں۔

(ابن کثیر ص ۱۲)

ایک اور قول میں سترہ کی تعداد بھی آئی ہے۔

(درق لم ص ۳۲)

بچنے کا واقعہ یہ ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کو آپ کے بھائیوں نے کنویں میں ڈال دیا تو اسکے بعد وہ اسی جنگل میں کہ جس میں وہ کنواں تھا اپنی بکریاں چراتے تھے اور دیکھ بھال رکھتے تھے۔ ایک دن جب انہوں نے یوسف علیہ السلام کو کنویں میں نہ دیکھا تو انہیں تلاش ہوئی۔ تلاش جستجو میں قافلہ تک پہنچے۔ وہاں انہوں نے مالک بن زعر کے پاس حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو وہ اس سے کہنے لگے۔ یہ غلام ہے! ہمارے پاس سے بھاگ آیا ہے کی کام کا نہیں ہے۔ تا فرمان ہے۔ اگر خریدو تو ہم اسے سستا بیچ دیں گے۔ حضرت یوسف علیہ السلام ان کے خوف سے خاموش

(خزانہ معراج ص ۱۲)

کھڑے رہے اور کچھ نہ فرمایا۔ پھر یہود اگلے ہو گیا۔

(خزانہ معراج ص ۱۲)

۲۰۔ مالک بن زعر فرمان دشواں اپنے رفیقان دیاران کے ساتھ حضرت

یوسف کو لیکر مصر پہنچے۔ عزیز مصر نے جب غلام حسین و جمیل کی خبر سنی تو حکم بھیجا کہ اسے نخاس میں لائے۔ دوسرے روز مالک بن ذعر، یوسف علیہ السلام کو آراستہ کر کے بازار میں لایا تو تمام بازار مصر میں جلوہ حسن و جمال کی شہرت مشتہر ہو گئی اور خریداروں کا جھوم اٹھیا۔ ہر شخص کے دل میں آپ کی طلب بالقلب پیدا ہوئی اور خریداروں نے قیمت بڑھانا شروع کی۔ نوبت بایں جا رسید کہ آپ کے وزن کے برابر سونا اتنی ہی چاندی اتنا ہی مشک اور اتنا ہی حریر قیمت مقرر ہوئی۔ اس وقت آپ کا وزنی تن چار سو مل تھا۔ اور خریدنے والے کا نام قطیف مصری تھا تمام خزانہ مصر اسی کے تحت تصرف تھے لوگ اسے عزیز مصر کہتے تھے۔ (تواریخ مصر ج ۲ ص ۱۳۲)

بعض کہتے ہیں کہ عزیز مصر کا نام اطفیر بن روحیب تھا۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳۲)

حضرت ترجمان قرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بازار مصر میں جس نے آپ کو خرید اس کا نام مالک بن ذعر بن عقیق بن ابراہیم تھا۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳۲)

(ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳۲)

ابن اسحاق کے بقول اس کا نام اطفیر تھا۔

۲۱۔ اس زمانے میں سریر سلطنت مصر پر ریان بن ولید بن نزار بن عمار بن منکمن تھا اور اس نے اپنی عتات سلطنت قطیف مصری یا اطفیر بن روحیب کے ہاتھ دے رکھی تھی جو ملک کا دارالہمام کہلاتا تھا اور عزیز مصر کے نام سے مشہور تھا۔

(تواریخ مصر ج ۲ ص ۱۳۲، ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳۲)

۲۲۔ عزیز مصر کی بیوی کا نام راعیل یا زلیخا تھا۔ اور زیادہ مشہور زلیخا ہی ہے۔

(علامہ ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳۲)

(ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳۲)

(ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳۲)

(ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳۲)

(ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳۲)

(ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳۲)

(ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳۲)

(ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳۲)

(ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳۲)

(ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳۲)

(ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳۲)

(ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳۲)

(ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳۲)

(ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳۲)

(ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳۲)

(ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳۲)

(ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳۲)

(ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳۲)

(ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳۲)

(ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳۲)

(ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳۲)

(ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳۲)

(ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳۲)

نشان سے یوسف علیہ السلام کی برأت و بے گناہی کی گواہی دی۔ (تواریخ مصر ج ۲ ص ۱۳۲)

اس بچے کی عمر تھے متعلق تین اور چھ ماہ کی روایتیں بھی ہیں۔ (دعا ج ۲ ص ۱۳۲)

اس شہادت برأت کے تحت ایک روایت یہ بھی ہے کہ یہ گواہ ایک بڑا آدمی تھا جس کی داڑھی بھی تھی عزیز مصر کا خاص اور زلیخا کا چچا زاد بھائی تھا۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳۲، ماہیہ ج ۳ ص ۱۹۲)

اس واقعہ کی تفصیل حسب ذیل ہے

زلیخا بڑی حسین عورت تھی اور شاہ مغرب طیموس یا راعیل کی دختر تھی۔ اس نے ایک رات خواب میں ایک بیکر حسن و جمال شخص کو دیکھا اور اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو اس نے بتایا کہ میں عزیز مصر ہوں۔ زلیخا کے دل میں اس خواب کا نقشہ جم گیا اور ہر وقت وہ خواب پیش نظر رہنے لگا۔

بڑے بڑے بادشاہوں کے پیغام عقد آئے لیکن اس نے انکار کر دیا اور اپنا ارادہ ظاہر کر دیا کہ میں تو عزیز مصر ہی سے نکاح کروں گی۔ چنانچہ شاہ طیموس نے اپنی بیٹی زلیخا کا نکاح عزیز مصر سے کر دیا۔ زلیخا نے جب عزیز مصر کو دیکھا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ یہ وہ نہیں جسے خواب میں دیکھا تھا۔ حتیٰ کہ عزیز مصر نے مصر کے بازار میں بکتے ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام کو خرید اور انہیں گھر لایا۔ زلیخا نے جب یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو خواب کے نقشے کے مطابق پایا اور وہ یوسف علیہ السلام سے محبت کرنے لگی بلکہ آپ کے حسن و جمال پر فریفتہ ہو کر عاشق ہو گئی۔ پھر اس نے ایک محل بنوایا جس کے اندر سات کمرے تھے اور اس محل کو خوب مزین کیا اور خود بھی آراستہ ہو کر کسی بہانے سے یوسف علیہ السلام کو اس محل میں لے گئی اور پہلے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کمرے کا دروازہ بند کر دیا پھر دوسرے کمرے میں لے گئی اور اس کا دروازہ بھی بند کر دیا پھر تیسرے میں پھر چوتھے میں حتیٰ کہ سب کمروں کے دروازے بند کرتے ہوئے ساتویں کمرے میں حضرت یوسف علیہ السلام کو لے گئی وہاں جا کر یوسف علیہ السلام سے قباحت کی طلبگار ہوئی اور دعوت دینے لگی

کہ آپ اس کے ساتھ مشغول ہو کر اس کی ناجائز خواہش کو پورا کریں۔ حضرت یوسف علیہ السلام یہ صورت حال دیکھ کر حیران رہ گئے اور زلیخا سے فرمایا: اللہ سے ڈر۔ اس محل سرور کو کل حزن نہ بنا۔ زلیخانے نہ مانا اور بعد درپے آزار ہو گئی۔ حضرت یوسف علیہ السلام وہاں سے بھاگے۔ زلیخا بھی پیچھے بھاگی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھاگتے ہوئے جس کمرے کا بھی رخ کیا اس کا تالا خود بخود کھلتا گیا۔ زلیخانے پیچھا کرتے ہوئے آپ کا کرتہ مبارک پیچھے سے پکڑ کر آپ کو کھینچا کہ آپ نکلنے نہ پائیں اور کرتا پیچھے سے پھٹ گیا مگر آپ غالب آئے اور باہر نکل آئے اس شش کش کے وقت صدر دروازے پر عزیز مصر کھڑا تھا اس نے دونوں کو دوڑتے ہوئے دیکھ لیا تو زلیخا نے اپنی برأت ظاہر کرنے اور یوسف علیہ السلام کو خائف کرنے کیلئے حیلہ تراشا اور اپنے خاوند سے کہنے لگی جو تیری بیوی سے برائی کے ساتھ پیش آئے اس کی کیا سزا ہے؟ میں سو رہی تھی کہ اس نے آکر میرا کپڑا ہٹا کر مجھے پھسلایا ہے اسے قید کر دیا کوئی اور تکلیف دہ سزا دو! جب یوسف علیہ السلام نے دیکھا کہ زلیخا الٹا آپ پر الزام لگا رہی ہے تو آپ نے اپنی برأت کا اظہار اور حقیقت حال کا بیان ضروری سمجھا آپ نے فرمایا: اے عزیز مصر! یہ بالکل ہی غلط بیان کر رہی ہے واقعہ اسکا برعکس ہے۔ اس نے خود مجھے لہمایا اور مجھ سے فعل قبیح کا طلب گار ہوئی۔ عزیز مصر حیران ہو گیا کہ دونوں میں سچا کون ہے اور بولا کہ اے یوسف میں کس طرح باور کروں کہ تم سچے ہو۔ یوسف علیہ السلام نے فرمایا گھر میں چار مہینے کا ایک بچہ پالنے میں لیٹا ہوا ہے اس سے دریافت کر لیجئے کہ واقعہ کیا ہے۔ عزیز مصر نے کہا بھلا چار ماہ کا بچہ کیا جانے اور وہ کیسے بولے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کو گویائی دینے اور اس سے میری بے گناہی کی شہادت ادا کر اویسے پر قادر ہے۔ چنانچہ جب عزیز مصر نے اس بچے سے دریافت کیا تو قدرت الہی سے وہ بچہ گویا ہوا اور بے آواز بلند فصیح زبان میں کہنے لگا۔ یوسف علیہ السلام کا کرتہ دیکھ لو اگر ان کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہے تو یوسف علیہ السلام سچے ہیں اور اگر آگے سے پھٹا ہے تو زلیخا سچی ہے۔ چنانچہ کر تار دیکھا گیا تو وہ

پیچھے سے پھٹا تھا اور یہ حال شریف یہ بتا رہا تھا کہ یوسف علیہ السلام زلیخا سے بھاگے تھے اور زلیخا پیچھے پڑی تھی اس لئے کرتا پیچھے سے پھٹا۔ (درجہ اولیاء: خواص باعراق ص ۱۳)

۴۔ ان کے نام سے حلقہ تکلف اقوال معقول ہیں

ان میں سے ایک شاعری مطبوع کا ختم تھا۔ اور دوسرا دربار شاعری کا ساقی۔ پہلے کا نام حلفت اور دوسرے کا نام بخود تھا (۲) ایک کا نام راشان اور دوسرے کا نام مرطیش تھا۔ (۳) ان دونوں کا نام بسزم اور سرزم تھا (۴) شاعری دسترخوان کے نگہبان کا نام حلفت اور ساقی دربار شاعری کا نام بندار تھا۔ (ابن کثیر ص ۱۵۷)

واقعہ:

زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کو تنگ کرنے کے لئے اور اپنی بات منوانے کے لئے کسی بہانے جیل بھیج دیا۔ جس دن حضرت یوسف علیہ السلام جیل بھیجے گئے دو لو جو ان کو بھی جیل میں داخل کئے گئے یہ دونوں بادشاہ مصر کے خاص ملازم تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جیل میں اپنے علم فضل کا اظہار شروع فرمایا اور توحید کی تبلیغ شروع فرمادی اور آپ نے یہ بھی ظاہر فرمادیا کہ میں خوابوں کی تعبیر بھی خوب سمجھتا ہوں چنانچہ وہ دونوں جو ان کو آپ کے ساتھ ہی جیل میں داخل کئے گئے تھے کہنے لگے ہم نے آج رات کو خواب دیکھے ہیں ان کی تعبیر بتائیے۔

ساقی نے کہا:

میں نے دیکھا ہے کہ میں ایک باغ میں ہوں وہاں ایک انگور کے درخت میں تین خوشے رسیدہ لگے ہوئے ہیں۔ بادشاہ کا کاسہ میرے ہاتھ میں ہے میں ان خوشوں سے شراب نچوڑتا ہوں۔

بادرچی نے کہا:

میں نے دیکھا ہے کہ میرے سر پر کچھ روٹیاں ہیں جن میں سے پرغے کھا رہے ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے ان دونوں کے خوابوں کی تعبیر بیان فرمادی جو

سو فیصد کی صحیح ثابت ہوئی آپ نے فرمایا: اے ساتی! تو اپنے عہدہ پر بحال کیا جائیگا اور حسب سابق اپنے بادشاہ کو شراب پلائے گا۔ اور تین خوشے جو خواب میں بیان کئے گئے ہیں یہ تین دن ہیں یعنی اتنے ہی دن تو قید خانے میں رہے گا پھر بادشاہ تجھ کو بلا لے گا اور اے بارہجی تو ایک مدت جیل خانہ میں رکھ کر سولی دیا جائیگا اور پرندے تیرا سر کھائیں گے۔

حضرت ابن حواریؓ نے فرمایا کہ تعبیر سن کر ان دونوں نے حضرت یوسفؑ سے کہا خواب تو ہم نے کچھ بھی نہیں دیکھا ہم محض مذاق کر رہے تھے حضرت یوسفؑ نے فرمایا: میں نے جو کہہ دیا وہ ہو کر رہے گا تم نے خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو۔ چنانچہ وہی ہوا جو حضرت یوسفؑ نے فرمایا تھا۔ ساتی پر الزام ثابت نہ ہو سکا اور وہ اپنے عہدے پر بحال ہو گیا اور بارہجی کا جرم ثابت ہو گیا وہ سولی دے دیا گیا۔

(روح البیان، خزائن امرقان، ص ۱۲۵)

۲۵۔ ان دونوں پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے بادشاہ ریان کو زہر دینے کی سازش کی تھی۔

(خزائن امرقان، ص ۱۲۵)

۲۶۔ حضرت یوسفؑ بارہ سال جیل خانہ میں رہے۔ (خزائن امرقان، ص ۱۲۵) ایک قول تیرہ سال کا ہے۔

۲۷۔ آپ فرماں و شاداں زنداں سے باہر تشریف لائے تو اسکے دروازے پر لکھا۔ یہ بلا گھر، زندوں کی قبر، دشمنوں کی بد گوئی اور بچوں کے امتحان کی جگہ ہے۔

(خزائن امرقان، ص ۱۲۵)

۲۸۔ بادشاہ ریان نے جس وقت اپنی قلمرو کے تمام خزانے آپ کے سپرد کئے یعنی آپ کو وزیر خزانہ بنایا تو اس وقت آپ کی عمر شریف تیس سال کی تھی۔

(خزائن امرقان، ص ۱۲۵، حاشیہ ۲۳ جلد ۱ ص ۱۹۹)

۲۹۔ وزیر مصر کے انتقال کے بعد بادشاہ ریان نے زلیخا کا نکاح آپ کیساتھ کر دیا اور اس سے آپ کے دو فرزند اور چند متولد ہوئے افراتیم اور شتاب (خزائن امرقان، ص ۱۲۵)

افراتیم حضرت یوشع بن نون کے والد یعنی نون کے والد ہیں۔ اور ایک صاحبزادی دخت نامی بھی پیدا ہوئیں جو حضرت ایوبؑ کے عقد نکاح میں آئیں۔

(ابن کثیر، ص ۳۳، حاشیہ ۴ جلد ۱ ص ۱۹۹)

۳۰۔ آپ بہتر زبانیں جانتے تھے۔ (ذوق غم، ص ۳۵)

۳۱۔ آپ نے اپنے والد ماجد حضرت یعقوبؑ کے وصال کے ۲۳ سال بعد عالم وصال کی طرف ارتحال فرمایا۔ (خزائن امرقان، ص ۱۲۵)

۳۲۔ جب آپ نے عالم فانی سے کوچ فرما کر جو ارحمت الہی میں نزول کیا تو آپ کے مقام دفن میں اہل مصر کے مابین شدید اختلاف و امتزاع واقع ہوا۔ ہر باشندگان محلہ و ساکنان ٹولہ حصول برکت و سعادت کیلئے اپنے ہی محلے میں دفن کرنے پر مصر تھے۔ آخر یہ رائے قرار پائی کہ آپ کی ذلت میمون و بدن شریف ہالیوں کو دریائے نیل میں دفن کیا جائے تاکہ پانی آپ کی قبر سے چھوٹا ہو اور گزرے اور اس کی برکت و مسنت سے تمام اہل مصر تنفیس و مستفید ہوں۔ چنانچہ آپ کو سنگ رخام یا سنگ مرمر کے صندوق میں دریائے نیل کے اندر دفن کیا گیا اور آپ وہیں رہے یہاں تک کہ چار سو برس کے بعد حضرت موسیٰؑ نے آپ کے تابوت شریف کو نکالا اور آپ کو آپ کے آہائے کرام۔ کیپاس ملک شام میں دفن کیا۔

(خزائن امرقان، ص ۱۲۵، حاشیہ جلد ۱ ص ۱۹۹)

۳۳۔ آپ کی عمر شریف ایک سو تیس سال ہوئی۔ (الاکفان، ج ۲، ص ۷۶، جلد ۱ ص ۱۹۹)

حضرت صالح علیہ السلام کے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت صالح علیہ السلام کا سلسلہ نسب حضرت آدم علیہ السلام تک کن واسطوں سے ہے؟
- ۲۔ حضرت صالح علیہ السلام اور حضرت ہود علیہ السلام کے مابین کتنا زبانی فاصلہ ہے؟
- ۳۔ حضرت صالح علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کی تعداد کتنی تھی؟
- ۴۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی جس چٹان سے نکلتی تھی اس کا نام کیا ہے؟
- ۵۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا سیدہ کتنا لمبا تھا؟
- ۶۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا قتل کس نے کیا تھا اور کیوں؟
- ۷۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا قتل کس دن ہوا تھا؟
- ۸۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے قتل کے بعد اس کے بچے کا کیا ہوا؟
- ۹۔ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کے اس واحد شخص کا نام کیا ہے جو انجائی عذاب کا شکار نہ ہوا؟
- ۱۰۔ حضرت صالح علیہ السلام کا وہ سال حق کہاں ہوا؟
- ۱۱۔ حضرت صالح علیہ السلام کی قبر شریف کہاں ہے؟
- ۱۲۔ حضرت صالح علیہ السلام کی عمر کتنی ہوئی؟

حضرت صالح علیہ السلام سے متعلق جوابات

- ۱۔ حضرت وہب کے بقول آپ کا شجرہ نسب یوں ہے۔
صالح ابن عبید ابن حابر ابن شموہ ابن حابر ابن سام ابن نوح علیہ السلام۔
اور بقول ثعلبی نسب نامہ اس طرح ہے۔
صالح بن عبید ابن اسید ابن ملح ابن عبید ابن حاذر ابن شموہ ابن عاد ابن ارم ابن سام ابن نوح علیہ السلام۔
(اللائقون فی علوم ہجر آج ۲ ص ۱۷۷)
- ۲۔ حضرت ہود اور حضرت صالح علیہ السلام کے مابین دو سو سال کا فاصلہ ہے۔
(ماہیہ ۱۸ جولائی ص ۳۱۳)
- ۳۔ حضرت صالح علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کی تعداد چار ہزار تھی۔
(جلالین ص ۱۸۵، نقل فی تاریخ ۱۳ ص ۳۶)
- ۴۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی مقام حجر سے نکل کر تھیں نامی چٹان سے نکلتی تھی دس ملاک کا بھن تھی اور دودھ بھی دیتی تھی۔
(ابن کثیر ص ۱۷۷)
- بقول دیگر کافیہ نامی پہاڑ سے نکلتی تھی۔
(ماہیہ ۱۷ جولائی ص ۱۳۶)

واقعہ:

قوم عاد کی ہلاکت کے بعد قوم شموہ پیدا ہوئی یہ لوگ حجاز و شام کے درمیان اقلیم میں آباد تھے ان کی عمریں بڑی ہوتیں پتھر کے مضبوط مکان بناتے وہ ٹوٹ پھوٹ جاتے مگر مکین بدستور باقی رہتے۔ جب اس قوم نے بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی شروع کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کے لئے حضرت صالح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا قوم نے انکار کرنا شروع کیا بعض غریب لوگ آپ پر ایمان لائے۔ ان لوگوں کا سال کے بعد ایک ایسا دن آتا تھا جس میں یہ میلے کے طور پر عید منایا

کرتے تھے اس میں دور دور سے آکر لوگ شریک ہوتے تھے۔ یہ میلے کا دن آیا تو لوگوں نے حضرت صالح علیہ السلام کو بھی اس میلے میں بلایا۔ حضرت صالح علیہ السلام ایک بہت بڑے مجمع میں تبلیغ حق کی خاطر تشریف لے گئے۔ قوم خود کے بڑے بڑے لوگوں نے وہاں حضرت صالح علیہ السلام سے کہا کہ اگر آپ سچے ہیں اور خدا کے رسول ہیں تو ہمیں کوئی معجزہ دکھائیے آپ نے فرمایا بولو کیا دیکھنا چاہتے ہو؟ ان کا سب سے بڑا سردار بولا ایک ایسی اونٹنی جو نہ کسی پیٹھ میں رہا ہو نہ کسی پیٹ میں نہ کسی نر سے پیدا ہوا ہو نہ مادہ سے، نہ حمل میں رہا ہو اور نہ اس کی خلقت تدریجاً کمال کو پہنچی ہو بلکہ طریقہ عادیہ کے خلاف سامنے اس پہاڑ کے چٹان سے دفعتاً پیدا ہوا ہو جو دس مہینے کی حاملہ خوب قرب اور ہر قسم کے صوب و فحاشی سے پاک ہو۔ چنانچہ حضرت صالح علیہ السلام نے اس پہاڑ کے قریب آکر دو رکعت نماز ادا کی اور دعا کی تو وہ پہاڑ لرزنے لگا تو بڑی دیر بعد وہ پہاڑ شق ہوا اور اس میں سے سب کے سامنے ایک نہایت ہی خوبصورت و تندرست، خوب بلند قامت اونٹنی نکل پڑی جو گاہن تھی اور پھر اس نے اسی وقت ایک بچہ بھی جنا۔ اس واقعہ سے قوم میں ایک حیرت پیدا ہوئی کچھ لوگ مسلمان ہوئے اور بہت سے اپنے کفر پر ہی قائم رہے۔

قوم کی اس بستی میں ایک ہی تالاب تھا جس میں پہاڑوں کے چشموں سے پانی گر کر جمع ہوتا تھا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا: اے لوگو! دیکھو یہ معجزہ کی اونٹنی ہے ایک روز تمہارے تالاب کا سارا پانی پی ڈالا کرے گی اور ایک روز تم ہی لیا کرنا۔ قوم نے اس بات کو مان لیا چنانچہ اونٹنی ایک روز تالاب کا سارا پانی پی جاتی تھی اور دوسرے روز قبیلہ کے لوگ پیتے تھے اونٹنی اپنی باری کے دن اتنا دودھ دیتی تھی کہ تمام قبیلہ کو کافی اور پانی کا قائم مقام ہو جاتا تھا۔ چند دن تو قوم نے اس تکلیف کو برداشت کیا لیکن بعد میں قوم کے چند لوگوں نے سرکشی کی اور اونٹنی کے قتل پر آمادہ

ہو گئے۔
۵۔ اس اونٹنی کا سینہ ساٹھ گز لمبا تھا۔ (ترمذی ص ۳۱۳، حاشیہ ۲۵ ج ۱ ص ۳۱۳)
۶۔ اس اونٹنی کی کونچیں کانٹے والا قد ار ابن سالف تھا اور مصدع ابن مہرج نے تیر مار کر زخمی کیا تھا۔
اس کا تفصیلی واقعہ یوں ہے

ایک عورت غیزہ بنت غنم کا فرہ تھی۔ مال و دولت اور خوبصورت لڑکیاں رکھتی تھیں۔ اس کا شوہر ذواب بن عمرو دوسرے قوم میں سے تھا۔ اس عورت کو حضرت صالح علیہ السلام سے دشمنی تھی۔ ایک دوسری عورت صدقہ بنت حیانامی جو حسب و نسب، مال و جمال والی تھی۔ ان دونوں نے کچھ کافروں کو حسن و جمال اور مال و منال کا لالچ دیکر اونٹنی کو قتل کرنے پر تیار کر لیا۔ چنانچہ صدقہ نے اپنے چچا زاد بھائی مصدع ابن مہرج سے کہا کہ اگر تو اونٹنی کو مار ڈالے تو میں تیری جو لڑکی تو اس نے قبول کر لیا۔ لورہ غیزہ نے قد ار ابن سالف کو بلا کر کہا: میری جو لڑکی تو چاہے میں خدمت کے عوض حاصل کر سکتا ہے کہ تو اونٹنی کو قتل کر ڈالے۔ چنانچہ قد ار ابن سالف اور مصدع ابن مہرج نے قوم کے غنڈوں سے ساز باز کر لی اور رات آدھی انکے ساتھ ہو گئے۔ اس طرح یہ سب ملکر نو افراد ہوئے۔ یہ سب کے سب چٹان کے نیچے گھات لگا کر بیٹھ گئے۔ اونٹنی جب پانی پی کر واپس چلی اور مصدع کے پاس سے گزری تو اس نے ایک تیر مارا جو پنڈلی کو لگا۔ یہ دیکھ غیزہ نکلی اور اپنی سب سے خوبصورت لڑکی کو لے آئی قد ار اور اسکی جماعت کے سامنے اپنی لڑکی کے بے پناہ حسن کا مظاہرہ کیا۔ قد ار اس پیشکش سے متاثر ہو کر نکوار لیکر اٹھا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالا۔ اونٹنی زمین پر گر پڑی۔ قاتل نے اسکے سینے پر نیزہ مارا۔ پھر اسکا گلا کاٹ دیا۔

۷۔ یہ حادثہ بدھ کے دن رونما ہوا۔ (ترمذی ص ۳۱۳، حاشیہ ۲۵ ج ۱ ص ۳۱۳)
بقول دیگر منگل کے دن پیش آیا تھا۔

۸۔ اس اونٹنی کا بچہ ماں کی موت کے بعد چنچا ہوا اسی پہاڑ میں غائب ہو گیا جس سے اس کی ماں نکلی تھی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ لوگوں نے اس کا پیچھا کر کے اسے بھی مار ڈالا۔
بعض مفسرین نے کہا ہے کہ قرب قیامت یہی بچہ دلہہ الارض بن کر ظاہر ہو گا۔

(ماثیہ ۱۰ جلد ۱ ص ۳۶)

۹۔ قتل اونٹنی کی اس سرکشی پر قوم پر عذاب کا ظہور اس طرح ہوا کہ پہلے ایک زبردست چٹھاڑ کی خوفناک آواز آئی پھر شدید زلزلہ آیا جس سے پوری آبادی اتھل پھل ہو کر چکنا چور ہو گئی تمام عمارتیں ٹوٹ پھوٹ کر جس نہس ہو گئیں اور قوم کا ایک ایک آدمی گھٹنوں کے بل اوندھا کر گر گیا۔ پوری قوم میں صرف ایک شخص ابورغال بچ سکا کہ اس وقت وہ کعبہ اللہ میں تھا۔ لیکن جب وہ حرم سے نکلا تو جنگلاء عذاب ہو کر مر گیا۔

(ابن کثیر ص ۱۷۸)

۱۰۔ آپ کا انتقال مکہ معظمہ میں ہوا۔

(الاقاب ص ۲-۱۷۷)

بقول دیگر آپ کا انتقال حضرموت میں ہوا اس کا جگہ نام حضرموت اس لئے ہی رکھا گیا کہ آپ کا وہاں تشریف لے جاتے ہی وصال ہو گیا۔
بیت اللہ شریف میں رکن یرمائی اور رکن اسود کے درمیان ایک جگہ ہے جس کو "روضۃ من ریاض الجنة" کہتے ہیں آپ کی قبر مبارک اسی جگہ میں ہے۔

(ماثیہ ۲ جلد ۱ ص ۱۸۳)

بقول دیگر آپ کی قبر انور حضرموت میں ہے۔

(ماثیہ ۱۸ جلد ۱ ص ۲۸۳)

۱۲۔ آپ کی عمر شریف اٹھاون سال ہوئی۔

(الاقاب ج ۲ ص ۱۷۷)

بقول دیگر آپ کی عمر دو سو اسی سال ہوئی۔

(ماثیہ ۱۸ جلد ۱ ص ۳۱۴)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق سوالات

۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یوسف وادبر الیم علیہما السلام کے مابین زمانی فرق کتنا ہے؟

۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کتنے سال پیشتر ہے؟

۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ، میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنے سال قبل ہے؟

۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مابین کتنے نبی مبعوث ہوئے؟

۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام "موسیٰ" کس نے رکھا اور کیوں؟

۶۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟

۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام سے چھوٹے تھے یا بڑے؟

۸۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سلسلہ نسب کس طرح ہے؟

۹۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضرت شعیب علیہ السلام سے کیا رشتہ تھا؟

۱۰۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ کو دریا کے سپرد کیا گیا تھا؟

۱۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جس صندوق میں رکھ کر دریا کے حوالے کیا گیا اس

صندوق کے بنانے والے کا نام کیا ہے؟

۱۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریا میں کتنی مدت گزاری؟

۱۳۔ اس فرعون کا کیا نام تھا جس نے دریا سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا صندوق

نکالا تھا؟

۱۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس ہمسرہ کا کیا نام تھا جو صندوق کی نگرانی

کر رہی تھی؟

۱۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام، فرعون کے گھر کتنی مدت رہے؟

۱۶۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جس وقت آپ نے فرعون کی داڑھی پکڑ کر تھپڑ رسید کیا تھا؟

۱۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لکنت پیدا ہونے کا واقعہ کیا ہے؟

۱۸۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ایک کے سے مرنے والے فرعون کا نام کیا تھا؟

۱۹۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں سے فرعون کے قتل کا حادثہ کس جگہ پیش آیا تھا؟

۲۰۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس فرعون قبطی کی لاش کو کیا کیا تھا؟

۲۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ کے ہاتھوں قبطی کی موت واقع ہوئی تھی؟

۲۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کس نے اطلاع دی تھی کہ فرعون کے دربار سے آپ کے قتل کا حکم جاری ہو چکا ہے؟

۲۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کتنے سال تک حضرت شعیب علیہ السلام کی بکریاں چرائیں؟

۲۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جن بکریوں کو چرایا کرتے تھے ان کی تعداد کتنی تھی؟

۲۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اہلیہ محترمہ کا نام کیا ہے؟

۲۶۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونے وقت حرارت رخت سے آواز آئی تھی وہ کونسا درخت تھا؟

۲۷۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کتنی بار کلام فرمایا اور کتنی باتیں کیں؟

۲۸۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کلام الہی کو جسم کے کن کن عضو سے سماعت کیا تھا؟

۲۹۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب حکم الہی ہوا کہ جو تیاں اتار دو۔ اس وقت آپ کی جو تیاں کس چیز کی تھیں؟

۳۰۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پہلی بار کس رات کو کلام الہی سے شرف ہوئے تھے؟

۳۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوئے اس وقت آپ کے ساتھ کون کون تھا؟

۳۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کس پہاڑ پر اللہ سے ہمکلام ہوئے تھے؟

۳۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کس ماہ کی کس تاریخ کو چلی الہی سے شرف ہوئے تھے؟

۳۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتنی چلی ظاہر فرمائی؟

۳۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا مبارک کا کیا نام تھا؟

۳۶۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا کس لکڑی کا تھا؟

۳۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ عصا کس سے حاصل ہوا تھا؟

۳۸۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا مبارک کی لمبائی کتنی تھی؟

۳۹۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا ادھر پر صر کیا تھا؟

۴۰۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کی خصوصیات کیا کیا تھیں؟

۴۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر سب سے پہلے کون ایمان لایا تھا؟

۴۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون جادو گروں کے درمیان مقابلہ کہاں ہوا تھا؟

۴۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور جادو گروں کے درمیان مقابلہ کس ماہ کی کس تاریخ کو ہوا تھا؟

۴۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابل جادو گروں کی تعداد کتنی تھی؟

۴۵۔ فرعون جادو گروں کے سردار کا نام کیا تھا؟

۴۶۔ فرعون جادو گروں نے میدان میں جو اڑدے چھوڑے تھے ان کی تعداد کتنی تھی؟

۴۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اڑدہ کتنا لمبا اور کس رنگ کا تھا؟

۴۸۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اڑدہ جب منکھوتا تھا تو دونوں جڑوں کے درمیان کتنا فاصلہ ہوتا تھا؟

۴۹۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والے فرعون جادو گروں کی تعداد کتنی تھی؟

۵۰۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والے فرعونوں کی تعداد کتنی ہے؟

- ۵۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دریا میں اپنا عصا مارنے پر کتنے راستے پیدا ہوئے تھے۔؟
- ۵۲۔ دریا میں پیدا ہونے والے ہر راستے کی فراخی کتنی تھی۔؟
- ۵۳۔ بنی اسرائیل میں سے گزرنے والے بنی اسرائیل ایک دوسرے کو کیسے دیکھتے تھے۔؟
- ۵۴۔ یہ دریا مصر سے کتنی مسافت پر واقع ہے اور اس کا طول و عرض کتنا ہے۔؟
- ۵۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہیوں میں سے سب سے پہلے دریا میں گھوڑا کس نے اتارا تھا۔؟
- ۵۶۔ سامری کا نام کیا تھا کہ جس نے پتھر بنایا تھا۔؟
- ۵۷۔ سامری کی پرورش کس نے کی تھی اور کیوں۔؟
- ۵۸۔ سامری نے پتھر کتنے دنوں میں تیار کیا تھا۔؟
- ۵۹۔ سامری نے کن چیزوں سے پتھر بنایا تھا۔؟
- ۶۰۔ سامری کے بنائے ہوئے پتھرے کا کیا نام تھا۔؟
- ۶۱۔ بنی اسرائیل نے اس پتھرے کی عبادت کتنے دنوں تک کی تھی۔؟
- ۶۲۔ بنی اسرائیلوں کی تعداد کتنی تھی کہ جنہوں نے پتھرے کی پرستش نہیں کی تھی۔؟
- ۶۳۔ سامری کو کیا سزا دی گئی تھی۔؟
- ۶۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر کی نشاندہی کس عورت نے کی تھی۔؟
- ۶۵۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر کی نشاندہی کرنے والی عورت نے موسیٰ علیہ السلام سے کیا معاوضہ طلب کیا تھا۔؟
- ۶۶۔ من و سلویٰ کی جائے نزول کا نام کیا ہے۔؟
- ۶۷۔ من و سلویٰ کیا چیزیں تھیں۔؟

- ۶۸۔ من و سلویٰ کس وقت نازل ہوا تھا۔؟
- ۶۹۔ من و سلویٰ روزانہ کتنا نازل ہوا تھا۔؟
- ۷۰۔ من و سلویٰ کس دن نازل نہیں ہوا تھا۔؟
- ۷۱۔ من و سلویٰ کتنے دنوں تک نازل ہوا تھا۔؟
- ۷۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا مارنے سے جس پتھر سے بارہ چشمے پھوٹ نکلتے تھے اس کا طول و عرض کتنا تھا۔؟
- ۷۳۔ یہ پتھر کہاں کا تھا۔؟
- ۷۴۔ اس پتھر کا کیا نام تھا جس کے قاتل کا پتہ لگانے کیلئے بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔؟
- ۷۵۔ بنی اسرائیل نے قاتل کا پتہ لگانے کے لئے جس گائے کو ذبح کیا تھا اس کا نام کیا تھا۔؟
- ۷۶۔ اس پتھر کی لمبائی چوڑائی کتنی تھی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام سے ملنے جاتے وقت اپنے ہمراہ لے گئے تھے۔؟
- ۷۷۔ اس پتھر کی لمبائی کتنا تھا۔؟
- ۷۸۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کتنے معجزے عطا فرمائے۔؟
- ۷۹۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انتقال کس مقام پر ہوا تھا۔؟
- ۸۰۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر کتنی ہوئی۔؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق جوابات

۱۔ آپ کے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے مابین چار سو سال، آپ کے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مابین سات سو سال کا فاصلہ ہے۔ (ماہ ۵۰ سالین ص ۳۸)
 ۲۔ آپ کے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مابین ایک ہزار نو سو پچھتر (۱۹۷۵) سال کا فاصلہ ہے۔ (ماہ ۳۳ سالین ص ۵)
 دو سو اقول سترہ سو سال کا ہے۔ (ماہ ۱۵ سالین ص ۹۷)

۳۔ آپ کا زمانہ نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت سے دو ہزار تین سو سال قبل ہے۔ (سارن: ۲۰ ص ۳۲)
 ۴۔ آپ کے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مابین ستر ہزار بروایت رچارڈز انبیاء کرام مبعوث ہوئے اور سب کے سب دین موسوی پر تھے۔ (ماہ ۱۰ سالین ص ۱۳)
 ۵۔ آپ کا نام "موسیٰ" فرعون کی زوجہ حضرت آسیہ نے اس وقت رکھا جب فرعون مع شتم و خدیم دریا کے کنارے سیر و تفریح کر رہا تھا۔ اچانک وہ صندوق جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام جلوہ فرما تھے پانی کی سطح پر بہتا ہوا نظر آیا۔ جب اس صندوق کو نکال کر کھولا گیا تو اس میں ایک حسین و جمیل چاند سا بچہ ملا۔ فرعون نے حضرت آسیہ سے کہا اس بچے کا نام رکھا جائے۔ تو حضرت آسیہ نے اس مناسبت سے کہ آپ پانی اور لکڑیوں کے درمیان بہتے ہوئے آئے آپ کا نام موسیٰ رکھا اسلئے کہ قبلی زبان میں "موسا" پانی کو اور "سا" لکڑی کو کہتے ہیں۔ (دراں نہیں نام: ۱۰ سالین ص ۱۰)
 ۶۔ آپ کے والد محترم کا نام عمران بن مہمیر ہے۔ (خزانہ عرفان پ ۳۳ ص ۱۲)
 اور آپ کی والدہ ماجدہ کے نام سے متعلق مختلف روایات وارد ہیں

(۱) حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ: آپ کی والدہ محترمہ کا نام "عائذہ" ہے۔ (تفسیر نمبر ۵ ص ۴۸)
 (۲) حضرت علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: والدہ محترمہ کا نام "یوحانہ" بنت مہمیر بن لادوی ہے۔ (۳) بعض نے "یوحا" (۴) اور بعض نے "ہذخت" کہا ہے۔ (الانوار ص ۱۸۸)

(۵) بروایت آپ کی والدہ ماجدہ کا نام "یارخا" ہے۔ (۶) امام سبکی نے اپنی کتاب "تسریف" میں "ہذخت" کہا ہے (۷) روح المعانی میں "یوحانہ" ہے۔ (۸) اور تفسیر قرطبی میں امام شبلی نے کہا ہے: آپ کی والدہ صاحبہ کا نام "یوحا" بنت ہذخت بن لادوی ہے۔ (ماہ ۱۰ سالین ص ۳۲)

۷۔ حضرت ہارون علیہ السلام سے آپ ایک سال چھوٹے تھے۔ (الانوار ص ۱۸۸)
 ۸۔ حضرت یعقوب علیہ السلام تک آپ کا نسب شریف اس طرح ہے۔
 موسیٰ بن عمران بن غامہ بن لادوی بن یعقوب علیہ السلام۔

(خزانہ عرفان پ ۳۳ ص ۱۲، الانوار ص ۱۸۸)

۹۔ حضرت شعیب علیہ السلام آپ کے خسر تھے۔ (تفسیر نمبر ۵ ص ۴۸)
 ۱۰۔ آپ کی عمر شریف چالیس دن کی تھی۔ (تفسیر نمبر ۵ ص ۴۸)
 تو اس دیکر اس وقت آپ کی عمر شریف تین ماہ (۱۰ سالین ص ۳۰)
 یا چار ماہ کی تھی۔ (ماہ ۱۰ سالین ص ۲۶)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دریا میں ڈالے جانے اور فرعون کے محل تک پہنچنے کا واقعہ اصحاب سیر و تواریخ یوں بیان کرتے ہیں

فرعون بے عون نے ایک شب خواب دیکھا کہ "بیت المقدس کی طرف سے ایک آگ آئی اس نے مصر کو گھیر کر تمام فرعونوں کو جلا ڈالا مگر اسرائیلیوں کو کوئی ضرر نہ پہنچایا۔ اور پھر دیکھا کہ بنی اسرائیل کے محلے سے ایک بڑا ڈوب نکلا جس نے اس کو تخت سے نیچے ڈال دیا" اس خواب سے فرعون کو بہت وحشت

ہوئی اور کانہوں سے اس کی تعبیر پوچھی۔ کانہوں نے بتایا کہ ”بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہو گا جو تیرے ہلاک اور زوال سلطنت کا باعث ہو گا۔ اس خبر کو مگر فرعون بہت پریشان ہوا اور اس نے فوراً کوئل شہر کو بلا کر حکم دیا کہ ایک ہزار سپاہی ہتھیار بند اور ایک ہزار دانیائیں بنی اسرائیل کے محلے میں مقرر کر دو کہ جس گھر میں بھی کوئی بچہ پیدا ہو اسے فوراً قتل کر دیا جائے۔ چند سالوں میں بنی اسرائیل کے بارہ ہزار بچے مرد ہوئے ستر ہزار بچے قتل کر دیئے گئے اور نوے ہزار حمل گرائے گئے اور حشیت الہی سے بنی اسرائیل کے بوڑھے بھی جلد جلد مرنے لگے جب قوم قہقہ کے رسوائے گھبرا کر فرعون سے شکایت کی کہ بنی اسرائیل میں موت کی گرم بازاری ہے اور ادھر ان کے بچے قتل کئے جا رہے ہیں اگر یہی حال رہا تو یہ قوم جلد فنا ہو جائے گی پھر ہمیں خدمت گار کہاں سے میسر آئیں گے تب فرعون نے حکم دیا کہ اچھا ایک سال بچے قتل کئے جائیں اور ایک سال چھوڑ دیئے جائیں۔ رب کی شان جو سال چھوڑنے کا تھا اس میں ہارون علیہ السلام (موسیٰ علیہ السلام کے بڑے بھائی) پیدا ہوئے اور قتل کے سال میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب پیدا ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کے دل میں یہ بات ڈالی کہ ”مے سے دودھ پلاؤ اور جب کوئی خطرہ دیکھو تو اسے دریا میں ڈال دو“ چنانچہ چند روز موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے دودھ پلایا اس عرصہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نہ روتے تھے نہ ماں کی گود میں حرکت کرتے تھے اور نہ آپ کی بہن کے سوا آپ کی ولادت کا کسی کو علم تھا اسی طرح کچھ عرصہ گزر گیا تو موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو خطرہ محسوس ہوا کہ اس فرزند کی زندگی مشکل میں ہے اگر مصائب واقف ہو گئے تو غمخیزی اور چغل کریں گے اور فرعون اس فرزند اور جنت کے قتل کے درپے ہو جائے گا بہتر یہ ہے کہ اس کو صندوق میں رکھ کر دریا میں نفل میں بہا دیا جائے شاید کوئی دوسرا شخص اس کو اٹھالے اور وہاں یہ پرورش پائیں۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے محلے کے ایک بوڑھی سے ایک

صندوقچہ لکڑی کا بنوایا اور اس بوڑھی سے عہد لیا کہ وہ کسی سے اسکا ذکر نہ کرے۔ والدہ ماجدہ نے موسیٰ علیہ السلام کو غسل دیا، عمدہ کپڑے پہنائے۔ خوشبو لگائی اور صندوقچہ میں رکھ کر دریا میں نفل پر روتی ہوئی لے گئیں اور خدا کے حوالہ کر کے دریا میں بہا دیا۔ دل بہت بے چین ہوا مگر قدرتی طور پر تسکین ہوئی کہ یہ بچہ پھر بھٹکے ہی لے گا۔

اس دریا سے ایک بڑی نہر نکل کر فرعون کے محل سے گذرتی تھی۔ فرعون نے بی بی آسیہ کے نہر کے کنارے بیٹھا تھا جب ایک صندوق نہر میں آئے دیکھا تو اس نے غلاموں کو حکم دیا کہ صندوق نکالے۔ صندوق نکال کر سامنے لایا گیا۔ کھولا تو اس میں ایک نورانی شکل کا فرزند جن کی پیشانی سے اقبال کے آجڑ نمودار تھے نظر آیا۔ دیکھتے ہی فرعون کے دل میں ایسی محبت پیدا ہوئی کہ وہ وارفتہ ہو گیا۔ لیکن قوم کے لوگوں نے اسے در غلابا اور کہا کہ ممکن ہے یہی وہ بچہ ہو جس کو آپ کی حکومت بر باد کرنا ہے چنانچہ فرعون آپ کے قتل پر آمادہ ہوا تو فرعون کی بی بی آسیہ جو بڑی نیک خاتون تھی کہنے لگی کہ یہ بچہ میری اور میری آنکھ کی شفا ہے اسے قتل نہ کر۔ کیا معلوم یہ کس سر زمین سے بہتا ہوا آیا ہے اور تجھے جس بچے سے اندیشہ ہے وہ تو اسی ملک کے بنی اسرائیل سے بتایا گیا ہے۔ آسیہ کی یہ بات فرعون نے مان لی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے محل میں رہنے لگے۔

اس صندوق کے بنانے والے کا نام ”سنانوم“ تھا اس سے عہد لیا گیا تھا کہ اس راز کو قاش نہ کرے۔ سنانوم نے صندوقچہ بتایا اور ادھر فرعون بے خون کی طرف سے اعلان ہوا: جو شخص اس لڑکے کا پتہ دے جو کہ بنی اسرائیل کے گھر پیدا ہوا ہے وہ انعام جزیل و اکرام عظیم سے نوازا جائیگا۔ سنانوم کو دولت دی جاہ کی لالچ اور دنیوی منفعت کی طمع ہوئی۔ خیر دینے کے لئے نکلا، دروازے پر پہنچا کہ زمین میں ٹخنوں تک گھس گیا۔ اور غیبی آواز آئی: خیر دار! اگر راز کو ظاہر کیا تو زمین میں

و حنا دیا جائے گا۔ ساقوم وحشت ناک انجام کے تصور سے خوفزدہ ہو کر لوٹا۔ اور صندوقِ عمران کے گھر پہنچا دیا۔ عرض کیا: مجھے اس پاکیزہ فرزند کی صورت دکھاؤ۔ والدہ نے اس کو حضرت موسیٰ کی زیارت کرائی ساقوم نے آپ کے چہرہ نورانی کی صباحت و تابانی کو دیکھ کر آپ کے قدم محترم پر آنکھیں ملیں۔ اور آپ پر ایمان لایا (تفسیر نمبر ۱۸ ص ۳۱۳)

۱۲۔ آپ تین روز بقول دیگر چالیس روز دریا میں رہے۔ (نہج البلاغہ ص ۵۸) یہ بھی منقول ہے کہ آپ دریا میں شب میں بہائے گئے تھے اور اسی شب کی صبح نکالے گئے۔ (قرآن مہر قلوب ص ۲۰)

۱۳۔ جس فرعون نے دریا سے اس صندوق کو نکالا تھا اس کا نام "طایوس" تھا۔ (الافتاح ص ۲۰ ص ۱۸۸)

۱۴۔ آپ کی اس ہمشیرہ صاحبہ کا نام "مریم" تھا۔ (قرآن مہر قلوب ص ۲۰) بعض نے "کثوم" کہا ہے اور بعض نے "کثمہ"۔ (ماہ ۲۰ ص ۲۴)

۱۵۔ مفسرین نے کہا ہے کہ آپ فرعون بے عون کے گھر میں سال رہے۔ اس زمانے میں آپ فرعون کے لباس پہنتے اس کی سواریوں میں سوار ہوتے اور اس کے فرزند مشہور تھے۔ (قرآن مہر قلوب ص ۱۶)

۱۶۔ اس وقت آپ کی عمر شریف تین برس کی تھی۔ (تفسیر نمبر ۱۴ ص ۳۲) بقول دیگر اس وقت آپ کی عمر شریف چار سال کی تھی۔ آپ نے اس کی دلاڑمی پکڑ کر اس زور سے جھٹکی کہ اس کے سارے اعضاء جنبش میں آگئے۔ (ملفوظات خواجہ نظام الدین ص ۱۷۹)

۱۷۔ اس کا واقعہ یہ تھا کہ بچپن میں آپ ایک روز فرعون کی گود میں تھے آپ نے اس کی دلاڑمی پکڑ کر اس کے منہ پر زور سے طمانچہ مارا۔ اس پر اسے غصہ آیا اور آپ کے قتل کا ارادہ کیا۔ حضرت آسیہ نے کہا اے بادشاہ! یہ نادان بچہ ہے کیا

سمجھے۔ تو چاہے تو تجربہ کر لے۔ اس نے تجربہ کیلئے ایک طشت میں آگ اور ایک طشت میں یا قوت سرخ آپ کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے یا قوت لینا چاہا مگر فرشتہ نے آپ کا ہاتھ انگارے پر رکھ دیا اور وہ انگارہ آپ کے منہ میں دے دیا۔ اس سے زبان مبارک جل گئی اور لکنت پیدا ہو گئی۔ (قرآن مہر قلوب ص ۱۸) (تفسیر نمبر ۱۸ ص ۳۱۳)

۱۸۔ اس قطعی کا نام "قانون" تھا۔ بروایت دیگر اس کا نام "قانون" تھا۔ (ماہ ۲۰ ص ۳۰) جل میں اس قطعی کا نام "قالب" ہے۔ (ماہ ۲۰ ص ۲۶) اور ایک قول کے بموجب اس کا نام "طلیثون" تھا۔ (بین السطور ج ۱ ص ۳۴) اور اس کیساتھ جو اسرائیلی لڑ رہا تھا اس کا بعض نے "حز قیل" نام دیا ہے۔ (ماہ ۲۰ ص ۳۲)

واقعہ:

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب جوان ہو گئے تو ایک دن فرعون کے محل سے نکل کر شہر میں داخل ہوئے تو آپ نے دو آدمیوں کو آپس میں لڑتے جھگڑتے دیکھا ایک فرعون کا باورچی تھا اور دوسرا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم یعنی بنی اسرائیل سے تھا۔ فرعون کا باورچی لکڑیوں کا گٹھا اس اسرائیلی پر لا کر اسے حکم دے رہا تھا کہ وہ فرعون کے باورچی خانے تک یہ لکڑیاں لے چلے۔ اسرائیلی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مدد کے لئے پکارا آپ مدد کے لئے اس کے پاس گئے اور فرعون کے باورچی سے کہا: اس غریب آدمی پر ظلم نہ کر! لیکن وہ باز نہ آیا اور بدزبانی پر اتر آیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو ایک ایسا کھمبہ مارا کہ ایک ہی مکہ سے اس کا دم نکل گیا اور وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔ (روح البیان۔ قرآن مہر قلوب ص ۲۰)

۱۹۔ یہ حادثہ شہر مصیٰ حابین یا عین القفس میں پیش آیا تھا۔ اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ وہ گاؤں تھا جس میں فرعون رہتا تھا اور یہ گاؤں مصر سے دو فرسخ دوری پر تھا۔ (ماہ ۲۰ ص ۳۲)

۳۰۔ اس قبلی کی لاش کو آپ نے ریت میں دفن کر دیا تھا۔ (طہ لیس ص ۳۷)

۳۱۔ اس وقت آپ کی عمر شریف بارہ سال کی تھی۔ (عزہ لیس ص ۳۷)

برداشت دیگر اس وقت آپ کی عمر تیس سال کی تھی۔ (طہ لیس ص ۳۷)

۳۲۔ فرعونین کو جب معلوم ہوا کہ اس قبلی کا قاتل موسیٰ علیہ السلام ہیں تو

قبلی سرداروں نے فرعون سے مطالبہ کیا کہ موسیٰ علیہ السلام کو قتل کے بدلے میں قتل

کیا جائے۔ فرعون نے آپ کے قتل کا حکم جاری کر دیا۔ اس محفل میں ایک شخص

جس کا نام حزقیل تھا موجود تھا اور وہ پردہ آپ پر ایمان لا چکا تھا۔ اس نے موسیٰ

علیہ السلام کو خبر دی کہ آپ کے قتل کا حکم دربار فرعون سے جاری ہو چکا ہے۔ بہتر

ہے کہ آپ کسی اور جگہ چلے جائیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بے سرو سامان مدین کی

طرف روانہ ہو گئے۔ (طہ لیس ص ۳۷)

اس کا نام بعض نے سمعان، بعض شمعون، بعض جبر اور بعض نے

حبیب کہا ہے۔ (طہ لیس ص ۳۷)

۳۳۔ آپ نے دس سال تک حضرت شعیب علیہ السلام کی بکریاں چرائیں۔

(طہ لیس ص ۳۷، عزہ لیس ص ۳۷)

۳۴۔ ان بکریوں کی تعداد بارہ ہزار تھی۔ (طہ لیس ص ۳۷)

۳۵۔ آپ کی زوجہ محترمہ جو حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادی تھیں ان کے

نام سے متعلق کئی اقوال ہیں

(۱) صفورا

(۲) صفوریا

(۳) بعض نے صفیرا (۴) اور بعض نے صفراء کہا ہے۔ (طہ لیس ص ۳۷)

۳۶۔ وہ درخت عناب یا عوج کا تھا۔ عوج ایک خاردار درخت ہے جو

جنگلوں میں پایا جاتا ہے۔ (جس کو ہندی میں پیری کہتے ہیں)

(عزہ لیس ص ۳۷، طہ لیس ص ۳۷)

واقعہ:

حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس دس برس تک رہے اور

پھر حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی کا نکاح حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کر دیا۔

عرس کے بعد آپ حضرت شعیب علیہ السلام سے اجازت لیکر اپنی والدہ سے ملنے

کے لئے مصر کی طرف روانہ ہوئے آپ کی بیوی بھی ساتھ تھی۔ راستے میں جب

کہ آپ رات کے وقت ایک جنگل میں پہنچے تو راستہ گم ہو گیا۔ اندھیری رات

تھی سردی کا موسم تھا اس وقت آپ نے جنگل میں دور ایک چمکتی ہوئی آگ

دیکھی اور بیوی سے فرمایا تم یہاں ٹھہرو میں نے وہ دور آگ دیکھی ہے میں

وہاں جاتا ہوں شاید وہاں سے کچھ خبر ملے اور تمہارے تاپنے کے لئے کچھ آگ

بھی لاسکوں۔ چنانچہ آپ اپنی بیوی کو وہیں بٹھا کر اس آگ کی طرف چلے اور

جب اس کے پاس پہنچے تو ایک سرسبز و شاداب درخت دیکھا جو لاپرسہ نیچے تک

نہایت ہی درخشاں تھا اور آپ جتنا اس کے قریب جاتے ہیں وہ دور ہو جاتا ہے اور

جب ٹھہر جاتے ہیں تو قریب ہو جاتا ہے آپ اس نورانی درخت کے اس عجیب

حال کو دیکھ رہے تھے کہ درخت سے آواز آئی۔ اے موسیٰ! میں سارے

جہانوں کا رب اللہ ہوں تم بڑے پاکیزہ مقام میں آگئے ہو اپنے جوتے اتار ڈالو۔

تجھے جو وحی ہوتی ہے کان لگا کر سنو! میں نے تجھے پسند کیا۔ (عزہ لیس ص ۳۷)

۷۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے دوبار کلام فرمایا۔ (طہ لیس ص ۳۷)

اور کلام کے دوران اللہ تعالیٰ نے آپ سے ایک لاکھ چوبیس ہزار باتیں کیں۔

(عزہ لیس ص ۳۷)

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار مقام پر آپ سے کلام فرمایا۔

(نور الباسم ص ۳۳)

۲۸۔ آپ نے اپنے ہر جزو بدن سے کلام خداوندی کو ساعت کیا اور قوت سامع ایسی عام ہوئی کہ تمام جسم اللہ ہی کا بن گیا۔

(عزیز الرحمن ص ۳۳، نور الباسم ص ۳۳)

۲۹۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام طور سینا پر گئے تھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ جو تیاں اتار دو اس وقت آپ کی جوتیاں مردہ گدھے کے چڑے کی تھیں۔

(الکافی ص ۱۶۹، ابن کثیر ص ۱۰۶)

۳۰۔ پہلی بار جس رات کو آپ کلام ربانی سے مشرف ہوئے وہ جمعہ کی رات تھی۔

۳۱۔ جب آپ کلام ربانی و تجلی الہی سے مشرف و ممتاز ہوئے اس وقت آپ کے ساتھ جبرائیل علیہ السلام تھے لیکن جو اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا وہ انہوں نے کچھ نہ سنا۔

(نور الباسم ص ۳۳، معجم البیروت ص ۲۲)

۳۲۔ بعض مفسرین نے کہا ہے وہ سینا پہاڑ تھا جس کو طور سینا سے یاد کیا جاتا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ وہ زبیر نامی پہاڑ تھا جو مدین کے پہاڑوں میں سب سے بڑا تھا۔

(معجم البیروت ص ۲۲، حاشیہ ۲۰، ج ۱ ص ۳۴)

۳۳۔ ۹ روزی الحجہ یوم عرفة کو تجلی الہی سے مشرف ہوئے تھے۔

۳۴۔ اللہ تقدس و تعالیٰ نے ہاتھ کی سب چھوٹی انگلی کے نصف پور کے برابر تجلی ظاہر فرمائی تھی۔

(جلائین ص ۱۳۰)

۳۵۔ آپ کے عصا مبارک کے نام سے متعلق تین اقوال ہیں۔

(عزیز الرحمن ص ۳۳)

(ابن کثیر ص ۱۰۶)

(حاشیہ ۲۳، ج ۱ ص ۳۳، نور الباسم ص ۳۳)

(۱) مچھ

(۲) ماشا

(۳) علقین

۳۶۔ یہ عصا مبارک جنت کے درخت "آس" کی لکڑی کا تھا۔ (عزیز الرحمن ص ۳۳)

۳۷۔ روایت دیگر جنتی درخت "عوج" کی لکڑی کا تھا۔ (درع الصواب ص ۱۶)

۳۸۔ یہ عصا حضرت آدم علیہ السلام جنت سے لائے تھے۔ ان سے نخل جو تیار ہوا حضرت شعیب علیہ السلام تک پہنچا اور آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بکریاں چرانے کیلئے عطایت فرمایا۔

(عزیز الرحمن ص ۳۳، نور الباسم ص ۳۳)

۳۹۔ کہتے ہیں کہ یہی عصا قرب قیامت دلیہ الارض کی صورت میں ظاہر ہوگا۔

(ابن کثیر ص ۱۰۶)

۴۰۔ اس کی لمبائی آپ کے قدم کے برابر دس ہاتھ تھی۔

(عزیز الرحمن ص ۳۳)

۴۱۔ بقول دیگر اس کی لمبائی بارہ ہاتھ تھی۔ (درع الصواب ص ۱۶، نور الباسم ص ۳۳)

۴۲۔ اس مبارک عصا کے اوپر کی جانب دو شاخیں تھیں جو تاریکی میں دو

مشعلوں کی طرف جلتی تھیں۔ (عزیز الرحمن ص ۳۳)

۴۳۔ اس عصا مبارک کی خصوصیات مذکور بذیل ہیں

(۱) جب آپ سفر میں ہوتے تو یہ عصا آپ سے بانٹیں کرتے کرتے چلتا۔

(۲) جب آپ کو بھوک لگتی اور کوئی چیز کھانے کو نہ ہوتی تو عصا کو

زمین پر مارتے اس سے ایک دن کا کھانا نکل آتا۔

(۳) جب آپ کو پیاس لگتی تو اسکو زمین پر نصب کرتے اس سے پانی ابھنا

شروع ہو جاتا۔

(۴) جب کنوئیں سے پانی کھینچنے کی نوبت آتی تو یہ عصا ڈول کا کام دیتا اور

اٹھایا ہو جاتا جتنی اس کنوئیں کی گہرائی ہوتی۔ اوپر کی دو شاخیں ڈول کی طرح بن

جاتیں

(۵) جب آپ کو پھل تناول فرمانے کی خواہش ہوتی تو اس کو زمین میں گاڑ

دیتے یہ درخت بن جاتا پتے نکل آتے پھر پھل آ جاتا۔

(۶) شب دیکور میں اس سے روشنی پھوٹ نکلتی۔

(۷) جب کوئی دشمن سامنے آتا تو یہ عصا خود بخود اس سے لڑتا اور غالب

آتا۔ (ماہ ۲۰ جولائی ۱۲۶۸ خ۔ الجلسہ ۱۳ ص ۳۳)

۳۱۔ آپ پر سب سے پہلے ”سانوم“ نامی شخص ایمان لایا تھا۔ یہ وہی شخص ہے جن سے آپ کے والد ماجد حضرت عمران نے صدوق بنوایا تھا کہ اس میں آپ کو رکھ کر دریا میں بہا دیں تاکہ فرعونوں کے ہاتھوں قتل ہونے سے بچ جائیں۔ سانوم جب صدوق لیکر عمران کے گھر پہنچا تو آپ کے چہرہ نورانی، آئینہ جمال الہی کو دیکھ کر اسی وقت آپ پر ایمان لایا۔ لہذا سابق الایمان یہی ہے۔ (تحریر نمبر ۱۳ ص ۱۱۳)

ایک قول یہ ہے کہ آپ پر سب سے پہلے حضرت یوشع بن نون علیہ السلام ایمان لائے۔

اکمال فی التاريخ میں ہے کہ وہ خرنیک نامی شخص تھا جس نے آپ پر ایمان لانے میں سبقت حاصل کی تھی۔ (اکمال فی التاريخ ص ۶۸)

۳۲۔ ابن زید کا قول ہے کہ یہ مقابلہ اسکندریہ میں ہوا تھا۔ (خبر مرغان ص ۴۸)

۳۳۔ یہ مقابلہ یوم عاشورہ یعنی دسویں محرم کو ہفتہ کے دن ہوا تھا۔

(خبر مرغان ص ۴۸)

۳۴۔ جادو گردوں کی تعداد بقول حضرت کعب بارہ ہزار، بقول ابن اسحاق پندرہ ہزار تھی۔ بعض نے ستر ہزار اور بعض نے اسی ہزار کی تعداد بتلائی ہے۔

(ماہ ۲۲ جولائی ۱۲۶۸ خ)

سترہ ہزار، انیس ہزار اور کچھ لوہر تیس ہزار کے بھی اقوال منقول ہیں ان میں سے ہر ایک اپنے فن میں کامل اور استاد نہایت تھا۔

۳۵۔ ان جادو گردوں میں پیش پیش چار جادو گر تھے

(۱) ساہور (۲) عاذور حلوٹ (۳) اور مصفی

(۱) بکیرپ ص ۷۹

بقول دیگر ان کے نام اس طرح ہیں

(۱) ساہور (۲) عاذور (۳) حلوٹ (۴) اور شمعون (۵) ہر بنو امیہ ص ۷۸

حضرت مقاتل کہتے ہیں کہ اس گروہ کا رئیس اعظم شمعون تھا اور ابن جریج کا قول ہے کہ اس کا نام یوحنا تھا۔

(معاہم الخریج ص ۱۸)

۳۶۔ ان اژدہوں کی تعداد ستر ہزار یا بہتر ہزار تھی۔ (ماہ ۷ جولائی ۱۲۶۸ خ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے بموجب اسی ہزار۔ انہی کی ایک دوسری روایت کے مطابق ان اژدہوں کی تعداد بارہ ہزار تھی۔

(ماہ ۲۶ جولائی ۱۲۶۸ خ)

ایک اور روایت کے بموجب پچیس ہزار تھی۔ (روح البیان ص ۲۷ ص ۹۱)

۳۷۔ آپ کا اژدہ باز درنگ کا ایک میل لمبا تھا۔ (خبر مرغان ص ۴۹)

۳۸۔ فرعون نے جب آپ سے نبوت کی نشانی طلب کی۔ تو آپ نے اپنا

عصا مبارک زمین پر ڈال دیا۔ وہ عصا ایک بڑا اژدہ بن گیا۔ اس نے اپنا ایک

جڑ زمین پر رکھا اور ایک قصر شامی کی دیوار پر اس وقت دونوں جڑوں کے

درمیان کا فاصلہ چالیس ہاتھ تھا۔ (جمع الزیادات)

بقول دیگر دونوں جڑوں کے درمیان کا فاصلہ اسی ہاتھ تھا۔

(ماہ ۱۶ جولائی ۱۲۶۸ خ۔ الجلسہ ۱۳ ص ۱۱۳ روح البیان ص ۲ ص ۱۷)

۳۹۔ ان جادو گردوں کی تعداد اسی ہزار تھی ستر ہزار تیس ہزار انیس ہزار

پندرہ ہزار اور بارہ ہزار کے بھی اقوال ہیں۔ یہ بھی مروی ہے کہ یہ ستر تھے۔ فرعون نے

ان سمجھوں کو قتل کر دلا۔ یہ لوگ صبح کے وقت کافر اور جادو گر تھے۔ اور شام کو پاکیزہ

مومن اور شہید۔ مروی ہے کہ جب یہ لوگ خدا کے سامنے سر بسجود ہوئے اور پکار

لشے کہ ہم رب العلمین یعنی موسیٰ و ہارون علیہما السلام کے پروردگار پر ایمان لائے

یہ مجھے عی میں تھے کہ خدائے پاک نے انہیں جنت دکھادی اور انہوں نے اپنی

منزلتیں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ (۱) بکیرپ ص ۷۹

۴۰۔ قوم فرعون میں سے آپ پر صرف تین خوش نصیب ایمان لائے

(۱) حضرت آسیہ زوجہ فرعون

(۲) حزقیل جنہیں مومن آل فرعون کہتے ہیں۔ بعض نے ان کا نام

حزقیل کہا ہے

(۳) مریم بنت ناموسی۔ جنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر شریف

کی نشاندہی کی تھی۔ (عالمین ص ۳۳۵) (تاریخ ہندوستان ص ۱۰۷)

۵۱۔ آپ نے حکم الہی دریا پر اپنا عصا مارا تو بارہ راستے پیدا ہو گئے۔ (جو تکہ بنی اسرائیل کے بارہ گروہ تھے) جن کے درمیان پانی دیواروں کی طرح کھڑا ہو گیا اور آناٹا آفتاب نے زمین کو خشک کر دیا۔ (تفسیر نمبر ۱۰ ص ۲۲۰)

۵۲۔ جو بارہ راستے بنے ان میں سے ہر ایک کی فراخی چھ میل تھی۔

(تفہیمات خراج نظام الدین ص ۱۸۲)

۵۳۔ جب بنی اسرائیل کے ایک گروہ نے کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام ہمیں خبر نہیں کہ ہمارے دوسرے ساتھی زندہ ہیں یا ڈوب گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے ان پانی کی دیواروں پر لاشی ماری جس سے ان آبی دیواروں میں جالی کے مثل روشن دھن دھن بن گئے اور بنی اسرائیل کی ہر جماعت ان راستوں میں ایک دوسرے کو دیکھتی اور باہم باتیں کرتی گزر گئی۔ (قرآن ص ۱۰۷)

۵۴۔ یہ دریا مصر سے تین دن کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس کا طوٹنا شمال و جنوباً چار سو ساٹھ فرسخ ہے اور عرض صرف ساٹھ فرسخ۔ جہاں بنی اسرائیل پار ہوئے تھے وہاں عرض بہت تھوڑا تھا یعنی صرف چار فرسخ۔ (تفسیر نمبر ۱۰ ص ۲۲۰)

۵۵۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو دریا پار کرنے کا حکم دیا تو یہ لوگ خوف زدہ ہوئے کہ کہیں ہم ڈوب نہ جائیں۔ چنانچہ سب سے پہلے یوشع علیہ السلام نے اپنا گھوڑا ڈالا۔ ان کے پیچھے حضرت ہارون علیہ السلام۔ جب اسرائیلیوں نے انکو گزرتے دیکھا تو یہ بھی دریا میں چل دیئے۔ اور سب سے پیچھے حضرت موسیٰ علیہ السلام داخل ہوئے۔ (تفسیر نمبر ۱۰ ص ۲۲۰)

۵۶۔ سامری کا نام موسیٰ بن ظفر تھا۔ (تاریخ ہندوستان ص ۲۶۵)

یا اس کا نام مجی تھا۔

(تفسیر نمبر ۱۰ ص ۲۲۰)

بنی اسرائیل کی کتابوں میں ہے کہ سامری کا نام ہارون تھا۔ (ابن کثیر ص ۱۳۶)

۵۷۔ سامری کی پرورش جبرائیل نے کی تھی۔ واقعہ یوں ہے کہ سامری کی والدہ بدکاری کی وجہ سے حاملہ ہو گئی جب وقت ولادت قریب آیا تو پہاڑ پر چلی گئی۔ اور وہاں بچے کو جن کر آگئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس بچے کی پرورش کا انتظام اس طرح فرمایا کہ جبرائیل کو حکم دیا تم اسکی پرورش کرو۔ چنانچہ جبرائیل اس کو اپنی تین انگلیاں چٹاتے تھے۔ ایک انگلی سے شہد۔ دوسری سے گھٹا اور تیسری سے دودھ نکالتا تھا۔ (تاریخ ہندوستان ص ۲۶۵)

۵۸۔ اس نے تین دن میں پچھڑا بنا کر لیا تھا۔ (الکافی ص ۱۰۷)

۵۹۔ سامری ایک سنار تھا۔ اور زرگری میں اسے مہارت وید طولی حاصل تھا۔

یہ منافقت سے ایمان لاکر اسرائیلیوں کیساتھ تھا۔ اس کے پاس حضرت جبرائیل کے گھوڑے کی ٹاپ کی خاک تھی جو اس نے فرعونوں کے غرق کے وقت دریا سے اٹھا لیا تھا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام تیس دن کے وعدہ پر توبہ لینے کے لئے کوہ طور پر گئے ہوئے تھے۔ تیس دن کی میعاد گزر جانے کے بعد تک جب آپ کی واپسی نہ ہوئی تو اسرائیلیوں میں کھلبلی مچ گئی۔ سامری کو اچھا موقع ملا اس نے اسرائیلیوں سے کہا: موسیٰ علیہ السلام تمہاری طرح بشر ہیں۔ صرف طلسماتی عصا کی وجہ سے یہ مجھے دکھاتے ہیں اور تم سے بڑھ گئے ہیں۔ میں تمہارے لئے اس عصا سے بھی زیادہ عجیب تر طلسم بنا دوں۔ چنانچہ اس نے بنی اسرائیل سے وہ تمام زیور و جواہرات جو مصر سے چلتے وقت بنی اسرائیل فرعونوں سے عاریت کے طور پر مانگ لائے تھے لے لیا۔ سامری نے سونا گلا کر ایک نہایت ہی خوبصورت پچھڑا تیار کر دیا۔ جو اہرات و یا قوت کو اس پچھڑے کی آنکھ، کان، زانوں اور قدم پر نہایت ہی قریب سے جڑ دیا اور جبرائیل گھوڑے کی زیر قدم خاک کو اس کے منہ میں ڈال دیا۔ جس سے اس میں آواز اور جنبش پیدا ہو گئی اسکی ناک میں کچھ سوراخ اس طرح

رکھے کہ جب ان میں ہوا داخل ہوتی تو اس سے پھڑے کی آواز کی طرح آواز پیدا ہوتی تھی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ اسب جرائیل کی خاک زیر قدم ڈالنے سے زندہ ہو کر پھڑے کی طرح بولتا تھا اور حرکت بھی کرتا تھا۔ پھر سامری نے بنی اسرائیل کو اس کی پرستش شروع کرا دی۔

(تفسیر نمبر ۱۵ ص ۳۲۹-۳۳۰)

۶۰۔ اس پھڑے کا نام بھوت تھا۔

(۱) کنیر پ ۵۵ ص ۵۷

۶۱۔ چالیس دن۔

۶۲۔ ان بنی اسرائیلیوں کی تعداد بارہ ہزار تھی جنہوں نے پھڑے کی پرستش نہ کیا اور حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ مرکز استقامت پر ثابت و مستقیم تھے۔

(قرآن مرقان پ ۳۷ ص ۳۷۰-۳۷۱ تفسیر نمبر ۱۵ ص ۳۳۰)

۶۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو سامری سے ملاقات، مکالمات اور خرید و فروخت کلی طور پر ممنوع قرار دیا اس سے کسی کا چھوٹا بھی حرام قرار دیا۔ اگر اتفاقاً کوئی اسے چھو جاتا تو دونوں شدید بخار میں مبتلا ہو جاتے۔ سامری جنگل میں یہی شور مچاتا پھر تاک کوئی چھو نہ جاتا۔ وحشیوں اور درندوں میں زندگی کے دن نہایت تلخی و حسرت میں گزارتا تھا۔

(قرآن مرقان پ ۳۷ ص ۳۷۱)

۶۴۔ وہ مرتد بنت ناموسی نامی عورت تھی۔

(طالعین ۳۷ ص ۳۷۱ قرآن مرقان پ ۳۷ ص ۳۷۱)

۶۵۔ اس عورت نے کہا کہ میں یوسف علیہ السلام کی قبر شریف کا پتہ بتاؤں گی لیکن آپ مجھ سے عہد کر لیں کہ میں جو مانگوں سو پاؤں گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

کچھ تامل کیا۔ وحی آئی کہ اے موسیٰ اس سے عہد کر لو۔ چنانچہ آپ نے عہد فرمایا۔ بڑھیا بولی: میں چاہتی ہوں کہ بہشت بریں میں آپ کیساتھ رہوں۔

آپ نے جنت میں اپنی رفاقت اسے عطا فرمادی۔ اس نے یوسف علیہ السلام کی قبر کی نشاندہی کی۔ اور موسیٰ علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کی نعش مبارک کو ساتھ لیکر

راستہ طے فرمایا۔

(تفسیر نمبر ۱۵ ص ۳۲۹)

(ماہیہ ۸ ص ۳۲۲)

اس ضعیفہ کی عمرات ہوسال ہوئی۔

۶۶۔ من و سلویٰ میدان تیرے میں نازل ہوتا تھا۔

(تفسیر نمبر ۱۵ ص ۵۵ ص ۵۵ قرآن مرقان پ ۳۷ ص ۳۷۱)

اس میدان کا طول تیس میل اور عرض نو فرسخ تھا۔

(ماہیہ ۸ ص ۳۲۲)

بقول دیگر بارہ کوس کا تھا

(تفسیر نمبر ۱۵ ص ۳۲۲)

اور یہ میدان تیرے معرود شام کے درمیان واقع ہے۔

۶۷۔ ”من“ شبنم ہے جو صبح کو گرتی تھی اور جم کر برف کی طرح سفید، لذت

میں تھی اور شہد کی بجون کی طرح ہوتی تھی اور ”سلویٰ“ ایک دریا کی پرندہ کا نام

ہے جس کا قد چھوٹے مرغ کے برابر اور اسکا گوشت نہایت ہی لذیذ و زور مضاعف

ہے۔ طبیبوں کی اصطلاح میں اس کو ”قیل الرعد“ کہتے ہیں کیونکہ یہ بادلوں کی

گرج سن کر مر جاتا ہے۔

(تفسیر نمبر ۱۵ ص ۳۲۲)

بعض کہتے ہیں کہ ”من“ گوند کی قسم کا تھا۔ حضرت قنودہ کہتے ہیں اولوں کی

طرح کا اور یحییٰ بن انس کا قول ہے شہد جیسی چیز تھی۔ جس میں پانی ملا کر پیتے تھے۔

حضرت شعی فرماتے ہیں ایہ شہد اس من کا ستر ہواں حصہ ہے۔ اور ”سلویٰ“ ایک قسم

کا پرندہ ہے جو چڑیا سے کچھ بڑا ہوتا تھا سرخی مائل رنگ کا۔ بعض نے کہا ہے کہ تر کے

برابر تھا۔

(۱) کنیر پ ۵۵ ص ۵۷

بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ پکا ہوا نازل ہوتا تھا۔

(ماہیہ ۸ ص ۳۲۲)

۶۸۔ ”من“ صبح صادق سے آفتاب نکلنے تک نازل ہوتا تھا۔

(تفسیر نمبر ۱۵ ص ۳۲۲ کنیر پ ۵۵ ص ۵۷)

اور ”سلویٰ“ بعد عصر نازل ہوتا تھا۔

(تفسیر نمبر ۱۵ ص ۳۲۲)

۶۹۔ ”من“ ہر شخص کے لئے روزانہ ایک صاع تقریباً چار سیر کے برابر نازل

ہوتا تھا

(تفسیر نمبر ۱۵ ص ۳۲۲ قرآن مرقان پ ۳۷ ص ۳۷۱)

اور سلویٰ ایک میل کی لمبائی چوڑائی میں ایک نیزے کے برابر اونچا ڈھیر

ہو جاتا تھا

(۱) کنیر پ ۵۵ ص ۵۷

بنی اسرائیلیوں کی تعداد چھ لاکھ تھی۔

(ماہیہ ۸ ص ۳۲۲)

۷۰۔ ”من وسلوئی“ یہ دونوں چیزیں ہفتہ کے دن بالکل نہ نازل ہوتیں۔ اس کے بدلے جمعہ کے دن دو گنا نازل ہوتیں اور حکم تھا کہ ہفتہ کیلئے بھی حسب ضرورت جمع کر لیں۔
 ۷۱۔ ”من وسلوئی“ چالیس سالوں تک نازل ہوتا رہا۔ (تفسیر نمبر ۵۴ ص ۵۴)
 ۷۲۔ یہ سنگ مرمر تھا چار گز مربع یعنی ایک گز لمبا اور ایک گز چوڑا۔ ہر طرف سے تین تین چشے یعنی کل بارہ چشے چھوٹ نکلتے تھے۔ (تفسیر نمبر ۵۵ ص ۵۵ تا ۵۶ ص ۵۶)
 ۷۳۔ بردایت دیگر یہ پتھر دس دس ہاتھ لمبا چوڑا تھا۔ (تفسیر نمبر ۵۶ ص ۵۶)
 ۷۴۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ پتھر بھی عصا کی طرح جنتی تھا جس کو حضرت آدم علیہ السلام اپنے ہمراہ لائے تھے اور انبیاء کرام میں منتقل ہوتا ہوا حضرت شعیب علیہ السلام تک پہنچا۔ انہوں نے عصا کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ پتھر بھی عنایت فرمایا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ وہی پتھر تھا کہ ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام کپڑے اتار کر غسل فرما رہے تھے کہ بنحکم الہی یہ پتھر آپ کے کپڑے لٹک بھاگا تھا۔ بخشورہ جبرائیل اس کو آپ نے اپنے ساتھ رکھ لیا تھا۔ (تفسیر نمبر ۵۷ ص ۵۷ تا ۵۸ ص ۵۸)
 ۷۵۔ اس مقتول کا نام عاتیل تھا۔ (تفسیر نمبر ۵۸ ص ۵۸ تا ۵۹ ص ۵۹)
 ۷۶۔ بردایت دیگر اس کا نام عاتیل تھا۔ (تفسیر نمبر ۵۸ ص ۵۸)
 اس کا واقعہ یوں ہے کہ فیض بہت ہی مالدار اور لاؤ لود تھا۔ اس کے چچا زاد بھائی نے بطبع درایت اس کو قتل کر کے دوسری بستی کے دروازے پر ڈال دیا۔ اور خود صبح کو اس کے خون کا مدعی بن کر موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں آیا اور بستی والوں پر خون کا دعویٰ کر کے ان سے خون بہا یعنی جان کا بدلہ مانگا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس بستی والوں سے دریافت فرمایا تو انہوں نے صاف انکار کیا۔ لوگوں نے آپ سے درخواست کی کہ آپ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ حقیقت حال ظاہر فرمائے۔ آپ نے دعا فرمائی تو اس پر حکم آیا کہ ایک گائے ذبح کر کے اس کا کوئی حصہ مقتول پر ماریں وہ زندہ ہو کر قاتل کا نام بتا دیگا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا وہ بنحکم الہی زندہ ہوا۔ اس نے

اپنے چچا زاد بھائی کو بتایا کہ اس نے مجھے قتل کیا۔ (تفسیر نمبر ۵۸ ص ۵۸)
 ۷۵۔ اس گائے کا نام ”مہ بہہ“ تھا۔ (تفسیر نمبر ۵۸ ص ۵۸)
 ۷۶۔ اس مچھلی کی لمبائی ایک گز سے زیادہ اور چوڑائی ایک بالشت تھی۔ (تفسیر نمبر ۵۸ ص ۵۸)
 ۷۷۔ اس مچھلی کا حلیہ اس طرح تھا کہ صرف ایک آنکھ تھی اور آدھا سر۔ دونوں جانب کانٹے اور بڑی تھی۔ اس مچھلی کی نسل اب تک باقی ہے۔
 ۷۸۔ آپ کو نو معجزے عطا ہوئے تھے۔ (تفسیر نمبر ۵۸ ص ۵۸)
 ۷۹۔ آپ کا انتقال مقام تہ میں ہوا۔ (تفسیر نمبر ۵۸ ص ۵۸ تا ۵۹ ص ۵۹)
 ۸۰۔ ثنابی فرماتے ہیں آپ کی عمر شریف ایک سو بیس سال ہوئی۔ (تفسیر نمبر ۵۸ ص ۵۸)

حضرت ہارون علیہ السلام سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت ہارون علیہ السلام کے والد کا نام کیا ہے؟
- ۲۔ حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیا رشتہ تھا؟
- ۳۔ حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑے تھے یا چھوٹے؟
- ۴۔ شب معراج میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ہارون علیہ السلام کو کس آسمان میں دیکھا تھا؟
- ۵۔ حضرت ہارون علیہ السلام کی ریش مبارک کی طوالت کتنی ہے؟
- ۶۔ حضرت ہارون علیہ السلام کا انتقال کس جگہ ہوا؟
- ۷۔ حضرت ہارون علیہ السلام کا انتقال، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے انتقال سے پہلے ہوا تھا یا بعد میں؟
- ۸۔ حضرت ہارون علیہ السلام کے جنازے میں ہارون نامی کتنے افراد شریک تھے؟
- ۹۔ حضرت ہارون علیہ السلام کی عمر کتنی ہوئی؟

حضرت ہارون علیہ السلام سے متعلق جوابات

- ۱۔ آپ کے والد ماجد کا نام نبی اکرم ارمی عمران ہے۔ (الافغان ج ۲ ص ۷۷)
- ۲۔ آپ موسیٰ علیہ السلام کے حقیقی بھائی تھے۔ ایک قول کے مطابق علاقائی بھائی اور ایک قول کے بموجب اخیانی بھائی تھے۔ (الافغان ج ۲ ص ۷۷)
- ۳۔ آپ، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک سال بڑے تھے۔ (الافغان ج ۲ ص ۷۷)
- ۴۔ شب معراج میں سید عالم ﷺ نے آپ کو پانچویں آسمان میں دیکھا۔ (الافغان ج ۲ ص ۷۷)
- ۵۔ قصہ معراج سے متعلق بعض احادیث کریمہ میں آیا ہے کہ جب سیاح لا مکان سید الانس والجان علیہ التحیہ والثناء پانچویں آسمان پر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہاں حضرت ہارون علیہ السلام موجود ہیں۔ جن کی ریش مبارک آدھی سیاہ آدھی سفید ہے اور اتنی لمبی کہ پورے سینے کو عبور کر کے ناف تک پہنچی ہوئی ہے۔ (الافغان ج ۲ ص ۷۷)
- ۶۔ آپ کا انتقال میدان حنیہ میں ہوا جو شام اور مصر کے درمیان واقع ہے۔ (حاشیہ ۱۱، ج ۱ ص ۱۰)
- ۷۔ آپ کا انتقال حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وصال حق سے ایک سال قبل ہوا۔ (نور کبریا ج ۱ ص ۷۷، حاشیہ ۱۱، ج ۱ ص ۱۰)
- ۸۔ آپ کے جنازے میں ہارون نامی چالیس ہزار آدمی شریک تھے۔ (نور کبریا ج ۱ ص ۷۷)
- ۹۔ آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک سال قبل پیدا ہوئے اور ایک سال قبل ہی وصال فرما گئے۔ (الافغان ج ۲ ص ۷۷)
- (اس حساب سے آپ کی عمر شریف حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر سے برابر ہوئی)
- اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر شریف ایک سو بیس سال ہے۔ (الافغان ج ۲ ص ۷۷)

حضرت خضر علیہ السلام سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت خضر علیہ السلام کا اصلی نام اور کنیت کیا ہے۔؟
- ۲۔ حضرت خضر علیہ السلام کا شجرہ نسب کیا ہے۔؟
- ۳۔ حضرت خضر علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پہلی ملاقات کیوں اور کیسے ہوئی۔؟
- ۴۔ حضرت خضر علیہ السلام سے موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات کس جگہ ہوئی تھی۔؟
- ۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کس حال میں ملے۔؟
- ۶۔ دریا کے دوسری جانب کشتیاں چھینے والے بادشاہ کا نام کیا تھا۔؟
- ۷۔ حضرت خضر علیہ السلام نے بادشاہ کے خوف سے کشتی کے کتنے تختے اکھاڑے تھے اور کس چیز سے۔؟
- ۸۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جس بچے کو قتل کیا تھا اس کا نام کیا تھا۔؟
- ۹۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جن دو بچوں کے مکان کی گرتی ہوئی دیوار کو سیدھی فرمایا تھا اس کا نام کیا تھا۔؟
- ۱۰۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جس دیوار کو سیدھی فرمایا تھا یہ دیوار کس گاؤں میں تھی۔؟
- ۱۱۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جس دیوار کو سیدھی فرمایا تھا اس کی لمبائی، چوڑائی اور اونچائی کتنی تھی۔؟
- ۱۲۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جس دیوار کو سیدھی فرمایا تھا اس میں کیا کیا چیزیں مدفون تھیں۔؟

حضرت خضر علیہ السلام سے متعلق جوابات

- ۱۔ آپ کا نام بلیا بن مکران اور کنیت ابو العباس ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ بنی اسرائیل میں سے ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ آپ شاہزادے ہیں۔ آپ نے دنیا ترک کر کے زہد اختیار فرمایا۔
- ۲۔ حضرت نوح علیہ السلام تک آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے۔
- ۳۔ بلیا بن بن مکران بن قاتع بن عامر بن شامخ بن ارقد بن سام بن نوح۔
- ۴۔ (ابن کثیر ص ۱۶)
- ۵۔ حضرت ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضرت موسیٰ بن ایک دن بنی اسرائیل کو خطبہ دے رہے تھے۔ اس دوران آپ سے سوال ہوا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے۔؟ آپ نے جواب دیا "میں"۔ اسی وقت وہی آنی کہ اے موسیٰ! مجمع البحرین میں میرا ایک بندہ ہے جو تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: پروردگار! میں اس تک کیسے پہنچ سکتا ہوں۔ حکم ہوا کہ اپنے ساتھ ایک مچھلی لے لو۔ جہاں وہ مچھلی کھو جائے وہیں وہ مل جائیں گے۔ حکم پاتے ہی اسی وقت حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کو ہمراہ لیکر مجمع البحرین کی طرف روانہ ہو گئے۔
- ۶۔ اور فرمایا کہ میں اپنی کوشش جاری رکھوں گا یہاں تک کہ وہاں پہنچ جاؤں۔
- ۷۔ خدا نے مدد فرمائی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کو پالیا اور ان سے فرمایا کہ میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں تاکہ آپ کے علم سے میں بھی کچھ مستفید ہوں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جواب دیا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر کئی ایسی باتیں دیکھیں گے کہ آپ ان پر صبر نہ کر سکیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام

نے فرمایا نہیں! میں مبرکوں کا آپ مجھے اپنے ساتھ رہنے دیجئے: حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا تو پھر میں چاہے کچھ کروں آپ میری کسی بات پر دخل نہ دید۔ فرمایا منظور ہے اور آپ ساتھ رہنے لگے۔ ایک روز دونوں چلے اور کشتی پر سوار ہوئے۔ کشتی والے نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان کر مفت بٹھالیا مگر حضرت نے اس کشتی کو ایک جانب سے توڑ دیا اور عیب دار کر دیا۔ حضرت موسیٰ یہ بات دیکھ کر بول اٹھے جناب! آپ نے کیا کیا؟ ایک غریب شخص کی جس نے بٹھالیا بھی ہمیں مفت آپ نے کشتی توڑ دی۔ حضرت خضر بولے موسیٰ! میں نہ کہتا تھا کہ آپ سے مبر نہ ہو سکے گا اور میری باتوں پر آپ دخل دینے نہ رہ سکیں گے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یہ مجھ سے بھول ہو گئی ہے آئندہ محتاط رہو گا۔ پھر چلے تو راستے میں ایک لڑکا ملا حضرت خضر نے اس لڑکے کو قتل کر ڈالا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر بول پڑے کہ اے خضر! یہ تم نے کیا کیا؟ ایک بچے کو مار ڈالا؟ حضرت خضر بولے موسیٰ! آپ پھر بول پڑے میرا اور آپ کا ساتھ مشکل ہے۔ حضرت موسیٰ فرماتے لگے ایک بار اور موقع دیجئے اب اگر بولوں تو الگ کر دیجئے گا۔ چنانچہ پھر چلے تو ایک ایسے گاؤں میں پہنچے جس گاؤں کے لوگوں نے حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہ السلام کو کھانے تک کو نہ پوچھا بلکہ انہوں نے کھانا طلب فرمایا تو لوگوں نے انکار کر دیا۔ گاؤں میں ایک شکستہ مکان کی دیوار گرنے والی تھی حضرت خضر نے اس دیوار کو اپنے ہاتھ سے سیدھا کر کے مضبوطی سے قائم کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ یہ گاؤں والے تو اتنے بخیل ہیں کہ کھانا تک دینے کو تیار نہیں اور یہ خضر اتنی شفقت پر اتر آئے ہیں کہ ان کی گرنے والی دیواریں قائم کرنے لگے ہیں یہ دیکھ کر پھر بول اٹھے اے خضر! اگر آپ چاہتے تو اس دیوار کے کھڑا کر دینے کی اجرت بھی لے سکتے تھے مگر آپ نے مفت میں کام کر دیا؟ حضرت خضر بولے موسیٰ! بس اب میری اور آپ کی جدائی ہے لیکن جدا ہونے سے پہلے ان باتوں کی حکمت بھی سنتے جائیے۔

وہ جو میں نے کشتی کو توڑ دیا تھا اس کی حکمت یہ تھی کہ دریا کے دوسرے کنارے ایک ظالم بادشاہ تھا جو ہر ثابت کشتی زبردستی چھین لیتا تھا مگر جس کشتی میں کوئی عیب ہو تا اسے نہیں چھینتا تھا کشتی والے کو اس بات کا علم نہیں تھا اگر کشتی کا کچھ حصہ نہیں توڑتا تو اس غریب کی ساری کشتی چھین جاتی۔

اور جو لڑکا میں نے مار ڈالا اس کی حکمت یہ تھی کہ اس کے ماں باپ مسلمان تھے اور یہ لڑکا بڑا ہو کر کافر نکلتا اور اس کے ماں باپ بھی اس کی محبت میں دین سے پھر جاتے تو میں نے ارادہ کر لیا کہ اس کے ماں باپ کو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر لڑکا دے اور میں نے مار ڈالا تاکہ اس کے ماں باپ اس فتنے سے محفوظ رہیں

اور جو میں نے گاؤں کی گرنے والی دیوار کو سیدھا کر دیا اس کی حکمت یہ تھی کہ وہ دیوار گاؤں کے دو جیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے اس کا خزانہ تھا اور باپ ان کا بڑا صاحب تھا تو ب کی یہ مرضی تھی کہ دونوں بچے جو ان ہو جائیں اور اپنا خزانہ آپ نکال لیں۔ یہ تھی ان باتوں کی حکمت جو آپ نے دیکھیں۔ (درجہ اولین ص ۲۱۵)

۴۔ مجمع البحرین میں۔ مجمع البحرین سے مراد وہ جگہ ہے جہاں بحیرہ فارس مشرقی اور بحیرہ روم مغربی ملتے ہیں۔ یہ جگہ نجد کے پاس مغرب کے شہروں کے آخر میں ہے۔

(ابن کثیر ص ۲۱۵)

بعض نے کہا ہے وہ بحر محیط ہے جہاں دریائے اردن اور دریائے قسطنطنیہ ملتے ہیں۔ (ماثر ۱۹ جلد ۱ ص ۲۳۸)

۵۔ آپ بزرگدی بچائے چادر میں لیٹے ہوئے تھے اس طرح کہ چادر کا ایک سر

دونوں پیروں کے نیچے دیا ہوا تھا اور دوسرا سرستلے۔ (ابن کثیر ص ۲۱۵ ج ۱ ص ۲۱۵)

۶۔ اس ظالم بادشاہ کے نام سے متعلق مختلف اقوال وارد ہیں۔

(۱) اس کا نام حلیدی تھا (۲) ہمدان بن ہمدان تھا۔ (۳) صاحب روح المعانی نے اس کا نام مفو بن الجبلد بن سعید الازدی

(۱) ابن کثیر ص ۲۱۵ (۲) ابن کثیر ص ۲۱۵ (۳) ابن کثیر ص ۲۱۵

بیان کیا ہے یہ جزیرہ اندلس میں رہتا تھا۔
(۳) اور بعض نے اس کا نام جیسود کہا ہے یہ عساکر کا بادشاہ تھا۔ (مدنی ص ۸۸)
یہ بادشاہ عیسیٰ بن اسحاق علیہ السلام کی نسل سے تھا یہی وہ بادشاہ ہے جس نے
سب سے پہلے دریا میں فساد کیا جیسا کہ زمین پر سب سے پہلے قاتل نے فساد کیا۔

(ابن کثیر ص ۸۸، شاہ ۲۳، دلائل ص ۲۵۸)

۷۔ آپ نے بسولے یا کلبازی سے اس کشتی کے ایک تختہ یا دو تختے کو اکٹھا
ڈالا لیکن باوجود اسکے پانی کشتی میں نہ آیا۔
(خزانہ اعراف ص ۲۵)

۸۔ اس بچے کا نام جیسون یا جیسون تھا۔
(دلائل ص ۲۵، ابن کثیر ص ۸۸)

یہ روایت دیگر جیسور یا جیسور تھا۔

(دلائل ص ۲۵، ابن کثیر ص ۸۸)

۹۔ ان دو بچوں کے نام اصرم اور صریم تھا۔ باپ کا نام کاش۔ (خزانہ اعراف ص ۲۵)
اور ماں کا نام دینا۔

۱۰۔ حضرت امین عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس گاؤں کا نام اظہار کیا تھا۔
(خزانہ اعراف ص ۲۵)

بعض نے اس گاؤں کا نام ابلہ کہا ہے۔
(ابن کثیر ص ۸۸)

۱۱۔ اس دیوار کی بلندی سو گز، لمبائی پانچ سو گز اور چوڑائی پچاس گز تھی۔
(شاہ ۱۳، دلائل ص ۲۵)

۱۲۔ ترندی شریف کی حدیث میں ہے کہ اس دیوار کے نیچے سونا چاندی مدفون
تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس میں سونے کی ایک تختی تھی جس
کے ایک طرف لکھا تھا۔

اس کا حال عجیب ہے جسے موت کا یقین ہو اس کو خوشی کس طرح ہوتی ہے۔
اس کا حال عجیب ہے جو قضا قدر کا یقین رکھے اس کو غصہ کیسے آتا ہے۔

اس کا حال عجیب ہے جسے رزق کا یقین ہو وہ کیوں غیب میں پڑتا ہے۔
اس کا حال عجیب ہے جسے حساب کا یقین ہو وہ کیسے غافل رہتا ہے۔
اس کا حال عجیب ہے جس کو دنیا کے زوال و تغیر کا یقین ہو وہ کیسے
مطمئن ہوتا ہے اور اس کیساتھ لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اس
تختی کے دوسری جانب لکھا تھا۔ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں
کیا ہوں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں نے خیر و شر پیدا کی۔ اس کیلئے خوشی ہے
جسے میں نے خیر کے لئے پیدا کیا اور اس کے ہاتھوں پر خیر جاری کی۔ اسکے لئے
جائی جس کو شر کے لئے پیدا کیا اور اس کے ہاتھوں پر شر جاری کی۔

(خزانہ اعراف ص ۲۵)

حضرت داؤد علیہ السلام سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مابین کتنے سال کا فاصلہ ہے؟
- ۲۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا زمانہ حضور اکرم ﷺ کی ولادت سے کتنے سال جو شتر ہے؟
- ۳۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے والد اور داؤد اکام کیا ہے؟
- ۴۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا سلسلہ نسب حضرت ابراہیم علیہ السلام تک کن واسطوں سے ہے؟
- ۵۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے جالوت کو کس طرح قتل کیا تھا؟
- ۶۔ حضرت داؤد علیہ السلام سر پر سلطنت پر کتنے سال اور کتنے سال برسر اقتدار رہے؟
- ۷۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے زرہ بنانے کا پیشہ کیوں اختیار فرمایا؟
- ۸۔ حضرت داؤد علیہ السلام روزانہ کتنے زرہ بناتا کرتے تھے؟
- ۹۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک زرہ کتنے میں بکتی تھی؟
- ۱۰۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے عقد نکاح میں کتنی بیویاں تھیں؟
- ۱۱۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے کتنے صاحبزادگان تھے؟
- ۱۲۔ حضرت داؤد علیہ السلام زور شریف کتنی آوازوں میں تلاوت کیا کرتے تھے؟
- ۱۳۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا انتقال پر ملال کس دن ہوا؟
- ۱۴۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے جنازے میں کتنے علماء شریک تھے؟
- ۱۵۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی عمر کتنی ہوئی؟

حضرت داؤد علیہ السلام سے متعلق جوابات

- ۱۔ آپ کے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مابین پانچ سو انہتر (۵۶۹) بروایت دیگر پانچ سو تالیسی (۵۷۹) سال کا فاصلہ ہے۔ (حاشیہ ۸۰ ص ۲۴۶)
- ۲۔ آپ کا زمانہ، نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی ولادت با سعادت سے ایک ہزار آٹھ سو (۱۸۰۰) سال جو شتر ہے۔ (مدن النبوة ص ۲۳)
- ۳۔ آپ کے والد ماجد کا نام ایثا۔ اور دادا محترم کا نام نامی اسم گرامی عوبد بن باعر ہے۔
- ۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام تک آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے۔
داؤد بن ایثا بن عوبد بن باعر بن سلوٰن بن عثون بن قحی بن یارب بن رام بن خضر بن فارص بن یہودا بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ۔ (الانسان ص ۲۸)
- ۵۔ حضرت شموئل علیہ السلام نے بنیامین بن یعقوب علیہ السلام کے خاندان سے ایک شخص طاوت کو بنی اسرائیل کا بادشاہ منتخب فرمایا۔ طاوت نے بنی اسرائیل میں سے ستر ہزار جوان منتخب کئے اور طاوت سے مقابلہ کیلئے بیت المقدس روانہ ہوئے حضرت داؤد علیہ السلام کے والد ایثا بھی طاوت کے لشکر میں تھے اور ان کے ساتھ ان کے تمام فرزند بھی۔ حضرت داؤد علیہ السلام ان سب میں چھوٹے اور بیمار تھے۔ جب طاوت کے ساتھ مقابلہ ہوا اور طاوت نے بنی اسرائیل سے اپنا مقابل طلب کیا تو بنی اسرائیل اس کی قوت و جسامت دیکھ کر گھبرائے۔ کیونکہ وہ بڑا جابر، قوی، شر زور، عظیم الجثہ اور قد آور تھا۔ طاوت نے اپنے لشکر میں اعلان کیا کہ جو شخص طاوت کو قتل کرے میں اپنی بیٹی اس کے نکاح میں دوں گا اور نصف ملک بھی۔

کسی نے بھی اس اعلان کا جواب نہ دیا تو طاوت نے اپنے نبی حضرت شموئیل علیہ السلام سے عرض کیا کہ بارگاہ الہی میں دعا کریں۔ آپ نے دعا کی تو بتایا گیا حضرت داؤد علیہ السلام طاوت کو قتل کریں گے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے اسے قبول فرمایا اور طاوت کی طرف روانہ ہو گئے۔ صف قتال قائم ہوئی۔ آپ دست مبارک میں فلاخن (پتھر پھینکے کا آلہ) لے کر مقابل ہوئے۔ طاوت باوجود غرہ ہونے کے ڈر گیا اور اس کے دل میں آپ کو دیکھ کر دہشت پیدا ہوئی۔ مگر اس نے باتیں بہت مستحکم نہ کیں۔ اور آخر وقت تک ڈینگیں ہانکتا رہا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے فلاخن میں پتھر رکھ کر پوری قوت کے ساتھ فلاخن کو چکر دیا پھر نشانہ بنا کر طاوت کی پیشانی پر مارا وہ پتھر قہر الہی بن کر اس کی پیشانی کو توڑتا ہوا پیچھے سے نکل گیا۔ اور طاوت وہیں ڈیر ہو گیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے طاوت کی لاش کو لا کر طاوت کے سامنے ڈال دیا۔ تمام بنی اسرائیل خوش ہوئے۔ طاوت نے حسب وعدہ آدمی سلطنت حضرت داؤد علیہ السلام کو دیدی اور اپنی بیٹی کا نکاح بھی آپ کے ساتھ کر دیا۔

۶۔ طاوت کی وفات کے بعد بنی اسرائیل نے طاوت کے سارے خزانے بخشی آپ کے حوالے کر دیئے۔ تمام ملک پر آپ کی سلطنت قائم ہوئی۔ اور ستر سال تک آپ سر پر آراء سلطنت پر متمکن رہے۔ واضح رہے کہ قتل طاوت کے بعد طاوت نے حسب وعدہ آدمی سلطنت آپ کو دیدی تھی۔ اس کے چالیس سال بعد طاوت کی وفات ہوئی۔

بروایت دیگر چالیس سال تک آپ کی حکمرانی رہی۔

(الاسقان ج ۲ ص ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰)

۷۔ اس کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ منتخب ہوئے تو آپ کا طریقہ کار یہ تھا کہ آپ لوگوں کے حالات کی جستجو کیلئے اس طرح نکلتے کہ لوگ آپ کو نہ پہچانیں۔ جب کوئی ملتا اور آپ کو نہ پہچانتا تو آپ اس سے

دریافت کرتے کہ داؤد کیسا شخص ہے؟ سب لوگ آپ کی تعریف کرتے۔ ایک دن اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بصورت انسان بھیجا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے اس سے بھی حسب عادت یہی سوال کیا کہ داؤد کیسا شخص ہے؟ فرشتہ نے کہا: داؤد ہیں تو بہت ہی اچھے آدمی۔ کاش ان میں ایک خصلت نہ ہوتی۔ اس پر آپ متوجہ ہوئے اور فرمایا: بندہ خدا وہ کوئی خصلت ہے۔؟ فرشتہ نے کہا: وہ اپنا اور اپنے اہل و عیال کا خرچ بیت المال سے لیتے ہیں۔ یہ سن کر آپ کے خیال میں آیا کہ اگر میں بیت المال سے وظیفہ نہ لوں تو بہتر ہے۔ اس لئے آپ نے بارگاہ الہی میں دعا کی کہ میرے لئے کوئی ایسا سبب کر دے جس سے میں اپنے اہل و عیال کا گزارہ کروں اور بیت المال سے مجھے بے نیازی ہو جائے۔ آپ کی یہ دعا مستجاب ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے لوہے کو نرم کیا اس طرح کہ لوہا آپ کے دست مبارک میں آکر مثل موم یا گوندھے ہوئے آٹے کے ہو جاتا۔ اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر آگ کے، بغیر ٹھوگے پیٹے بنا لیتے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو صنعت زرہ سازی کا علم دیا آپ روزانہ زرہ بناتے تھے۔

۸۔ آپ روزانہ ایک زرہ بنایا کرتے تھے۔ (عزرائیل ص ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰)

۹۔ آپ کی ایک زرہ چار ہزار میں بکتی تھی۔ (عزرائیل ص ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰)

بروایت دیگر وہ چھ ہزار میں بکتی تھی۔ دو ہزار اپنے اہل و عیال پر خرچ فرماتے اور چار ہزار فقراء و مساکین اور لوگوں کو کھلانے پلانے میں صرف کرتے۔

۱۰۔ آپ کی نالوے بیویاں تھیں۔ (عزرائیل ص ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰)

بقول دیگر سو بیویاں تھیں۔ (الاسقان ج ۲ ص ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰)

۱۱۔ آپ کے انیس صاحبزادے تھے۔ (تفسیر ص ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰)

حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

آپ کے بارہ فرزند اور چند تھے۔ (الاسقان ج ۲ ص ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰)

۱۲۔۔۔ آپ خوش الحانی کے ساتھ زیور شریف کو ستر آوازوں میں تلاوت فرمایا کرتے تھے۔
(البدیع ج ۲ ص ۸۷)

۱۳۔۔۔ حضرت حسن فرماتے ہیں:

آپ نے ہمد کے دن عالم وصال کی طرف ار تھال فرمایا۔
اور عام سدی کا قول ہے:

ہفتہ کے دن آپ نے اپنی جان، جان آفریں کے پردی۔

(البدیع ج ۲ ص ۸۷)

۱۴۔۔۔ آپ کے جنازہ مبارک کے ساتھ چالیس ہزار علمائے رہمیں تھے۔

(البدیع ج ۲ ص ۸۷)

۱۵۔۔۔ آپ کی عمر شریف سو سال ہوئی۔

(الاقص ج ۳ ص ۷۷)

حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق سوالات

- ۱۔۔۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا زمانہ حضور اکرم ﷺ سے کتنے سال پہلے ہے؟
- ۲۔۔۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟
- ۳۔۔۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا سلسلہ نسب کن واسطوں سے ابراہیم علیہ السلام تک پہنچتا ہے؟
- ۴۔۔۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی کتنی بیویاں تھیں؟
- ۵۔۔۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اپنی تمام ازواج میں سب سے زیادہ اعتبار کس بیوی پر تھا؟
- ۶۔۔۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کتنی عمر میں سریر سلطنت پر متمکن ہوئے تھے؟
- ۷۔۔۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے لشکر کو دیکھ کر جس حیوانی نے کہا تھا کہ اے حیوانیو! اپنی بلوں میں گھس جاؤ کہیں سلیمان اور ان کا لشکر تم کو کچل نہ دے۔ اس حیوانی کا نام کیا تھا؟
- ۸۔۔۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ حیوانی کا یہ واقعہ کس جگہ پیش آیا تھا؟
- ۹۔۔۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق بات کر نیوالی یہ حیوانی از روئے خلقت کیسی تھی؟
- ۱۰۔۔۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے حیوانی کی اس بات کو کتنی دوری سے سن لیا تھا؟
- ۱۱۔۔۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس حیوانی نے کیا ہدیہ پیش کیا تھا؟
- ۱۲۔۔۔ حضرت سلیمان علیہ السلام سے اس حیوانی نے پوچھا کہ آپ کے والد کا نام داؤد اور آپ کا نام سلیمان کیوں رکھا گیا۔ تو آپ نے کیا جواب دیا؟
- ۱۳۔۔۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور الو کے مابین جو سوال و جواب ہوئے تھے اس کی تفصیل کیا ہے؟
- ۱۴۔۔۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے اس ہدیہ کا نام کیا ہے جس نے ملکہ سبا بقیص کی خبر دی تھی؟

- ۱۵۔ بلقیس کے باپ اور ماں کا نام کیا تھا؟
- ۱۶۔ بلقیس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس بلورا امتحان کون کون سے تحائف بھیجے تھے؟
- ۱۷۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو جب یہ اطلاع دی کہ بلقیس کا قاصد تحائف لیکر آنے کو ہے تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے کیا کرنے کو فرمایا؟
- ۱۸۔ تخت بلقیس کس چیز کا بنا ہوا تھا اور اس کا طول و عرض کتنا تھا؟
- ۱۹۔ بلقیس کے وزیر اور لشکر کی تعداد کتنی تھی؟
- ۲۰۔ اس جن کا کیا نام تھا جس نے تخت بلقیس کو مجلس درخواست ہونے سے قبل حاضر لانے کا وعدہ کیا تھا؟
- ۲۱۔ جس جن نے تخت بلقیس کو پلک چھپکنے سے قبل لانے کا دعویٰ کیا تھا اس کا نام کیا تھا؟
- ۲۲۔ اس وقت سلیمان علیہ السلام اور تخت کے مابین کتنا فاصلہ تھا؟
- ۲۳۔ بلقیس کا تخت کتنی چار دیواریوں کے اندر ہوا تھا؟
- ۲۴۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہمراہی لشکر کا پھیلاؤ کتنا ہوا تھا؟
- ۲۵۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری میں کیا لکھا ہوا تھا؟
- ۲۶۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت پر کتنی کرسیاں بچھائی جاتی تھیں؟
- ۲۷۔ حضرت سلیمان علیہ السلام تخت پر بیٹھ کر کتنی دیر میں کہاں سے کہاں پہنچتے تھے؟
- ۲۸۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا وصال کس حال میں ہوا اور کتنے دنوں بعد جنات کو آپ کے وصال کا علم ہوا؟
- ۲۹۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کتنے سال حکمرانی فرمائی؟
- ۳۰۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی عمر شریف کتنی ہوئی؟
- ۳۱۔ وادی بعل سے گزرتے ہوئے حضرت سلیمان علیہ السلام اور چوٹی کے درمیان جو گفتگو ہوئی تھی اس کی تفصیل کیا ہے؟

حضرت سلیمان علیہ السلام سے متعلق جوابات

- ۱۔ آپ کا زمانہ حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت سے سترہ سو سال قبل ہے۔
(ماہ ۸ جولائی ۲۰۰۵ء)
- ۲۔ آپ کے والد ماجد حضرت داؤد علیہ السلام ہیں۔ اور والدہ محترمہ کا نام ”اوریا“ ہے۔
(الہدایہ ج ۲ ص ۱۵)
- ۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام تک آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے۔
سلیمان بن داؤد بن ایشان بن حوید بن ہام بن سلیمان بن یحشون بن حمی بن یارب بن خضر دن بن فارص بن یہودا بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام۔
(الافقان ج ۲ ص ۱۴۸)
- ۴۔ آپ کی ایک ہزار بیویاں تھیں۔
(تفسیر ج ۳ ص ۳۳۱)
- جن میں تین سو کنواریاں اور سات سو باندیاں تھیں۔ (۱۴۷۱ھ تا ۱۴۸۰ھ)
دوسرا قول یہ ہے کہ سات سو بیویاں اور تین سو باندیاں تھیں اور تیسرا قول یہ ہے کہ چار سو عورتیں اور چھ سو باندیاں تھیں۔
(الہدایہ ج ۲ ص ۲۹)
- امام سعدی فرماتے ہیں کہ آپ کی سو بیویاں تھیں۔ (۱۲۷۳ھ)
- ۵۔ آپ کو اپنی تمام بیویوں میں سے سب سے زیادہ اعتبار ”جرادہ“ نامی بیوی پر تھا۔ جب آپ مرنے لگے تو اپنے انگوٹھی انہی کو سونپ جاتے۔
(ابن کثیر ج ۳ ص ۱۲۳)
- ۶۔ آپ حیرہ سال کی عمر میں تخت سلطنت پر جلوہ فرما ہوئے تھے۔
(الافقان ج ۲ ص ۸۷۸، خزائن القرآن ج ۲ ص ۸۷۲)
- ایک روایت میں بارہ سال ہے۔
(معارف ج ۱ ص ۱۶)

۷۔ اس چوٹی کا نام طاحیہ تھا۔
(ابن حبیب ص ۳۳)
حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اس کا نام "خرس" تھا۔ یہ بنو حنیملہ کے قبیلے سے تھی۔
(ابن کثیر ص ۱۷۷)
ایک قول یہ بھی ہے کہ اس چوٹی کا نام "منذروہ" یا "طاحیہ" تھا۔

۸۔ یہ واقعہ شام یا طائف میں سے اس وادی پر پیش آیا جہاں چوٹیاں بکثرت تھیں۔
(توضیح ص ۱۷۷)
۹۔ وہ چوٹی نکلڑی تھی۔
(توضیح ص ۱۷۷)
بعض کہتے ہیں کہ یہ چوٹی مثل کھیلوں کے پردار تھی۔

۱۰۔ آپ نے چوٹی کی بات کو تین میل دور سے ہی سن لیا تھا۔
(توضیح ص ۱۷۷)

۱۱۔ اس چوٹی نے آپ کو ایک بیرون طور پر یہ پیش کیا تھا۔
(توضیح ص ۱۷۷)
۱۲۔ اس چوٹی نے آپ سے معلوم کیا کہ آپ کے والد محترم حضرت داؤد علیہ السلام کا نام داؤد کیوں رکھا گیا؟ آپ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں۔ اس نے جواب دیا: (داؤدؑ یہ وادی مد اودا بمعنی علاج کرنا) آپ کے ابا حضور نے اپنے قلب کا علاج کیا اس لئے داؤد نام ہوا! اس چوٹی نے پھر پوچھا اچھا! یہ بتائیے کہ آپ کا نام سلیمان کیوں رکھا گیا؟ فرمایا: معلوم نہیں! چوٹی نے کہا: سلیمان بمعنی سلیم اور سلامتی والے۔ آپ سلیم القلب والصدور ہیں اس لئے آپ کا نام سلیمان رکھا گیا۔
(درمنا ص ۱۷۷)

۱۳۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور نو کے مابین گفتگو کی تفصیل حسب ذیل ہے۔
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ ایک دن ابوہریرہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے سلام و جواب کے بعد گفتگو یوں ہوئی۔

سلیمان علیہ السلام: اے ابو! تو کھیت کی چیزیں کیوں نہیں کھاتا؟
ابوہریرہ: اس لئے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے باعث بہشت بریں سے نکالے گئے! سلیمان علیہ السلام: تو پانی کیوں نہیں پیتا؟
ابوہریرہ: اس لئے کہ نوح علیہ السلام کی قوم اسی میں غرق ہوئی۔ سلیمان علیہ السلام: تو آبادی میں کیوں نہیں رہتا؟

ابوہریرہ: اس لئے کہ کنذرات اور جنگل اللہ تعالیٰ کی میراث ہے۔ جیسا کہ فرمان خداوندی ہے۔ وکم اهلکنا من قریۃ بطروت معیشتھا فلنک مساکنھم لم تسکن من بعدھم الا قلیلاً وکنا نحن الوادین۔ (ترجمہ: اور کتنے شہر ہم نے ہلاک کر دیئے۔ جو اپنے عیش پر اتر گئے تھے۔ تو یہ ہیں ان کے مکان کہ ان کے بعد ان میں سکونت نہ ہوئی مگر کم۔ اور میں وارث ہیں)

سلیمان علیہ السلام: اے ابو! جب تو ایران جنگلوں میں بیٹھتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
ابوہریرہ: میں اس وقت یہ کہتا ہوں: اے اس بستی کے رہنے والو! تمہاری خوش عیشی کہاں چلی گئی!

سلیمان علیہ السلام: جب تو ایران کنذرات سے گزرتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
ابوہریرہ: میں اس وقت کہتا ہوں: بنی آدم کیلئے السوس کا مقام ہے۔ ان پر عذاب کر رہے ہیں اور وہ ان عذاب و عقاب اور شدائد سے غافل ہو کر خواب آلود ہیں!

سلیمان علیہ السلام: اے ابو! تو دن تو نہیں لگتا۔ رات کو کیوں لگتا ہے؟
ابوہریرہ: اس لئے کہ دن کو ولاد آدم ایک دوسرے پر ظلم ڈھالتے ہیں۔

سلیمان علیہ السلام: اچھا تو مجھے بتا کہ جب تو یونان ہے تو کیا کہتا ہے؟
ابوہریرہ: میں کہتا ہوں: اے غفلت کی نیند سونے والو! آخرت کیلئے کچھ زلہ روتا جا کر لڑو۔ اور سطر آخرت کے لئے ہمہ وقت تیار رہو۔ پاک ہے

نور پیدا کرنے والی ذات!

اس مکالمہ کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: بنی آدم کیلئے الو سے زیادہ نصیحت اور شفقت کرنے والا کوئی پروردگار نہیں۔ (حدیث نمبر ۲۷۵۸)

۱۲۔ اس کا نام مختار تھا۔ (ابن کثیر پ ۱۵۵ ص ۱۵۷)
ایک روایت میں اس کا نام مختار ہے۔ (ابن کثیر پ ۱۵۷ ص ۱۵۷)

اور ایک روایت میں مختار۔ (مشیر ۲۳ جلد ۱ ص ۳۱۸)
۱۵۔ اس کے باپ کا نام شراحیل اور ماں کا نام فارحہ تھا۔ ابن جریر کہتے ہیں کہ اس کے باپ کا نام ذی شریح اور ماں کا نام بلقہ تھا۔ (ابن کثیر پ ۱۵۷ ص ۱۵۷)

ایک قول یہ بھی ہے کہ باپ کا نام شراحیل بن مالک بن ریان اور ماں کا نام فارحہ یاریمانہ بنت اسکن۔ (مشیر ۲۳ جلد ۱ ص ۳۱۸)

۱۶۔ جب بلقیس کے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام کا مکتوب پہنچا تو انہوں نے بطور امتحان کچھ تختے بھیجے کہ معلوم ہو جائے حضرت سلیمان بادشاہ ہیں یا نبی۔ کیونکہ بادشاہ عزت و احترام کے ساتھ ہدیہ قبول کرتے ہیں اگر وہ بادشاہ ہیں تو ہدیہ قبول کر لیں گے اور اگر نبی ہیں تو قبول نہیں کریں گے۔ چنانچہ بلقیس نے پانچو غلام اور پانچو باندیاں بہترین لباس اور زیوروں کے ساتھ آراستہ کر کے انہیں ایسے گھوڑوں پر بٹھایا جن کی کانٹیاں سونے کی اور لگائیں جو اہرات سے مرصع تھیں۔ پانچو اینٹیں سونے کی اور جو اہرات سے مزین ایک تاج اور مشک و عنبر و غیرہ وغیرہ مع ایک خط کے اپنے قاصد کے ساتھ روانہ کئے۔ (حدیث نمبر ۱۸۷۱)

۱۷۔ جب بلقیس کا قاصد نصف لیکر روانہ ہوا تو ہمد سلیمانی یہ سارا منتظر دیکھ کر چل دیا اور سلیمان علیہ السلام کو سارا قصہ سنایا۔ آپ نے حکم دیا کہ سونے چاندی کی اینٹیں بنا کر نو فرسخ تک انہیں اینٹوں کی سڑک بنادی جائے۔ بحر و بر کے خوبصورت جانور اور جنات کے بچے سڑک کے دائیں بائیں حاضر کئے جائیں۔ چنانچہ آپ کے حکم کی

تعمیل فوراً کی گئی سونے چاندی کی سڑک اور دیوار بن گئیں۔ خشکی و تری کے خوبصورت جانور بھی حاضر کر دیئے گئے۔

ادھر بلقیس کا قاصد اپنے زعم میں بڑا قیمتی تحفہ لارہا تھا۔ مگر جب اس نے سونے چاندی کی بنی ہوئی سڑک پر قدم رکھا اور ارد گرد سونے چاندی کی دیواریں دیکھیں تو شرم کے مارے پانی پانی ہو گیا اور سوچنے لگا میں بلقیس کا یہ تحفہ کس منہ سے سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پیش کروں۔

(حدیث نمبر ۱۸۷۱ ج ۱ ص ۱۸۷)

۱۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بلقیس کا تخت سونے چاندی کا بنا ہوا تھا اور بڑے بڑے قیمتی جواہرات سے مرصع تھا۔ اس کی لمبائی، چوڑائی، ٹہیں، تمیں، گز اور اونچائی تمیں گز تھی۔ حضرت مقاتل فرماتے ہیں کہ اس کی اونچائی اسی ہاتھ تھی۔ بعض نے کہا ہے اسکی لمبائی اسی ہاتھ، چوڑائی چالیس ہاتھ اور اونچائی تمیں ہاتھ تھی۔ (حدیث نمبر ۱۸۷۱ ج ۱ ص ۱۸۷)

۱۹۔ بلقیس کے وزیر و مشیر تین سو بارہ تھے۔ اور ہر ایک کے ماتحت بارہزار جمعیت تھی۔ (ابن کثیر پ ۱۵۷ ص ۱۵۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اسکے بارہ ہزار سپہ سالار تھے اور ہر ایک سپہ سالار کے ماتحت ایک ایک لاکھ سپاہی۔ (مشیر ۲۳ جلد ۱ ص ۳۲۰)

۲۰۔ اس متعلق کئی اقوال ہیں۔
(۱) اس جن کا نام کوزن تھا۔ (حدیث نمبر ۱۸۷۱ ج ۱ ص ۱۸۷) بعض نے اس کا نام مختار جانی۔ (۲)
بعض نے کوزا (۳) اور بعض نے ذکوان کہا ہے۔ (حدیث نمبر ۱۸۷۱ ج ۱ ص ۱۸۷)

۲۱۔ اس کے تحت بھی مختلف اقوال وارد ہیں۔
(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے: اس کا نام آصف بن برخیا تھا جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے کاتب تھے۔ (۲) حضرت مجاہد کہتے ہیں: اس کا نام اسطوم تھا۔ (۳) بعض کہتے ہیں کہ اس کا نام ذوالنون تھا۔ (۴) بعض کہتے ہیں۔ (۵) بعض کہتے

کہتے ہیں۔ (۶) بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ جبرائیل علیہ السلام تھے۔ (۷) ایک قول یہ ہے کہ وہ جبرائیل کے علاوہ کوئی اور فرشتہ تھا۔ (۸) اور ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ خضر علیہ السلام تھے۔

۲۲۔ اس وقت آپ بیت المقدس میں تھے اور تخت بلقیس ملک سہام میں۔ دونوں مقام کا درمیانی فاصلہ دو مہینے کی راہ کا تھا۔ (ماہ ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲)

۲۳۔ بلقیس نے ایک مضبوط گھوڑا لیا تھا جس گھر میں دوسرا گھوڑا پھر دوسرے گھر میں تیسرا گھوڑا تیسرے میں چوتھا اسی طرح پھر اس میں پانچواں پانچویں میں چھٹا اور چھٹے میں ساتواں گھوڑا اور اس ساتویں گھر میں وہ تخت منتقل تھا۔

(خبریں امریکا پ ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲)

۲۴۔ آپ کا لشکر سو فرخ میدان میں پھیلا ہوا ہوتا تھا جن میں سے بچیس فرخ میں انسان، بچیس میں جنات اور بچیس فرخ میں پرندے ہوتے تھے۔

(ماہ ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲)

۲۵۔ حضرت عبادہ بن الصامت علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آپ کی انگوٹھی میں یہ لکھا ہوا تھا۔ انا لله لا اله الا الله محمد عبدی و رسولی۔ (کنز العمال ۴، ۲۹۸)

۲۶۔ فرش سلیمانی پر چھ ہزار کرسیاں ہونے اور چاندی کی بچھائی جاتی تھیں۔ سونے کی کرسیوں پر انبیاء اور چاندی کی کرسیوں پر علماء بیٹھتے تھے پھر عوام الناس پھر جنات اور پرندے آپ کے سر پر سایہ کرتے تھے۔ اور ہوا اس تخت کو وہاں لیجاتی جہاں حضرت سلیمان علیہ السلام حکم فرماتے۔ (درمختار ۲، ۱۷۵)

ایک دوسری روایت کے بموجب آٹھ ہزار کرسیاں بچھائی جاتی تھیں۔ چار ہزار دائیں اور چار ہزار بائیں۔ (ماہ ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲)

۲۷۔ آپ صبح کو دمشق سے روانہ ہوتے تو دو پہر کو قیلولہ اصطخر میں فرماتے جو ملک فارس میں ہے۔ اور دمشق سے ایک مہینہ کی راہ پر ہے اور شام کو اصطخر سے روانہ ہوتے تو شب کو کابل میں آرام فرماتے۔ یہ بھی تیز سوار کیلئے

ایک مہینہ کی مسافت ہے۔ (خبریں امریکا پ ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲)

۲۸۔ آپ کا وصال اس حال میں ہوا کہ آپ اپنے عصا مبارک سے ٹیک لگا کر عبادت الہی میں مصروف تھے۔ آپ نے ہی اس طرح کی موت کی دعا بارگاہ الہی میں کی تھی کہ میرے انتقال کا حال جنات پر ظاہر نہ ہو تاکہ انسانوں کو معلوم ہو جائے کہ جن غیب نہیں جانتے دعاء کے بعد آپ محراب میں داخل ہوئے اور حسب عادت نماز کیلئے اپنے عصا پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ جنات حسب دستور اپنی خدمتوں میں مشغول رہے اور یہ سمجھتے رہے کہ حضرت زندہ ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا عرصہ دراز تک اسی حالت پر رہنا ان کیلئے کچھ حیرت کا باعث نہ ہو اکیونکہ وہ بارہا دیکھتے تھے کہ ایک ماہ دو ماہ اور اس سے زیادہ عرصہ تک آپ عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور آپ کی نماز بہت دراز ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ آپ کی وفات کے پورے ایک سال تک جنات آپ کے وفات پر مطلع نہ ہوئے اور اپنی خدمتوں میں مشغول رہے یہاں تک کہ بحکم الہی دیکھنے آپ کا عصا کھالیا۔ اور آپ کا جسم مبارک جو لائچی کے سہارے سے قائم تھا زمین پر آ رہا۔ اس وقت جنات کو آپ کی وفات کا علم ہوا۔

(خبریں امریکا پ ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲)

۲۹۔ چالیس سال تک نے حکمرانی فرمائی۔ (خبریں امریکا پ ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲)

۳۰۔ آپ کی عمر شریف ترین سال ہوئی۔ (خبریں امریکا پ ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲)

ایک دوسری روایت کے بموجب آپ کی عمر شریف انسٹھ (۵۹) سال ہوئی۔ (ماہ ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲)

۳۱۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا جب وادی نمل میں گزر ہوا تو ایک چوٹی نے کہا اے چوٹیو! اپنے اپنے گھروں میں گھر رہو کہیں سلیمان علیہ السلام (علیہ السلام) اور ان کے لشکر والے کچل نہ ڈالیں۔ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام اور اس چوٹی کے مابین جو گفتگو ہوئی وہ حسب ذیل ہے۔

سلیمان علیہ السلام:

السلام علیکم

چیونٹی:

وعلیکم السلام اے قانی اور اپنے ملک قانی میں مشغول رہنے والے۔ اے سلیمان علیہ السلام! کیا آپ کا گمان ہے کہ آپ ہی حکم اور ممانعت کرتے ہیں۔ میں ایک ضعیف سی چیونٹی ہوں میرے چالیس ہزار افسر ہیں اور ہر افسر کی ماتحتی میں چیونٹیوں کی چالیس چالیس صفیں ہیں اور ہر صف مشرق سے لے کر مغرب تک چلی گئی ہے۔

سلیمان علیہ السلام:

اے چیونٹی! تو نے سیاہ لباس کیوں پہنا ہے؟

چیونٹی:

اس لئے کہ دنیا اور مصیبت ہے اور مال مصائب کا لباس سیاہ ہے۔

سلیمان علیہ السلام:

حیر کی کمر میں کسے ہونے کا نشان کیا ہے؟

چیونٹی:

یہ عبودیت کیلئے خدمت کا پٹکا ہے۔

سلیمان علیہ السلام:

تمہاری یہ کیا حالت ہے کہ تم غفلت سے دور دور رہتے ہو۔؟

چیونٹی:

اسلئے کہ وہ غفلت میں پڑے ہیں ان سے دوری ہی اچھی ہے؟

سلیمان علیہ السلام:

تم سب برہنہ کیوں رہتے ہو۔؟

چیونٹی:

ہم دنیا میں ایسے ہی آئے ہیں اور ایسے ہی جائیں گے۔

سلیمان علیہ السلام:

ایک چیونٹی کتنا اٹھا سکتی ہے۔؟

چیونٹی:

ایک دو دانے۔

سلیمان علیہ السلام:

ایسا کیوں۔؟

چیونٹی:

اس لئے کہ ہم مسافر ہیں اور مسافر کا بار بٹنا ہلکا ہوتا ہے اس کی پشت ہلکی رہتی ہے۔

سلیمان علیہ السلام:

حیر انام کیا ہے۔؟

چیونٹی:

منذرہ (ڈرانے والی) میں اپنے ساتھیوں کو دنیا کے محرکار سے ڈراتی ہوں اور انہیں آخرت کی رغبت دلاتی ہوں۔!

چیونٹی:

اے سلیمان علیہ السلام! جو کچھ آپ کو اپنے ملک و سلطنت میں ملا ہے

اس میں سب سے افضل یا انحرکون سی شی ہے۔؟

سلیمان علیہ السلام:

میری انگشتی کیوں کہ وہ جنت کی ہے۔

چیونٹی:

آپ اس کے معنی جانتے ہیں۔؟

سلیمان علیہ السلام:

نہیں۔!

چیونٹی:

اس سے مراد یہ ہے کہ خدا نے آپ کے قبضہ میں اس انگشتی کی مقدار دنیا عطا کی ہے۔

چیونٹی:

کچھ اور بھی ہے۔؟

سلیمان علیہ السلام:

ہاں میرا فرش وہ بھی جنت کا ہے جو ہوا پر اڑتا ہے۔

چیونٹی:

آپ اس کے معنی جانتے ہیں۔؟

سلیمان علیہ السلام:

نہیں!

چیونٹی:

اس سے اس امر پر تنبیہ مقصود ہے کہ جو کچھ آپ کے پاس ہے ہوا کے مانند ہے۔ آج آپ کے پاس ہے اور کل نہ رہے گا۔

سلیمان علیہ السلام:

اسکی مچ کی رفتار ایک ماہ کی مسافت ہے اور شام کی رفتار ایک ماہ کی مسافت۔!

چیونٹی:

اس میں یہ اشارہ ہے کہ آپ کی عمر پرواز کر رہی ہے اور آپ سیر میں شباب کاری کر رہے ہیں۔!

چیونٹی:

اے سلیمان علیہ السلام! اور بھی کچھ ہے۔؟

سلیمان علیہ السلام:

ہاں! خدا نے مجھے پرندوں کی زبان تعلیم کی ہے۔

چیونٹی:

تو آپ بجائے مناجات خداوندی کے پرندوں کی سرگوشیاں سننے میں مشغول رہتے ہیں۔

چیونٹی:

اور بھی کچھ ہے۔؟

سلیمان علیہ السلام:

ہاں! پروردگار عالم نے جن وانس کو میرا خدمت گزار بنایا ہے۔

چیونٹی: اس میں یہ اشارہ ہے کہ خدا کی جانب سے یہ فرمان صادر ہوتا ہے کہ خلق تو آپ کی خدمت گزاری میں مشغول ہے لہذا آپ کو چاہیے کہ آپ میری خدمت و طاعت کی بجا آوری میں مشغول ہوں۔

کیا اور بھی کچھ ہے؟

سلیمان علیہ السلام: ہاں! تمہیں انگشتری سے مجھے انس حاصل ہوتا ہے کیونکہ اس میں خدا کا نام رقم ہے۔

چیونٹی: جب آپ مسمیٰ کے ساتھ مانوس ہو جائیں تو آپ کو اسم کی انیسیت سے کیا سر و کار۔

اس وقت حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس چیونٹی اور اس کی خن طرازی سے حیرت ہوئی۔ آپ اسی حیرت زدگی کی حالت میں اس سے رخصت ہوئے اور اس نے اپنی راہ لی۔

(تذکرۃ الاولیاء ص ۱۹۳، ۱۹۴)

حضرت ایوب علیہ السلام کے متعلق سوالات

۱۔ حضرت ایوب علیہ السلام کے والد کا نام کیا ہے؟

۲۔ حضرت ایوب علیہ السلام کا سلسلہ نسب کن واسطوں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام تک پہنچتا ہے؟

۳۔ حضرت ایوب علیہ السلام کے نانا کا نام کیا ہے؟

۴۔ حضرت ایوب علیہ السلام کا زمانہ کس نبی کے بعد اور کس نبی سے پہلے ہے؟

۵۔ جو شیطان حضرت ایوب علیہ السلام کے پیچھے پڑا ہوا تھا اس کا نام کیا ہے؟

۶۔ حضرت ایوب علیہ السلام کس دن ابتلا میں مبتلا ہوئے تھے؟

۷۔ حضرت ایوب علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ آزمائش میں مبتلا ہوئے تھے؟

۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت آزمائش میں مبتلا ہے۔؟

۹۔ ایوب علیہ السلام کی ان زوجہ محترمہ کا کیا نام ہے جو آزمائش کے دنوں

آپ کی خدمت کیا کرتی تھیں؟

۱۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کتنی ہوئی؟

حضرت ایوب علیہ السلام سے متعلق جوابات

۱۔ بقول ابن اسحاق آپ کے والد محترم کا نام ابیش ہے۔ جو قوم بنی اسرائیل سے تھے اور بقول ابن جریر آپ کے والد ماجد کا نام موس ہے۔ (الاصحاح ۲۶ ص ۱۷۸)

۲۔ آپ کے سلسلہ نسب میں اختلاف ہے۔ بقول ابن جریر آپ کا نسب، ایوب بن موس بن روح بن صیص بن اسحاق علیہ السلام کے ذریعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ (الاصحاح ۲۶ ص ۱۷۸)

۳۔ ابن ہساکر نے بیان کیا ہے کہ آپ کے نانا، حضرت لوط علیہ السلام ہیں۔

(الاصحاح ۲۶ ص ۱۷۸)

۴۔ بقول ابن ہساکر آپ کا زمانہ قبل موسیٰ علیہ السلام ہے۔ بقول ابن جریر بعد زمانہ شعیب علیہ السلام اور بقول ابن ابی شیبہ آپ کا زمانہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد ہے۔

(ص ۲۶ ص ۱۷۸)

۵۔ اس کا نام مسوط تھا۔ (الاصحاح ۲۶ ص ۱۷۸)

حضرت نوحؑ کہتے ہیں کہ اس کا نام مسوط تھا۔ (اصحاح ۲۶ ص ۱۷۸)

۶۔ آپ بدھ کے دن بیماری میں مبتلا ہوئے تھے۔ (مکمل شریف ص ۳۹)

واقعہ:

حضرت ایوب علیہ السلام کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر طرح کی نعمتیں عطا فرمائی تھیں۔ حسین صورت بھی، اولاد کی کثرت اور کثرت اموال بھی۔ بارہ فرزند دلبند، چار سو غلام، باغات، ہزار ہا اونٹ اور ہزار ہا بکریاں تھیں۔ ایک روز جبرائیل امین آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ایوب! مدت گزر گئی کہ آپ ناز و نعم میں گزار رہے ہیں۔ اب حکم الہی ہے کہ آپ کی حالت مہلک کی

جائے اور ناز و نعمت، رونج و محنت سے بدلی جائے۔ تو عمری کا بدلہ درویشی سے ہوا، تندرستی رخت سبز باندھے اور بیماری خیمہ ڈالے۔ آپ نے فرمایا کوئی فکر نہیں۔ جبرائیل امین جواب سن کر رخصت ہوئے اور حضرت ایوب علیہ السلام میرزاں مہمان بلا و مصائب بکر منتظر رہے۔

ایک روز شام کی نماز سے فرصت پا کر عراب کی طرف پشت فرما کر حاضرین جلسہ کو وعظ فرما رہے تھے کہ اچانک آہ و بکا کی آوازیں آئیں آپ حیران ہوئے اتنے میں ایک غلام آیا اور رو کر کہنے لگا: حضور! سب دریا آیا اور تمام بکریوں کو بہا لے گیا۔ ابھی آپ جواب دینے نہ پائے تھے دوسرا آیا اور رو کر پکارا کہ اچانک بادِ سموم نے تمام اونٹ ہلاک کر دیئے۔ یہ سن ہی رہے تھے کہ محافظان ہائے چیختے اور کپڑے پھاڑتے ہوئے پکارے کہ حضور! ابھی ابھی بجلی گری اور تمام درختوں کو جلا گئی۔ آپ یہ سب واقعات نہایت ہی اطمینان سے سنتے رہے اور زبان مبارک پر شکر الہی! تسبیح و تہلیل جاری کرتے رہے کہ اتنے میں صاحبزادگان کا اتالیق سینہ کھٹکا ہوا آیا اور چیخ مار کر پکارا: اے پیغمبرِ خدا! صاحبزادے جو مہمان میں گئے تھے اچانک صاحب خانہ کی چھت گری لو صوب اس میں دب گئے۔ اس کو سن کر حضرت ایوب علیہ السلام کچھ مضطرب ہوئے مگر علی الفور مجدے میں گر گئے اور ہمت کر کے فرمایا کچھ پرواہ نہیں اگر محبوبِ حقیقی کی محبت دل میں ہے تو سب کچھ ہے۔

جب مال و منال کا یہ حشر ہو چکا تو انواع و اقسام کی بلائیں آپ کی ذات کے ساتھ مخصوص ہوئیں۔ آپ بیمار ہو گئے، بدن پر آبلے پڑ گئے، جسم شریف زخموں سے بھر گیا۔ سب لوگوں نے آپ کو چھوڑ دیا جو آپ کی بلال صاحبہ کے کہ وہ آپ کی خدمت کرتی رہیں اور یہ حالت سالہا سال رہی۔

آخر ایک روز حضرت ایوب علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ زمین میں پاؤں مار بیٹے۔ انہوں نے پاؤں مارا تو ایک چشمہ ظاہر ہوا۔ حکم دیا گیا اس سے غسل کیجئے۔ غسل کیا تو ظاہر بدن کی تمام بیماریاں دور

ہو گئیں۔ پھر آپ چالیس قدم چلے اور دوبارہ زمین پر پاؤں مارنے کا حکم ہوا آپ نے پاؤں مارا اس سے بھی ایک چشمہ جاری ہوا جس کا پانی نہایت سرد تھا آپ نے حکم الہی پیا تو اس سے باطن کی تمام بیماریاں دور ہو گئیں اور آپ کو اعلیٰ درجہ کی صحت حاصل ہوئی۔

حضرت ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ عنہم اور اکثر مفسرین نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تمام اولاد کو زندہ فرمادیا اور آپ کو اتنی ہی اولاد اور عنایت کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بی بی صاحبہ کو دوبارہ جوانی عنایت کی اور ان کی کثیر اولادیں ہوئیں۔ پھر آپ کا تمام ہلاک شدہ مال و موسیقی اور اسباب و سامان بھی آپ کو مل گیا بلکہ پہلے جس قدر مال و دولت کا خزانہ تھا اس سے کہیں زیادہ مل گیا۔

(ورق نم ۵۵، کتاب القرآن)

۷۔ اس وقت آپ کی عمر شریف ستر سال کی تھی۔
۸۔ مدت مرض باختلاف روایت تین یا سات یا تیرہ یا اٹھارہ سال تھی۔

(الاصحاح ۲ ص ۸۰-۱۰۰، ابن مسعود ۲ ص ۲۶)

تفسیر مظہری میں سات سال سات ماہ سات دن اور سات گھنٹہ ہے۔
۹۔ آپ کی وہ بیوی صاحبہ حضرت یوسف علیہ السلام کی پوتی تھیں ان کا نام رحمت بنت افرامیم بن یوسف یا حاجر بن یثما بن یوسف۔
(ماہ ۳، ج ۱ ص ۲۶)

تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ وہ حضرت یوسف کی صاحبزادی رحمت تھی۔
(پ ۳، ماہ ۳، ج ۱ ص ۱۹۹)

ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ یوسف کی بہن لیا بنت یعقوب تھی۔ (ماہ ۳، ج ۱ ص ۳۸۳)

۱۰۔ طبرانی کی روایت ہے کہ آپ کی عمر شریف ترانوے (۹۳) سال ہوئی۔

(الاصحاح ۲ ص ۸۰)

حضرت زکریا و یحییٰ علیہما السلام سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ کو ولادت فرزند یعنی یحییٰ علیہ السلام کی خوشخبری دی گئی؟
- ۲۔ حضرت زکریا علیہ السلام کو پیرائہ سالی کے باعث بیٹے کی ولادت کا یقین نہ ہوا تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے نشانی طلب کی آپ کو کیا نشانی دی گئی؟
- ۳۔ حضرت زکریا علیہ السلام کو جب بیٹے کی خوشخبری دی گئی تھی تو اس کے کتنے سالوں بعد یحییٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی؟
- ۴۔ حضرت زکریا علیہ السلام کیا کام کر کے اپنا گزارہ کرتے تھے؟
- ۵۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کا نام "یحییٰ" کیوں رکھا گیا؟
- ۶۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام کیا ہے؟
- ۷۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے نانا کا نام کیا ہے؟
- ۸۔ حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چھوٹے تھے یا بڑے؟
- ۹۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رشتے میں کیا لگتے تھے؟
- ۱۰۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کتنی عمر میں نبوت سے سرفراز ہوئے تھے؟
- ۱۱۔ حضرت زکریا و یحییٰ علیہما السلام کی شہادت کا واقعہ کس طرح ہے؟
- ۱۲۔ حضرت زکریا علیہ السلام کو جس آراء سے ذبح کیا گیا تھا اسکے کتنے دغا نے تھے؟
- ۱۳۔ حضرت زکریا علیہ السلام کہاں مدفون ہیں؟

حضرت زکریاؑ کی طبیعت اسلام سے متعلق خوبات

۱۔ اس وقت آپ کی عمر شریف ایک سو میں سال۔ اور آپ کی زوجہ محترمہ کی عمر اٹھانوے سال کی تھی۔

(تواریخ امرتساں پ ۳۷۳)

بعض نے آپ کی عمر اٹھانوے سال اور بعض نے ننانوے سال کہا ہے۔

(اللائعین ج ۲ ص ۷۹)

۲۔ اس کی نشانی یہ بتائی گئی تھی کہ ”صبح و سالم ہو کر بھی بغیر کسی بیماری کے اور بغیر گوشت کھانے کے تین دن رات لوگوں سے بات نہ کرے سکیں گے“

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ان ایام میں آپ لوگوں سے کلام کرنے پر قادر نہ ہوئے اور جب اللہ کا ذکر کرنا چاہتے تو زبان کھل جاتی۔ یہ ایک عظیم معجزہ ہے کہ جس میں جوارج صحیح و سالم ہوں اور زبان سے تسبیح و تہلیل کے کلمات اُترا ہوتے رہیں مگر لوگوں کے ساتھ گفتگو نہ ہو سکے۔ یہ علامت اس لئے مقرر کی گئی کہ اس نعمت عظیمہ کے ادائے حق میں زبان ذکر و شکر کے سوا اور کسی بات میں مشغول نہ ہو۔

(تواریخ امرتساں پ ۳۷۳)

۳۔ اس خبر بشارت اثر اور مژدہ سعادت شمر کے تیرہ سال بعد حضرت یحییٰ علیہ السلام رونق افروز ہوئے۔

(مذہب ۱۲ ج ۱ ص ۲۵۳)

۴۔ صحیح بخاری شریف میں ہے کہ آپ بروہی کا پیشہ کر کے اپنا گزارہ کرتے تھے۔

(ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۱)

۵۔ آپ ”یحییٰ“ کے نام سے اس لئے موسوم ہوئے کہ خداوند قدوس نے آپ کو حیات ایمانی عطا فرمائی تھی۔ یا اسلئے کہ آپ نے اپنی ضعیفہ ماں کے رحم کو زندہ فرمایا تھا کہ وہ شروع ہی سے بچہ نہیں مگر آپ کے ساتھ حاملہ ہونے سے رحم

مادر کو حیات تولید مل گئی۔ یا اسلئے یحییٰ نام رکھا گیا کہ آپ کو شہید ہونا تھا اور شہید زندہ ہوا کرتا ہے۔

(اللائعین ج ۲ ص ۷۹)

۶۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام ایثار بنت قاتوڑا ہے۔

(تواریخ امرتساں پ ۳۷۳)

بعض نے ایشاع اور بعض اشجج کہا ہے۔

(اللائعین ج ۲ ص ۷۹)

۷۔ قاتوڑا

(تواریخ امرتساں پ ۳۷۳، اللائعین ج ۲ ص ۷۹)

بعض نے عمران کہا ہے۔

(عالمیہ ج ۲ ص ۷۹)

۸۔ آپ حضرت یحییٰ علیہ السلام سے عمر میں چھ ماہ بڑے تھے۔

(تواریخ امرتساں پ ۳۷۳)

۹۔ آپ، حضرت یحییٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے خالہ زاد

بھائی تھے۔ آپ کی والدہ ایثار اور مریم رضی اللہ عنہا کی والدہ حقدہ دونوں قاتوڑا کی

دختر فرخندہ اختر تھیں۔

(تواریخ امرتساں پ ۳۷۳)

۱۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آپ کی عمر شریف تین سال کی

تھی کہ اللہ جبارک و تعالیٰ نے آپ کو عقل کامل عطا فرمائی اور آپ کی طرف وحی

کی، نبوت سے سرفراز فرمایا۔

(تواریخ امرتساں پ ۳۷۳)

۱۱۔ آپ دونوں باپ بیٹے کی شہادت کا واقعہ یوں ہے:

اس زمانے کا جو بادشاہ تھا اس کی بیوی پہلے شوہر سے ایک لڑکی مہر لائی

تھی جو نہایت حسین و جمیل تھی۔ چونکہ وہ خود بڑھیا ہو چکی تھی اپنی اسائش کا

خیال کرتے ہوئے اس نے یہ سوچا کہ اگر بادشاہ کوئی باہر سے بیوی لے آیا تو

میری کچھ نہ چلے گی۔ لہذا میں اپنی لڑکی اس کے عقد میں دے دوں۔ بادشاہ سے اس

کا ذکر کیا۔ بادشاہ نے حضرت یحییٰ سے اس متعلق مشورہ کیا۔ آپ نے فرمایا یہ لڑکی

تجھ پر حرام ہے۔ اس واقعہ کی اطلاع اس بد بخت زانیہ فاحشہ کو پہنچی۔ سنتے ہی

اپنے دل میں حضرت یحییٰ کی طرف سے کینہ پیدا کیا اور موقعہ کی تلاش شروع کی۔

ایک روز بادشاہ نشہ میں چور تھا موقعہ دیکھ کر لڑکی کو آراستہ کر کے اس

کے رو برو پیش کیا۔ بادشاہ نے اس کے جمال باکمال پر از خود رفته ہو کر اسکی

طرف ارادہ کیا تو اس بدکار عورت نے فوراً روک دیا۔ اور کہا: یہ صورت تجھے جب میسر آسکتی ہے جب تو مجھی کو قتل کر دے۔ اسلئے کہ شیر بہا میری لڑکی کا سر مجھی ہے۔ بادشاہ نے خواہش نفسانی سے قتل مجھی کا حکم دے دیا۔ علانے وقت نے کہا یہ فعل ضعیف ہے اس سے باز آؤ۔ مجھی کے خون کا قطرہ جس زمین پر گرے گا وہاں گھاس نہ اُگے گی۔ بادشاہ نے حکم دیا۔ سر مجھی کو طشت میں رکھا جائے اور خون کسی کنوئیں میں ڈال دیا جائے۔

چنانچہ سپاہی حضرت مجھی کے لینے کو بھیجے گئے۔ ایک شخص نے جو مقرب بارگاہ شاہی تھا عرض کی: حضور! مجھی کے والد ذکر کیا مستجاب الدعوات ہیں اول انہیں قتل کیجئے تاکہ قتل فرزند پر وہ بدعادت نہ کر سکیں! بادشاہ نے اس بنا پر یہ حکم بھی دے دیا کہ قتل مجھی سے قبل قتل ذکر کیا ہو جائے۔ ملازمان شاہی حضرت ذکر کیا کی گرفتاری کو بھی روانہ ہوئے۔ یہاں آکر دیکھا کہ پھر دوپہر دونوں نماز میں مشغول ہیں۔ پہلے ان بے دینوں نے پہلوئے ذکر کیا سے حضرت مجھی کو کھینچا اور مشکیں کیں۔ دوسری جماعت نے آپ کی گرفتاری کا قصد کیا تو آپ وہاں سے بھاگے مگر اس جماعت نے آپ کا تعاقب کیا۔ حضرت ذکر کیا بھاگتے بھاگتے بے طاقت ہو کر ایک مقام پر درخت کے سایہ میں بیٹھے تھے کہ حشرات آتے نظر آئے۔ آپ نے اس درخت کی طرف اشارہ فرمایا وہ شق ہو گیا اور حضرت ذکر کیا اس میں روپوش ہو گئے شیطان نے آپ کی چادر مبارک کا ایک کونہ ہیر و ہن درخت کر دیا۔ دشمنان ذکر کیا ڈھونڈتے ہوئے جب یہاں پہنچے تو شیطان ایک معمر بزرگ کی صورت میں آیا اور پوچھا۔ انہوں نے کہا: اس حلیہ کے شخص کی تلاش ہے۔

اس ملعون مطعون نے انجان بن کر کہا اس حلیہ کے شخص کو میں نے اس درخت میں روپوش ہوتے دیکھا ہے اور چادر مبارک کا کونہ دکھایا۔ انہوں نے شیطان سے پوچھا کہ اب اس درخت سے باہر نکلنے کی کیا تدبیر ہے۔؟ شیطان

نے کہا: باہر نکلنے کی کیا ضرورت ہے تمہارا مقصد اسے ہلاک کرنا ہے لہذا اس کی ہلاکت یوں بھی ممکن ہے اور آدھ کی صوت بتائی اور کہا کہ اس کے ذریعہ اس درخت کے دو ٹکڑے کر دو! چنانچہ یہ غیبت اس رات کو پسند کر کے آدھ لائے اور درخت پر رکھ کر اسکے دو پر کالے کرنے لگے۔ آدھ درخت کا ٹکڑے کاٹنے فرق ذکر کیا تک پہنچا آدھ سے چل گیا اور جسد مبارک کے دو پر کالے ہو گئے مگر آپ نے آدھ تک نہ کی۔ اور آپ شہید ہوئے اور معصوم ہستی حضرت مجھی علیہ السلام بادشاہ کے محل میں لائے گئے۔ بارگاہ شاہی سے حکم ہوا: زندہ ہمارے سامنے پیش نہ کرو بلکہ مر لایا جائے۔ ان بھین دلوں نے عفاکاری سے حضرت مجھی کو بحالت غلوی ہیر و ہن محل میں شہید کر ڈالا۔ سر مبارک کو طشت میں رکھا اور خون کنوئیں میں ڈالا۔ وہ کنواں جوش زن ہوا اور بادشاہ کو اللہ نے بخت نصر بائلی یا طرطوس رومی کے ہاتھوں ہلاک کیا۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ کو دمشق کے بادشاہ حداد بن حداد کی بیوی نے مسجد جبرون میں بحالت سجدہ شہید کیا۔ بروایت دیگر بیت المقدس میں یحییٰ بن سلیمان اور قربان گاہ کے بیچ جہاں اس سے قبل ستر انبیاء شہید ہوئے آپ کو شہید کر لیا۔

(تراجم القرآن ص ۵۰)

ابن عربی نے "التحقیق فی فضائل الاقصیٰ" میں حضرت مجھی علیہ السلام کی شہادت کا واقعہ اس طرح تحریر فرمایا ہے کہ دمشق کے بادشاہ "حداد بن حداد" نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تھیں۔ پھر وہ چاہتا تھا کہ بغیر حلالہ اس کو واپس کر کے اپنی بیوی بنالے۔ اس نے حضرت مجھی علیہ السلام سے فتویٰ طلب کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ اب تجھ پر حرام ہو چکی ہے۔ اس کی بیوی کو یہ بات سخت ناگوار گزری اور وہ حضرت مجھی علیہ السلام کے قتل کے ورپے ہو گئی چنانچہ اس نے بادشاہ کو مجبور کر کے قتل کی اجازت حاصل کر لی اور جب کہ حضرت مجھی علیہ السلام مسجد جبرون میں نماز پڑھ رہے تھے بحالت سجدہ آپ کو قتل کر دیا اور ایک طشت میں آپ کا سر مبارک اپنے سامنے منکول کیا۔ مگر کئی ہوا اس حالت میں بھی یہی کہتا رہا کہ "تو بغیر حلالہ کرائے بادشاہ

کے لئے حلال نہیں اور اسی حالت میں اس پر خدا کا یہ عذاب نازل ہو گیا کہ وہ عورت سر مبارک کے ساتھ زمین میں دفن گئی۔ یہودیوں نے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا تو پھر یہ لوگ حضرت زکریا علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے کہ ان کو بھی شہید کر دیں مگر جب حضرت زکریا علیہ السلام نے یہ دیکھا تو وہاں سے ہٹ گئے اور ایک درخت کے شکاف میں روپوش ہو گئے۔ ظالم یہودیوں نے درخت کے ساتھ آپ کے بھی دو ٹکڑے کر دیئے۔

(ابو یوسف و ابی یوسف ج ۲ ص ۵۵، ج ۲ ابن کثیر ص ۲۴۷، نوادہ خراب الخزان ص ۳۷)

۱۲۔ وہ ایک ہزار دنانے والا آرہ تھا۔ (ملفوظات خواجہ کلام الدین ولیہ ص ۱۸)

۱۳۔ سطیہ ٹالیوس میں۔ (تذکرہ ابیالمعین ص ۱۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق سوالات



۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مابین کتنے سالوں کا زمانی فاصلہ ہے؟

۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کتنے سال بعد ہے؟

۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مابین کتنے غیر بیعت ہوئے؟

۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حکم مادر میں کتنا عمر رہے؟

۵۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نانا اور نانی صاحبہ کا نام کیا ہے؟

۶۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش کہاں ہے؟

۷۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ نے آغوش مادر میں لوگوں سے کلام فرمایا تھا؟

۸۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والا پہلا شخص کون ہے؟

۹۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے قبل آپ پر ایمان لانے والے فرد کا نام کیا ہے؟

۱۰۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی تعداد کتنی تھی اور ان کے نام کیا ہیں؟

۱۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کو نصاریٰ کیوں کہا جاتا ہے؟

۱۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جب لوگوں نے یہ معجزہ طلب کیا کہ مٹی کا پرندہ بنا کر ہوائیں اڑا دیجیے تو آپ نے کونسا پرندہ بنا کر اڑایا؟

۱۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کتنے مردوں کو زندہ فرمایا؟

۱۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جن مردوں کو زندہ فرمایا وہ کتنے دنوں تک باحیات رہے؟

۱۵۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کیلئے آسمان سے جو دسترخوان نازل ہوتا

تھا اس میں کس قسم کا کھانا ہوتا تھا؟

۱۶۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے لئے آسمان سے اترنے والے دسترخوان

کا رنگ کیا تھا؟

۱۷۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کیلئے نازل ہونے والا کھانا جنتی تھا یا دنیاوی؟

۱۸۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والا یہ کھانا کتنے آدمی کھایا کرتے تھے؟

۱۹۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ دسترخوان کتنے دنوں تک نازل ہوا تھا؟

۲۰۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم کے جن لوگوں کو خنزیر بنادیا گیا تھا ان کی تعداد

کتنا تھی؟

۲۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گرفتاری کا حکم جاری کرنے والے بادشاہ کا نام کیا تھا؟

۲۲۔ اس شخص کا نام کیا ہے جسے لوگوں نے عیسیٰ علیہ السلام سمجھ کر سولی دیدی تھی؟

۲۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس رات کو آسمان میں اٹھائے گئے؟

۲۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ آسمان

میں اٹھائے گئے؟

۲۵۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے دنیا میں کس جگہ اتریں گے اور کس وقت؟

۲۶۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو کس جگہ قتل کریں گے؟

۲۷۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تعریف لائیں گے تو کیا آپ نکاح بھی

فرمائیں گے یا نہیں؟

۲۸۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں کتنے سال قیام فرمائیں گے؟

۲۹۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصال کے کتنے دنوں بعد صور پھونکا جائے گا؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق جوابات

۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے مابین تقریباً دو ہزار تین سو (۲۳۰۰) سال

کا فاصلہ ہے۔ (تفسیر جبریل ص ۸۱)

۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے درمیان ایک ہزار نو سو پچھتر (۱۹۷۵) سال

کا فاصلہ ہے۔ (ماہ ۳۳ جلد ۱ ص ۵۱)

۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے مابین چار ہزار پچھتر گزرے۔ اور

سب کے سب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے محافظ اور اسکے احکام جاری

کرنے والے تھے۔ (نور بن مرثان پ ۱۲)

ایک دوسری روایت کے بموجب ان پیغمبروں کی تعداد دسترخوان پر ہے۔

۴۔ اس تعلق سے ائمہ تفسیر و مفسرین کا کثیرہ تحریر اختلاف رکھتے ہیں۔

(۱) آپ شکم مادر میں ایک ساعت رہے۔ (۲) تین ساعت (۳) چھ ماہ (۴)

آٹھ ماہ (۵) اور نو ماہ کی روایتیں بھی ہیں۔ (الافتاح پ ۲ ص ۷۹)

ایک قول سات ماہ کا بھی ہے

اور آپ اپنی ماں کی ناف سے پیدا ہوئے تھے۔ (نور بن مرثان ص ۱۲)

۵۔ آپ کے نانا کا نام عمران بن ماثان اور نانی صاحبہ کا نام حنہ بنت قافوڑا ہے۔

(نور بن مرثان پ ۳ ص ۱۲)

۶۔ آپ "بیت لحم" میں پیدا ہوئے جو بیت المقدس سے آٹھ میل کے

فاصلے پر ایک بستی ہے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ کچھائے پیدا انش بیت المقدس

کی شرقی جانب کا ایک حجرہ ہے۔ (نور بن مرثان پ ۱ ص ۵۷)

اس وقت آپ کی مشریف چالیس دن کی یا ایک دن کی تھی۔ (بخاری ص ۲۳۸)

واقعہ:

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم سے فرمایا: جب کوئی شخص تجھ سے اس معاملہ میں پوچھے تو خود کچھ مت کہنا بلکہ اسی بچے کی طرف اشارہ کر دینا۔ چنانچہ حضرت مریم پھر اپنے بچے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گود میں لیکر اپنی قوم کے پاس آئیں تو لوگوں نے یہ عجیب بات دیکھ کر کہ کنواری مریم کی گود میں بچہ ہے کہا: اے مریم! تو نے یہ اچھا کام نہیں کیا، تیری ماں باپ تو ایسے نہ تھے، انہوں نے تو نے بہت بری بات کی۔ حضرت مریم نے بچے کی طرف اشارہ کر کے کہا: ”مجھ سے کچھ نہ کہو اگر کچھ کہتا ہے تو اس سے کہو“ لوگ یہ بات سکر اور بھی غصے میں آئے اور بولے ”ہم اس دودھ پیتے بچے سے کیسے بات کریں“ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اپنے بائیں ہاتھ پر ٹیک لگا کر قوم کی طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے: سنو! میں اللہ کا بندہ ہوں، اللہ نے مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے اور مبارک کیا ہے چاہے میں کہیں بھی ہوں اور اللہ نے مجھے نماز و زکوٰۃ کی تاکید فرمائی ہے اور مجھے اپنی ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا بنایا ہے اور بد بخت نہیں بنایا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس شہادت سے لوگ حیران اور خاموش ہو گئے۔

(خزائن امر فان پ ۱۶)

۸۔ آپ پر ایمان لانے میں سبقت کرنے والے حبیب نجار ہیں۔ جن کو کافروں نے پتھر مار مار کر شہید کر دیا تھا۔ (ابن کثیر پ ۲۳ ص ۱۳۷)

۹۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو آپ سے عمر میں چھ ماہ بڑے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ، حضرت مریم سے ملیں اور انہیں اپنے حاملہ ہونے پر مطلع کیا تو حضرت مریم نے فرمایا: میں بھی حاملہ ہوں۔ حضرت عیسیٰ کی والدہ نے کہا: اے مریم! مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میرے پیٹ کا بچہ تمہارے پیٹ کے بچے کو سجدہ کرتا ہے۔

لہذا قبل ولادت آپ پر ایمان لانے والے اور آپ کی تصدیق کرنے والے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

(خزائن امر فان پ ۲۳ ص ۱۳۷)

۱۰۔ ”حواری“ وہ شخص اور ایماندار بندے تھے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لائے ہوئے دین (دین اسلام) کے مددگار اور لہ حق پر پوری طرح گامزن تھے۔ یہ بارہ شخص تھے ان کے نام اس طرح ہیں۔

- (۱) شمعون یعنی بطرس (۲) اندریاس (۳) یعقوب ابن زیدکی (۴) یوحنا (۵) فلپس (۶) برتھانی (۷) توما (۸) متی یعقوب ابن حلفی (۹) تذکی (۱۰) اشعول (۱۱) قفائی (۱۲) یہودا اسکریوٹی۔

(خزائن امر فان پ ۲۳ ص ۱۳۷)

ایک دوسرے قول کے مطابق ان کے نام یوں ہیں

- (۱) فرطوس (۲) یعقوبس (۳) رہبہا (۴) اندرانیس (۵) فیلیبس (۶) ابن یلیک (۷) غنٹا (۸) طوماس (۹) یعقوب بن حلقایا (۱۰) انداوسیس (۱۱) قفایا (۱۲) یلیودس۔

(ابن کثیر پ ۲۳ ص ۱۳۷)

بعض کہتے ہیں کہ وہ تیرہ حضرات تھے اور تیرہویں کا نام سر جس تھا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ سترہ تھے۔

(ابن کثیر پ ۲۳ ص ۱۳۷)

۱۱۔ اس لئے کہ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے جس گاؤں میں سکونت اختیار کی اس کا نام ناصره تھا۔ اسی گاؤں سے آپ نے تبلیغ دین شروع کیں۔ اس گاؤں کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ کی جماعت کو نصاریٰ کہا جانے لگا۔

(الکامل فی التاریخ ج ۳ ص ۱۲۷ و ج ۴ ص ۱۸)

۱۲۔ آپ نے مٹی سے چمکاؤر کی صورت بنائی۔ پھر اس میں پھونک ماری تو وہ اڑنے لگی۔ چمکاؤر کی یہ خصوصیت ہے کہ اڑنے والے جانوروں میں بہت اکل اور عجیب تر ہے اور قدرت پر دلالت کرنے میں اوروں سے ابلغ۔ کیونکہ وہ بغیر پروں کے اڑتی ہے دانت رکھتی ہے اور ہنستی بھی ہے۔ اس کی مادہ کی چمائی ہوتی ہے اور وہ بچہ بھی جلتی ہے باوجود یہ کہ اڑنے والے جانوروں میں یہ باتیں نہیں

(خواجه بکر بن عیسیٰ)

ہیں۔

وہ چمکاؤر ایک دن رات تک زندہ رہی۔ (حاشیہ ۲۱ جلد ۵)

۱۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے چار شخص کو زندہ کیا۔

(۱) عازر نامی شخص کو جو آپ کا خلع تھا۔ جب اس کی حالت نازک ہوئی تو اس کی بہن نے آپ کو اطلاع دی مگر وہ آپ سے تین روز کی مسافت کے فاصلے پر تھا۔ جب آپ تین روز میں وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ اس کے انتقال کو تین روز ہو چکے ہیں، آپ نے اس کی بہن سے فرمایا: ہمیں اس کی قبر پر لے چلو۔ وہ لے گئی آپ نے اللہ سے دعا فرمائی۔ عازر ہاڈن الہی زندہ ہو کر قبر سے باہر آیا۔ (۲) ایک بڑھیا کا لڑکا جس کا جنازہ آپ کے سامنے سے جا رہا تھا آپ نے اس کیلئے دعا فرمائی وہ زندہ ہو کر کشتی برداروں کے کندھوں سے اتر پڑا اور کہڑے ماہن کر گھر آیا۔ (۳) ایک عاشر (چنگی و صول کرنے والے) کی لڑکی، شام کو مری، اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا سے اس کو زندہ فرمایا۔

(۴) سام بن نوح علیہ السلام۔ جنکی وفات کو ہزاروں برس گذر چکے تھے۔ لوگوں نے خواہش کی کہ آپ ان کو زندہ کریں۔ آپ لوگوں کی نشاندہی سے ان کی قبر پر پہنچے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ سام نے سنا کوئی کہنے والا کہتا ہے ”جب روح اللہ“ یہ سنتے ہی وہ مرعوب اور خوف زدہ اٹھ کھڑے ہوئے اور انہیں گمان ہو کہ قیامت قائم ہو گئی۔ اس ہول سے انکا نصف سر سفید ہو گیا تھا۔

(خواجه بکر بن عیسیٰ)

۱۴۔ سام بن نوح علیہ السلام کے علاوہ کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کی کہ دوبارہ انہیں سکران موت کی تکلیف نہ ہو۔ بغیر اس کے واپس کیا جائے۔ چنانچہ اسی وقت ان کا انتقال ہو گیا۔ باقی تین حضرات زندہ ہونے کے بعد عرصہ دراز تک باحیات رہے۔ شادی بھی ہوئی اور بچے بھی ہوئے۔ (خواجه بکر بن عیسیٰ)

۱۵۔ اس متعلق مختلف اقوال وارد ہیں

(۱) حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس میں سات مچھلیاں اور سات روٹیاں ہوتی تھیں۔ (جلد ۱۱ ص ۵۸) (ابن کثیر ج ۵ ص ۵۷)

(۲) اس میں بغیر کانٹے کی تلی ہوئی ایک مچھلی ہوتی تھی اور ہر قسم کی سبزیاں سوائے سولی کے۔ اس کے سر کی طرف سرکہ اور دم کی طرف نمک ہوتا تھا۔ سبزیوں کے اطراف پانچ روٹیاں ہوتی تھیں جن میں سے ایک پر گھی، دوسری پر زیتون، تیسری پر شہد، چوتھی پر زیتون اور پانچویں پر قیر شدہ گوشت ہوتا تھا۔

(ابن کثیر ج ۵ ص ۵۷) (جلد ۱۱ ص ۵۸)

(۳) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس میں روٹی اور گوشت ہوتا تھا۔ (ابن کثیر ج ۵ ص ۵۷) (جلد ۱۱ ص ۵۸)

(۴) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک دوسری روایت کے بموجب اس میں روٹی و گوشت کے علاوہ ہر چیز ہوتی تھی۔

(۵) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ بکری کے گوشت کے سوا ہر چیز ہوتی تھی۔ (ابن کثیر ج ۵ ص ۵۷)

روٹیوں سے متعلق حضرت اخطی بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ وہ جو کی روٹیاں ہوتی تھیں۔ اور حضرت عکرمہ کا قول ہے کہ وہ چاول کی روٹیاں ہوتی تھیں۔

(ابن کثیر ج ۵ ص ۵۷)

واقعہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے یہ عرض کیا کہ اے عیسیٰ علیہ السلام! کیا آپ کا رب یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ آسمان سے ہمارے پاس ایک دسترخوان اتار دے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اس طرح کی نشانیاں طلب کرنے سے اگر تم لوگ مومن ہو تو خدا سے ڈرو۔ یہ سن کر حواریوں نے کہا کہ ہم نشانی طلب کرنے کے لئے یہ سوال نہیں کر رہے ہیں بلکہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ تم شکم میر ہو کر خوب کھائیں اور ہم

کو اچھی طرح آپ کی صداقت کا علم ہو جائے تاکہ ہمارے دلوں کو قرار آجائے اور ہم اس بات کے گواہ بن جائیں تاکہ بنی اسرائیل کو ہماری شہادت سے یقین اور اطمینان کلی حاصل ہو جائے۔ مومنین کا یقین اور بڑھ جائے اور کفار ایمان لائیں۔ حواریوں کے یہ عرض کرنے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں تیس روزے رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا جب تم ان روزوں سے فارغ ہو جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ سے جو دعا کرو گے قبول ہوگی۔ انہوں نے روزے رکھ کر دسترخوان اترنے کی دعا کی اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فصل فرمایا، مونا لباس پہنا، دو رکعت نماز ادا کی، سر جھکایا اور دو رکعت دسترخوان اترنے کی دعا کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے چند فرشتے ایک دسترخوان لیکر آسمان سے اترے۔

۶۔ حضرت دہب اور سلمان الخیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس دسترخوان کا رنگ سرخ تھا۔ (ابن کثیر ص ۵۵)

۷۔ حواریوں کے سردار شمعون نے پوچھا یا روح اللہ ایہ دنیا کا کھانا ہے یا جنت کا؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: نہ یہ دنیا کا کھانا ہے اور نہ جنت کا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے علاوہ اپنی قدرت کاملہ سے تیار کر اگر بھیجا ہے۔

(ابن کثیر ص ۵۵، حاشیہ ص ۵۵، ص ۵۵)

۸۔ اس کو روزانہ چار ہزار آدمی کھاتے تھے۔ (ابن کثیر ص ۵۵)

۹۔ یہ چالیس دنوں تک نازل ہوتا رہا۔ (ابن کثیر ص ۵۵)

۱۰۔ ان کی تعداد تین سو تیس تھی۔ وہ لوگ خزیر بنائے جانے کے بعد صرف تین دنوں تک زندہ رہے۔ بعض نے کہا ہے کہ چار دن تک زندہ رہے اور بعض نے کہا ہے سات دن تک زندہ رہے پھر مر گئے۔ (حاشیہ ص ۵۵، ص ۵۵)

واقعہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب اللہ سے دسترخوان نازل فرمانے کی دعا کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ میں دسترخوان تو اتار دوں گا لیکن اس کے بعد

بنی اسرائیل میں سے جو کفر کرے گا میں اس کو ایسا عذاب دوں گا کہ تمام جہاں والوں میں سے کسی کو ایسا عذاب نہیں دوں گا۔ چنانچہ جب دسترخوان نازل ہوا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ خوب شکم بھر ہو کر کھاؤ۔ اور خبردار اس میں کسی قسم کی خیانت نہ کرنا اور کل کے لئے ذخیرہ بنا کر نہ رکھنا۔ مگر بنی اسرائیل نے اس میں خیانت بھی کر ڈالی اور کل کیلئے ذخیرہ بنا کر بھی رکھ لیا۔ اس نافرمانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں پر یہ عذاب آیا کہ یہ لوگ رات کو سوئے تو اچھے خاصے تھے مگر صبح کو اٹھے تو صورتیں مسخ کر کے خزیر بنادینے لگے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان لوگوں کی موت کے لئے دعا مانگی تو یہ لوگ سر کر دنیا سے نیست و نابود ہو گئے اور کسی کو بھی یہ معلوم نہیں ہوا کہ ان کی لاشوں کو زمین نکل گئی یا اللہ نے ان کو کیا کر دیا۔ (نورانی ہر خان پ، دو جلد، ص ۱۰۴)

۲۱۔ اس بادشاہ کا نام دھوک تھا۔ (ابن کثیر ص ۵۵)

۲۲۔ اس شخص کا نام طیطانوس تھا۔ (حاشیہ ص ۵۵)

برداشت دیگر طیطانوس۔ (مجلد ص ۵۵)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ جب لوگوں نے آپ کے گھر کا محاصرہ کر رکھا تھا تو آپ نے محسوس کیا کہ یہ لوگ یا تو مکان میں گھس کر آپ کو گرفتار کر لیں گے یا پھر خود آپ کو باہر نکلنا پڑے گا۔ اس وقت آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس پر میری مشابہت ڈال دی جائے اور ان کے ہاتھوں گرفتار ہو تاکہ مجھے خدا مخلصی دے۔ میں اس کے لئے جنت کا خاصم ہوں۔ اس کو سن کر سزجس نامی مومن صادق جو سر فرودش تھا انہوں نے خود کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت پر سولی پر چڑھایا جانا منظور کیا۔ (ابن کثیر ص ۵۵)

۲۳۔ قدر کی رات کو (تکبر ص ۵۵، ص ۵۵، ص ۵۵)

۲۴۔ اس وقت آپ کی عمر شریف تینتیس (۳۳) سال کی تھی

(نورانی ہر خان پ، دو جلد، ص ۱۰۴)

حضرت مریم رضی اللہ عنہا سے متعلق جو حقائق

۱۔ آپ کے والد ماجد کا نام عمران اور والدہ صاحبہ کا نام حدہ ہے۔

(خزانہ معراج ص ۳۵)

۲۔ آپ کے دادا محترم کا نام یاقوت اور نانا جان کا نام یاقوت تھا ہے۔ (خزانہ معراج ص ۳۵) بروایت دیگر آپ کے دادا محترم کا نام یاشم ہے۔ (ابن کثیر ص ۳۵)

۳۔ حضرت داؤد علیہ السلام تک آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے۔
مریم بنت عمران بن یاسم بن یثما بن حزقیہ بن ابراہیم بن علی بن نوح
بن ابرہ بن ہود بن نازم بن مقاط بن ایثا بن یاز بن رستم بن سلیمان بن
داؤد۔ (ابن کثیر ص ۳۵)

۴۔ آپ نے کسی بھی عورت کا دودھ نہیں پیا۔ آپ کے لئے جنت سے بے
فصل میوے اترتے تھے۔ (خزانہ معراج ص ۳۵)

۵۔ آپ ایک دن میں اتنا بڑھتی تھیں جتنا اور بچے ایک سال میں۔

(خزانہ معراج ص ۳۵)

۶۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کے گریبان میں یا آستین میں یا اس میں
یا منہ میں دم کیا اور آپ بقدرة الہی فی الحال حاملہ ہو گئیں۔ (خزانہ معراج ص ۳۵)
۷۔ اس وقت آپ کی عمر شریف تیرہ سال یا دس سال کی تھی۔ (خزانہ معراج ص ۳۵)
بعض نے چودہ سال بھی کہا ہے۔ (الاشعری ص ۳۵)

۸۔ اس کا علم سب سے پہلے آپ کے چچا زاد بھائی یوسف نجار کو ہوا جو
بیت المقدس کا خادم تھا۔ اور بہت بڑا عبادت گزار تھا۔ اس کو جب معلوم ہوا کہ
مریم حاملہ ہیں تو نہایت حیرت ہوئی جب چاہتا تھا کہ ان پر تہمت لگائے تو ان کی

عبادت و تقویٰ اور ہر وقت کا حاضر رہنا کی وقت غائب نہ ہو لیا دکر کے خاموش
ہو جاتا تھا۔ اور جب حمل کا خیال کرتا تو ان کو بری سمجھنا مشکل معلوم ہوتا تھا بالآخر
اس نے ایک دن حضرت مریم سے کہا: میرے دل میں ایک بات آئی ہے ہر چند
چاہتا ہوں کہ زبان پر نہ لاؤں مگر اب مبرا نہیں ہوتا ہے آپ اجازت دیجیے کہ
میں کہہ گزروں تاکہ میرے دل کی پریشانی رفع ہو۔! حضرت مریم نے کہا: اچھی
بات ہے کہو! اس نے کہا: اے مریم! مجھے بتو کیا کھیتی بغیر تخم۔ درخت بغیر
بارش اور بچہ بغیر باپ کے ہو سکتا ہے۔

حضرت مریم نے کہا: ہاں! تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو سب سے
پہلے کھیتی پیدا کی وہ بغیر تخم ہی کی تھی۔ اور اپنی قدرت سے درخت بغیر بارش کے
اگائے۔ کیا تو یہ کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پانی کی مدد کے بغیر درخت پیدا کرنے پر
قادر نہیں۔! یوسف نے کہا: میں یہ تو نہیں کہتا۔ بیشک میں اس کا قائل ہوں کہ اللہ
تعالیٰ ہر شئی پر قادر ہے جسے کن فرمائے وہ ہو جاتی ہے! حضرت مریم نے کہا: کیا
تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور ان کی بیوی کو بغیر ماں باپ کے
پیدا کیا۔ حضرت مریم کے اس کلام سے یوسف کا شہرہ رفع ہو گیا۔ (خزانہ معراج ص ۳۵)
۹۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان میں اٹھائے جانے کے بعد آپ چھ سال اس دنیا
میں رہیں۔ (الہامی ص ۳۵)

اور ایک روایت میں چھیالیس سال ہے۔ (نور الہامی ص ۳۵)

۱۰۔ آپ کی عمر شریف اکاون (۵۱) سال ہوئی۔ (ظہیر نمبر ۳۷ ص ۵۳)

اور ایک قول کے بموجب آپ کی عمر ایک سو بارہ سال ہوئی۔

(نور الہامی ص ۳۵)

حضور اکرم ﷺ کے خلیق و ولادت

- ۱۔ حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت، حضرت آدم علیہ السلام کے کتنے سال بعد ہوئی؟
- ۲۔ حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت اور حضرت نوح علیہ السلام کے مابین کتنا زمانی فاصلہ ہے؟
- ۳۔ حضور اکرم ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کتنے سال بعد رونق بخش عالم ہوئے؟
- ۴۔ حضور اکرم ﷺ کی تشریف آوری حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کتنے سال بعد ہے؟
- ۵۔ حضور اکرم ﷺ کی رونق افروزی، حضرت داؤد علیہ السلام کے کتنے سال بعد ہوئی؟
- ۶۔ حضور اکرم ﷺ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مابین کا زمانہ فترۃ کتنے سال کا ہے؟
- ۷۔ حضور اکرم ﷺ کا نسب شریف والد اور والدہ کی طرف سے کس کس طرح ہے؟
- ۸۔ حضور اکرم ﷺ کے دادا، دادی، نانا اور نانی کا نام کیا ہے؟
- ۹۔ حضور اکرم ﷺ کا خطہ زکیہ صدف رحمہ مادر میں کس باؤ کی کس تارن کو قرار پایا؟
- ۱۰۔ حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کس مکان میں ہوئی؟
- ۱۱۔ حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت مکہ مکرمہ کے کس محلے میں ہوئی؟
- ۱۲۔ حضور اکرم ﷺ کی ولادت کے وقت انتظام زچہ خاندہ کیلئے کون کونسی عورتیں مقرر تھیں اور کہاں سے؟

- ۱۳۔ حضور اکرم ﷺ کی ولادت میں کیا یہ نصیبت تھی؟
- ۱۴۔ حضور اکرم ﷺ کی دایہ کا نام کیا ہے؟
- ۱۵۔ حضور اکرم ﷺ کو کن کن عورتوں نے دودھ پلایا اور کتنے کتنے دن؟
- ۱۶۔ حضور اکرم ﷺ کو ثویبہ نے کتنے دن دودھ پلایا؟
- ۱۷۔ حضرت حلبہ سعدیہ کے بعد حضور ﷺ کی حفاظت و حضانت کے فرائض کس نے انجام دیئے؟
- ۱۸۔ حضور اکرم ﷺ کے رضاعی بھائی بہن کون کون ہیں؟
- ۱۹۔ حضور اکرم ﷺ کے سینہ مبارک کو کتنی بار شق کیا گیا اور کب کب؟
- ۲۰۔ حضور اکرم ﷺ نے سب سے پہلے اپنی زبان وحی ترجمان سے کونسا کلمہ ادا فرمایا؟
- ۲۱۔ وہ حضرات کتنے اور کون کون سے ہیں جو حضور ﷺ کی ولادت یا اظہار نبوت سے قبل آپ پر ایمان لاکر مشرف بہ اسلام ہوئے؟
- ۲۲۔ حضور اکرم ﷺ نے ملک شام کا پہلا سفر کس عمر میں کیا؟
- ۲۳۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں" یہ دو ذبیحہ کے حصاد کون کون ہیں؟
- ۲۴۔ حضور اکرم ﷺ کی مہر نبوت جسم مبارک کے کس حصے میں تھی اور جس مہر کی شکل و صورت کیسی تھی؟
- ۲۵۔ حضور اکرم ﷺ کی مہر نبوت پر کیا لکھا ہوا تھا؟
- ۲۶۔ حضور اکرم ﷺ کے وصال حق کے بعد مہر نبوت باقی رہی تھی یا نہیں؟
- ۲۷۔ حضور اکرم ﷺ کو کتنے معجزے عطا ہوئے؟
- ۲۸۔ حضور اکرم ﷺ نے کس کی خواہش پر چاند کے دو ٹکڑے فرمائے تھے؟
- ۲۹۔ حضور اکرم ﷺ نے شق قرعہ معجزہ کس جگہ ظاہر فرمایا تھا اور چاند کے دو ٹکڑے کس کس جگہ گرے تھے؟

۳۰۔ حضور اکرم ﷺ کو کتنی بار معراج ہوئی۔ ان میں سے روحانی کتنی تھی اور جسمانی کتنی؟

۳۱۔ حضور اکرم ﷺ کی معراج جسمانی کی سیر کی مدت کتنی ہے؟

۳۲۔ شب معراج میں حضور اکرم ﷺ نے بیت المقدس میں تمام انبیاء کرام کو جو نماز پڑھائی اس نماز کی نوازا و اقامت کس نے کی تھی اور اس نماز میں حضور ﷺ نے کون کونسی سورۃ تلاوت فرمائی؟

۳۳۔ شب معراج کو بیت المقدس میں پڑھی گئی اس نماز میں انبیاء و مرسلین کی کتنی صفیں تھیں اور کس ترتیب سے؟

۳۴۔ شب معراج میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو کتنی چیزیں عطا فرمائیں؟

۳۵۔ حضور اکرم ﷺ نے کتنی بار تمام انبیاء و مرسلین کی سلامت فرمائی اور کہاں کہاں؟

۳۶۔ حضور اکرم ﷺ کتنی بار دیدار الہی سے مشرف و ممتاز ہوئے؟

۳۷۔ حضور اکرم ﷺ نے جبرائیل امین کو ان کی اصلی صورت میں کتنی بار دیکھا اور کب کب؟

۳۸۔ حضور اکرم ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ کا وہ کونسا زمانہ ہے جو آپ کی عمر شریف میں شامل نہیں؟

۳۹۔ ہجرت کی رات حضور اکرم ﷺ کے مکان کا جن کفار و مشرکین نے محاصرہ کر رکھا تھا ان کی تعداد کتنی تھی؟

۴۰۔ غار حراء کا طول و عرض کتنا تھا اور یہ غار مکہ مکرمہ سے کتنی مسافت پر واقع ہے؟

۴۱۔ غار ثور کا وہ سانپ جس نے ہجرت کے موقع پر حضرت صدیق اکبر ﷺ کے انگوٹھے کو ڈسا تھا وہ سانپ کتنے سالوں سے وہاں منتظر تھا؟

۴۲۔ غار ثور میں کتنے سورخ تھے کہ جن کو حضرت صدیق اکبر ﷺ نے کپڑے سے بند کر دیا تھا؟

۴۳۔ غار ثور میں حضور اکرم ﷺ کتنی مدت اقامت پذیر رہے؟

۴۴۔ غار ثور میں قیام کے دوران حضور اکرم ﷺ کیا تناول فرمایا کرتے تھے؟

۴۵۔ ہجرت کے سفر میں حضور اکرم ﷺ کے ہمراہ حضرت صدیق اکبر ﷺ کے علاوہ اور کون کون تھے؟

۴۶۔ ہجرت کے سفر میں حضور اکرم ﷺ جس اونٹنی پر سوار تھے اس کا نام کیا تھا اور اس کو کتنے میں خرید فرمایا تھا؟

۴۷۔ ہجرت کیلئے حضور اکرم ﷺ کس ماہ کی کس تاریخ کو مکہ سے روانہ ہوئے تھے اور کس تاریخ کو مدینہ میں رونق افروز ہوئے؟

۴۸۔ مدینہ منورہ کے جس مکان میں حضور اکرم ﷺ نے نزول اجلال فرمایا تھا اس مکان کو کس نے بنوایا تھا؟

۴۹۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ”میرے چار وزیر ہیں“ یہ چار حضرات کون ہیں؟

۵۰۔ حضور اکرم ﷺ نے کتنے حج اور کتنے عمرہ کئے؟

۵۱۔ حضور اکرم ﷺ کی دائرہ می مبارک کے کتنے بلی سفید تھے؟

۵۲۔ حضور اکرم ﷺ کی گود میں کتنے بچوں نے پیشاب کیا؟

۵۳۔ غزوہ خیبر کے موقع پر حضور اکرم ﷺ کو زہر آلودہ گوشت کس عورت نے دیا تھا؟

۵۴۔ اس یہودی کا کیا نام ہے جس نے حضور اکرم ﷺ پر جادو کیا تھا۔ یہ واقعہ کس سن میں پیش آیا اور آپ پر جادو کا اثر کتنے دنوں تک رہا؟

۵۵۔ حضور اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع اور صلح حدیبیہ کے موقع پر کتنے کتنے لونٹ ذبح فرمائے تھے؟

- ۵۶۔ حضور اکرم ﷺ کتنی مقدار پانی سے وضو اور غسل فرمایا کرتے تھے؟
- ۵۷۔ حضور اکرم ﷺ کو نماز میں کل کتنی بار سہو ہوا؟
- ۵۸۔ حضور اکرم ﷺ کی امامت میں پڑھی جانے والی آخری نماز کو کونسی تھی اور اس نماز میں آپ نے کونسی سورۃ تلاوت فرمائی؟
- ۵۹۔ حضور اکرم ﷺ کی علالت کی مدت کتنی رہی؟
- ۶۰۔ حضور اکرم ﷺ نے دوران علالت کتنے غلاموں کو آزاد فرمایا؟
- ۶۱۔ حضور اکرم ﷺ کی روح پر فتوح قبض کرنے کیلئے ملک الموت اپنے ہمراہ کتنے فرشتے لائے تھے؟
- ۶۲۔ حضور اکرم ﷺ نے آخری تین سانسوں میں کیا کیا فرمایا تھا؟
- ۶۳۔ حضور اکرم ﷺ کو کن کن حضرات نے غسل دیا؟
- ۶۴۔ حضور اکرم ﷺ کو کس کنویں کے پانی سے غسل دیا گیا اور کتنی مقدار پانی سے؟
- ۶۵۔ حضور اکرم ﷺ کو کس طرح کے اور کتنے کپڑوں کا لہن دیا گیا؟
- ۶۶۔ حضور اکرم ﷺ کی نماز جنازہ کس طرح پڑھی گئی؟
- ۶۷۔ حضور اکرم ﷺ پر کتنی نمازیں پڑھی گئیں؟
- ۶۸۔ حضور اکرم ﷺ کی نماز جنازہ سب سے پہلے کن لوگوں نے پڑھی؟
- ۶۹۔ حضور اکرم ﷺ کی نماز جنازہ میں پڑھی جانے والی دعا کو کونسی تھی؟
- ۷۰۔ حضور اکرم ﷺ کی تدفین کے سلسلے میں صحابہ کرام کے مابین کیا رائے مشورے ہوئے اور کس کی رائے پر عمل کیا گیا؟
- ۷۱۔ حضور اکرم ﷺ کی قبر مبارک کس نے کھودی اور کس طریقہ پر کھودی؟
- ۷۲۔ حضور اکرم ﷺ نے کس روز وصال حق فرمایا اور کس دن کس وقت آپ کی تدفین عمل میں آئی؟
- ۷۳۔ حضور اکرم ﷺ کو قبر کی کس جانب سے قبر میں اتارا گیا؟
- ۷۴۔ حضور اکرم ﷺ کی قبر مبارک میں کون کون حضرات اترے تھے؟

- ۷۵۔ حضور اکرم ﷺ کو جب قبر مبارک میں اتارا گیا تو آپ اپنے لہجائے مبارک کو جنبش فرما رہے تھے تو کس صحابی نے کان لگا کر سنا اور آپ کیا فرما رہے تھے؟
- ۷۶۔ وہ آخری صحابی کون تھے جنہوں نے حضور ﷺ کا روئے انور قبر اطہر میں دیکھا تھا؟
- ۷۷۔ قبر انور میں حضور اکرم ﷺ کے نیچے کیا بچھایا گیا اور کس نے بچھایا؟
- ۷۸۔ حضور اکرم ﷺ کی قبر انور کو کن چیزوں سے بنایا گیا؟
- ۷۹۔ حضور اکرم ﷺ کی قبر مبارک زمین سے کتنی اونچی کی گئی؟
- ۸۰۔ حضور اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر کتنا پانی چھڑکا گیا اور کس نے چھڑکا؟
- ۸۱۔ حضور اکرم ﷺ نے ترکہ میں کیا کیا چیزیں چھوڑیں؟

حضرت اکرم ﷺ سے متعلق حقیقت

- ۱۔ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت، حضرت آدم علیہ السلام سے چھ ہزار سات سو پچاس (۶۷۵۰) سال بعد ہے۔
(تحریر نمبر ۳۱۶ ص ۱۶۱، مدارج ملاح ۱۵۱ ص ۳۲)
- ۲۔ آپ ﷺ کی ولادت شریف اور حضرت نوح علیہ السلام کے مابین چار ہزار چار سو نوے (۲۴۹۰) سال کا فاصلہ ہے۔
(مدارج ملاح ۱۵۱ ص ۳۲)
- ۳۔ حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علیہ السلام کے تین ہزار ستر (۳۰۷۰) سال بعد خواجہ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام روتق بخش عالم ہوئے۔
(مدارج ملاح ۱۵۱ ص ۳۲)
- ۴۔ زمانہ موسیٰ علیہ السلام کے دو ہزار تین سو (۲۳۰۰) سال مکمل ہونے کے بعد رسول کریم روتق رحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام روتق افزائے دار دنیا ہوئے۔
(مدارج ملاح ۱۵۱ ص ۳۲)
- ۵۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے ایک ہزار آٹھ سو (۱۸۰۰) سال بعد حضور سید السادات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام واکمل التحیات نے عالم کو اپنی تشریف آوری سے مشرف فرمایا۔
(مدارج ملاح ۱۵۱ ص ۳۲)
- ۶۔ اس سلسلے میں ائمہ تفسیر و موزخان پاکیزہ تحریر کے کئی اقوال ہیں۔
(۱) حضور سید عالم و عالیشان علیہ الخیر والثناء اور حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے درمیان زمانہ فترۃ پانچ سو پچاس برس کا ہے۔
(۲) تفسیر جلالین میں اس کی مدت پانچ سو اہتر (۵۶۹) سال ہے (جلالین ۱۷)
(۳) حضرت قتادہ کہتے ہیں پانچ سو ساٹھ سال (۳) ابو عثمان الہندی کے مطابق چھ سو سال۔
(۴) پانچ سو چالیس۔ (۶) چار سو سے کچھ اوپر تیس۔ (۷) اور چھ سو تیس سال کے اقوال بھی ہیں۔
(ابن کثیر ۱۷۷)

۷۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نسب شریف کو مواہب لدنیہ میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

محمد ﷺ بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

یہاں تک سلسلہ نسب میں ارباب سیر و اصحاب خبر اور علم انساب صب کا اتفاق ہے۔ اور اس سے اوپر صحیح معلوم نہیں کیونکہ عدنان سے حضرت اسماعیل تا حضرت آدم علیہما السلام بہت اختلاف ہے۔ چنانچہ کسی نے عدنان سے حضرت اسماعیل علیہ السلام تک تیس ایسی پشتوں کا ذکر کیا ہے جنکا کچھ اتہ پتہ نہیں۔ اور کسی نے اس سے کم کسی نے اس سے زیادہ پشتوں کا ذکر کیا ہے۔ چونکہ ہمیں اس پر اعتماد نہیں اور علامہ کے اقوال کے بھی مخالف ہے اسلئے ہم نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ (مدارج ملاح ۱۵۱ ص ۳۲)

اور والدہ محترمہ کی طرف سے سلسلہ نسب اس طرح ہے۔
آمنہ رضی اللہ عنہا بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ ابن کلاب بن مرہ۔

کلاب میں جا کر دونوں سلسلہ ملائی ہو جاتے ہیں۔
(مدارج ملاح ۱۵۱ ص ۳۲)

۸۔ آپ ﷺ کے دادا محترم کا نام عبد المطلب، دادوی صاحب کا نام فاطمہ بنت عمرو، نانا جان کا نام وہب بن عبد مناف اور نانی محترمہ کا نام نامی برہ (بنت عبد العزی) ہے۔

۹۔ نطفہ زکیہ مصطفوی و ابدان ذرۃ محمدیہ کا صدف رحم آمنہ رضی اللہ عنہا میں کب استقرار ہوا اس متعلق تین قول ہیں۔
(۱) ایام حج کی درمیانی تشریق کے دنوں شب جمعہ کو ہوا تھا۔ (مدارج ملاح ۱۵۱ ص ۳۲)

(۲) شب جمعہ عرفہ کو
(مدارج ملاح ۱۵۱ ص ۳۲)

(۳) بارہویں ذی الحجہ کو منیٰ شریف میں ہوا کہ حضرت عبد اللہ جہار کی رمی کر کے آئے اور مقادرت کی۔
(تحریر نمبر ۳۱۶ ص ۱۶۱)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب علیہ الرحمہ تفسیر فیسی میں اسی جہز فرماتے ہیں: یہ اصل میں رجب کا مہینہ تھا جسے کفار مکہ نے اسی سال ذی الحجہ قرار دے کر حج کیا تھا۔

۱۰۔ اس مکان میں جو مکہ معظمہ میں دار محمد بن یوسف کے نام سے مشہور ہے۔

(الکافی فی الحدیث ص ۱۸۵، مدارج النبی ص ۱۸۵)

۱۱۔ اس محلے میں جس کو از قاق المولد کہتے ہیں۔ (مدارج النبی ص ۱۸۵، مدارج النبی ص ۱۸۵)

۱۲۔ حضرت آمنہ سے روایت ہے کہ جب آپ تولد ہوئے تو چار گورتیں کر مکہ کی عورتوں سے مشابہت نہ رکھتی تھیں آسمان سے اتریں۔ میں ان کو دیکھ کر ڈری۔ کہا: خوف نہ کرو! ہم چاروں خواہ سارا، ہاجرہ اور آسیہ ہیں (رضی اللہ عنہن) خواہ کے پاس سونے کا طبق۔ سارا کے پاس ابرق نقرہ آب کوثر سے بھرا ہوا ہاجرہ کے پاس عطر بشتی اور آسیہ کے پاس مندریل بنز۔ پھر انہوں نے حضرت کو اس طشت زریں میں آب کوثر سے نہلایا اور مندریل بنز مبارک پر باندھ کر عطر بشتی اس میں ڈال دیا اور آپ کو آمنہ کی گود میں لٹا دیا۔ (تحریر امیر حمزہ ص ۱۸۵)

۱۳۔ آپ ﷺ شکم مادر سے خشنہ شدہ، غیر آلودہ پاک اور ناف بریدہ تولد ہوئے۔

(مدارج النبی ص ۱۸۵)

۱۴۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ ہیں جن کا نام شفا ہے۔

(مدارج النبی ص ۱۸۵)

۱۵۔ اس سلسلے میں دو قول ہیں۔

(۱) ابتدائے ولادت سے سات لیاں تک ثوبیہ نے دودھ پلایا جو ابو لہب کی آزاد کردہ باندی تھی۔ اس کے بعد حلیمہ سعدیہ کا قافلہ آیا اور آپ ﷺ ان کے پود کر دیئے گئے۔ (الکافی فی الحدیث ص ۱۸۵)

(۲) سات روز تک آپ ﷺ نے آمنہ رضی اللہ عنہا کا دودھ نوش فرمایا اور چند دن ثوبیہ کا دودھ پیا اس کے بعد حلیمہ سعدیہ نے دودھ پلانے کی سعادت

حاصل کی۔

(مدارج النبی ص ۱۸۵)

(۱) الکافی فی الحدیث ص ۱۸۵

(مدارج النبی ص ۱۸۵، مدارج النبی ص ۱۸۵)

۱۔ ایک روایت میں سات روز ہے۔

۲۔ اور ایک روایت میں ستائیس روز ہے۔

۳۔ حلیمہ سعدیہ کے بعد ام ایمن نے آپ کی حفاظت و حضانت کے فرائض انجام دیئے۔ یہ ام ایمن رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کی باندی تھیں اور وہ حضور اکرم ﷺ کو حضرت عبداللہ کی میراث میں حاصل ہوئی تھیں۔

۴۔ مواہب لدنیہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ام ایمن کا حضانت کے فرائض انجام دینا سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی رحلت کے بعد تھا۔

(مدارج النبی ص ۱۸۵)

۵۔ حضرت سلطان رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ کے رضاعی دودھ

شریک بھائیوں میں سے ایک تو آپ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ دوسرے

ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بن عبد الاسد بن ہرام سلمہ رضی اللہ عنہ ان کی والدہ ہرہ بنت عبدالمطلب

جو آپ ﷺ کی پھوپھی ہیں انکو اور حضور ﷺ کو ثوبیہ نے اپنے بیٹے مسروح بن ثوبیہ

کا دودھ چار برس کے فرق میں پلایا۔ پہلے حضرت حمزہ کو ان کے بعد آپ کو

آپ کے بعد ابو سلمہ عبد اللہ بن عبد الاسد کو۔ تیسرے ابو سفیان بن الحارث رضی اللہ

عنہ جو کہ آپ ﷺ کے چچا حادث کے بیٹے ہیں ان کو اور آپ کو سیدہ دانیہ حلیمہ

سعدیہ نے دودھ پلایا۔ ان کے علاوہ حلیمہ سعدیہ کی اولاد بھی آپ ﷺ کے

رضاعی بھائی بہن ہیں۔

۱۹۔ شق صدر کا وقوع چار مرتبہ ہوا۔

(۱) جبکہ آپ ﷺ حلیمہ سعدیہ کے گھر تھے۔ اس مرتبہ کے شق صدر

میں یہ نکتہ تھا کہ کھیل کی رغبت جو لڑکوں کے دل میں ہوتی ہے آپ کے دل

سے دور ہو جائے اور بزرگوں کی طرح حکیمانہ و قار حاصل ہو۔ (۲)

دس برس کی عمر شریف میں سینہ مبارک کو فرشتوں نے چاک کیا اور

شفقت و مہربانی سے بھر دیا تاکہ غضب و غصہ کہ اس امر کا مقتضی ہے فرو ہو

اور مہر و محبت کی کہ گناہ گاران امت کو اس کی حاجت ہوتی ہے عادت ہو جائے۔
(۳) بشت کے قریب دل مقدس کو چاک کیا کہ باروحی کا تھل اور کلام الہی کے سمجھنے کی قوت حاصل ہو۔

(۴) معراج کی رات یہ معاملہ واقع ہوا کہ دل مبارک میں انوار و تجلیات اور علوم و معارف کی استعداد اور قابلیت پیدا ہو اور اس کا حوصلہ بقدر ان ترقیات و کمالات کے کہ اس رات عنایت ہوں گے وسیع اور فراخ ہو جائے۔
(تیسرا سفر ص ۱۰/۱۱ و درجہ ۱۰ ص ۱۲۲)

۲۰۔ حضرت امین عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

اول کلمہ جو رسول اللہ ﷺ کی زبان فیض ترجمان سے نکلا یہ تھا اللہ اکبر
کبیرا والحمد للہ کبیرا المسبحان اللہ بکرة و اھیللا۔ (تیسرا سفر ص ۱۵)
حضرت سیدہ حلیمہ سہر یہ فرماتی ہیں:

سب سے پہلی بات جو میں نے نبی آخر الزمان سید الانس والجان علیہ الخیر
والثناء سے سنی رات کے دوران سنی پوری فصاحت سے یہ کلمہ تبرک زبان
مبارک سے ادا فرمایا لا الہ الا اللہ قد وسأ قدوساً نامت العیون والرحمن
لا تاخذہ سنۃ ولا نوم۔ دوسری روایت میں یوں وارد ہے لا الہ الا اللہ واللہ
اکبر والحمد للہ رب العلمین۔ (سیدہ حلیمہ ص ۱۷ ص ۱۸)

۳۱۔ ایسے خوش نصیب افراد کی جو تعداد ہمیں دستیاب ہوئی وہ مذکورہ ذیل ہے
(۱) شیخ حمیری شاہ یمن (اسد ابو کریم یرانی)

(۲) حبیب ابن نجار

(۳) زید بن عمرو موحہ الجالبیہ۔

یہ وہ حضرات ہیں جو قبل از ولادت صرف آپ ﷺ کے اوصاف منکر ایمان
لائے۔ (تیسرا سفر ص ۱۶)

(۴) ورقہ بن نوفل۔

(ماہ ۱۲ ۱۹۶۶ء ص ۳۶)

(۵) بحیرہ راہب۔

یہ دوہ حضرات ہیں جو حضور اکرم ﷺ پر آپ کے اظہار نبوت سے پہلے
ایمان لائے۔ (درجہ ۱۰ ص ۱۲۲)

۲۲۔ بارہ سال کی عمر میں

ایک دوسری روایت میں بارہ سال دو ماہ دس دن ہے۔ (سیدہ حلیمہ ص ۱۸ ص ۱۹)
۳۳۔ دو ذیح سے مراد ایک تو حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جن کی
ولادت میں سے آپ ﷺ ہیں اور دوسرے ذیح آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن
عبدالمطلب ہیں۔ ان کا ذیح نام کے ساتھ موسوم ہونے کا واقعہ اصحاب احوال و
خبردار باب تولد نبویوں بیان کرتے ہیں۔

قوم جرہم جب مکہ سے بھاگ کھڑی ہوئی اور یمن کی جانب چلی گئی تو
بھاگتے وقت امین عمرو بن حارث نے جو قوم کا حاکم تھا جرہم کو روک کر کہہ
اکھاڑ کر اور دوسو گئے کہ ہرن کی مورتیوں کو جو زور و جبر سے مرصع تھی اور چند
جتھار جو کعبہ میں تھے سب کو چاہ زحرم میں چھپا کر اسے پات دیا اور جگہ کو زمین
کے برابر کر دیا۔ رفتہ رفتہ اس کا مقام اور جگہ بھی گئی کو معلوم نہ رہی چاہ زحرم کا
صرف تذکرہ ہی تذکرہ لوگوں کی زبان پر رہ گیا تھا اور چاہ زحرم اسی دن سے کم
اور بے نشان رہا۔ ارادہ الہی جب چاہ زحرم کے اظہار سے متعلق ہوا تو حق تقدس
و تعالیٰ نے حضرت عبدالمطلب کو خواب میں چاہ زحرم کا مقام دکھا کر حکم دیا کہ اسے
ظاہر کرو۔ حضرت عبدالمطلب نے حکم الہی کی بجا آوری کے ارادے سے جب
چاہ زحرم کو کھودنا چاہا تو قوم قریش مانع آئی اور لڑنے کو تیار ہو گئی کیونکہ چاہ
زحرم کی جگہ پر دو بت نصب تھے جن کا نام اساف اور نائلہ تھا اور قریش نہیں
چاہتے تھے کہ بتوں کے بچ کنواں کھودا جائے۔ یہ صرف دونی باپ بیٹے تھے
عبدالمطلب اور ان کا ایک فرزند حارث۔ اور کوئی مددگار و معاون انکا نہ تھا تاہم یہ
غالب ہوئے اور کنواں کھودنے کے کام میں مشغول ہو گئے اسی وقت

عبدالمطلب نے اپنی تنہائی کو محسوس کیا اور منت مانی کہ اگر خدائے تعالیٰ مجھ کو دس فرزند عطا کرے اور چشمہ بھی نکل آئے تو میں اپنے بیٹوں میں سے ایک کی حق تعالیٰ کے حضور قربانی دوں گا۔

چنانچہ چند روز کی محنت کے بعد چشمہ بھی نکل آیا اور پھر خدائے تعالیٰ نے عبدالمطلب کو دس فرزند بھی عطا کئے۔ چاہے مزہم کے نکل آنے سے قریش میں عبدالمطلب کی عزت و منزلت دو بالا ہو گئی۔ سب انکی بزرگی اور سرداری کے قائل ہو گئے۔ جب عبدالمطلب کے سبھی بیٹے حد بلوغ کو پہنچ گئے تو انہوں نے اپنی مانی ہوئی منت پوری کرنی چاہی اور اپنے تمام فرزندوں کو جمع کر کے سارا حال بیان کیا۔ تمام فرزندوں نے بیک زبان کہا آپ کو اختیار ہے اگر آپ ہم سب کی قربانی دینے پر راضی ہیں تو ہم سب تیار ہیں۔ حضرت عبدالمطلب کو اپنے فرزندوں کی یہ اطاعت و سعادت مندی بہت بھلی معلوم ہوئی اور فرمایا قرعہ ڈالو۔ جب قرعہ ڈالا گیا تو اتفاق کی بات قرعہ کا تیر سب سے چھوٹے بیٹے حضرت عبد اللہ کے نام نکلا۔ حضرت عبد اللہ اپنے والد کے نزدیک بہت محبوب اور پیارے تھے کیونکہ انکی پیشانی پر نور محمدی ﷺ تاباں و درخشاں تھا اور وہ صاحب حسن و جمال، بڑے بہادر پہلوان اور حیر انداز تھے اس کے باوجود حضرت عبدالمطلب، حضرت عبد اللہ کو ہمراہ لیکر قربان گاہ کی طرف چلے۔ حضرت عبد اللہ کے تمام بھائیوں، بہنوں، رشتہ داروں اور قریش کے سرداروں نے حضرت عبدالمطلب کو ذبح عبد اللہ سے باز رکھنا چاہا مگر عبدالمطلب نے مانے بالآخر بڑی رڈ و کد کے بعد یہ معاملہ لیکر سحارج نامی کاہنہ کی طرف رجوع کیا گیا جو جگہ میں تمام کاہنوں سے زیادہ دانا اور عقلمند تھی۔ تمام ماجرا سننے کے بعد اس کاہنہ عورت نے کہا: تمہارے یہاں ایک آدمی کا خون بہا دس اونٹ ہیں پس تم ایک طرف دس اونٹ اور ایک طرف عبد اللہ کو رکھو اور قرعہ ڈالو اگر قرعہ اونٹوں کے نام نکل آئے تو اونٹوں کی قربانی دیدو اور اگر قرعہ عبد اللہ کے نام پر آئے تو دس

اونٹ اور بڑھا کر بیس اونٹ عبد اللہ کے مقابل رکھو اور پھر قرعہ ڈالو۔ اسی طرح ہر مرتبہ دس دس اونٹ بڑھاتے جاوے یہاں تک کہ قرعہ اونٹوں کے نام پر نکل آئے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور قرعہ عبد اللہ ہی کے نام نکلا رہا یہاں تک جب اونٹوں کی تعداد سو ہو گئی تو اونٹوں کے نام پر قرعہ نکلا۔ عبدالمطلب نے اپنی تسکین خاطر کیلئے دوسرے مرتبہ پھر قرعہ ڈالا اور اب ہر مرتبہ اونٹوں ہی کے نام قرعہ نکلا۔ حضرت عبدالمطلب نے شکر الہی ادا کیا اور حضرت عبد اللہ نے ذبح سے خلاصی پائی۔ اس کے بعد سو اونٹوں کو ذبح کر کے خاص و عام اور وحوش و طیور کو کھلایا گیا۔ پھر عرب میں ایک شخص کی دیت سو اونٹ مقرر ہو گئی حالانکہ اس سے پہلے دس اونٹ مقرر تھے۔

۴۴۔ حضور اکرم ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ مہر نبوت ایک ایسی ابھری ہوئی چیز تھی جو ہر رنگ بدن، مشابہ جسد اطہر اور صاف نورانی تھی۔ راویوں نے مہر نبوت کی صورت و شکل کا بھی ذکر کیا ہے اور سمجھانے کیلئے تشبیہ استعمال کی ہے۔

چنانچہ کسی نے اسے پیڑے کیوتر سے اور کسی نے سرخ غدود (گوشت کی سخت گروہ) سے جو عام طور پر جسم پر ہوتا ہے تشبیہ دی ہے۔ مراد یہ ہے کہ غدود کے مشابہ اور سرخ سے مطلب مائل بہ سرخی ہے۔ لہذا یہ اس روایت کے معانی نہیں جس میں کہا گیا ہے کہ مہر نبوت کا رنگ جسم اطہر کے رنگ کے ہم رنگ تھا بلکہ اس سے اس قول کا رد کرنا مقصود تھا جس میں ہے کہ اس کا رنگ سیاہ یا سبز تھا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ مہر نبوت زر جلد کی مانند تھی۔ زر بمعنی حکمہ (گھنڈی) جو پیرہن کے گریبان میں ہوتا ہے اور جلد بمعنی وہ گوشہ جہاں دلہن کو بٹھایا جاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ جلد ایک مشہور پرندہ اور زرا اسکا انڈا ہے یہ اس حدیث کے موافق ہے جس میں کہا گیا ہے کہ مہر نبوت کیوتر کے بیضے کی مانند تھی۔ اور ترمذی کی ایک اور حدیث میں ہے کہ مہر نبوت گوشت کا ایک ٹکڑا تھا

ایک اور حدیث میں مشی کی مانند آیا ہے جس میں قلیل کی مانند مل تھے قلیل ان دنوں کو کہتے ہیں جو جلد کے نیچے پنے کے دانے کی مانند نکل آتے ہیں۔

یہ سب کچھ مہربوت کی ظاہری شکل و صورت کے بارے میں تھا لیکن اسکے پیچھے خدا کا عظیم اثر کار فرما ہے جو حضور ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے جو کسی اور نبی کو حاصل نہ ہوا۔

۲۵۔ شیخ ابن حجر کی علیہ الرحمہ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں:

آپ کی مہربوت میں لکھا ہوا تھا اَللّٰهُ وَخَذَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ تَوَجَّهَ حَيْثُ كُنْتُ فَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ۔ (درجہ ۱۵ ص ۳۵)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے مطابق مہربوت پر لا الہ الا اللہ کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ اور ایک اور روایت کے بموجب محمد رسول اللہ کے الفاظ تھے۔ (شہادۃ ص ۲۵)

۲۶۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ آپ ﷺ کے وصال حق کے بعد وہ مہربوت روپوش ہو گئی تھی اور اسی علامت سے معلوم ہوا کہ آپ نے پردہ فرمایا ہے کیونکہ لوگوں میں شبہ اور اختلاف واقع ہو گیا تھا۔ یا اس لئے کہ یہ دلیل نبوت تھی اب اس کے اثبات کی حاجت نہ رہی یا یہ کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی خاص معجزہ ہو جسے وہی خوب جانتا ہے۔ لیکن یہ غلط ہے کہ بعد از وصال، نبوت باقی نہ رہی کیونکہ نبوت و رسالت موت کے بعد بھی برقرار رہتی ہے۔ (درجہ ۱۵ ص ۳۵)

۲۷۔ اور پیغمبروں کو ایک ایک یاد و دو معجزے ملے۔ سب سے زیادہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ ﷺ کو عطا ہوئے یعنی نو۔ لیکن ہمارے حضور ﷺ کے چھ ہزار معجزے تو روایتوں میں آتے ہیں اور حق یہ ہے کہ خود حضور ﷺ از سر مبارک تادم محترم معجزہ ہیں یعنی آپ کا ہر عضو شریف معجزہ بلکہ ہر وصف ہر حال میں معجزہ ہے۔ (تقریر ص ۲۳)

۲۸۔ حبیب ابن مالک والی یمن کی خواہش پر۔ (نہن حبیب ص ۱۸۸)

بروایت دیگر ولید بن مغیرہ، ابو جہل، عاص بن وائل، عاص بن ہشام، اسود بن یثوث، اسود بن مطلب، زمرہ بن اسود، نصر بن حارث اور ایسے ہی دیگر افراد کی خواہش پر۔ (دلائل ص ۲۳۴)

۲۹۔ آپ ﷺ نے یہ معجزہ کوہ صفا پر ظاہر فرمایا تھا۔ چاند کا ایک ٹکڑا کوہ ابو قیس پر اور دوسرا کوہ قتیقہ خان پر گر ا تھا۔ (نہن حبیب ص ۱۸۸، دلائل ص ۲۳۴)

۳۰۔ بعض عارفین فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی اسرار اور معارف بہت تھیں۔ اور بعض نے چونتیس ۳۴ کہا ہے۔ جن میں سے ایک تو چشم سر بیداری سے تھی باقی خواب میں روحانی۔ (درجہ ۱۵ ص ۲۸۸، نہن حبیب ص ۱۸۷)

۳۱۔ معراج کی مدت بعض نے چار ساعات، بعض نے تین ساعات اور بعض نے اس سے بھی کم کہا ہے۔ (ماہنامہ ص ۲۲۸، درجہ ۱۵ ص ۱۵۰)

۳۲۔ اس نماز کی اذان و اقامت جبرائیل علیہ السلام نے کہی تھی۔ (تقریر ص ۵۰)

اور آپ ﷺ نے اس نماز کی پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص تلاوت فرمائی تھی۔ (نور انوار ص ۹، ۱۰، درجہ ۱۵ ص ۱۲)

۳۳۔ اس نماز میں انبیاء و مرسلین کی سات صفیں تھیں۔ تین میں مرسلین اور چار میں انبیاء کرام علیہم السلام حضور ﷺ کی پشت مبارک کے بالمقابل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دائیں اسٹیل اور بائیں اسٹیل علیہم السلام تھے۔

(ماہنامہ ص ۲۲۸، درجہ ۱۵ ص ۱۵۰، درجہ ۱۵ ص ۱۵۰)

۳۴۔ تین چیزیں۔

(۱) پانچ وقتوں کی نمازیں (۲) سورہ بقرہ کی آخری آیات (۳) آپ کی امت میں جو مشرک نہ ہوں ان کے گناہوں کی بخشش۔ (درجہ ۱۵ ص ۱۵۰، تقریر ص ۱۲)

۳۵۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اولین و آخرین انبیاء و مرسلین علیہم السلام نے ایک بار حضور کی اقتداء میں (شب معراج کو) بیت المقدس میں نماز پڑھی اور دوسری بار بیت المعمور میں

(دعا کا چھم مہم)

سب انبیاء اور امت موحیہ نے بھی۔

شیخ محمد بن بن کثیر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

حضور اکرمؐ نے شب معراج کو قبل از عروج اور بعد عروج دونوں حالتوں میں انبیاء علیہم السلام کی امامت فرمائی۔

۳۶۔ ترجمان قرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دو بار اپنے دیدار سے امتیاز بخشا۔

(تو ان میں سے پہلے ۳۷۷ غمہ درج ۱۰ ص ۳۵)

اور جلالین ص ۲۲۹ کے حاشیہ ۲۱ پر ہے کہ شب معراج کو حضور اوس بار دیدار الہی سے شرف فرمائے گئے۔ ایک بار جب ملاقات کیلئے گئے اس کے بعد پھر دوبار جب آپ نمازیں تم کرانے کو گئے۔

۳۷۔ کسی نبی نے بھی حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصل شکل میں نہیں دیکھا صرف حضور خواجه کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ واکرام التہیات نے جبرائیل کو ان کی اصل شکل میں دیکھا اور ایسا چار بار واقع ہوا۔

(۱) غار حرا میں۔ جب آپؐ نے جبرائیل سے ان کی اصل شکل دیکھنے کی خواہش ظاہر کی اور جبرائیل نے اپنی اصل شکل دکھائی۔

(۲) شب معراج کو سدرۃ المنتہی پر

(۳) نزول وحی کی ابتدائی زمانہ میں مکہ مکرمہ کے مقام ایبیا پر۔

(تیسرا غمہ درج ۱۰ ص ۳۵)

پہلے دو واقعہ تو سند صحیح سے ثابت ہیں البتہ تیسرا واقعہ سند کمزور ہونے کے باعث مشکوک ہے۔

(۴) کتبہ میں۔ سید الشہداء حضرت حمزہؓ نے آپؐ سے جبرائیل کو ان کی اصلی صورت میں دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ حضورؐ نے پہلے تو منع فرمایا لیکن ان کے اصرار پر آپؐ نے فرمایا بیٹھ جائیے۔ پھر کچھ دیر بعد جبرائیل

کتبہ پر اترے۔ آپؐ نے چچا حمزہؓ سے فرمایا: دیکھیے جبرائیل اپنی اصلی صورت میں آگئے انہوں نے جب دیکھا تو بیہوش ہو کر گر پڑے۔

(دعا کا چھم مہم درج ۱۰ ص ۳۵)

۳۸۔ معراج کی سیر کا زمانہ آپؐ کی عمر شریف میں شمار نہیں کیونکہ عمر اس زمین پر زندہ رہنے کی مدت کا نام ہے۔

۳۹۔ بارہ کفار ناخوار تھے۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) ابو جہل۔ (۲) حکم بن العاص۔ (۳) عقبہ بن ابی معیط۔ (۴) نضر بن الحارث۔ (۵) امیہ بن خلف۔ (۶) ابن عطلہ۔ (۷) زمرہ بن مسعود۔ (۸) طعیمہ۔ (۹) ابو لہب۔ (۱۰) ابی بن خلف۔ (۱۱) ہبہ بن حجاج۔ (۱۲) ملہ بن حجاج۔

(مطبوعات ۱۵ ص ۱۵۳)

۴۰۔ اس کا طول چار گز اور عرض ایک گز، یعنی جگہ تین گز اور یعنی جگہ کم۔ یہ غار مکہ مکرمہ سے تین میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

۴۱۔ تاج القصص میں ہے کہ ایک روز ایک سانپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر آیا اور عرض کیا: یا روح اللہ! کہہ کدھر ہے؟ آپؐ نے پوچھا

تجھے راہ مکہ سے کیا مطلب؟ اس نے کہا: چھ سو سال ہو گئے کہ میرے دل میں عشق محمدیؐ جاگزیں ہوا۔ اب فراق میں دل سوختہ اور تن گداختہ ہو رہا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: ابھی دل نامبور کو ممبر دے کہ میرے اور ان کی تشریف

آوری میں چھ سو سال درپیش ہے۔ اس نے کہا: میری تورگ دپے میں محبت محمدیؐ پر ہے۔ حسین دل مخزون فرمائیے اور ازلو اکرم مکہ کا راستہ بتائیے۔

میرے لئے یہی بہتر ہے کہ میں اپنے محبوب کے شہر میں دیدار امید اور چشم انتظار

لئے بیٹھا رہوں قسمت نے یادری کی تو جمال جہاں آراء مصطفویؐ سے اپنی

آنکھوں کو مشرف کروں یا پھر محبوب کی یاد میں جان دیدوں۔ اچنانچہ آپؐ نے اس

کو راستہ دکھایا اور وہ سانپ قطع منازل اور طے مراحل کے بعد غار ثور میں آکر

منتظر رہا۔ اور یہ بھی مقول ہے کہ روزانہ وہ شوق دیدار میں ستر بار اپنے سوراخ سے باہر نکلتا تھا۔

جس بکری نے ہجرت کے موقع پر غار کے دہانے پر جالاتا تھا اس سے متعلق بھی یہ قول ملتا ہے کہ سات سو سال سے وہ اس غار کے دہانے پر منتظر بیٹھی تھی۔

۳۲۔ ستر سو سال تھے۔

۳۳۔ غار ثور میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اقامت تین راتیں رہی۔

بعضوں نے بارہ راتیں کہا ہے۔ اس وہم و شبہ کی وجہ یہ ہے کہ یہ جو باب میر کہتے ہیں کہ شب دو شنبہ کو غار میں داخل ہوئے اور پنجشنبہ کو وہاں سے نکلے اگر یہ پنجشنبہ اسی دو شنبہ کے بعد کا ہے تو تین شبانہ روز ہوتے ہیں اور اگر یہ پنجشنبہ دوسرے ہفتہ کا ہے تو بارہ اور تیر روز بنتے ہیں۔ اور صحیح تین شبانہ روز مشہور ہے۔

(درجہ ۱۰ ص ۲۵۷)

۳۴۔ عامر بن لہیر جو کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے غلام تھے اس جگہ بکریاں چرانے لاتے اور روزانہ رات کو دودھ دے جاتے۔ اسی دودھ سے رات کا کھانا ہوتا تھا۔

(درجہ ۱۰ ص ۲۵۷)

۳۵۔ آپ کے ساتھ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے علاوہ ایک تو عامر بن لہیر جو کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے غلام تھے اور ایک عبد اللہ بن ارقط تھا جو بہری میں ماہر اور راڈوں کو چھپانے میں مشہور تھا اسکو راہبری کے لئے اجرت پر لیا گیا تھا۔

(درجہ ۱۰ ص ۲۵۷)

۳۶۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دو اونٹ تھے جسے انہوں نے چار سو یا آٹھ سو درہم میں خریدا تھا اور چار مہینہ پہلے سے انہیں خوب چارہ پانی دیکر موٹا تازہ کر رہے تھے۔ دونوں کو انہوں نے حضور کی خدمت میں پیش کیا تاکہ ان میں سے ایک قبول فرمائیں حضور نے فرمایا میں نے اسے قبول کیا مگر اس کی قیمت

لینی ہوگی۔ چنانچہ آپ نے اس اونٹ کو نو سو درہم میں خرید لیا۔ اس کا نام بقول صحیح "قصوہ" تھا اور ایک قول کے بموجب "جدعا" تھا۔

۳۷۔ حضور اکرم رضی اللہ عنہ کا مکہ مکرمہ سے نکلنا سائیکس (۲۷) صفر کو ہوا تھا اور غار ثور سے پہلی ریح الاول کو نکلے تھے۔ اور مدینہ منورہ میں رونق افروزی سے متعلق علماء

سیر کے درمیان اس پر کلی اتفاق ہے کہ وہ دو شنبہ کا دن تھا اور مہینہ ریح الاول کا تھا لیکن تاریخ میں اختلاف ہے بعض بارہ ریح الاول کہتے ہیں اور بعض حیرہ۔ یہ اختلاف تاریخ، باختلاف روایت ہلال ہے۔ امام نووی نے کتاب سیر میں روئے سے بارہ ریح الاول پر جزم کیا ہے۔ اور بھی چند اقوال ہیں لیکن وہ مقام صحت سے بعید ہیں۔

۳۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں:

جب طائف کے بادشاہ تیج نے مدینہ منورہ پر چڑھائی کی تھی اور اس نے اعلان کیا تھا کہ میں شہر مدینہ کو یران کر دوں گا اور اسکے رہنے والوں کو اپنے اس لوہے کے انعام میں قتل کر ڈالوں گا جسے انہوں نے فریب اور دھوکہ سے قتل کیا ہے۔ تو اس وقت سامول یہودی نے جو اس زمانے میں یہودیوں کا سب سے بڑا عالم تھا اسنے کہا: اے بادشاہ! یہ وہ شہر ہے جس کی طرف بنی اسمعیل سے نبی آخر الزماں کی ہجرت ہوگی۔ اور اس نبی کی جائے ولادت مکہ مکرمہ ہے۔ اس کا اسم گرامی احمد ہے یہ شہر اس کا دار ہجرت ہے اور اسکی قبر انور بھی اسی جگہ ہوگی۔

یہ سن کر تیج یوں ہی واپس ہو گیا

محمد بن اسحق کتاب مغازی میں نقل کرتے ہیں:

تیج نے نبی آخر الزماں کیلئے ایک عالیشان محل تعمیر کر لیا۔ تیج کے ہمراہ تو ریت کے چار سو علماء تھے جو اسکی صحبت چھوڑ کر مدینہ منورہ میں اس آرزو میں ٹھہر گئے کہ وہ نبی آخر الزماں کی صحبت کی سعادت حاصل کریں گے۔ تیج نے ان چار سو عالموں میں سے ہر ایک کیلئے ایک ایک مکان بنوایا اور ایک ایک باندی

بخشی اور ان کو مال کثیر دیا۔ حج نے ایک خط بھی لکھا جس میں اپنے اسلام لانے کی شہادت دی۔ وہ مکان جو خاتم الانبیاء ﷺ کیلئے بنایا گیا تھا وہ حضور ﷺ کے قدم پر چھ فرمانے تک موجود رہا۔ کہتے ہیں کہ حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا وہ مکان جس میں حضور ﷺ نے ہجرت کے بعد نزول اجلال فرمایا تھا وہی مکان تھا۔ (درجہ علم و جہد ص ۲۰۲) ۳۹۔ وہ چار دوزیر یہ ہیں۔

دواہل آسمان میں سے جبرائیل و میکائیل علیہما السلام اور دواہل زمین سے حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما۔ (تہذیب الخصال ص ۱۸۸) ۵۰۔ حضور اکرم ﷺ نے ہجرت کے بعد ایک حج کیا جسے حجۃ الوداع اور حجۃ الاسلام کہتے ہیں اور ہجرت سے قبل بعض کہتے ہیں کہ دو حج کئے اور بعض کہتے ہیں کہ تین اور بعض اس سے زیادہ لیکن قول محقق یہ ہے کہ کوئی عدد معین و محفوظ نہیں ہے۔

اور آپ کے عمرے سے متعلق بعض علماء تین کہتے ہیں کیونکہ حدیبیہ میں حقیقتاً عمرہ نہ ہوا تھا لیکن جمہور علماء اسے عمرہ کا حکم دیکر کل عمرے کی تعداد چار بتاتے ہیں۔ (درجہ علم و جہد ص ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷

عمر میں حضور اکرم ﷺ کو نماز میں سہوے متصف فرمایا گیا ان کے سوا کہیں ثابت نہیں ہے۔
(۱) ظہر کی نماز میں ہوا کہ اول تشہد میں بیٹھے اور پھر کھڑے ہو گئے جب نماز پوری کر لی تو دو سجدے کئے اور سلام پھیرا۔

(۲) دوسرا مقام ایک اور موقعہ کا ہے کہ ظہر کی نماز میں دوسری رکعت کے بعد قعدہ فرمایا اور سلام پھیرا، پھر یاد آیا تو نماز کو پورا فرمایا اور دو سجدے کئے۔ اس کے بعد سلام پھیرا۔

(۳) تیسرا موقعہ یہ ہے کہ ایک روز نماز پڑھی اور پھر تشریف لے آئے ایک رکعت باقی رہ گئی تھی۔ حضرت طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے باہر آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک رکعت آپ نے فراموش کر دی۔ اس کے بعد حضور ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور بلال کو کہا کہ اقامت کہے اور ایک رکعت جو فراموش کی تھی ادا کی۔

(۴) چوتھا موقعہ یہ ہے کہ نماز ظہر ادا کی اور ایک رکعت زیادہ کی۔ صحابہ نے عرض کیا: ایک رکعت زیادہ ہو گئی۔ فرمایا: کیسے۔ عرض کیا: پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ اس وقت دو سجدے سہوے اور سلام پھیرا اور اسی پر اختصار کیا۔

(۵) پانچواں موقعہ یہ ہے کہ نماز عصر کی تین رکعتیں پڑھیں اور کاشانہ اقدس میں تشریف لے گئے۔ صحابہ نے بعد میں بتایا تو مسجد میں تشریف لائے اور ایک رکعت ادا کر کے دو سجدے کئے پھر دوبارہ سلام پھیرا۔ یہی وہ پانچ مقامات ہیں جہاں سہو فرمایا ہے۔

لیکن خبر دار رہنا چاہیے کہ نبی کریم ﷺ پر سہو و لسان ان اقوال میں جو احکام و تبلیغ متعلق ہیں، بالفاق جائز نہیں لیکن افعال میں خواہ نماز میں ہو یا غیر نماز میں اختلاف ہے۔ اہل حق کے نزدیک عقدا اسکے جائز ہونے میں ہے درحقیقت یہ سہو و لسان، حق تعالیٰ عز و جہ کی حکمت بالغہ سے متعلق ہے کہ اس کی بدولت امت کو گونا گوں تشریعی احکام اور سید عالم ﷺ کی اقتداء کی سعادت نصیب

ہوتی ہے۔

۵۸۔ وہ مغرب کی نماز تھی۔ اس نماز میں آپ نے سورہ ”مرسلات“ تلاوت فرمائی۔
(۱۰۱ کثیر پ ۲۹، مرسلات)

۵۹۔ حضور اکرم ﷺ کی مدت خلافت میں اہل سیر کا اختلاف ہے اکثر کا مذہب یہ ہے کہ تیرہ روز تھے۔ ایک روایت میں چودہ روز ہے اور بعض نے بارہ روز بیان کیا ہے اور ایک گروہ کا مذہب یہ ہے کہ دس روز۔ یہ اختلاف ابتدائے مرض اور روز وفات میں اختلاف کا شاخسانہ ہے۔
(درجہ اولیٰ ص ۲۳، ۵۰۸)

۶۰۔ چالیس غلاموں کو آزاد فرمایا۔
(درجہ اولیٰ ص ۱۰، ۵۱۰)

۶۱۔ ملک السوت کے ساتھ دو بڑے فرشتے اور تھے۔ ایک جبرائیل علیہ السلام اور دوسرے اسرافیل علیہ السلام جو ستر ہزار بروایت دیگر ایک لاکھ فرشتوں پر حاکم ہے۔ جن میں کاہر ایک فرشتہ ستر ہزار یا ایک لاکھ فرشتوں پر حاکم ہے۔ یہ سب فرشتے ان کے ہمراہ تھے۔
(درجہ اولیٰ ص ۱۲، ۵۱۲)

۶۲۔ آپ ﷺ نے اپنی آخری تین سانسوں میں سے ایک سانس میں فرمایا۔ الصلوٰۃ دوسری میں فرمایا وما ملکت ایمانکم۔ اور آخری سانس میں فرمایا اللہم بالرفیق الاعلیٰ۔
(تذکرہ نبوی ص ۱۹، ۵۱۹)

۶۳۔ آپ ﷺ غسل دینے کے لئے چاروں طرف سے چادر کو تانا گیا اور اس میں حضرت عباس، حضرت علی، حضرت فضل و قثم ایک روایت میں قثم کے بجائے ابوسفیان کا نام ہے اور حضرت اسامہ بن زید و شقران جمع ہوئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو اپنے سینہ پر لیا اور ہاتھوں میں دستانے پہن کر ہاتھوں کو بھر بن مبارک میں داخل کیا۔ حضرت اسامہ اور شقران رضی اللہ عنہما قیام مبارک کے اوپر سے پانی ڈالتے تھے حضرت عباس و قثم رضی اللہ عنہما ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر لے جانے پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اعانت و امداد کرتے تھے اور قیام سے بھی غسل میں اعانت واقع ہوئی۔
(درجہ اولیٰ ص ۲۳، ۵۲۳)

۶۴۔ حضور اکرم ﷺ کو تین مرتبہ پاک و صاف پانی پیری کے پتے اور کافور کے پانی سے غسل دیا گیا۔ ابن ماجہ نے بعد جید حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کیا، فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب مجھے غسل دو تو پیر غریب کے پانی کے سات مشکیزے سے دینا۔ پیر غریب یہ ایک کنواں ہے جو مدینہ طیبہ سے شمال کی جانب نصف میل کی مسافت پر واقع ہے۔ (درجہ ۲۵ ص ۵۷)

۶۵۔ آپ ﷺ کو تین سفید حوکی کپڑوں کا کفن دیا گیا۔ حوکی سے مراد یا تو سفید دھلے ہوئے کپڑے ہیں یا پھر ملک یمن کے شہر حوکل کی طرف منسوب ہے۔ ایک روایت میں "کرسف" آیا ہے یعنی روکی۔ اور کرسف ایک قریہ کا نام بھی جانتے ہیں۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ دو سفید کپڑے تھے اور ایک یمنی چادر۔ ایک روایت میں سات کی تعداد بھی ہے یہ روایت ضعیف ہے۔ (درجہ ۲۵ ص ۵۷)

۶۶۔ حضور اکرم ﷺ کی نماز ادا کرنا جماعت کے ساتھ نہ تھا۔ بلکہ ایک جماعت آپ ﷺ کے قریب آتی اور بغیر جماعت کے نماز پڑھتی اور نکل جاتی پھر دوسری جماعت آتی تھی اور پڑھتی تھی۔ آپ کا جسد اللہ س اسی حجرہ مبارک میں تھا جہاں آپ کو غسل دیا گیا۔ سب سے پہلے مرد داخل ہوئے جب مرد فارغ ہو گئے تو عورتیں داخل ہوئیں اور مردوں کے بعد بچے آئے۔

امیر المؤمنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے جنازہ شریف پر کسی نے امامت نہ کی اس لئے کہ حضور الیہ السلام حیات و ممات میں ہمارے امام ہیں۔ متعدد نمازیں ہوئیں اور تمہا تمہا لوگوں نے پڑھیں۔

(درجہ ۲۵ ص ۵۷)

۶۷۔ علامہ ابن ماشون رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ پر کتنی نمازیں پڑھی گئیں۔ انہوں نے فرمایا: ستر لوگوں نے پوچھا: آپ کو یہ کہاں سے پتہ چلا؟ فرمایا: اس صندوق سے جو امام مالک نے اپنی تحریر سے چھوڑا اور وہ تاریخ سے لورہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ لہذا ظاہر ہے کہ اس سے

فرشتوں کے سوا صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی نمازیں ہوں گی۔ (درجہ ۲۵ ص ۵۷)

۶۸۔ ایک روایت میں ہے کہ سب سے پہلے جنہوں نے جنازہ شریف کی نماز پڑھی وہ اہل بیت نبوت تھے حضرت علی مرتضیٰ، حضرت عباس اور بنو ہاشم رضی اللہ عنہم اس کے بعد مہاجرین ان کے بعد انصار آئے پھر اور لوگ، جماعت کی جماعت داخل ہوتی اور نماز ادا کرتی جاتی تھی۔ (درجہ ۲۵ ص ۵۷)

یہ ترتیب تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نماز کی تھی۔ حضور اکرم ﷺ سے جب لوگوں نے دریافت کیا تھا کہ آپ پر سب سے پہلے کون نماز پڑھے تو آپ نے فرمایا تھا: سب سے پہلے جو میری نماز جنازہ پڑھے گا وہ میرے دوست جبرائیل ہوں گے پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر ملک الموت گروہ ملائکہ کے ساتھ۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ سب سے پہلے جو مجھ پر نماز پڑھے گا وہ میرا رب ہے اس کے بعد یہ فرشتے جن کا ذکر ہوا۔ اس کے بعد لوگ فوج در فوج آئیں اور نماز پڑھیں۔ اور نماز کی ابتداء میرے اہلبیت کریں۔ (درجہ ۲۵ ص ۵۷)

۶۹۔ منقول ہے کہ جس وقت اہل بیت نے نماز پڑھ لی تو لوگوں کو معلوم نہ ہوا کہ کیا پڑھیں اور کیا دعا کریں۔ پھر لوگوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ تم حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے پوچھو۔ پھر لوگوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا. اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَيْلِكَ وَسَعْدِيكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ الْبَرِّ الرَّجِيمِ، وَالْمَلَكِ الْمُقَرَّبِينَ وَ النَّبِيِّينَ وَ الصَّالِحِينَ وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِينَ وَ مَا صَبَّحَ لَكَ مِنْ شَيْءٍ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ عَلَى مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ. خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الشَّاهِدِ الْبَشِيرِ، الدَّاعِي بِإِذْنِكَ السِّرَاجِ الْمُنِيرِ وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. (درجہ ۲۵ ص ۵۷)

۷۰۔ حضور اکرم ﷺ کی تدفین میں اختلاف ہوا کہ کہاں دفن کریں۔ ایک

جماعت نے کہا کہ اس حجرہ میں جہاں آپ ﷺ مقبوض ہوئے۔ ایک جماعت نے کہا مسجد شریف میں۔ ایک گروہ نے کہا بیعت کے مقبرہ میں اور کچھ لوگوں نے کہا "قدس" میں کیونکہ تمام نبیوں کی قبریں وہاں ہیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ فرمایا کہ کوئی نبی دفن نہیں کیا گیا مگر اسی جگہ جہاں کہ اس کی روح قبض کی گئی۔ "ایک روایت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ فرمایا روئے زمین پر کوئی خطہ خدا کے نزدیک اس خطہ سے گرامی تر نہیں ہے جس میں نبی کی روح کو قبض کیا گیا۔" اس کے بعد آپ کے بستر مبارک کو اٹھایا گیا اور اسی خاص جگہ پر قبر کھودنا طے پایا۔ (درجہ ۲ ص ۵۵)

۷۱۔ مدینہ طیبہ میں دو قبر کھودنے والے تھے ایک حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ جو بطریق شق جسے شامی بھی کہتے ہیں قبر کھودتے تھے۔ اور دوسرے حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ جو بطریق لحد قبر کھودتے تھے۔ اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے خدا! اپنے حبیب کے لئے وہ چیز اختیار فرما جو محبوب و مختار ہو۔ اور پھر دو آدمی بھیجے ایک حضرت ابو طلحہ کو بلانے اور دوسرے حضرت ابو عبیدہ کو بلانے کے لئے اور فرمایا: جو پہلے آجائے وہی اپنے طریقے پر کام کرے۔ حضرت ابو عبیدہ اس شخص کو نہ ملے جو انہیں بلانے گیا تھا اور حضرت ابو طلحہ آگئے۔ اس کے بعد بطریق لحد قبر تیار کی گئی۔ (درجہ ۲ ص ۵۵)

۷۲۔ حضور اکرم ﷺ نے روزِ دو شنبہ کو وصال حق فرمایا تھا اور شنبہ کا پورا دن آپ کا تخت شریف آپ کے حجرہ مبارک میں رہا اور لوگ نماز پڑھتے رہے۔ شب چہار شنبہ صبح کا وقت تھا کہ حضور ﷺ کو دفن کیا گیا۔ (درجہ ۲ ص ۵۵-۵۶)

۷۳۔ حضور اکرم ﷺ کو قدم اقدس کی جانب سے قبر انور میں داخل کیا گیا۔ (درجہ ۲ ص ۵۵)

۷۴۔ صبح یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عباس، حضرت فضیل بن عباس اور حضرت قثم بن عباس رضی اللہ عنہما کی قبر انور میں داخل ہوئے۔ (درجہ ۲ ص ۵۵)

۷۵۔ حضرت قثم بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے قبر میں دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ اپنے لمبائے مبارک کو جنبش فرما رہے ہیں۔ میں نے کانوں کو آپ کے دہن مبارک کے قریب کیا میں سنا کہ آپ فرماتے تھے "رب امتی امتی"۔

(درجہ ۲ ص ۵۵)

۷۶۔ وہ حضرت قثم بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں، انہوں نے خود فرمایا کہ آخری شخص جس نے حضور اکرم ﷺ کا روئے انور قبر اطہر میں دیکھا، میں تھا۔

(درجہ ۲ ص ۵۵)

۷۷۔ بحرین کی سرخ مٹی چادر جو خیبر کے روزِ حضور اکرم ﷺ کو پہنچی تھی اور اسے آپ اوڑھتے تھے اسے بچھایا گیا۔ کہتے ہیں کہ اسکے بچھانے والے شقران رضی اللہ عنہ تھے۔ اس نے کہا: میں نہیں پسند کرتا کہ آپ کے بعد اسے کوئی دوسرا اوڑھے۔

(درجہ ۲ ص ۵۵)

۷۸۔ کچی اینٹ سے بنائی گئی۔ اس کے بعد لحد پر مٹی ڈالی گئی اور سرخ و سفید سنگریزے جمائے گئے۔ (درجہ ۲ ص ۵۵)

۷۹۔ قبر شریف، زمین سے ایک بالشت جتنی اونچی کی گئی۔ ایک روایت میں چار انگل آیا ہے۔

(درجہ ۲ ص ۵۵)

۸۰۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے قبر شریف پر ایک مشکیزہ پانی چھڑکا اور سر ہانے کی طرف سے چھڑکنا شروع کیا۔

(درجہ ۲ ص ۵۵)

۸۱۔ وہ یہ ہیں: ایک دراز گوش (گدہ)، اسلحہ، قمیص مبارک، چادر شریف، اور اسی قسم کے کچھ اور لباس اور نبی نصیر، خیبر اور فدک کی زمین جو آپ کے لئے خاص تھیں۔ (درجہ ۲ ص ۵۵)

مختلف انبیاء کرام علیہم السلام سے متعلق سوالات

- ۱۔ دنیا میں کتنے انبیاء و مرسلین علیہم السلام تشریف لائے؟
- ۲۔ حضرت شیث ؑ کی ولادت کے وقت آدم ؑ کی عمر کتنی تھی؟
- ۳۔ حضرت شیث ؑ کی ولادت، قتل ہاتیل کے کتنے سال بعد ہوئی؟
- ۴۔ حضرت شیث ؑ کی قبر مبارک کہاں ہے؟
- ۵۔ حضرت لوط ؑ کے والد کا نام کیا ہے؟
- ۶۔ حضرت لوط ؑ کی کارفرم چوٹی کا نام کیا تھا؟
- ۷۔ حضرت مود ؑ کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۸۔ حضرت مود ؑ کے والد کا نام کیا ہے؟
- ۹۔ حضرت مود ؑ کا سلسلہ نسب نوح ؑ تک کن واسطوں سے ہے؟
- ۱۰۔ حضرت مود ؑ کی قبر انور کہاں ہے؟
- ۱۱۔ حضرت شعیب ؑ کے والد کا نام کیا ہے؟
- ۱۲۔ حضرت شعیب ؑ کا شجرہ نسب، حضرت ابراہیم ؑ تک کن واسطوں سے ہے؟
- ۱۳۔ حضرت شعیب ؑ کی عمر کتنی ہوئی؟
- ۱۴۔ حضرت شعیب ؑ کی قبر مقدس کہاں ہے؟
- ۱۵۔ حضرت ذوالکفل ؑ کا اصلی نام کیا ہے اور آپ کو ذوالکفل کیوں کہا جاتا ہے؟
- ۱۶۔ حضرت ذوالکفل ؑ کی والد کا نام کیا ہے؟
- ۱۷۔ حضرت ذوالکفل کا انتقال کس جگہ ہوا اور آپ کی عمر کتنی ہوئی؟
- ۱۸۔ حضرت یونس ؑ کا بچل کے پیت میں پہنچنے کا واقعہ کیا ہے؟

- ۱۹۔ حضرت یونس ؑ بچل کے شکم میں کتنی مدت رہے؟
- ۲۰۔ حضرت یونس ؑ نے شکم بچل سے باہر آنے کے بعد سب سے پہلے کیا چیز تناول فرمائی؟
- ۲۱۔ حضرت یونس ؑ کے والد کا نام کیا ہے؟
- ۲۲۔ حضرت یوشع بن نون ؑ اور حضرت یوسف ؑ کے مابین کیا رشتہ ہے؟
- ۲۳۔ حضرت الیاس ؑ کے والد اور دو اولاد کا نام کیا ہے؟
- ۲۴۔ حضرت الیاس ؑ کا سلسلہ نسب کس طرح ہے؟
- ۲۵۔ حضرت عزیر ؑ کے والد کا نام کیا ہے؟
- ۲۶۔ حضرت عزیر ؑ کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ وفات پا کر دوبارہ زندہ ہوئے؟
- ۲۷۔ حضرت عزیر ؑ کے وفات پانے پھر دوبارہ زندہ ہونے کے واقعہ کی تفصیل کیا ہے؟
- ۲۸۔ حضرت عزیر ؑ وفات پانے کے کتنے سال بعد دوبارہ زندہ ہوئے اور لوگوں نے آپ کو کس طرح پہچانا؟
- ۲۹۔ کتنے انبیاء کرام کے نام عربی ہیں اور کتنوں کے گجی؟
- ۳۰۔ اولاد آدم ؑ میں سب سے پہلے نبی کون ہیں؟
- ۳۱۔ سب سے پہلے صاحب شریعت پیغمبر کون ہیں؟
- ۳۲۔ اولین نبی جو کفار کی رشد و ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے کون ہیں؟
- ۳۳۔ اولین نبی جو نبوت کے ساتھ ساتھ سلطنت سے بھی سرفراز ہوئے کون ہیں؟
- ۳۴۔ وہ کون کون سے نبی ہیں کہ ان کا نام ان کے وجود آدمیت میں آنے سے قبل ہی رکھا گیا؟
- ۳۵۔ کتنے اور کون کون سے نبی ختمہ شدہ پیدا ہوئے؟
- ۳۶۔ اولوالعزم انبیاء کتنے ہیں؟

- ۳۷۔ کتنے اور کون کون سے نبی ظاہری حیات طیبہ کے ساتھ موجود ہیں؟
 ۳۸۔ آسمان پر اٹھائے جانے والے نبی کتنے اور کون کون سے ہیں؟
 ۳۹۔ کتنے پیغمبروں کے ذریعہ مردے زندہ ہوئے؟
 ۴۰۔ کتنے نبی، اللہ تعالیٰ سے بلا واسطہ ہم کلام ہوئے اور کہاں کہاں؟
 ۴۱۔ کتنے نبیوں کے لئے مگزی نے جالا تھاور کہاں کہاں؟
 ۴۲۔ وہ کتنے اور کون کون سے نبی ہیں کہ جن کے دودو نام ہیں؟
 ۴۳۔ وہ کتنے اور کون کون سے نبی ہیں کہ جنہوں نے نکاح نہیں کیا؟
 ۴۴۔ بنی اسرائیل کے سب سے پہلے نبی کون ہیں اور سب سے آخری نبی کون؟
 ۴۵۔ وہ کون سے نبی ہیں کہ جنہوں نے کوئیں کاپانی بھی نہ پیا؟
 ۴۶۔ وہ کون سے نبی ہیں جو حضور اکرم ﷺ کے ہم شبیہ تھے؟
 ۴۷۔ وہ کون سے نبی ہیں کہ جنہوں نے امت محمدیہ کو سلام کہلوایا؟
 ۴۸۔ وہ کون سے نبی ہیں کہ جن کے والد بھی نبی، بیٹا بھی نبی، دادا بھی نبی اور نانا بھی نبی؟
 ۴۹۔ انبیاء کرام میں سے سب سے آخر میں جنت میں کون جائیگے اور کیوں؟
 ۵۰۔ وہ کون سے نبی ہیں کہ جنہوں نے دعا کی تھی کہ مجھے امت محمدیہ بے ذن کرے؟
 ۵۱۔ وہ کونسی خوش نصیب عورت ہے کہ جن کے والد بھی نبی، شوہر بھی نبی، سر بھی نبی اور بیٹا بھی نبی؟
 ۵۲۔ وہ کون سے نبی ہیں کہ جن کی چار پشتیں شرف نبوت سے مشرف ہوئیں؟
 ۵۳۔ کس نبی نے کونسا پیشہ اختیار فرمایا؟
 ۵۴۔ کوئی نبی بھی کسی کا شاگرد نہ ہوا سوائے ایک کے، وہ کون ہیں؟
 ۵۵۔ وہ کون سے نبی ہیں کہ جن کی عمر تین ہزار سال ہوئی؟

مختلف انبیاء کرام علیہم السلام سے متعلق جوابات

۱۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے حضرت سلطان رسالت علیہ افضل الصلوٰت و افضل التحیات سے تعداد انبیاء و مرسلین سے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:
 دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اور تین سو تیرہ رسول تشریف لائے۔

(مسکوٰۃ شریف ص ۵۱، تفسیر فیہ ص ۸۵۵)

۲۔ ایک روایت میں رسولوں کی تعداد تین سو پندرہ ہے۔
 ۳۔ اس وقت حضرت آدم علیہ السلام کی عمر تشریف ایک سو تیس سال کی تھی۔

(روح البیان ج ۱ ص ۵۵۵)

بروزات دیگر ایک سو تیس سال۔

۴۔ آپ کی ولادت، قتل ہائیل کے پانچ سال بعد ہوئی۔ (الکامل فی تاریخ ص ۲۰)

۵۔ آپ کی قبر شریف اجود حیا فیض آباد میں ہے۔ (طہر ضمیمہ ص ۳۶)

۶۔ آپ کے والد ماجد کا نام ہارون بن آذر ہے۔ (اللائقین ج ۲ ص ۱۷۶)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ کے والد محترم کا نام آذر بن آذر ہے۔

(حاشیہ ص ۳۶، اللائقین ص ۱۸۵)

۷۔ آپ کی اس بیوی کا نام وائلہ تھا۔ (الزوائد ص ۲۸، ص ۲۰)

بعض نے والہہ اور بعض نے ولہہ کہا ہے۔ (اللائقین ج ۲ ص ۱۸۹، حاشیہ ص ۳۱۵)

۸۔ ابن ہشام نے آپ کا اصلی نام عابر بن ارقمہد کہا ہے۔ لیکن راجح قول یہ ہے کہ آپ کا اصلی نام حودہی ہے۔

(اللائقین ج ۲ ص ۱۷۷)

۹۔ ابن ہشام نے آپ کے والد کا نام ارقمہد بن سام کہا ہے۔ لیکن بقول صحیح، عبد اللہ بن ربیعہ نام ہے۔

(اللائقین ج ۲ ص ۱۷۷)

۹۔ رابع قول کے مطابق حضرت نوح علیہ السلام ایک آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے۔
عبد بن عبد اللہ بن رباح بن مالو بن عاد بن عوص بن ارم بن سام بن
نوح۔ (تفسیر ج ۲ ص ۷۷)

۱۰۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت موت کے رہنے والے ایک آدمی سے کہا کہ کیا تم نے سر زمین حضرت موت میں کوئی سرخ نیلہ دیکھا ہے جس کی مٹی سرخ ہے اور اس نیلے کے فلاں فلاں کنارے پر پیری اور بیلو کے درخت بکثرت ہیں؟ اس نے کہا: ہاں امیر المؤمنین۔ اعدا کی قسم آپ تو اس طرح فرمادے ہیں جیسے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو۔ آپ نے فرمایا: دیکھا تو نہیں لیکن مجھے ایک ایسی حدیث پہنچی ہے۔ اس نے کہا: امیر المؤمنین! آپ اس بارے میں کیا فرمانا چاہتے ہیں؟ آپ نے کہا: یہیں حضرت محمد علیہ السلام کی قبر شریف ہے۔ (تفسیر ج ۲ ص ۷۸)

ایک روایت میں ہے کہ آپ کی قبر شریف بیت اللہ میں رکن یمانی اور رکن اسود کے درمیان اس جگہ میں ہے جس کو روضۃ من ریاض الجنۃ کہتے ہیں۔

(ماہنامہ اعلیٰ ص ۵۳)

۱۱۔ آپ کے والد ماجد کا نام میکائیل اور دوا کا نام یحییٰ ہے۔ (تفسیر ج ۲ ص ۷۷)

۱۲۔ حضرت امام نووی کی تحقیق کے مطابق آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے۔
حضرت شعیب بن میکائیل بن یحییٰ بن مدین بن ابراہیم خلیل اللہ۔
اور حضرت امین اعلیٰ نے آپ کا سلسلہ نسب یوں بیان کیا ہے۔

حضرت شعیب بن میکائیل بن یحییٰ بن لاوی بن یحییٰ بن اعلیٰ بن
ابراہیم خلیل اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ (تفسیر ج ۲ ص ۷۷)

۱۳۔ آپ کی عمر شریف تین ہزار سال ہوئی۔ ایک قول کے بموجب تین ہزار چھ سو سال۔ (ماہنامہ اعلیٰ ص ۵۳)

۱۴۔ آپ کی قبر شریف بیت اللہ میں اس جگہ میں ہے جس کو روضۃ من ریاض الجنۃ کہتے ہیں۔ (ماہنامہ اعلیٰ ص ۵۳)

۱۵۔ آپ کا اصلی نام حزقیل (عزرا) ہے۔ آپ کو ذوالکفل اس لئے کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ نے ستر غیبروں کا خاکن بن کر ان کو قتل سے بچایا تھا۔ ذوالکفل کا معنی ہے ضمانت والے۔ آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ ہیں۔
موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ حضرت یوشع بن نون ان کے خلیفہ کالب ابن یوحنا اور ان کے خلیفہ آپ ہیں۔ (تفسیر ج ۲ ص ۷۷)

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپ کا اصلی نام بشر ہے۔ (تفسیر ج ۲ ص ۷۷)

۱۶۔ آپ کے والد کا نام یوزی ہے۔ (تفسیر ج ۲ ص ۷۷)

حضرت وہب فرماتے ہیں کہ آپ حضرت ایوب علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کا نام بشر بن ایوب ہے۔ (تفسیر ج ۲ ص ۷۷)

۱۷۔ آپ ملک شام میں مقیم رہے اور وہیں آپ کا وصال حق ہوا۔ آپ کی عمر شریف پچیس سال ہوئی۔ (تفسیر ج ۲ ص ۷۷)

۱۸۔ ائمہ تفسیر و علمائے پاکیزہ تحریر آپ کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ:

آپ کی قوم کفر و شرک میں مبتلا تھی۔ آپ نے بت پرستی چھوڑنے اور ایمان لانے کا حکم دیا۔ ان لوگوں نے انکار کیا اور آپ کی تکذیب کی۔ آپ نے انہیں بحکم الہی نزول عذاب کی خبر دی۔ ان لوگوں نے آپ میں کہا کہ حضرت یونس علیہ السلام نے کبھی کوئی بات غلط نہیں کہی ہے۔ دیکھو! اگر وہ رات کو یہاں رہے جب تو کوئی اندیشہ نہیں اور اگر انہوں نے رات یہاں نہ گزاری تو کچھ لینا چاہئے۔ کہ عذاب آئے گا۔

حضرت یونس علیہ السلام شب میں وہاں سے تشریف لے گئے۔ اور صبح کو آثار عذاب نمودار ہو گئے۔ آسمان پر سیاہ دھند ٹپک ابر آیا۔ اور کثیر دھواں جمع ہوا جو تمام شہر پر چھا گیا۔ یہ دیکھ کر قوم کو یقین ہوا کہ عذاب آنے والا ہے تو انہوں نے آپ کی جستجو کی اور آپ کو نہ پایا۔ اب انہیں اور زیادہ اندیشہ ہوا۔ وہ

مع اپنی عورتوں، بچوں اور جانوروں کے جنگل کو نکل گئے اور توبہ کی اسلام کا اظہار کیا سب نے بارگاہ الہی میں گریہ زاری شروع کی، کہا کہ جو یونسؑ نے ان کو لائے اس پر ہم ایمان لائے اور توبہ صادقہ کی۔ جو مظالم ان سے ہوئے تھے ان کو دفع کیا، پرانے مال واپس کئے اور اللہ تعالیٰ سے اخلاص کے ساتھ مغفرت کی دعائیں کیں۔ پروردگار عالم نے ان پر رحم کیا، دعا قبول فرمائی اور عذاب اٹھالیا۔ اور حضرت یونسؑ وہاں سے چل کر ایک کشتی پر سوار ہو گئے۔ کشتی چلے ہی چاروں طرف سے موجیں اٹھیں اور سخت طوفان آیا۔ یہاں تک کہ سب کو اپنی موت اور کشتی ڈوب جانے کا یقین ہو گیا۔ سب آپس میں کہنے لگے کہ قرعہ ڈالو جس کے نام قرعہ نکلے اس کو سمندر میں ڈال دو تاکہ سب بچ جائیں اور کشتی اس طوفان سے نکل آئے۔ تین دفعہ قرعہ اندازی ہوئی اور تینوں مرتبہ حضرت یونسؑ کا نام ہی نکلا۔ بال کشتی آپ کو دریا میں ڈالنا نہیں چاہتے تھے لیکن کیا کرتے بار بار کی قرعہ اندازی پر بھی آپ ہی نام نکلتا رہا۔ اور پھر آپ خود کپڑے اتار کر ان لوگوں کے روکنے کے باوجود سمندر میں کود پڑے۔ اسی وقت بحر اخصر کی ایک بڑی مچھلی کو جناب باری تعالیٰ کا فرمان صادر ہوا کہ وہ دریازں کو چیرتی پھلائی جائے اور یونسؑ کو نکل لے۔ چنانچہ اس مچھلی نے آپ کو نکل لیا اور سمندر میں چلنے پھرنے لگی۔

(ابن کثیر ج ۱ ص ۶۷)

۱۹۔ اس متعلق چند اقوال ہیں۔

(۱) حضرت ابن ابی حاتم نے ابومالک سے روایت کی ہے کہ آپ حکم مچھلی

میں چالیس دن رہے۔

(۲) بروایت جعفر صادق، سات دن۔

(۳) بروایت قتادہ، تین دن۔

(۴) بروایت فضی، چند کہنے۔

(۵) بیس دن۔

(ابن کثیر ج ۱ ص ۶۸)

(۶) اور چودہ دن کی بھی روایتیں ہیں۔
۲۰۔ جب آپ مچھلی کے پیٹ سے باہر آئے تو وہیں ساحل دریا پر قدرت نے آپ کے لئے کدو کا بیڑا لگایا اس کو آپ نے تناول فرمایا۔ اور بحکم الہی روزانہ ایک بکری آتی اور اپنا تھمن حضرت کے منہ مبارک میں دے کر آپ کو صبح شام دودھ پلا جاتی یہاں تک کہ آپ تندرست اور صحت مند ہو گئے۔ (توضیح ص ۳۳ ج ۱ ص ۶۷)
۲۱۔ آپ کے والد کا نام مکی ہے۔
۲۲۔ حضرت یوسفؑ کے بیٹے افراتیم کے پوتے ہیں۔

(ابن کثیر ج ۱ ص ۶۸)

۲۳۔ آپ کے والد کا نام آسی اور والدہ کا نام فاطمہ ہے۔

(تفسیر ص ۲۰ ج ۱ ص ۶۸)

علامہ سیوطی نے بیان کیا ہے کہ ابن اسحق کا قول ہے کہ آپ کے والد کا

(ابن کثیر ج ۱ ص ۶۸)

نام یاسین بن فاطمہ ہے۔

۲۴۔ آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے۔

الیاس بن قسی بن فاطمہ بن حمیر اور بن ہارونؑ

(تفسیر ص ۲۲ ج ۱ ص ۶۸)

ابن اسحق کے مطابق یوں ہے:

الیاس ابن یاسین بن فاطمہ بن حمیر اور بن ہارون۔

(ابن کثیر ج ۱ ص ۶۸)

۲۵۔ آپ کے والد کا نام شریفا ہے۔

(ابن کثیر ج ۱ ص ۶۸)

۲۶۔ اس وقت آپ کی عمر شریف چالیس سال کی تھی۔

(توضیح ص ۳۳ ج ۱ ص ۶۸)

۲۷۔ اس واقعہ کی تفصیل یوں ہے۔

جب بخت نصر بادشاہ نے بیت المقدس کو دیران کیا، بنی اسرائیل کو قتل کیا، گرفتار کیا اور جاہ کر ڈالا تب حضرت عزیرؑ وہاں سے گزرے۔ آپ کے ساتھ ایک برتن بھرا ہوا اور ایک ہالہ انگوڑا کارس تھا۔ آپ ایک دراز گوش پر سوار تھے۔ تمام بستی میں پھرے کسی شخص کو وہاں نہ پایا۔ بستی کی عمارتوں کو مہدم دیکھا تو آپ نے براہ تعجب کہا اَنِّیْ یُنْحِیْ ہٰذَا اللّٰہُ بَعْدَ مَوْتِہٖ (اسے کیوں کر

جلائے گا اللہ اس کی موت کے بعد) آپ نے اپنی سواری کے حمار کو وہاں باندھ دیا اور آرام فرمانے لگے۔ اسی حالت میں آپ کی روح قبض کر لی گئی۔ گدھا بھی مر گیا۔ یہ صبح کے وقت کا واقعہ ہے۔ اس کے ستر برس بعد اللہ تعالیٰ نے شاہان فارس میں سے ایک کو مسلط کیا۔ وہ اپنی فوجیں لیکر بیت المقدس پہنچا۔ بیت المقدس کو پہلے سے بھی بہتر طریقہ پر آباد کیا۔ بنی اسرائیل میں سے جو لوگ باقی رہے تھے اللہ تعالیٰ انہیں پھر یہاں لایا۔ وہ بیت المقدس اور اس کے نواح میں آباد ہوئے اور ان کی تعداد بڑھتی رہی۔ اس زمانہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام کو دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ رکھا اور کوئی آپ کو نہ دیکھ سکا۔ جب آپ کی وفات کو سو برس گزر گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندہ کیا۔ پہلے آنکھوں میں جان آئی ابھی تک تمام جسم مردہ تھا وہ آپ کے دیکھتے دیکھتے زندہ کیا گیا۔ آپ نے اپنا کھانا اور پانی یعنی مہجور اور انکسور کے رس کو دیکھا دیا تھا اس میں بونہ آئی تھی۔ پھر آپ نے اپنے گدھے کو دیکھا جو مر کر کھل گیا تھا اسکے اعضاء بکھر گئے تھے ہڈیاں سفید چمک رہی تھیں۔ آپ کی نگاہ کے سامنے اس کے اعضاء جمع ہوئے، اپنے اپنے مواقع پر آئے۔ ہڈیوں پر گوشت چڑھا، گوشت پر کھال آئی بال نکلے۔ پھر اس میں روح پھونکی گئی وہ اٹھ کھڑا ہوا اور آواز کرنے لگا۔ آپ نے اللہ کی قدرت کا مشاہدہ کیا اور فرمایا: میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر شئی پر قادر ہے۔ پھر آپ اپنی سواری پر سوار ہو کر اپنے محلے میں تشریف لائے۔

۲۸۔ جب آپ سو برس کے بعد زندہ ہوئے اور اپنے محلے میں تشریف لائے۔ آپ کے سر اقدس نور ریش مبارک کے بال سفید تھے۔ عمر وہ پالیس سال کی تھی کوئی آپ کو نہ پہچانتا تھا۔ اندازے سے اپنے مکان پر پہنچے ایک ضعیف بڑھیا ملی جس کے پاؤں رو گئے تھے وہ نایاب ہو گئی تھی وہ آپ کے گھر کی باندی تھی اس نے پہلے بھی آپ کو دیکھا تھا۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ یہ عزیر کا مکان

ہے۔ اس نے کہا ہاں اور عزیر کہاں؟ بولی انہیں مفقود ہوئے سو برس گزر گئے یہ بکھر خوب روئی۔ آپ نے فرمایا: میں عزیر ہوں اس نے کہا سبحان اللہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ آپ نے کہا: اللہ نے مجھے سو برس مردہ رکھا پھر زندہ کیا۔ اس نے کہا: حضرت عزیر علیہ السلام مستجاب الدعوات تھے جو دعا کرتے قبول ہوتی۔ آپ دعا کیجئے کہ میں بیٹا ہو جاؤں تاکہ میں اپنی آنکھوں سے آپ کو دیکھ سکوں۔ آپ نے دعا فرمائی وہ بیٹا ہوئی۔ آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ”اٹھ خدا کے حکم سے“ یہ فرماتے ہی اس کے مارے ہوئے پاؤں درست ہو گئے۔ اس نے آپ کو دیکھا پچانا اور کہا: میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ بے شک حضرت عزیر علیہ السلام ہیں۔! وہ آپ کو بنی اسرائیل کے محلے میں لے گئی۔ وہاں ایک مجلس میں آپ کے فرزند تھے جن کی عمر ایک سو اٹھارہ سال کی ہو چکی تھی۔ اور آپ کے پوتے بھی تھے جو بوڑھے ہو چکے تھے۔ بڑھیا نے مجلس میں پکارا کہ یہ حضرت عزیر علیہ السلام تشریف لے آئے۔ اہل مجلس نے اس کو جھٹلایا۔ اس نے کہا: مجھے دیکھو آپ کی دعا سے میری یہ حالت ہو گئی۔ لوگ اٹھے اور آپ کے پاس آ گئے۔ آپ کے فرزند نے کہا کہ میرے والد صاحب کے شانوں کے درمیان سیاہ بالوں کا ایک ہلال تھا۔ جسم مبارک کھول کر دیکھا گیا تو وہ موجود تھا۔ اس زمانہ میں تورات کا کوئی نسخہ نہ رہا تھا کوئی اسکا جاننے والا بھی نہ تھا۔ آپ نے تمام تورات حفظ پڑھ دی۔ ایک شخص نے کہا: مجھے اپنے والد سے معلوم ہوا کہ بخت نصر کی ستم انگیزیوں کے بعد، گرفتاری کے زمانہ میں میرے دلو نے تورات ایک جگہ دفن کر دی تھی اس کا پتہ مجھے معلوم ہے۔ اس پتہ پر چتو کر کے تورات کا دھند فون لٹکا لایا۔ اور حضرت عزیر علیہ السلام نے اپنی یاد سے جو تورت لکھائی تھی اس سے مقابلہ کیا گیا تو ایک حرف کا بھی فرق نہ تھا۔

۲۹۔ چار انبیاء کرام کے علاوہ بھی انبیاء و مرسلین کے نام عجیب ہیں۔ وہ چار یہ ہیں (۱) حضرت آدم علیہ السلام (۲) حضرت صالح علیہ السلام (۳) حضرت شعیب علیہ السلام (۴) اور

حضرت سید الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ

۳۰۔ حضرت اور یس علیہ السلام ہیں۔ (تاریخ طبرستان ص ۱۰۰)

۳۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ (تاریخ طبرستان ص ۱۰۰)

۳۲۔ حضرت نوح علیہ السلام پہلے نبی ہیں جو کفار کی ہدایت کیلئے آئے۔ آپ سے پہلے کے پیغمبر مومنین ہی کو ہدایت پر رکھنے کے لئے آئے تھے۔ (تاریخ طبرستان ص ۱۰۰)

۳۳۔ حضرت داؤد علیہ السلام پہلے نبی ہیں جنہیں اللہ تقدس و تعالیٰ نے نبوت کے ساتھ ساتھ سلطنت سے بھی سرفراز فرمایا۔ آپ سے پہلے سلطنت و نبوت دونوں کا اعزاز ایک ساتھ کسی کو نہیں ملا۔ (تاریخ طبرستان ص ۱۰۰)

۳۴۔ پانچ انبیاء کرام کے نام۔ وہ یہ ہیں

(۱) نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ارشاد باری ہے۔

وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِ مِنْ بَعْدِ اسْمِهِ أَهْمَدُ.

(۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ ارشاد باری ہے۔ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْسَىٰ.

(۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ ارشاد باری ہے۔

مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِنَ اللَّهِ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک نام مصدق اور ایک نام کلمۃ اللہ ہے)

(۴) حضرت اسحق علیہ السلام۔

(۵) حضرت یعقوب علیہ السلام۔ ارشاد قرآنی ہے۔

لَنُشْرِيَنَّاهَا بِاسْحَاقَ وَ مِنْ وَرَآءِ اسْحَاقَ يَعْقُوبُ.

۳۵۔ وہ تیرہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ ان کے نام یہ گور بذیل ہیں

(۱) حضرت آدم۔ (۲) حضرت شیث۔ (۳) حضرت نوح۔ (۴) حضرت سام۔

(۵) حضرت اور یس۔ (۶) حضرت لوط۔ (۷) حضرت یوسف۔ (۸) حضرت موسیٰ۔

(۹) حضرت شعیب۔ (۱۰) حضرت سلیمان۔ (۱۱) حضرت عیسیٰ۔ (۱۲) حضرت عیسیٰ۔

(۱۳) حضرت سید الانبیاء والمرسلین علیہم السلام۔

محمد بن حبیب ہاشمی نے جو وہ نقل کئے ہیں۔

(۱) حضرت آدم۔ (۲) حضرت شیث۔ (۳) حضرت نوح۔ (۴) حضرت ہود۔

(۵) حضرت صالح۔ (۶) حضرت لوط۔ (۷) حضرت شعیب۔ (۸) حضرت یوسف۔

(۹) حضرت موسیٰ۔ (۱۰) حضرت سلیمان۔ (۱۱) حضرت زکریا۔ (۱۲) حضرت عیسیٰ بن

ماریم۔ (۱۳) حضرت عیسیٰ۔ (۱۴) حضرت خاتم النبیین علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

(۱۵) حضرت عیسیٰ۔ (۱۶) حضرت عیسیٰ۔ (۱۷) حضرت عیسیٰ۔ (۱۸) حضرت عیسیٰ۔

۳۶۔ پانچ انبیاء کرام ہیں۔

(۱) حضرت نوح۔ (۲) حضرت ابراہیم۔ (۳) حضرت موسیٰ۔ (۴) حضرت عیسیٰ۔

(۵) اور حضرت محمد مصطفیٰ صلوٰۃ اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہما۔ (تاریخ طبرستان ص ۱۰۰)

۳۷۔ چار انبیاء کرام ہیں۔

دو آسمان پر۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت اور یس علیہما السلام۔ اور دو زمین

پر۔ حضرت الیاس اور حضرت خضر علیہما السلام۔ (تاریخ طبرستان ص ۱۰۰)

۳۸۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت اور یس علیہما السلام۔

(تاریخ طبرستان ص ۱۰۰)

۳۹۔ چار انبیاء کرام علیہم السلام کے ذریعہ ان کی تفصیل ذیل میں مندرج ہے۔

(۱) حضرت حزقیل علیہ السلام۔ آپ کی دعا سے بنی اسرائیل کے ان ستر ہزار

آدمیوں کو اللہ جبارک و تعالیٰ نے زندہ فرمایا جو طاعون کے خوف سے آبادی سے

کل کر جنگل کی طرف چلے گئے تھے اور انہیں وہیں موت آگئی تھی۔

(۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ جن کے ذریعہ چار جانور ذبح اور قیر کر دینے

کے بعد زندہ ہوئے۔

(۳) حضرت عزیر علیہ السلام۔ آپ کے ذریعہ مردہ مردہ زندہ ہوئے۔

(۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ جنہوں نے کئی مردوں کو زندہ فرمادیا۔ ان چاروں

رسولوں کا مردہ زندہ فرمانا قرآن میں صراحتاً مذکور ہے۔

(۵) ہمارے حضور ﷺ جن سرکار نے اپنے والدین حضرت آمنہ و حضرت محمد اللہ رضی اللہ عنہما۔ اور بہت سے مردوں کو زندہ فرمایا۔ جس کا ذکر احادیث شریف، کتب تواریخ، شامی شریف اور مدارج میں ہے۔ (تیسری ج ۲ ص ۱۰۷) (۶) حضرت جبریل علیہ السلام آپ کی دعا سے سترہ آدمی اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو گئے جن میں نو مرد، پانچ عورتیں اور تین بچے تھے۔ آپ کے عہد کے بادشاہ نے کہا تھا کہ اگر حیرانہ مردوں کو زندہ کر دے تو ہم اس کی پیش کریں گے۔ چنانچہ پاس ہی میں ایک پرانا قبرستان تھا وہاں آپ لوگوں کی ساتھ تشریف لائے اور مردوں کو زندہ فرمایا۔ (شکات غریب نظام الدین ص ۳۰) ۳۔ دو نبیوں نے۔

(۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام طور سینا پر۔

(۲) اور حضور اکرم ﷺ شب معراج کو عروج عرش پر۔ (مدنی ج ۳ ص ۲۵۵)

۴۔ دو نبیوں کے لئے۔

(۱) نبی کریم علیہ السلام کے لئے۔ ہجرت کے موقع پر۔

(۲) حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے۔ جب طالوت نے آپ کو قتل کرنے کا

ارادہ کیا تو آپ ایک غار میں جا چپے۔ طالوت کو معلوم ہوا تو غار پر تلاش کرنے لگا۔ جب مگزی نے اس غار کے دہانے پر جالاتن دیا تھا جسے دیکھ کر طالوت تلاش میں غار کے اندر نہ گیا۔ (تیسری ج ۲ ص ۲۸۶) (چوتھی ج ۲ ص ۱۹)

۴۲۔ ایسے صرف دو نبی ہیں۔

(۱) حضور اکرم ﷺ کہ آپ کا ذاتی نام ”محمد“ اور ”احمد“ ہے۔ اور صفاتی نام

سینکڑوں بل کہ ہزاروں ہیں۔

(۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (عیسیٰ اور مسیح)

(۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

۴۳۔ دو نبیوں نے نکاح نہیں فرمایا۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام

۴۴۔ بنی اسرائیل کے سب سے پہلے نبی حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔ اور سب

سے آخری نبی حضرت محمد ﷺ ایک قول یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے سب سے پہلے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔

(۱۱) (تیسری ج ۲ ص ۱۰۷)

۵۔ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ آپ نے ہمیشہ بارش کا پانی پیا کنوئیں کا پانی کبھی نہ پیا۔

(تیسری ج ۲ ص ۱۰۷)

۶۔ نبی کریم علیہ السلام نے غسل فرمایا:

میں نے شب معراج کو ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ بالکل میرے مشابہ تھے۔

(۱۱) (تیسری ج ۲ ص ۱۰۷)

۷۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور اکرم ﷺ جب معراج کو تشریف لے گئے۔

پھر مراجعت فرمائی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے امت محمدیہ کو سلام کہلویا۔

(۱۱) (تیسری ج ۲ ص ۱۰۷)

۸۔ یہ اعزاز حضرت یعقوب علیہ السلام کو ہے کہ آپ کے والد ماجد حضرت اسحاق علیہ السلام

نبی دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام نبی ماما حضرت لوط علیہ السلام نبی اور صاحبزادے حضرت

یوسف علیہ السلام نبی۔

۹۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کیونکہ آپ تو مگر تھے۔ (تیسری ج ۲ ص ۱۰۷)

۱۰۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حضرت دانیال علیہ السلام نے اپنے رب سے یہ دعا کی تھی کہ انہیں محمد ﷺ کی

امت دین کرے۔ جب ابو موسیٰ اشعری علیہ السلام نے قلعہ تیسرے کیا تو انہوں نے

حضرت دانیال علیہ السلام کو ان کے تابوت میں اس حال میں پایا کہ ان کے تمام جسم

اور گردن کی سب رگیں برابر چل رہی تھیں پھر انہوں نے ان کو دفن کیا۔

(۱۱) (تیسری ج ۲ ص ۱۰۷)

۱۱۔ وہ خوش نصیب حضرت اسحاق علیہ السلام کی زوجہ محترمہ ہیں۔ آپ کے والد محترم

حضرت لوط علیہ السلام بھی نبی شوہر حضرت اسحاق علیہ السلام بھی نبی۔ شہر حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی

نبی بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام اور پوتے حضرت یوسف علیہ السلام بھی نبی۔ (تیسری ج ۲ ص ۱۰۷)

۵۲۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ آپ کے صاحبزادے حضرت اسحاق علیہ السلام ان کے فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے فرزند حضرت یوسف علیہ السلام کے سب نبوت سے سرفراز ہوئے۔ آپ کے علاوہ کسی نبی کو بھی یہ فضیلت حاصل نہ ہوئی۔
(تحریر: محمد امجد)

۵۳۔ بعض انبیاء کرام علیہم السلام کے مبارک بیٹے درج ذیل ہیں۔
حضرت آدم علیہ السلام نے پہلے کینا اپنے کا کام کیا۔ بعد میں کھیتی باڑی کے کام میں مشغول رہے۔

حضرت اور یس علیہ السلام پڑے سی کر گزر بسر کرتے تھے۔

حضرت نوح علیہ السلام بڑھاپے کا کام کرتے تھے۔

حضرت ہود اور حضرت صالح علیہم السلام تجارت کرتے تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی کاشتکاری کرتے تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کچھ مدت بکریاں چرائیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام زور ہٹا کر گزراوقات کرتے تھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام جو روئے زمین کے بادشاہ تھے، درخت کے پتوں سے ٹکے اور زنجبیلیں وغیرہ بنا کر گزر کرتے تھے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کوئی پیشہ اختیار نہ فرمایا بلکہ ہمیشہ سیر فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ جس نے مجھے ناشتہ دیا وہی شام کا کھانا بھی دے گا۔
(تحریر: محمد امجد)

۵۴۔ کوئی بھی نبی کسی کاشکار و نہیں ہوا سوائے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہ آپ علم اسرار و طریقت حاصل کرنے کے لئے حضرت خضر علیہ السلام کے پاس گئے۔
(تحریر: محمد امجد)

۵۵۔ وہ حضرت شعیب علیہ السلام ہیں کہ آپ کی عمر تین ہزار سال ہوئی بروایت دیگر تین ہزار چھ سو سال۔
(ماہ: جولائی ۱۹۷۹ء)

حضرت ذوالقرنین اور لقمان حکیم سے متعلق سوالات

۱۔ حضرت ذوالقرنین کا اصلی نام کیا ہے؟

۲۔ حضرت ذوالقرنین کا لقب ”ذوالقرنین“ کیوں ہوا؟

۳۔ حضرت ذوالقرنین اور حضرت خضر علیہ السلام کے مابین کیا رشتہ ہے؟

۴۔ حضرت ذوالقرنین نے کس نبی کے ساتھ طواف بیت اللہ کیا؟

۵۔ حضرت ذوالقرنین کی عمر کتنی ہوئی؟

۶۔ حضرت لقمان حکیم کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟

۷۔ حضرت حکیم لقمان کا حضرت ایوب علیہ السلام سے کیا رشتہ ہے؟

۸۔ حضرت لقمان حکیم نے کس نبی کی خدمت میں رہ کر علم حاصل کیا؟

۹۔ حضرت لقمان حکیم کتنے انبیاء کرام کی بارگاہ کی حاضری سے شرف ہوئے؟

۱۰۔ حضرت لقمان حکیم کے اس صاحبزادے کا کیا نام ہے جس کا ذکر قرآن میں ہے؟

۱۱۔ حضرت لقمان حکیم کی عمر کتنی ہوئی؟

۱۲۔ حضرت لقمان حکیم کی قبر کہاں ہے؟

حضرت ذوالقرنین و حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق حقائق

- ۱۔ آپ کا نام اسکندر ہے۔ (عزائم ص ۶۸ پ ۲۷)
- بعض نے عبداللہ بن ضحاک بن سعد۔ بعض نے مصعب بن قرین بن ہلال اور بعض نے المیز بن اسماء کہا ہے۔ (الاشواق ص ۲۳)
- ۲۔ ذوالقرنین کے معنی دو گیسوؤں یا دو سیگوں والا۔ آپ کا لقب ذوالقرنین کیوں ہوا اس سلسلے میں کئی اقوال ہیں۔
- (۱) حضرت وہب کہتے ہیں: چونکہ ان کے سر کے دونوں طرف تانبا رہتا تھا اس لئے انہیں ذوالقرنین کہا گیا۔
- (۲) چونکہ آپ زمین کی دونوں شاخوں یعنی مشرق و مغرب تک پہنچ گئے اس لئے ذوالقرنین لقب ہوا۔
- (۳) یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ روم و فارس جیسی دو عظیم مملکتوں کے بادشاہ تھے اس لئے یہ لقب ہو گیا۔
- (۴) بعض کا قول ہے کہ فی الواقع آپ کے سر پر دو سیگس تھیں جن کو آپ اپنے تاج میں چھپائے رکھتے تھے اس لئے آپ اس لقب سے ملقب ہوئے۔
- (۵) حضرت علی رضی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: آپ خدا کے نیک بندہ تھے اپنی قوم کو دعوت توحید دی تو قوم آپ کے مخالف ہو گئی اور آپ کے سر کے ایک جانب اس قدر مارا کہ آپ شہید ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دوبارہ زندہ فرمایا۔ قوم نے پھر سر کے دوسری جانب مارا جس سے آپ پھر شہید ہو گئے اس لئے آپ کا لقب ذوالقرنین ہوا۔
- (۶) ایک قول یہ ہے کہ آپ کے زمانہ میں آدمیوں کے دو قرن (صدی)

گز گئے تھے آپ اتنی مدت تک زندہ رہے اس لئے اس لقب سے ملقب ہوئے۔
(۷) یہ بھی قول ہے کہ آپ کو علم ظاہر و باطن دونوں عطا کئے گئے تھے اس لئے یہ لقب ہوا۔

(۸) اور ایک قول یوں بھی ہے کہ نور و عظمت دونوں کی طرف آپ کا میلان طبع تھا اس لئے دو القرنین کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

(الاشواق ص ۲۳ ج ۱۸۲ ایضاً پ ۲۷)

۳۔ آپ حضرت خضر علیہ السلام کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ (عزائم ص ۶۸ پ ۲۷)

۴۔ آپ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے ساتھ طواف بیت اللہ کیا اور خدا کے نام پر بہت سی قربانیاں کیں۔ (عزائم ص ۶۸ پ ۲۷)

۵۔ آپ کی عمر ایک ہزار چھ سو سال ہوئی۔ (عزائم ص ۶۸ پ ۲۷)

۶۔ محمد بن اسحق نے کہا ہے کہ آپ کے والد کا نام باعور اور دادا کا نام ناحور بن تارخ ہے۔ (عزائم ص ۶۸ پ ۲۷)

بقول دیگر والد کا نام عتقاء بن سدون۔ (عزائم ص ۶۸ پ ۲۷)

۷۔ وہب کا قول ہے کہ آپ حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے تھے۔ اور مقاتل نے کہا ہے کہ آپ ایوب علیہ السلام کے خالہ زاد بھائی تھے۔ (عزائم ص ۶۸ پ ۲۷)

۸۔ آپ نے نہرت دلوذ علیہ السلام کا زمانہ پایا اور ان کی خدمت میں رہ کر علم اخذ کیا اور خود کامل و مکمل تھے۔ اپنے دور کے فاضل و مفتی تھے مگر دلوذ علیہ السلام کے زمانہ میں فتویٰ دینا ترک کر دیا تھا۔ (عزائم ص ۶۸ پ ۲۷)

۹۔ آپ کو چار بزرگ انبیاء کرام علیہم السلام کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ (غرائب القرآن ص ۱۵۹)

۱۰۔ آپ کے اس بیٹے کا نام احمیا القلم ہے۔ بعض نے اس بیٹے کا نام باران بعض نے داران اور بعض نے مستکم کہا ہے۔ (الاشواق ص ۲۳ ج ۱۸۸)

- سبکی نے تاریخ بیان کیا ہے۔
 ۱۔ آپ کی عمر ایک ہزار سال ہوئی۔
 ۲۔ آپ کی قبر شریف مقام ہنڈ میں ہے جو رملہ کے قریب ہے اور حضرت
 قتادہ نے کہا ہے کہ آپ کی قبر رملہ میں مسجد اور بازار کے درمیان میں ہے۔
 (ترجمہ قرآن کریم)

حضور اکرم ﷺ کی اولاد کرام رضی اللہ عنہم! حیرت انگیز سوالات

- ۱۔ حضور اکرم ﷺ کی کتنی اولاد تھیں اور ان میں سے کتنے صاحبزادے اور کتنی صاحبزادیاں تھیں؟
- ۲۔ حضور اکرم ﷺ کی اولاد کرام کس کس کے بطن سے تولد ہوئیں؟
- ۳۔ حضور اکرم ﷺ کی اولاد کرام میں سب سے بڑے کون تھے اور سب سے چھوٹے کون؟
- ۴۔ حضور اکرم ﷺ کے صاحبزادگان میں سے سب سے بڑے کون تھے اور سب سے چھوٹے کون اور صاحبزادیوں میں سب سے بڑی کون تھی اور سب سے چھوٹی کون؟
- ۵۔ حضور اکرم ﷺ کے صاحبزادگان میں علیہ السلام کا لقب ہے اور کیوں؟
- ۶۔ حضور اکرم ﷺ کی اولاد کرام میں سے کون کون نفل از اظہار نبوت تولد ہوئے اور کون کون بعد اظہار نبوت؟
- ۷۔ حضرت قاسم بن رسول اللہ ﷺ کی وفات کب ہوئی؟
- ۸۔ حضرت قاسم علیہ السلام کی عمر کتنی ہوئی؟
- ۹۔ حضرت عبداللہ بن رسول اللہ ﷺ کی ولادت کب ہوئی اور وہ سال کب ہوا؟
- ۱۰۔ حضرت ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ کس سن میں متولد ہوئے؟
- ۱۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عقیقہ میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ذبح فرمایا؟
- ۱۲۔ حضور اکرم ﷺ کے حضور میں حضرت ابراہیم کی ولادت کی خبر کس نے پہنچائی اور آپ نے انہیں کیا انعام سے سرفراز فرمایا؟

- ۱۳۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابراہیم کو دودھ پلانے کے لئے کس کے سبب فرمایا؟
- ۱۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا انتقال کس تاریخ کو ہوا؟
- ۱۵۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر کتنی ہوئی؟
- ۱۶۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کس نے غسل دیا؟
- ۱۷۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نماز جنازہ پر مٹی گئی یا نہیں؟
- ۱۸۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر مبارک کہاں ہے؟
- ۱۹۔ سیدہ زینب بنت رسول اللہ ﷺ کی ولادت کس سن میں ہوئی؟
- ۲۰۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح کس سے ہوا؟
- ۲۱۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی کتنی اولادیں ہوئیں؟
- ۲۲۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی رحلت کس سن میں ہوئی؟
- ۲۳۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو غسل کس نے دیا؟
- ۲۴۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو غسل کتنی بار دیا گیا؟
- ۲۵۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو قبر میں کس نے اتارا؟
- ۲۶۔ سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کی ولادت کس سن میں ہوئی؟
- ۲۷۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح کس سے ہوا تھا اور بعد ازاں کیوں ہوئی تھی؟
- ۲۸۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا دوسرا نکاح کس سے ہوا؟
- ۲۹۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی کتنی اولاد ہوئیں؟
- ۳۰۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال کس سن میں ہوا اور ان کے دفن میں حضور ﷺ موجود تھے یا نہیں؟
- ۳۱۔ سیدہ ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ پہلے کس کی زوجیت میں تھیں؟
- ۳۲۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر سے جدائی کیوں ہوئی اور پہلے شوہر کا انجام کیا ہوا؟

- ۳۳۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا دوسرا نکاح کس کے ساتھ اور کس سن میں ہوا؟
- ۳۴۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے کس سن میں رحلت فرمائی؟
- ۳۵۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟
- ۳۶۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو قبر میں کس نے اتارا؟
- ۳۷۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کے شوہر حضرت عثمان غنی سے کیا فرمایا؟
- ۳۸۔ سیدہ ام کلثوم کی کتنی اولاد ہوئیں؟
- ۳۹۔ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی ولادت کس سن میں ہوئی؟
- ۴۰۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نام "فاطمہ" کس نے رکھا اور کیوں؟
- ۴۱۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت کے وقت انتظام فرچہ خانہ کے لئے کون کونسی عورتیں آئیں اور کہاں سے؟
- ۴۲۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا خطاب اور لقب کیا کیا ہیں؟
- ۴۳۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے نکاح کا پیام کس نے دیا تھا اور حضور ﷺ نے انہیں کیا جواب دیا تھا؟
- ۴۴۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کس نے ترغیب دی کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے پیام دیں اور حضور ﷺ نے اس پیام کا کیا جواب دیا؟
- ۴۵۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس نے پڑھایا، مہر عقد کتنا متعین ہوا اور نکاح کے بعد کیا تقسیم کیا گیا؟
- ۴۶۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کس سن میں ہوا؟
- ۴۷۔ بوقت نکاح سیدہ فاطمہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر کتنی تھی؟
- ۴۸۔ حضور اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جیز میں کیا کیا چیزیں عطا فرمائیں؟

- ۵۹۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ولیمہ میں کیا کھانا کھلایا؟
 ۵۰۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال حضور اکرم ﷺ کے وصال کے کتنے عرصہ بعد کس ماہ کی کس تاریخ کو ہوا؟
 ۵۱۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل کس نے دیا اور کفن کس نے پہنایا؟
 ۵۲۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ کس چیز میں چھپا کر اٹھایا گیا؟
 ۵۳۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟
 ۵۴۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہاں مدفون ہوئیں؟
 ۵۵۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی کتنی اولاد ہوئیں؟
 ۵۶۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی ہوئی؟
 ۵۷۔ حضور اکرم ﷺ کی اولاد کرام میں سب سے پہلے کس نے وفات پائی؟
 ۵۸۔ حضور اکرم ﷺ کے کس صاحبزادے کے وصال پر سورہ کوثر کا نزول ہوا؟
 ۵۹۔ حضور اکرم ﷺ کے اس فرزند کا نام کیا ہے جن کے بارے میں آپ نے فرمایا: ”اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک دودھ پلانے والی کو مقرر فرمادیا ہے جو مدت رضاعت تک دودھ پلاتی رہے گی۔“؟
 ۶۰۔ سیدہ ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ کا اصلی نام کیا ہے؟

حضور اکرم ﷺ کی اولاد کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے متعلق جوابات

۱۔ جن اولاد کرام رضی اللہ عنہم اجمعین پر تمام اہل سیر کا اتفاق بیان کیا گیا ہے وہ چار رسول زادے ہیں۔ دو فرزند ولیدہ حضرت قاسم اور حضرت ابراہیم۔ اور چار صاحبزادیاں سیدہ زینب، سیدہ ورقہ، سیدہ ام کلثوم اور سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہم۔ ان کے سوا میں اختلاف ہے۔
 بعض علماء طیب و طاہر کو بھی شمار کرتے ہیں لہذا کل آٹھ رسول زادے ہوئے۔ چار فرزند اور چار خواتین۔
 بعض کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم و قاسم رضی اللہ عنہما کے سوا ایک فرزند عبد اللہ ہیں جو کہ مکہ مکرمہ میں صغریٰ کے عالم ہی میں اس جہاں سے رخصت ہو گئے اور طیب و طاہر انہی کا لقب ہے اکثر علمائے انساب کا مذہب یہی ہے۔ لہذا کل سات رسول زادے ہوئے۔ تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں۔
 سواہب لدنیہ نے دار قطنی سے نقل کیا ہے کہ طیب و طاہر، عبد اللہ کے سوا ہیں اس بنا پر صاحبزادگان کی تعداد پانچ ہو جاتی ہے اور کل تعداد نو ہوتی ہے۔
 بعض لوگوں نے نقل کیا ہے کہ طیب و مطیب ایک حمل سے اور طیب و طاہر دوسرے حمل سے متولد ہوئے اس قول کو صاحب صفوۃ نے بیان کیا ہے اس لحاظ سے فرزندوں کی تعداد سات اور کل تعداد گیارہ بن جاتی ہے۔
 بعض سے منقول ہے کہ ائمہ نبوت سے قبل ایک فرزند متولد ہوا تھا اس کا نام عبد مناف رکھا گیا تھا۔ اس طرح کل تعداد بارہ ہو جاتی ہے۔
 ان تمام اقوال سے آٹھ فرزند ان رسول کی تعداد حاصل ہوئی جن میں سے دو، حضرت قاسم و ابراہیم متفق علیہ ہیں اور چھ مختلف فیہ۔

(۱) عبد مناف۔ (۲) عبد اللہ (۳) طیب (۴) مطیب (۵) طاہر (۶)

مطہر۔

اسم یہ ہے کہ تین فرزند ہیں قاسم، ابراہیم اور عبد اللہ اور چار صاحبزادیاں۔
زینب، رقیہ، ام کلثوم اور فاطمہ۔ (درجہ دوم ص ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶)

۲۔ حضرت ابراہیم، مادر یہ قہطیہ کے بطن سے اور باقی تمام اولاد کرام حضرت
سیدنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے شکم انور سے تولد ہوئے۔ (درجہ دوم ص ۲۷، ۲۸)

۳۔ تمام اولاد کرام میں سب سے بڑے حضرت قاسم اور سب سے چھوٹے
حضرت ابراہیم تھے۔ (درجہ دوم ص ۲۹، ۳۰، ۳۱)

ان کی ترتیب میں اختلاف ہے ایک قول کے بموجب ترتیب اس طرح ہے۔
قاسم، زینب، رقیہ، فاطمہ، ام کلثوم، عبد اللہ اور پھر ابراہیم رضی اللہ عنہم
اجمعین۔ (ماہنامہ ہلالین ص ۲۰۵)

۴۔ سب سے بڑے صاحبزادے حضرت قاسم، سب سے بڑی صاحبزادی
بقول اکثر علماء سیدہ زینب۔ سب سے چھوٹے صاحبزادے حضرت ابراہیم اور
سب سے چھوٹی صاحبزادی ایک قول کے بموجب سیدہ فاطمہ، ایک قول کے
بموجب سیدہ رقیہ اور ایک قول کے بموجب سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہم ہیں۔

(درجہ دوم ص ۳۲، ۳۳، ۳۴)

۵۔ حضرت عبد اللہ بن رسول اللہ ﷺ کا لقب ہے چونکہ یہ فرزند عہد اسلام
میں متولد ہوا۔ (درجہ دوم ص ۳۵، ۳۶)

۶۔ ابن اخطی کا قول ہے کہ حضرت ابراہیم کے سوا سب کے سب اولاد کرام
قبل از اظہار نبوت پیدا ہوئیں۔ ایک قول ہے کہ بجز عبد مناف کے تمام اولاد
کرام بعد اعلان نبوت معصہ وجود میں آئیں اور ایک قول یہ بھی کہ صرف
عبد اللہ عہد اسلام میں رونق بخش عالم ہوئے اسی بنا پر ان کا لقب طاہر ہوا۔

(درجہ دوم ص ۳۷)

۷۔ ان کی وفات حسرت آیات قبل از اظہار نبوت ہوئی۔ صاحب مواہب
نے فرمایا: مستدرک میں اسکی روایت ہے کہ جو عہدہ اسلام میں ان کی وفات
پانے پر دلالت کرتی ہے۔

(درجہ دوم ص ۳۸، ۳۹)

۸۔ ان کی عمر میں اختلاف ہے۔

(۱) بعض کہتے ہیں کہ یہ پاؤں پر چلنے کی عمر تک باحیات رہے۔ (۲)
بعض کا قول ہے کہ سواری پر سوار ہونے کی عمر تک اس دنیا میں رہے۔

(۳) بعض دو سال عمر بتاتے ہیں۔ (۴) اور بعض سترہ مہینے۔ (درجہ دوم ص ۴۰، ۴۱)

۹۔ یہ فرزند مکہ مکرمہ میں بعد ظہور اسلام عالم وجود میں تشریف لائے اور عہد
طفولیت میں ہی دولت سرانے جاوہری کو رحلت فرما گئے۔ (درجہ دوم ص ۴۲، ۴۳)

۱۰۔ آپ کی ولادت مدینہ طیبہ میں ماہ ذوالحجہ الحرام ۸ھ میں حضرت ماریہ قہطیہ
رضی اللہ عنہا کے بطن سے ہوئی۔ (درجہ دوم ص ۴۴، ۴۵)

۱۱۔ دو بھئیروں کو ذبح فرمایا۔ اور ایک قول کے بموجب ایک بکری کو ذبح کیا۔
(درجہ دوم ص ۴۶، ۴۷)

۱۲۔ حضور اکرم ﷺ کے غلام حضرت ابو ارقم رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ نے اس
مژدہ کے پہنچانے پر انہیں غلامی سے آزاد فرمایا۔ (درجہ دوم ص ۴۸، ۴۹)

۱۳۔ اہم سیف رضی اللہ عنہا کے سپرد فرمایا جو کہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی زوجہ
تھیں۔ رسول اللہ ﷺ حضرت ابراہیم کو دیکھنے کیلئے ابوسفیان کے گھر تشریف
لے جاتے تھے۔ (درجہ دوم ص ۵۰، ۵۱)

۱۴۔ ان کا انتقال دسویں عمر مہما دسویں ربیع الاول (۱۰ھ) کو ہوا تھا۔
(درجہ دوم ص ۵۲، ۵۳)

۱۵۔ ان کی عمر سے متعلق بھی ارباب سیر اختلاف رکھتے ہیں۔

(۱) ستر دن۔ جیسا کہ ابو داؤد نے ذکر کیا ہے۔ (۲) سولہ مہینے آٹھ دن۔

(۳) ایک سال دو مہینے اور چھ دن۔ (۴) تقریباً ڈیڑھ سال۔ (درجہ دوم ص ۵۴، ۵۵)

۱۶۔ اہل سیر کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کی دایہ (سُلی زوجہ ابورافع رضی اللہ عنہا) نے غسل دیا۔ اور ایک قول میں ہے کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے غسل دیا اور حضرت عبدالرحمن بن عوف علیہ السلام نے پانی ڈالا حضور اکرم ﷺ بھی تشریف فرما تھے۔

۱۷۔ صحیح یہ ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انکی نماز جنازہ پڑھی اور یہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ انکی نماز جنازہ نہیں پڑھی گی، علماء اس کی اس طرح تاویل کرتے ہیں کہ ممکن ہے کہ حضور ﷺ نے خود نہ پڑھی ہو اور صحابہ کرام کو حکم فرمایا ہو کہ وہ نماز پڑھ لیں۔ یا یہ مراد ہو کہ جماعت کے ساتھ نماز نہ ہے۔

۱۸۔ جنت البقیع میں حضرت عثمان بن مظعون علیہ السلام کی قبر شریف سے متصل۔

(درجہ ۲۴ ص ۷۷)

۱۹۔ ان کی ولادت ۳ میلاد النبی ﷺ میں ہوئی۔

۲۰۔ آپ کے خالہ زاد بھائی حضرت ابو العاص بن الربیع علیہ السلام سے جو سیدنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی بہن ہند بنت خویلد کے بیٹے تھے حضرت ابو العاص علیہ السلام مشہور اپنی کنیت کیرا تھ ہیں ان کے نام میں اختلاف ہے۔ لفظ ہے یا مقسم یا قاسم یا یاسر۔ اکثر کے نزدیک قول اول درست ہے یعنی لفظ۔

۲۱۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا حضرت ابو العاص علیہ السلام سے ایک ہی فرزند ولید تھا جس کا نام علی تھا جو حد بلوغت سے قریب دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اور ایک دختر فرزندہ اختر تھی جنکا نام امامہ تھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رحلت کے بعد سیدہ فاطمہ کی وصیت کے بموجب سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا ان سے ایک فرزند ”محمد اوسط“ پیدا ہوئے۔

۲۲۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے ۸ھ کو دولت سرائے جاوہری کو رحلت فرمائی۔

(درجہ ۲۴ ص ۷۷)

۲۳۔ ان چار عورتوں نے

(۱) سیدہ تاسودہ بنت زمعہ۔ (۲) ام سلمہ (۳) ام ایمن۔ (۴) ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہن۔

(درجہ ۲۴ ص ۷۷)

۲۴۔ متفق علیہ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ ہم آپ کی صاحبزادی (سیدہ زینب) کو غسل دے رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ان کو تین مرتبہ غسل دیا اس سے زیادہ۔ ایک روایت میں پانچ اور سات مرتبہ آیا ہے۔

(درجہ ۲۴ ص ۷۷)

۲۵۔ حضور اکرم ﷺ نے خود ان کو قبر میں اتار دیا۔

(درجہ ۲۴ ص ۷۷)

۲۶۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا، سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی ولادت کے تین سال بعد ۳۳ میلاد النبی ﷺ میں رونق بخش عالم ہوئیں۔

(درجہ ۲۴ ص ۷۷)

۲۷۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اظہار نبوت سے قبل عتبہ بن ابی لہب کی زوجیت میں تھیں۔ جب رسول کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلان نبوت فرمایا اور سورہ ”تبت یٰ اہل لہب“ نازل ہوئی تو ابو لہب نے اپنے بیٹے عتبہ سے کہا: لو عتبہ! خیر امر حرام ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میں تجھ سے بیزار ہوں اگر تو محمد (ﷺ) کی بیٹی کو اپنے سے جدا نہ کرے۔ اس پر اس نے جدائی کر لی اور علیحدہ ہو گیا۔

(درجہ ۲۴ ص ۷۷)

۲۸۔ عتبہ بن ابی لہب سے جدائی کے بعد حضور اکرم ﷺ نے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان ذوالنورین علیہ السلام کے ساتھ مکہ مکرمہ میں کر دیا۔

(درجہ ۲۴ ص ۷۷)

۲۹۔ دو لابی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عثمان کا سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کیساتھ نکاح زمانہ جاہلیت میں ہوا تھا مگر اور دیگر تمام اہل ہجر نے بعد اسلام بیان کیا ہے۔

(درجہ ۲۴ ص ۷۷)

۳۰۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا حضرت عثمان علیہ السلام سے ایک فرزند ارجمند عبد اللہ

(درجہ ۲۴ ص ۷۷)

تولد ہوا۔ جب وہ دو سال کا ہوا تو ایک مرغ نے ان کی چشم مبارک میں چوچ ماری جس سے وہ بیمار ہو گئے اور اسی بیماری میں دنیا سے رخصت ہو گئے۔

۳۰۔ سوال ۲۷۱۔ جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شوال المکرم کے پہلے روز حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو فتح جنگ بدر کی بشارت کے ساتھ مدینہ منورہ روانہ کیا اور جب وہ چاشت کے وقت مدینہ طیبہ پہنچے تو لوگوں کو سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کے دفن سے فارغ ہوتے ہوئے پایا یہی قول زیادہ صحیح ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے دفن میں خود موجود تھے۔ (درجہ ۱۰ ص ۸۶)

۳۱۔ اظہار نبوت سے قبل سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا عتبہ یا عتبہ ابن ابولہب کی زوجیت میں تھیں اعلان نبوت کے بعد اس نے جدائی کر لی۔ (درجہ ۱۰ ص ۸۸)

۳۲۔ منقول ہے کہ عتبہ نے جب سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے جدائی کر لی تو وہ بارگاہ رسالت میں آیا اور کہنے لگا: میں کافر ہوا آپ کے دین سے۔ نہ آپ کا دین مجھے محبوب ہے اور نہ آپ مجھے پیارے ہیں۔ اس پر بخت نے حضور اکرم ﷺ سے زیادتی کی اور آپ کی قمیص مبارک کو چاک کر دیا۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ اس ملعون نے اتنی گستاخی کی کہ اس نے اپنے ناپاک منہ کا تھوک حضور اکرم ﷺ کی جانب پھینکا اور کہا: میں نے رقیہ (رضی اللہ عنہا) کو طلاق دیدی۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے خدا! اس ملعون پر اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط کر دے۔ اہل سیر کہتے ہیں کہ حضرت ابو طالب اس وقت مجلس میں حاضر تھے انہوں نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ تجھے کوئی چیز حضور اکرم ﷺ کی دعا کے تیرے بچا سکے گی۔

یہ ملعون تجارت کی غرض سے شام کی طرف جا رہا تھا راہ میں جب اس نے ایک ایسی منزل پر پڑاؤ ڈالا جہاں درندے تھے تو ابو لہب نے قافلہ والوں

سے کہا: آج کی رات تم سب ہماری مدد کرو کیونکہ میں ڈرنا ہوں کہ محمد (ﷺ) کی دعا میرے بیٹے کے حق میں کہیں آج کی رات اثر نہ کرے۔ اس پر سب نے اپنے اپنے بوجھوں کو اکٹھا کیا اور نیچے اوپر کر کے چنا، پھر ان بوجھوں کے اوپر عتبہ کے سونے کیلئے جگہ بنائی اور اس کے چاروں طرف گھیر ڈال کر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد حق تعالیٰ نے ان پر نیند کو مسلط کیا۔ ایک شیر آیا اس نے ایک ایک کے منہ کو سونگھا اور کسی سے اس نے تعرض نہ کیا۔ پھر اس نے جست لگائی، عتبہ پر نیچہ مارا اور اس کے سینے کو پھاڑ ڈالا۔ ایک روایت میں ہے کہ عتبہ کی گردن کو دیو چا۔ (درجہ ۱۰ ص ۸۹)

۳۳۔ حضور اکرم ﷺ نے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا ہجرت کے تیسرے سال حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ سے تزویج فرمادیا۔ (درجہ ۱۰ ص ۸۹)

۳۴۔ ۹ کو عالم وصال کی طرف ارتحال فرمایا۔ (درجہ ۱۰ ص ۸۹)

۳۵۔ ان کی نماز جنازہ حضور اکرم ﷺ نے پڑھائی۔ (درجہ ۱۰ ص ۸۹)

۳۶۔ بعد نماز جنازہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا:

تم میں کوئی ایسا ہے جس نے آج رات اپنی بیوی سے ہم بستری نہ کی ہو۔ اس پر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میں ہوں۔ فرمایا: ان کی قبر میں اترو۔ بعض شارحین نے کہا ہے کہ حضور ﷺ کا یہ فرمانا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر تعریض تھا کیوں کہ انہوں نے اس رات اپنی باندی سے جماع کیا تھا بایں سبب کہ سیدہ ام کلثوم کی علالت طول کھینچا تھا جب وہ بے طاقت ہو گئے تو اپنی باندی کے پاس گئے اور جماع کیا۔ (درجہ ۱۰ ص ۸۹)

۳۷۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی رحلت کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اگر میرے پاس تیسری ساجزادی ہوتی تو اسے بھی تمہارے نکاح میں

لے آتا۔ ایک روایت میں ہے کہ اگر دس صاحبزادیاں ہوتیں تو میں ان کو یکے بعد دیگرے دیتا جاتا اور وفات پاتی رہتیں۔“ (درمجموعہ ص ۳۸)

۳۸۔ اہل سیر کہتے ہیں کہ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا عرصہ تک حضرت ذوالنورین ﷺ کی زوجیت میں رہیں لیکن ان سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ دو فرزند متولد ہوئے لیکن زندہ نہ رہے۔ (درمجموعہ ص ۳۸)

۳۹۔ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی ولادت بقول ابن جوزی ۳۵ھ یعنی اظہار نبوت سے پانچ سال قبل ہے۔ مشہور تر روایت یہی ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ کی ولادت، ولادت النبی ﷺ کے اکتالیسویں سال میں ہوئی۔ اہل سیر کہتے ہیں کہ یہ قول ابو بکر رازی کا ہے اور یہ قول اس کے مخالف ہے جسے ابن اسحق نے حضور اکرم ﷺ کی اولاد پاک کے بارے میں بیان کیا ہے کہ تمام اولاد کرام قبل از اظہار نبوت پیدا ہوئی ہیں بجز حضرت ابراہیم کے، اس لئے کہ اس قول کے بموجب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت اعلان نبوت کے ایک سال بعد ہوتی ہے۔ (درمجموعہ ص ۳۸)

۴۰۔ صاحب روضۃ الواعظین فرماتے ہیں کہ جب حضرت خدیجہ حمل سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے حاملہ ہوئیں تو حضور سید یوم المصنوع ﷺ نے فرمایا: خدیجہ! مجھ کو روح الامین نے خبر دی ہے کہ یہ صاحبزادی جو ہوگی ان کا نام فاطمہ رکھنا کہ یہ نام ان کا نسلی ہے۔ (درمجموعہ ص ۳۸)

اور اس بنا پر یہ نام رکھا گیا کہ حق تعالیٰ نے ان کو اور ان کے محبین کو آتش دوزخ سے محفوظ رکھا ہے۔ (درمجموعہ ص ۳۸)

۴۱۔ جب حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی ولادت قریب ہوئی تو حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے انتظام زوجہ خانہ کے لئے حسب رواج قریش میں سے عورتوں کو بلایا۔ سب نے انکار کر دیا کہ ہم تمہاری امداد و نظام زوجہ خانہ کو ہرگز نہ آئیں گے کیونکہ تم نے ہماری بات نہ مانی اور متمول کو چھوڑ کر

جیم محمد ﷺ کی بیوی بنی، تو انگری پر درویشی کو ترجیح دی۔ آپ اس جواب سے طول و اندوہ تکین ہوئیں کہ اچانک چار عورتیں ظاہر ہوئیں جو گندم گوں اور دراز قد تھیں۔ حضرت خدیجہ ان اجنبی عورتوں کو دیکھ کر خائف ہوئیں تو ان میں سے ایک نے کہا: خدیجہ! غم نہ کرو اور اصلاح خوف و خطر دل میں نہ لاء، ہمیں اللہ نے حیرت خدایت کے لئے بھیجا ہے اور ہم تمہاری بہنیں ہیں۔ میں سارہ بخت اخلاقی ہوں، یہ مریم بنت عمران ہیں، یہ کلثوم امیر موی القلیعہ اور یہ آسیہ فرعون کی بیوی ہیں۔ یہ کہہ کر ایک دائیں طرف بیٹھ گئی اور ایک بائیں طرف، ایک پیچھے کو اور ایک آپ کے آگے کے اتنے میں آثار وضع حمل ظاہر ہوئے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت ہوئی۔ ان عورتوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو طشت میں بٹھا کر آب کوثر سے غسل دیا اور ایک سپید کپڑا جو عطرائے جنت سے عطری تھا نکالا۔ اس میں سیدہ کو لپیٹ لیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی گود میں دیتے ہوئے کہا: مبارک ہو! (درمجموعہ ص ۳۸)

۴۲۔ خطاب سیدۃ النساء العالمین اور سیدۃ نساء الابد ہیں۔ اور لقب زہراء، بتول، زکیہ اور راضیہ ہیں۔ زہرا اس بنا پر کہ زہرت اور جمال میں کمال مرجع ہیں۔ اور بتول اس بنا پر کہ آپ اپنے زمانے کی تمام عورتوں سے فضیلت، دین اور حسن و جمال میں جدا ہیں اور ماسوی اللہ سے بے نیاز ہیں۔ (درمجموعہ ص ۳۸)

۴۳۔ روایتوں میں آیا ہے کہ سید فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے لئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پیام دیا تھا اور حضور ﷺ نے علت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”میں ان کے نکاح میں وحی کا انتظار کر رہا ہوں۔“ اسکے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پیام دیا ان کو بھی اسی طرح جواب مرحمت فرمایا۔ مشکوٰۃ شریف میں مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے ان کیلئے پیام دیا تو حضور ﷺ نے فرمایا: وہ خود رسال ہیں۔ (درمجموعہ ص ۳۸)

۴۴۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو

ترغیب دی کہ آپ جاکر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے حضور اکرم ﷺ کو پیام دیں۔ روضۃ الاحباب میں کہا گیا ہے کہ صحابہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا: آپ حضور ﷺ کے اہل اور خواص میں سے ہیں آپ جاکر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے حضور اکرم ﷺ کو پیام دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں شرم رکھتا ہوں اور فرمایا: حضور ﷺ نے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کا پیام رد فرمادیا تو میرا پیام کیوں قبول فرمائیں گے۔! صحابہ نے کہا: آپ حضور ﷺ کی بارگاہ میں بہت زیادہ مقرب اور آپ ﷺ کے چچا کے صاحبزادے اور حضرت ابو طالب کے فرزند ہیں۔ چاہے شرم نہ کرو۔! اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا پیام اپنے لئے پیش کیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے مرحبا دہلا فرمایا اور اس سے زیادہ کچھ نہ فرمایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اس وقت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھا۔ اس وقت آپ پر وہ کیفیت طاری ہوئی جو نزول وحی کے وقت طاری ہوتی ہے اور حضور ﷺ اس میں مستغرق ہو گئے۔ اس کے بعد جب وہ کیفیت دور ہوئی اور حضور ﷺ اپنے حال میں آئے تو فرمایا: اے انس۔! رب العرش کی پاس سے میرے حضور جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ حق تقدس و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ فاطمہ کا نکاح علی (رضی اللہ عنہما) کے ساتھ کر دو۔! تو اے انس! جاؤ اور ابو بکر، عمر، عثمان، طلحہ، زبیر اور جماعت انصار کو بلا لاؤ۔! اور پھر جب یہ سب حضرات حاضر ہو گئے تو حضور اکرم ﷺ نے بلیغ خطبہ پڑھا اس کے بعد حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ کر دیا۔

(درجہ دوم ص ۲۸)

۴۵۔ حضور اکرم ﷺ نے چار سو شقال چاندی پر عقد باندھا پھر ایک طباق کھجوروں کا لیا اور جماعت صحابہ میں بکھیر کر لٹایا۔

(درجہ دوم ص ۲۸)

۴۶۔ حضور اکرم ﷺ نے ان کا عقد ہجرت کے دوسرے سال رمضان المبارک میں غزوہ بدر کی واپسی پر فرمایا۔ بعض غزوہ کا حد کے بعد کہتے ہیں۔ اور ماہ ذی الحجہ میں شب عروسی واقع ہوئی۔ ایک قول یہ ہے کہ ماہ رجب میں نکاح ہوا اور ایک قول سے ماہ صفر میں۔

(درجہ دوم ص ۲۸)

۴۷۔ بوقت نکاح سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عمر شریف پندرہ سال ساڑھے پانچ ماہ کی تھی بعض سولہ سال اور بعض اٹھارہ سال کہتے ہیں۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی عمر مبارک اکیس سال پانچ ماہ کی تھی دیگر اقوال بھی ہیں۔ (درجہ دوم ص ۲۸)

۴۸۔ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو جو جہیز حضور ﷺ نے عطا فرمایا تھا وہ مندرجہ ذیل ہے

(۱) دور ضائی جو کنعان سے مملو تھیں۔ (۲) چار باشت کپڑا۔ (۳) دو چاندی کے بازو بند۔ (۴) گدڑ۔ (۵) ٹکیر۔ (۶) ایک پیالہ۔ (۷) ایک چکی۔ (۸) ایک مشکیزہ۔

(درجہ دوم ص ۲۸)

دوسرے قول کے بموجب جہیز کے سامان اس طرح ہیں۔

(۱) دو جوڑے۔ (۲) دو بازو بند چاندی کے۔ (۳) ایک چادر۔ (۴) ایک پیالہ۔ (۵) ایک چکی۔ (۶) دو گلاس۔ (۷) ایک مشکیزہ۔ (۸) ایک کنورہ پانی پینے کا۔ (۹) دور ضائی۔ (۱۰) اور چار گدے دونوں سے بھرے ہوئے تھے اور دو کھجور کی چھال ہے۔

۴۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی زرہ کو ایک یہودی کے پاس گروی رکھ دیا۔ ان کے دیمہ میں چند صاع جو، کھجوریں اور حبس (ایک قسم کا کھانا جو کھجور، ستواور گھی سے تیار کیا جاتا ہے) کا کھانا تھا۔ (درجہ دوم ص ۲۸)

۵۰۔ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے حضور اکرم ﷺ کے عالم وصال کی طرف ارتحال فرما جانے کے چھ ماہ بعد تین رمضان المبارک ۱۱ھ منگل کی رات کو محنت خانہ دنیا سے دار البقا کو رحلت فرمائی۔ یہی قول مشہور صحیح ہے۔ اور بھی کئی

قول ہیں لیکن وہ درجہ صحت سے دور ہیں۔ (درجہ بیرونی ص ۷۹)

۵۱۔ آپ کو حضرت اسماء بنت عمیس زوجہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہا نے حسب وصیت غسل دیا اور آپ نے ہی کفن پہنایا۔ (درق نم ۱۲)

۵۲۔ حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا جب بستر مرگ پر تھیں تو حضرت اسماء بنت عمیس کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگیں: اسماء! مجھے اس کی زیادہ فکر ہے کہ میرا جنازہ باہر جائیگا اور لوگ دیکھیں گے! اس نے عرض کی: سیدہ! میں نے جوشہ میں دیکھا ہے کہ عورتوں کے جنازے پر نرم شاخیں کمان کی طرح باندھ کر اوپر سے چادر ڈال دیتے ہیں۔ اس طریقے سے جنازہ نکالنے میں پردہ دری نہیں ہوتی۔ آپ نے وہ گہوارہ بنوا کر ملاحظہ کیا اور بہت خوش ہوئیں پھر وصیت فرمائی کہ میرا جنازہ اس گہوارہ میں اٹھایا جائے۔ آپ کی وصیت کے مطابق گہوارہ میں پوشیدہ کر کے جنازہ اٹھایا گیا۔ (درق نم ۱۳)

۵۳۔ ایک قول کے مطابق حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور ایک قول کے بموجب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (درجہ بیرونی ص ۷۹)

ایک قول یہ بھی ہے کہ جب آپ کا جنازہ شریف رکھا گیا تاکہ نماز پڑھی جائے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: اے ابو بکر! آگے آؤ! حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آگے آؤں حالانکہ تم موجود ہو! حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: ہاں! میں موجود ہوں لیکن تمہارے سوا کوئی ان کی نماز جنازہ نہ پڑھائے گا۔ اس کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (درجہ بیرونی ص ۷۹)

۵۴۔ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے محل دفن میں اختلاف ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ آپ کا مرقہ قبیع میں حضرت عباس ص کے قبہ میں ہے جہاں تمام اہل بیت نبوت آسودہ ہیں اور بعض کا خیال ہے کہ آپ کا مرقہ آپ کے گھر ہی میں ہے جو کہ مسجد نبوی شریف میں ہے آپ کا جنازہ گھر سے

باہر نہ نکالا گیا۔ آج بھی آپ کی زیارت گاہ وہیں مشہور ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ کا مزار شریف قبیع فی مسجد میں ہے جو قبہ عباسی کے نام سے منسوب ہے اور کہتے ہیں کہ یہ مسجد بیت الحزن کے نام سے معروف ہے۔ (درجہ بیرونی ص ۷۹)

۵۵۔ چھ اولادیں ہوئیں۔

تین صاحبزادگان

(۱) حضرت حسن (۲) حضرت حسین اور حضرت محسن رضی اللہ عنہم۔

اور تین صاحبزادیاں۔

(۱) سیدہ زینب (۲) سیدہ ام کلثوم (۳) اور سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہن۔

حضرت محسن اور سیدہ رقیہ عہد طفولیت میں ہی انتقال فرما گئے۔ سیدہ زینب، حضرت عبد اللہ بن جعفر کی اور سیدہ ام کلثوم، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں آئیں اور ان کی اولاد باقی نہ رہی اگرچہ سیدہ ام کلثوم کا حضرت فاروق اعظم سے ایک فرزند پیدا ہوا اور اس کا نام زید تھا۔ (درجہ بیرونی ص ۷۸)

۵۶۔ آپ کی عمر اٹھائیس سال ہوئی۔ (امداد اہل بیت ص ۱۳۳) (درجہ بیرونی ص ۷۸)

۵۷۔ حضرت قاسم بن رسول اللہ رضی اللہ عنہ پہلے فرزند ہیں جس نے اولاد شریف میں سب سے پہلے وفات پائی۔ (درجہ بیرونی ص ۷۸)

۵۸۔ حضرت عبد اللہ بن رسول اللہ رضی اللہ عنہ کے وصال پر۔ (درجہ بیرونی ص ۷۸)

۵۹۔ حضرت ابراہیم بن رسول اللہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

ابراہیم میرے فرزند کی وفات مدت رضاعت پوری کئے بغیر دنیا سے

ہوئی ہے اور ان کیلئے ایک دودھ پلانے والی مقرر کی گئی ہے۔ ایک روایت میں

ہے کہ جنت میں ہے تاکہ مدت رضاعت پوری کرے۔ (درجہ بیرونی ص ۷۸)

۶۰۔ اہل بیت کہتے ہیں کہ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا اصلی نام معلوم نہ ہو سکا۔

بعض لوگ "آمنہ" بتاتے ہیں۔ (درجہ بیرونی ص ۷۸)

حضور اکرم ﷺ کے دادا اور والدین سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت عبدالمطلب کے والد اور دادا کا نام کیا ہے؟
- ۲۔ حضرت عبدالمطلب کی عمر اس وقت کتنی تھی جب کہ آپ کے والد کا انتقال ہوا؟
- ۳۔ حضرت عبدالمطلب کا نام "عبدالمطلب" کیوں ہوا؟
- ۴۔ حضرت عبدالمطلب کے کتنے بھائی تھے؟
- ۵۔ حضرت عبدالمطلب نے کتنی شادیاں کیں اور کس بیوی سے کتنی اولاد ہوئی؟
- ۶۔ حضرت عبدالمطلب کے کتنے صاحبزادے تھے اور کتنی صاحبزادیاں؟
- ۷۔ حضرت عبدالمطلب کی قبر مبارک کہاں ہے؟
- ۸۔ حضرت عبدالمطلب کی عمر کتنی ہوئی؟
- ۹۔ حضرت عبد اللہ ﷺ کے انتقال کے وقت حضور ﷺ کی عمر شریف کتنی تھی؟
- ۱۰۔ حضرت عبد اللہ ﷺ کا انتقال کس جگہ ہوا؟
- ۱۱۔ حضرت عبد اللہ ﷺ کی عمر کتنی ہوئی؟
- ۱۲۔ حضرت عبد اللہ ﷺ کی قبر شریف کہاں ہے؟
- ۱۳۔ حضور اکرم ﷺ کی عمر شریف اس وقت کتنی تھی جب آپ اپنی والدہ محترمہ کے ساتھ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تھے؟
- ۱۴۔ مدینہ منورہ کے اس سفر میں حضور اکرم ﷺ اور آپ کی والدہ کے علاوہ اور کون تھے؟
- ۱۵۔ حضور اکرم ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا انتقال کس جگہ ہوا اور آپ کی قبر شریف کہاں ہے؟

حضور اکرم ﷺ کے دادا اور والدین سے متعلق جوابات

- ۱۔ آپ کے والد کا نام ہاشم بن عبد مناف ہے۔
(رد المحتار ج ۲ ص ۱۱)
- ۲۔ اس وقت حضرت عبدالمطلب کی عمر پچیس سال کی تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ کی پیدائش سے قبل ہی والد ہاشم کا انتقال ہو گیا تھا۔
(سوانح ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۲)
- ۳۔ آپ کا نام عبدالمطلب رکھے جانے میں بکثرت وجوہ مشہور ہیں۔
(۱) اس وجہ سے کہ آپ کے والد ہاشم کسی زمانہ میں مدینہ منورہ جا کر اقامت گزیر ہوئے تو ان سے یہ فرزند (عبدالمطلب) پیدا ہوا۔ جب ہاشم کے بھائی مطلب مدینہ میں آئے تو انہوں نے بچہ کو دیکھا جو حسین صورت اور خوش جمال تھا۔ دریافت کرنے لگے کہ یہ بچہ کس کا ہے؟ ہم ہی میں سے معلوم ہوتا ہے اور ہمارا ہی ناک و نقشہ رکھتا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ یہ ہاشم بن عبد مناف کا فرزند ہے۔ پھر تو انہوں نے اس بچہ کو اٹھا کر اونٹ پر اپنے پیچھے بٹھالیا۔ چونکہ بچہ کے کپڑے میلے کھیلے اور بری شکل میں تھے جب لوگوں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو انہوں نے کہا یہ میرا "عبد" ہے۔ اسی بنا پر انہیں عبدالمطلب کہا جانے لگا۔
(۲) یا اس وجہ سے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب ہاشم اس جہاں سے رحلت فرمانے لگے تو اپنے بھائی "مطلب" سے وصیت کی کہ اپنے اس "عبد" کو لے لوجو ثرب (مدینہ) میں ہے اور اپنے اس فرزند کی طرف اشارہ کیا جو مدینہ میں مقیم تھا اسی بنا پر لوگ ان کو عبدالمطلب کہنے لگے۔
(۳) بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب یہ بچے ہی تھے کہ ان کے والد نے

وفات پائی اور ان کے چچا مطلب نے ان کی پرورش کی۔ عرب میں یہ دستور تھا کہ زیر پرورش بچے کو ”عہد“ کہتے تھے اس لئے عبدالمطلب کے نام سے مشہور ہو گئے۔
(درجہ ۲ ص ۸)

۴۔ تین بھائی تھے۔

(۱) اسد۔ جو حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی والدہ کے والد ہیں۔

(۲) نفیلہ۔ (۳) صفی۔
(درجہ ۲ ص ۸)

۵۔ آپ نے پانچ شادیاں کیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) فاطمہ بنت عمرو بن عابد سے۔ ان سے آٹھ اولادیں ہوئیں تین صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں۔ زبیر، ابوطالب، عبد اللہ، فاطمہ (یا عاتکہ) بیضاء، مدبرہ، امیہ اور اروکی۔

(۲) دوسرا نکاح ہالہ بنت وہب سے کیا۔ ان سے ایک صاحبزادی اور تین صاحبزادگان پیدا ہوئے۔ صفیہ، مقوم، حبل اور حمزہ

(۳) تیسری شادی بھیلہ بنت حباب یا شیلہ بنت حباب سے کی۔ ان سے تین فرزند عباس، ضراء اور قثم تولد ہوئے۔

(۴) چوتھا عقد صفیہ بنت جندب سے فرمایا۔ ان سے صرف ایک لڑکا حارث پیدا ہوا۔

(۵) اور پانچواں نکاح کسی یا لہی بنت ہاجر سے کیا۔ ان سے ابو لہب پیدا ہوا۔

(درجہ ۲ ص ۸ کنول، درجہ ۲ ص ۸)

۶۔ آپ کے صاحبزادگان کی تعداد سے متعلق اختلاف ہے۔ بعض تیرہ، بعض بارہ، بعض گیارہ اور بعض دس کہتے ہیں۔ ان کے نام اس طرح ہیں۔

(۱) حارث (۲) ابوطالب (۳) زبیر (۴) حمزہ (۵) ابو لہب (۶) عیدائی یا عنداق۔ (۷) مقوم۔ (۸) ضراء (۹) عباس۔ (۱۰) قثم۔ (۱۱) عبد الکعبہ۔ (۱۲) حبل۔ (۱۳) عبد اللہ۔

جو دس کہتے ہیں وہ عنداق اور حبل ایک ہی کا نام بتاتے ہیں اور قثم و عبد الکعبہ کو ولاد عبدالمطلب میں شمار نہیں کرتے۔ جو بارہ بتاتے ہیں وہ مقوم کو ساقط کرتے ہیں۔ اس میں اور بھی بہت اقوال ہیں۔
اور صاحبزادیاں چھ تھیں۔

(۱) بیضاء۔ (۲) صفیہ۔ (۳) عاتکہ یا فاطمہ۔ (۴) مدبرہ۔ (۵) امیہ۔ (۶) اروکی۔

(درجہ ۲ ص ۸ کنول، درجہ ۲ ص ۸)

۷۔ آپ کی قبر مکہ مکرمہ میں جون نامی قبرستان میں ہے۔ (درجہ ۲ ص ۸ کنول)

۸۔ آپ کی عمر ایک سو دس سال ہوئی۔ ایک روایت میں ایک سو بیس سال اور ایک روایت میں ایک سو چالیس سال ہے۔

ایک روایت یہاں سال کی بھی ہے۔
(درجہ ۲ ص ۸)

۹۔ محمد بن اسحق کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ بھی شہر مدینہ میں تھے کہ حضرت عبد اللہ کا انتقال ہو گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ آٹھ ماہ یا سات ماہ یا دو ماہ کے بعد میں تھے کہ حضرت عبد اللہ نے وفات پائی۔
(درجہ ۲ ص ۸)

۱۰۔ حضرت عبد اللہ کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی ان دنوں وہ بسلسلہ تجارت قریش کے ساتھ تھے۔ جب وہاں سے مدینہ طیبہ سے گزرے تو قافلہ سے جدا ہو کر اپنے بھائیوں کے پاس جو بنی نجار تھے ٹھہر گئے۔ جب قافلہ کے لوگ مکہ مکرمہ پہنچے تو حضرت عبدالمطلب نے حضرت عبد اللہ کے بارے میں دریافت کیا تو قافلہ والوں نے بتایا کہ ہم نے انہیں بیمار چھوڑا ہے۔ حضرت عبدالمطلب نے اپنے بڑے فرزند حارث کو ان کو لانے کے لئے بھیجا جب حارث مدینہ پہنچے تو عبد اللہ کا انتقال ہو چکا تھا اور دفن بھی کئے جا چکے تھے۔

(درجہ ۲ ص ۸)

۱۱۔ آپ کی عمر پچیس سال ہوئی۔
(درجہ ۲ ص ۸ کنول، درجہ ۲ ص ۸)

۱۲۔ مدینہ منورہ کے ”دارناضہ“ میں۔
(درجہ ۲ ص ۸)

۱۳۔ اس وقت آپ ﷺ کی عمر شریف چار، پانچ، چھ یا سات سال کی تھی۔

ایک روایت میں بارہ سال کہا گیا ہے مگر اصح چھ یا سات سال ہے۔

(مدونہ ص ۲۱۲)

۱۴۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا جو حضرت عبداللہ کی باندی تھیں اس سفر میں ساتھ تھیں۔

(مدونہ ص ۲۱۲)

۱۵۔ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا جب مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کو واپس ہونے لگیں تو دوران سفر مقام ”ابواء“ میں انتقال فرمایا اور اسی جگہ دفن کی گئیں۔ ابواء مدینہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ سیدہ آمنہ کی قبر انور مکہ مکرمہ کے مقام ”تحن“ میں جانب معلیٰ ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ممکن ہے ابواء میں مدفون ہونے کے بعد انہیں مکہ مکرمہ منتقل کیا گیا ہو۔

(مدونہ ص ۲۱۲)

حضور اکرم ﷺ کے بچپن اور بھوپھیاں سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضور اکرم ﷺ کے کتنے چچا تھے اور کون کون مشرف بہ اسلام ہوئے۔؟
- ۲۔ حضور اکرم ﷺ کی پھوپھیوں کی تھیں اور کون کون مسلمان ہوئیں۔؟
- ۳۔ حضور اکرم ﷺ کی چچاؤں میں سب سے بڑے کون تھے اور سب سے چھوٹے کون؟
- ۴۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی ولادت کس سن میں ہوئی۔؟
- ۵۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کس سن میں مشرف بہ اسلام ہوئے اور آپ کے اسلام لانے کا واقعہ کیا ہے۔؟
- ۶۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کس غزوہ میں مرحومہ شہادت پر فائز ہوئے۔؟
- ۷۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل کا نام کیا ہے۔؟
- ۸۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ کیا ہے۔؟
- ۹۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو کس جگہ دفن کیا گیا۔؟
- ۱۰۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر میں آپ کے ساتھ اور کس کو دفن کیا گیا۔؟
- ۱۱۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی عمر کتنی ہوئی۔؟
- ۱۲۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کس سن میں پیدا ہوئے۔؟
- ۱۳۔ زمانہ جاہلیت میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا کیا کام دہریاں تھیں۔؟
- ۱۴۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کس سن میں ایمان لائے۔؟
- ۱۵۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا انتقال کس سن میں کس ماہ کی کس تاریخ کو ہوا۔؟
- ۱۶۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی قبر شریف کہاں ہے۔؟
- ۱۷۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی عمر کتنی ہوئی۔؟
- ۱۸۔ حضور اکرم ﷺ کے ان چچا کا نام کیا ہے جو آپ کے رضاعی بھائی بھی تھے۔؟
- ۱۹۔ حضور اکرم ﷺ کے ان چچا کا نام کیا ہے جو آپ کے ہم زلف بھی تھے۔؟

حضور ﷺ کے چچا اور پھر بیویاں سے متعلق جراثیات

۱۔ حضور اکرم ﷺ کے چچاؤں کی تعداد میں اختلاف ہے۔ بعض نو، بعض دس اور بعض گیارہ کہتے ہیں جیسا کہ ان کی تفصیل اولاد حضرت عبدالمطلب میں مگزورہ چچاؤں میں سے بجز حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے کوئی مسلمان نہ ہو۔ ابو طالب اور ابو لہب نے زمانہ اسلام پہلا لیکن اسلام کی توفیق نہ پائی جمہور علماء کا مذہب یہی ہے۔ صاحب جامع الاصول نقل کرتے ہیں کہ ان کے اہل بیت نے گمان کیا ہے کہ ابو طالب دنیا سے مسلمان گئے ہیں۔ (در جامعہ ج ۲ ص ۴۴۰)

۲۔ آپ ﷺ کی پھوپھیاں چھ تھیں جن کا تفصیلی ذکر اولاد عبدالمطلب میں مگزورہ ان میں صرف حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا جو حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں با اتفاق مسلمان ہوئیں۔ اور عائشہ کے اسلام میں اختلاف ہے۔ ابو جعفر عقیل ان کے اسلام کی طرف ہیں اور ان کو صحابیات میں شمار کیا ہے لیکن ابن اثیر نے کہا ہے کہ مسلمان نہ ہوئیں مگر صفیہ رضی اللہ عنہا۔ (در جامعہ ج ۲ ص ۴۴۰)

۳۔ سب سے بڑے حادثہ تھے اور سب سے چھوٹے حضرت عباس رضی اللہ عنہ۔ (در جامعہ ج ۲ ص ۴۴۰)

۴۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی ولادت حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت سے چار سال قبل ہوئی۔ بعض کتابوں میں دو سال کہا گیا ہے۔ (در جامعہ ج ۲ ص ۴۴۰)

۵۔ ان کا اسلام لانا اعلان نبوت کے دوسرے سال میں تھا۔ بعض نے چھ سال میں، حضور اکرم ﷺ کا دارالرقم میں داخل ہونے کے بعد کہا ہے۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے تین دن قبل اسلام لائے۔

واقعہ یوں ہے کہ ایک دن ابو جہل بے عقل، حضور اکرم ﷺ کو ایذا پہنچا

رہا تھا اور دشنام طرازی کر رہا تھا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شکار کو گئے ہوئے تھے جب واپس آئے تو ان کی باندی نے بتایا کہ آج ابو جہل تمہارے بھتیجے کو اس طرح ایذا پہنچا رہا تھا۔ "حضرت حمزہ کو غصہ آیا اور ابو جہل کے پاس گئے۔ اپنی کمان جو ہاتھ میں تھی اس کے سر پر ماری اور اس کا سر پھاڑ دیا پھر اسلام لے آئے اس سے حضور ﷺ بہت مسرور ہوئے۔ (در جامعہ ج ۲ ص ۴۴۰)

۱۔ جنگ احد میں۔ (تحریر فیض ص ۳۰، در جامعہ ج ۲ ص ۴۴۰)

۲۔ وحشی بن حرب جو بعد میں مسلمان ہوئے۔ (تحریر فیض ص ۳۰، در جامعہ ج ۲ ص ۴۴۰)

۳۔ واقعہ یوں ہے کہ جناب حمزہ نے جنگ بدر میں طعیرہ ابن عدی اور عتبہ کو جو ہند کا باپ تھا قتل کیا تھا۔ جبیر ابن مطعم جو طعیرہ کا بھتیجہ تھا اس نے اپنے غلام وحشی سے کہا: اگر تو حضرت حمزہ سے میرے چچا طعیرہ کا بدلہ لے لے اور انہیں شہید کر دے تو تو آزاد ہے۔ ابوہریرہ زوجہ ابوسفیان نے وحشی سے کہا: اگر تو میرے باپ عتبہ کا بدلہ جناب حمزہ سے لے لے تو میں تجھے زرد جوہر اور دیگر انعام جزیل سے نوازاؤں!

چنانچہ جب جنگ احد کی صف بندی ہو گئی اور عرصہ کارزار گرم ہوا تو سباع بن عبدالعزیٰ خزاعی کفار کی صفوں سے نکل کر آیا اور اپنا مقابل مانگا اس پر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ میدان میں اس کے مقابل ہوئے اس پر حملہ آور ہوئے اور اس کا قصہ تمام کر دیا۔ جب آپ اس قتل سے لوٹے تو وحشی دامن کوہ میں ایک بڑے پتھر کے پیچھے چھپا بیٹھا تھا جب حضرت حمزہ اس کے قریب سے گزرے تو وحشی نے پتھر کی آڑ سے آپ پر نیزہ کا دار کیا جو زیر ناف لگا اور آ رہا ہو گیا۔ آپ وحشی کی طرف متوجہ ہوئے وہ بھاگ کھڑا ہوا۔ ایک جگہ وحشی مرزا آپ بھی مڑے۔ وہاں ایک خندق تھی جس میں آپ پھسلے زمین پر آ رہے اور جام شہادت نوش فرمایا۔ وحشی لوٹ کر اس غار کے منہ پر پہنچا جہاں مرد مجاہد ابدی نیند سو رہا تھا، موت پر یقین نہ آیا تو کنکری ماری مگر جب جسم شریف میں

حکمت ہوتی نہ پائی تو اسے یقین ہوا۔ غار میں اتر کر نہایت بے دردی سے آپ کا سید بے کینہ چاک کیا، کلیجہ نکال کر ہند زوجہ ابوسفیان کو پیش کیا۔ ہند نے کچا کلیجہ دانتوں سے چبایا پھر حضرت حمزہ کی نعش شریف پر آئی، چھری سے آپ کے گردے، کان، ناک اور اعضاء نہانی کاٹے۔ ان سب کو ایک دھماکے میں پردہ کر ہار بنا کر اپنے گلے میں پہنا اور اپنے گلے کا طلائی ہار و خنجر کو انعام میں دیا کہ خنجر کو دس اشرفیاں اور دینے کا وعدہ کیا۔

اللہ حیرتی شان۔ ایہ ہند، ابوسفیان کی بیوی اور حضرت امیر معاویہ کی ماں ہے جس نے آج یہ حرکت کی اور پھر فتح مکہ کے دن شرف اسلام سے مشرف ہوئی۔ پھر خلافت فاروقی میں اسی ہند نے اسلامی لشکر کے ساتھ شامل ہو کر بڑی اسلامی خدمات انجام دیں اور بار بار کہتی تھیں: میں اپنے جرم کی مکافات اور پرانے گناہوں کا کفارہ کر رہی ہوں۔ جنگ قادیسیہ اور جنگ یرموک میں ہند کے کارنامے تاقیامت یاد رہیں گے۔ جتنی بھی دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور عہد صدیقی میں نبوت کے داعی مسیلہ کذاب کو اسی نیزہ سے قتل کر کے بولے یہ حمزہ کے قتل کا بدلہ ہے۔ (تیسرے نمبر ص ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴

ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے متعلق سوالات

- ۱۔ ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟
- ۲۔ ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا سلسلہ نسب کیا ہے اور آپ کا نسب حضور اکرم ﷺ کے نسب شریف سے کہاں ملاتی ہوتا ہے؟
- ۳۔ ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ سے پہلے کس کے نکاح میں تھیں اور ان سے کتنی اولاد ہوئی؟
- ۴۔ ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا لقب زمانہ جاہلیت میں کیا تھا؟
- ۵۔ ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے کس کے ذریعہ حضور اکرم ﷺ کے پاس پیام نکاح بھیجا تھا اور حضور اکرم ﷺ نے اس کا کیا جواب دیا؟
- ۶۔ بوقت نکاح ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور حضور اکرم ﷺ کی عمر کتنی تھی؟
- ۷۔ ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا یہ نکاح کس نے منعقد کرایا محفل نکاح میں اور کون لوگ شامل تھے؟
- ۸۔ ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مہر کتنا مقرر ہوا؟
- ۹۔ ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے عقد کے بعد ولیمہ کس نے کیا اور کیا کھلایا؟
- ۱۰۔ ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا آغوش رسول ﷺ میں کتنی مدت رہیں؟
- ۱۱۔ ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطن سے حضور اکرم ﷺ کی

- کتنی اولادیں ہوئیں؟
- ۱۲۔ وہ کونسا شرف ہے جو ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دنیا کی کسی عورت کو حاصل نہ ہوا؟
- ۱۳۔ ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا وصال کس سن میں کس ماہ کی کس تاریخ کو ہوا؟
- ۱۴۔ ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور ان کو قبر میں کس نے اتارا؟
- ۱۵۔ ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک کہاں ہے؟
- ۱۶۔ ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی ہوئی؟

ام المؤمنین سیدنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے متعلق حجابات

۱۔ آپ کے والد کا نام خویلد بن اسد اور والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ تھا۔ یہ قبیلہ بنی عامر بن لوی سے تھیں۔
(مدارج ج ۵ ص ۳۳۳، مدارج ج ۲ ص ۷۷)

۲۔ آپ کا نسب نامہ یہ ہے۔
خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قحس بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی۔

آپ کا نسب، حضور اکرم ﷺ کے نسب شریف سے ”قحس“ میں مل جاتا ہے۔
(مدارج ج ۲ ص ۷۷)

۳۔ نبی کریم ﷺ کے جہلم عقد میں آنے سے قبل حضرت سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی دو شادیاں ہو چکی تھیں۔ ایک ابو ہالہ بن نیاس بن زرارہ سے اور دوسری عقیق بن عائد مخزومی سے۔ بعض نے عقیق کو ابو ہالہ پر مقدم کیا ہے۔ ابو ہالہ کا اصلی نام مالک، ایک قول سے زرارہ اور ایک قول سے ہند تھا۔

اس سے آپ کے دو فرزند ہوئے ایک ہند اور دوسرا ایک ہالہ۔ اور عقیق سے ایک لڑکی ہند تولد ہوئی۔ روضہ الاحباب میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی کہا گیا ہے۔ (سیرۃ ابن ہشام ج ۲ ص ۸۹ پر اس لڑکے کا نام عبد اللہ بتایا گیا ہے)۔
(مدارج ج ۵ ص ۳۳۳، مدارج ج ۲ ص ۷۷)

۴۔ زمانہ جاہلیت میں آپ کا لقب طاہرہ تھا۔
(مدارج ج ۲ ص ۷۷)

۵۔ نفیسہ بنت امیہ نائی عورت کے ذریعہ۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب سے اس پیام سے متعلق مشورہ فرمایا۔ آپ کے دوسرے چچا حضرت خزہؓ وغیرہ نے بھی اس رشتہ کو بخوشی منظور فرمایا۔
(مدارج ج ۵ ص ۳۳۵)

۶۔ اس وقت سیدنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس برس کی تھی۔ اور حضور اکرم ﷺ کی عمر شریف پچیس سال کی تھی۔ اور ایک قول کے بموجب اکیس سال کی تھی بعض نے تیس سال بھی کہا ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ (مدارج ج ۲ ص ۷۷)

۷۔ حضور اکرم ﷺ، حضرت ابو طالب و حمزہؓ اور دیگر چچاؤں کے ساتھ اور حضرت صدیق اکبرؓ و دیگر رؤسائے شہر کے ساتھ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے مکان پر تشریف لے گئے وہاں سیدہ کے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل۔ چچا عمرو بن اسد۔ ایک روایت کے بموجب خدیجہ کے والد خویلد بن اسد پہلے ہی سے موجود تھے۔ حضرت ابو طالب نے ایک مبلغ خطبہ پڑھا۔ جب حضرت ابو طالب نے خطبہ مکمل کیا تو ورقہ بن نوفل نے بھی خطبہ پڑھا جس میں انہوں نے حمد و ثناء کے بعد کہا کہ میں نے خدیجہ بنت خویلد (رضی اللہ عنہا) کو محمد بن عبد اللہ (ﷺ) کی زوجیت میں دیا۔ ابو طالب نے کہا کہ اے ورقہ! میں چاہتا ہوں کہ خدیجہ کے چچا عمرو بن اسد بھی آپ کے نکاح میں شریک ہوں۔ اس پر عمرو بن اسد نے کہا: اے گردہ قریش! گو کہ وہ جاؤ کہ میں نے خدیجہ دختر خویلد کو محمد (ﷺ) سے ان عبد اللہ کی زوجیت میں دیا۔ ابھر دونوں جانب سے ایجاب و قبول متفق ہوا۔
(مدارج ج ۲ ص ۷۷، ۳۳)

۸۔ سیدنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مہر سے متعلق مختلف اقوال ہیں۔

(۱) حضرت ابو طالب کے خطبہ میں ہے کہ انہوں نے اپنے مال سے بیس لونٹ مہر قرار دیا۔

(۲) ورقہ بن نوفل کے خطبہ میں چار سو شقال چاندی کا ذکر ہے۔

(۳) مواہب لدنیہ میں بعض روایتوں سے نقل کیا گیا ہے کہ خدیجہ کا مہر ساڑھے بارہ لوقیہ تھا۔ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہے۔ گویا اس روایت کے بموجب پانچ سو درہم ہوں۔ ان روایتوں میں تطبیق کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ اس زمانہ میں بیس لونٹ کی قیمت پانچ سو درہم یا چار سو شقال چاندی ہوتی ہوگی۔ (مدارج ج ۲ ص ۷۷)

ایک روایت یہ کہ سیدنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مہر انتیس جوان لونٹ تھے اور ایک روایت میں ہے کہ بارے اوقیہ سونا تھا۔

۹۔ بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایجاب قبول کے بعد سیدنا خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ایک گائے ذبح کرائی اور کھانا پکوا کر مہمانوں کو کھلایا۔ (در معجم ۳/۳۳۱) روحۃ الاحباب میں منقول ہے کہ سیدنا خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ آپ اپنے چچا ابو طالب سے فرمائیں کہ مہر کے لونٹوں میں سے ایک کو ذبح کر کے لوگوں کو کھانا کھلائیں۔ (در معجم ۳/۳۳۲)

۱۰۔ سیدنا خدیجہ رضی اللہ عنہا، حضور اکرم ﷺ کی پچیس سال یا چوبیس سال شریک حیات رہیں۔ (در معجم ۳/۳۳۳)

۱۱۔ حضور اکرم ﷺ کی تمام اولاد خواہ فرزند ہوں یا دختر سب سیدنا خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئے بجز حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جو سیدنا ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ (در معجم ۳/۳۳۴)

۱۲۔ وہ ہے رب العالمین کا سلام کہنا کہ حضرت سیدنا خدیجہ کو رب تقدس و تعالیٰ نے سلام، جبرائیل علیہ السلام کی معرفت حضور اکرم ﷺ کی زبان سے کھلوایا۔ (در معجم ۳/۳۳۵)

۱۳۔ سیدنا خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دسویں رمضان المبارک ۱۰ نبوی، ہجرت سے تین سال پیشتر عالم وصال کی طرف ارتحال فرمایا۔ دوسرا قول ہجرت سے پانچ سال قبل کا ہے۔ (در معجم ۳/۳۳۶)

اور تیسرا قول ہجرت سے چار سال قبل کا ہے۔ (۱۔ ۱۱۱۔ ۳۳۹)

۱۴۔ سیدنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کو خود رسول اللہ ﷺ نے ان کی قبر میں داخل ہو کر دفن فرمایا اور دعائے خیر فرمائی۔ نماز جنازہ اس وقت تک مشرور نہ ہوئی تھی۔

(در معجم ۳/۳۳۷۔ ۱۱۱۔ ۳۳۹)

۱۵۔ آپ کی قبر شریف مقبرہ تچون میں ہے۔ (در معجم ۳/۳۳۸۔ ۱۱۱۔ ۳۳۹)

تچون، مکہ مکرمہ میں پہاڑی کے دامن کا وہ قبرستان جس کو آج کل حبشہ المعلیٰ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

(۱۱۱۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹)

۱۶۔ آپ کی عمر شریف پینسٹھ سال ہوئی۔ (در معجم ۳/۳۳۸۔ ۱۱۱۔ ۳۳۹)

ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

- ۱۔ ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کی ولادت کس سن میں ہوئی؟
- ۲۔ ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟
- ۳۔ ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کا سلسلہ نسب کس طرح ہے اور کہاں حضور اکرم ﷺ کے نسب شریف سے ملتا ہے؟
- ۴۔ ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا پہلے کس کی زوجیت میں تھیں؟
- ۵۔ ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا اپنے پہلے شوہر کے ساتھ کب مشرف یہ اسلام ہوئیں؟
- ۶۔ ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر کا انتقال کس جگہ ہوا اور ان سے کتنی اولادیں ہوئیں؟
- ۷۔ ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ حضور اکرم ﷺ سے کس نے طے کیا تھا؟
- ۸۔ ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کس سن میں حضور اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں اور اس وقت ان کی عمر کتنی تھی؟
- ۹۔ ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس نے منعقد کر لیا؟
- ۱۰۔ ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کا مہر عقد کتنا مقرر ہوا؟
- ۱۱۔ ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا نے کس سن میں رحلت فرمائی؟
- ۱۲۔ ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کہاں مدفون ہیں؟
- ۱۳۔ ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا سے کتنی حدیثیں مروی ہیں؟

ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا سے متعلق جوابات

- ۱۔ ام المؤمنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کی ولادت یکم میلاد النبی ﷺ میں ہوئی۔ (ایضاً اسیر ص ۵۶۹)
- ۲۔ آپ کے والد کا نام زعمہ بن قیس اور والدہ کا نام شمس بنت قیس ہے۔ (در جامعہ ص ۲۴ ص ۸۰۱)
- ۳۔ آپ کا نسب نامہ اس طرح ہے۔
سودہ بنت زعمہ بن قیس بن عبدود بن نضر بن مالک بن قحطان بن عامر بن
لوی بن غالب۔ (سورۃ طہ ص ۱۵ ص ۸۰۱)
- ان کا نسب حضور اکرم کے نسب شریف سے لوی پر مل جاتا ہے۔ (در جامعہ ص ۲۴ ص ۸۰۱)
- ۴۔ سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا پہلے اپنے چچا ابو بھائی حضرت سکران بن عمرو رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں۔ سیدتنا سودہ اور حضرت سکران رضی اللہ عنہ دونوں ایک ساتھ مشرف یہ اسلام ہوئے اور دونوں نے حبشہ کی جانب ہجرت ثانیہ کی۔ (در جامعہ ص ۲۴ ص ۸۰۱)
- ۵۔ دونوں میاں بیوی اسلام کے ابتدائی دور میں ہی مکہ مکرمہ میں مسلمان ہوئے۔ (در جامعہ ص ۲۴ ص ۸۰۱)
- ۶۔ سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت سکران رضی اللہ عنہ نے حبشہ کی ہجرت سے واپسی پر مکہ مکرمہ میں انتقال فرمایا۔ ایک روایت میں ہے کہ حبشہ ہی میں اپنی جان جان آفریں کے سپرد کی۔ ان سے ایک فرزند تولد ہوا تھا جن کا نام عبد الرحمن ہے۔ (در جامعہ ص ۲۴ ص ۸۰۱)
- ۷۔ جب حضرت سکران رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بیوہ

ہو گئیں۔ پورا اور حضور اکرم ﷺ سیدنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کی رحلت سے بہت طویل و محزون ہوئے تو خولہ بنت حکیم زوجہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہما نے حضور ﷺ سے اجازت لیکر سیدتنا سودہ کے باپ سے یہ رشتہ طے کیا۔

۸۔ ماہ شوال سن ۱۰ نبوی ﷺ میں حضور اکرم ﷺ نے سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کو اپنے جہادہ عقد میں لا کر شرف زوجیت بخشا۔ (حدیث ابن ماجہ ص ۳۷۲، تاریخ الخلفاء ص ۱۰۰) اس وقت سیدتنا سودہ کی عمر پچاس سال کی تھی۔

۹۔ یہ نکاح سلیط بن عمرو بروایت دیگر ابو حاطب بن عمرو نے منعقد کر لیا۔

۱۰۔ چار سو درہم، سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کا مہر مقرر ہوا تھا۔

۱۱۔ سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا نے ماہ شوال ۵۴ھ زمانہ امارت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ میں رحلت فرمائی۔ ایک روایت کے بموجب آپ کا انتقال زمانہ خلافت فاروقی کے آخری دور میں ہے۔

۱۲۔ آپ، جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ (حدیث ابن ماجہ ص ۳۷۲، تاریخ الخلفاء ص ۱۰۰)

۱۳۔ آپ کی مرویات، پانچ حدیثیں ہیں۔ ان میں سے ایک بخاری شریف میں باقی سنن اور بعد میں۔

(حدیث ابن ماجہ ص ۳۷۲)

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق سوالات

۱۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ولادت کس سن میں ہوئی؟

۲۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟

۳۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضور اکرم ﷺ کی زوجیت میں آنے سے قبل کس سے تاحرہ ہوئی تھیں؟

۴۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس سن میں ہوا؟ اس وقت آپ کی عمر اور حضور اکرم ﷺ کی عمر کتنی تھی؟

۵۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کس سن میں اور کتنے سال کی عمر میں ہوئی؟

۶۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس نے منعقد کر لیا؟

۷۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا مہر عقد کتنا متعین ہوا؟

۸۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ولیمہ میں کیا کھلایا گیا؟

۹۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی کنیت کیا تھی؟

۱۰۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر منافقین کا تہمت لگانا کس سن میں پیش آیا۔ اس واقعہ کی تفصیل کیا ہے؟

۱۱۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے کے باعث کن کن لوگوں کو حد قذف لگائی گئی؟

۱۲۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی برأت و طہارت میں اللہ تعالیٰ نے کتنی آیتیں نازل فرمائیں؟

۱۳۔ وہ کون کونسی فضیلتیں ہیں جو ام المومنین سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا کے

علاوہ کسی اور ازدواج مطہرات کو حاصل نہ ہوئیں۔؟

۱۴۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضور اکرم ﷺ کی آنحضرت
محبت میں کتنے سال رہیں۔؟

۱۵۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر اس وقت کتنی تھی جس
وقت حضور اکرم ﷺ نے وصال حق فرمایا۔؟

۱۶۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کس ماہ کی کس تاریخ کو
اوکس دن رحلت فرمائی۔؟

۱۷۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے
پڑھائی۔؟

۱۸۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہاں مدفون ہوئیں۔؟

۱۹۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی ہوئی۔؟

۲۰۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کتنی حدیثیں مروی
ہیں۔؟

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حقائق و جہان

۱۔ سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا اظہار نبوت کے چار بیانیہ سال بعد رونق بخش عالم
ہوئیں۔ (درجہ ۱۵ ص ۵۰۱)

۲۔ آپ کے والد ماجد سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور والدہ ماجدہ کا نام زینب
بنت عامر اور کنیت ام رومان ہے۔ (درجہ ۱۵ ص ۵۰۱ تا ۵۰۲)

۳۔ آپ، حضور اکرم ﷺ کے جہلم عقد میں آنے سے قبل جیسر بن مطعم
سے تازہ ہوئی تھیں۔ (درجہ ۱۵ ص ۵۰۲)

۴۔ ۱۰ نبوی میں آپ کا نکاح ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر چھ یا سات سال کی
تھی۔ (درجہ ۱۵ ص ۵۰۲ تا ۵۰۳)

۵۔ اور حضور اکرم کی عمر شریف پچاس سال کی تھی۔

۶۔ سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی پہلی سن ہجری میں نومبر بعد ماہ شوال المکرم
میں ہوئی۔ اس وقت صدیقہ کی عمر نو سال کی تھی۔ (درجہ ۱۵ ص ۵۰۳ تا ۵۰۴)

۷۔ روایت دیگر ۲ ہجری میں آٹھویں مہینہ کے آخر میں ہوئی۔

۸۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منعقد کر لیا۔ (بر ۱۱ ص ۵۰۴ تا ۵۰۵)

۹۔ آپ ۵ مہر عقد چار سو درہم مقرر ہوئے۔ (بر ۱۱ ص ۵۰۵ تا ۵۰۶)

۱۰۔ ولیمہ سے متعلق خود سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کوئی اونٹ یا بکری
ذبح کر کے ولیمہ کا کھانا تیار نہ ہوا بلکہ ایک پیالہ دودھ جو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے گھر
سے آیا ہوا تھا وہی ولیمہ تھا۔ (درجہ ۱۵ ص ۵۰۶ تا ۵۰۷)

۱۱۔ آپ کی کنیت ام عبد اللہ ہے۔ اپنے بھانجے عبد اللہ بن زبیر، اسماء بنت

ابلیس کی نسبت سے ہے۔ سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ ان کی کنیت مقرر فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اپنی بہن کے صاحبزادے سے اپنی کنیت رکھ لو یعنی عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما۔ ایک روایت میں ہے کہ جب عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے تو حضور اکرم ﷺ نے لعابِ دہن مبارک ان کے منہ میں ڈالا۔ اور سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ عبد اللہ ہیں اور تم ہو ام عبد اللہ۔

۱۰۔ قصہ الفک یعنی منافقین کا سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانا جس میں پیش آیا۔ اس کی قدرے تفصیل یوں ہے۔

غزوہ بنی المصطلق سے واپسی کے وقت مسلمانوں کا قافلہ قریب مدینہ ایک پڑاؤ پر ٹھہرا تو ام المومنین سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا ضرورت کے لئے کسی گوشہ میں تشریف لے گئیں۔ وہاں ہار آپ کا ٹوٹ گیا آپ اس کی تلاش میں مصروف ہو گئیں۔ ادھر قافلہ نے کوچ کیا اور آپ کا محل شریف (اونٹ کا ہودج) اونٹ پر کس دیا اور انہیں بھی خیال رہا کہ ام المومنین اس میں ہیں (چونکہ اس وقت آپ کی عمر شریف بارہ سال کی تھی اور جسم بھی بچکا تھا اس لئے ہودج اٹھانے والے کو آپ کے ناہونے کا احساس نہ ہوا) قافلہ چل دیا۔ آپ آکر قافلہ کی جگہ بیٹھ گئیں اور آپ نے خیال کیا کہ میری تلاش میں قافلہ ضرور واپس ہو گا۔ قافلہ کے پیچھے بڑی گری چیز اٹھانے کے لئے ایک صاحب رہا کرتے تھے اس موقع پر حضرت مغوان اس کام پر تھے۔ جو وہ آئے اور انہوں نے آپ کو دیکھا تو بلند آواز سے "إِنَّا بَلَدٌ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ" پکارا۔ آپ نے کپڑے سے پردہ کر لیا انہوں نے اپنی اونٹنی بٹھائی آپ اس پر سوار ہو کر لشکر میں پہنچیں۔ منافقین سیاہ باطن نے اوہام فاسدہ پھیلانے، آپ کی شان میں بدگوئی شروع کی۔ بعض مسلمان بھی ان کے فریب میں آ گئے، ان کی زبان سے بھی کوئی کلمہ بچا سرزد ہوا۔ ام المومنین پیار ہوئیں اور ایک ماہ تک بیمار رہیں۔ اس زمانے میں انہیں

اطلاع نہ ہوئی کہ ان کی نسبت منافقین کیا بک رہے ہیں۔ ایک روز ام مسطح سے انہیں یہ خبر ہوئی اس سے آپ کا مرض اور بڑھ گیا۔ اس صدمہ میں اس طرح ردئیں کہ آپ کا آنسو نہ تھمتا تھا اور نہ ایک لمحہ کے لئے نیند آتی تھی۔ اس حال میں سید عالم ﷺ پر وحی نازل ہوئی اور حضرت ام المومنین کی طہارت میں آیتیں اتریں۔ اور آپ کا شرف و مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اتنا بڑھایا کہ قرآن کریم کی بہت سی آیات میں آپ کی طہارت و فضیلت بیان کی گئی اور بہتان لگانے والوں پر بحکم رسول کریم ﷺ حد قائم کی گئی اور اسی کوڑے لگائے گئے۔ (بخاری ص ۸۸ پ ۸۸ ع ۸)

۱۱۔ ان چار لوگوں کو حد قذف لگائی گئی۔

(۱) عبد اللہ بن ابی۔ (۲) حضرت حسان بن ثابت۔ (۳) حضرت مسطح بن

اثاث۔ (بخاری ص ۸۸ پ ۸۸ ع ۸) اور حسنہ بنت جحش۔ (ابن کثیر پ ۸۸ ع ۸)

۱۲۔ حق سبحانہ و تعالیٰ نے سترہ اٹھارہ آیتیں آپ کے دامن عزت کی برأت و طہارت اور جماعت منافقین کی مذمت و خباثت میں نازل فرمائیں۔

(بخاری ص ۸۸ پ ۸۸ ع ۸) (بخاری ص ۸۸ پ ۸۸ ع ۸)

۱۳۔ سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ مجھے تمام مہجرات المومنین پر کچھ ایسی فضیلتیں حاصل ہیں جو کسی اور ازواج مطہرات کو حاصل نہ ہوئیں۔ مثلاً

(۱) حضور اکرم ﷺ نے میرے سوا کسی باکرہ سے شادی نہ فرمائی۔

(۲) قبل اس کے کہ حضور اکرم ﷺ میرے لئے پیام نکاح دیں جبرائیل علیہ السلام نے ریشمی کپڑے پر میری صورت حضور ﷺ کو دکھادی اور کہا کہ یہ آپ کی زوجہ مطہرہ ہے۔ اسی طرح آپ تین راتیں خواب میں مجھے ملاحظہ فرماتے رہے۔

(۳) میرے سوا ازواج مطہرات میں سے کوئی بھی ایسی نہیں جن کے ماں باپ دونوں مہاجر ہوں۔

(۴) اللہ تعالیٰ نے میری برأت و طہارت کا بیان آسمان سے

قرآن میں نازل فرمایا۔

(۵) حضور اکرم ﷺ نماز تہجد ادا فرماتے اور میں آپ کے آگے سیدی لیٹی رہتی تھی اور یہ سلوک میرے ساتھ ہی خاص تھا۔

(۶) میں اور حضور اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے پانی لے لے کر غسل کیا کرتے تھے۔ یہ شرف کسی اور ازدواج کو حاصل نہیں۔

(۷) کسی زوجہ مطہرہ کے جامے خواب میں حضور کرم ﷺ پر وحی نہیں آئی بجز میرے جامے خواب کے۔

(۸) حضور ﷺ نے میرے ہی گھر میں زمانہ علالت گزارا اور میری ہی باری کے دن آپ کی روح مقدس قبض کی گئی۔

(۹) حضور اکرم ﷺ اس حال میں مقبوض ہوئے کہ آپ میرے سینہ اور چھاتی پر آرام فرماتے تھے۔

(۱۰) اور حضور اکرم ﷺ میرے حجرے میں مدفون ہوئے۔

(مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۰۶ تا ۸۰۷)

۱۴۔ آپ، حضور ﷺ کی صحبت و معاشرت میں نو سال رہیں۔

(مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۰۴)

۱۵۔ اس وقت آپ کی عمر شریف اٹھارہ سال کی تھی۔ (مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۰۴)

۱۶۔ سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا نے بروز منگل سترہ رمضان المبارک ۵۸ھ میں دار دنیا سے عالم وصال کو رحلت فرمائی۔ بقول دیگر ۵۷ھ کو۔

(مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۰۳ تا ۸۰۴ و المطالب ج ۵ ص ۵۰۳)

۱۷۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

(مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۰۳، المدخل ج ۵ ص ۵۰۳)

۱۸۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

(مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۰۳ تا ۸۰۴ و المطالب ج ۵ ص ۵۰۳)

۱۹۔ آپ کی عمر شریف چھیانوے سال ہوئی۔

(مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۰۳)

بروایت دیگر ۶۷ سال۔

(مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۰۳)

اور ایک روایت میں اڑسٹھ سال ہے۔

(نور الباقی ص ۵۳)

۲۰۔ سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے کتب معتبرہ میں دو ہزار دو سو حدیثیں مروی ہیں۔ ان میں سے بخاری و مسلم میں ایک سو چوبتر متفق علیہ ہیں صرف بخاری

شریف میں چون اور صرف مسلم شریف میں سڑسٹھ ہیں۔ بقیہ تمام کتابوں میں ہیں

(مدارج المہجۃ ج ۲ ص ۸۱۱)

اور معارج المہجۃ رکن چہارم صفحہ ۱۹ پر ان کی مرویات حدیثوں کی تعداد

دو ہزار دو سو دس بتائی گئی ہے۔ جن میں سے صحیحین میں دو سو ستاون، ایک سو

چوبتر متفق علیہ، چون بخاری میں اور انہتر مسلم شریف میں۔ باقی دیگر کتابوں

میں۔

ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

- ۱۔ ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کی ولادت کب ہوئی؟
- ۲۔ ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟
- ۳۔ ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا، حضور اکرم ﷺ کی زوجیت میں آنے سے قبل کس کے نکاح میں تھیں؟
- ۴۔ ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کا حضور اکرم ﷺ کے عقد میں آنے کا سبب اور واقعہ کیا ہے؟
- ۵۔ ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کس سن میں حضور اکرم ﷺ کی زوجیت میں داخل ہوئیں؟
- ۶۔ بوقت نکاح ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی تھی اور رسول اللہ ﷺ کی عمر کتنی تھی؟
- ۷۔ ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس نے پڑھایا؟
- ۸۔ ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کا مہر عقد کتنا مقرر ہوا؟
- ۹۔ حضور اکرم ﷺ نے ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کو کتنی طلاقیں دی تھیں اور کس کے کہنے پر رجوع فرمایا تھا؟
- ۱۰۔ ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کا انتقال کس سن میں ہوا؟
- ۱۱۔ ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟
- ۱۲۔ ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی ہوئی؟
- ۱۳۔ ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا سے کتنی حدیثیں مروی ہیں؟
- ۱۴۔ ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کہاں مدفون ہیں؟

ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا سے متعلق جوابات

- ۱۔ ام المؤمنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کی ولادت اعلان نبوت سے پانچ سال قبل ہوئی۔
(رد المحتار ج ۲ ص ۸۱۳)
- ۲۔ آپ، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دختر فرخندہ اختر ہیں اور آپ کی والدہ محترمہ کا نام زینب بنت مظعون ہے جو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔
(رد المحتار ج ۲ ص ۸۱۳)
- ۳۔ آپ، حضور اکرم ﷺ کے حرم میں آنے سے قبل حضرت خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں۔ حضرت خنیس رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں زخمی ہو کر بعد میں شہید ہو گئے اور ایک قول کے بموجب بعد از غزوہ احد شہید ہوئے۔
(رد المحتار ج ۲ ص ۸۱۳، ص ۱۱۲، ص ۲۵۵ ج ۲ ص ۲۵۵)
- ۴۔ آپ کا حضور اکرم ﷺ کے قبلہ عقد میں آنے کا واقعہ یوں ہے کہ۔
جب سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت خنیس رضی اللہ عنہ سے بیوہ ہوئیں تو اسی زمانہ میں سیدتنا رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ جو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں فوت ہوئیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور حفصہ کی پیش کش کی۔ حضرت عثمان نے کہا مجھے سہلت دو کہ اپنا معاملہ سوچ سمجھ لوں۔ چند راتیں گزارنے کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میری رائے یہ قائم ہوئی کہ چند روز نکاح نہ کروں۔ اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور فرمایا کہ اگر آپ کی خواہش ہو تو حفصہ کا نکاح آپ کے ساتھ ساتھ کر دوں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خاموشی اختیار فرمائی کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے

حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہو کر ان دونوں کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: حق تعالیٰ حضرت عثمان کے لئے تمہاری بیٹی سے بہتر زوجہ عطا فرمائے اور تمہاری بیٹی حصہ کے لئے عثمان سے بہتر شوہر عنایت فرمائے۔ اور ایسا ہی واقعہ ہوا کہ سیدتنا حضرت رضی اللہ عنہا کو حضور اکرم ﷺ نے قبول فرمایا اور سیدہ ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ حضرت عثمان کو سر حمت ہو گئیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر جب حضرت ابو بکر صدیق ص نے مجھ سے ملاقات کی اور فرمایا کہ شاید تم مجھ سے اس وقت ناراض ہو گئے تھے جب کہ تم نے پیش کش کی تھی اور میں نے کوئی جواب نہ دیا تھا۔ میں نے کہا ہاں میں ناراض ہو گیا تھا۔ انہوں نے فرمایا: تم نے جو پیش کش کی تھی اس کا جواب میں نے تمہیں انکار میں تو نہیں دیا تھا البتہ بات یہ تھی کہ میں جانتا تھا کہ رسول اللہ نے حصہ کو یاد فرمایا ہے اور میں نے آپ کا راز فاش کرنا نہیں چاہا اگر رسول اللہ انہیں قبول نہ فرماتے تو میں قبول کر لیتا۔

(درج المروج ص ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲)

۵۔ آپ ۳۰ یا ۳۱ میں حضور اکرم ﷺ کی زوجیت میں داخل ہو گئے۔

(درج المروج ص ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲)

۶۔ اس وقت آپ کی عمر بیس سال کی تھی اور حضور اکرم ﷺ کی عمر شریف بچپن سال۔

(اصحاح ص ۵۳)

۷۔ آپ کا یہ نکاح آپ کے والد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پڑھایا۔

(برہان شام ص ۲۷۵)

۸۔ آپ کا دین مہر چار سو درہم مقرر ہوا۔

(برہان شام ص ۲۷۵)

۹۔ ایک روایت میں مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے سیدتنا حضرت حصہ کو ایک طلاق رجعی دی۔ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر پہنچی تو انہیں بہت دکھ ہوا۔ اس کے بعد حجر اٹھل آئے اور وحی لائے کہ علم الہی یہ ہے کہ سیدتنا حضرت رضی اللہ عنہا سے رجوع فرمائیں کیونکہ وہ بہت روزہ دار اور شب بیدار ہیں اور وہ

جنت میں آپ کی زوجہ ہیں۔

(درج المروج ص ۲۳۸)

۱۰۔ آپ کا انتقال ۳۱ھ یا ۳۲ھ زمانہ امارت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں ہوا۔ بعض خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بتاتے ہیں۔

(درج المروج ص ۲۳۸)

اور بعض نے ۳۲ھ کہا ہے۔

(اصحاح ص ۵۳)

۱۱۔ آپ کی نماز جنازہ مردان (جو اس زمانے میں مدینہ طیبہ کا حاکم تھا) نے پڑھائی۔

(درج المروج ص ۲۳۸، ۲۳۹)

۱۲۔ آپ کی عمر شریف ساٹھ سال ہوئی۔

(درج المروج ص ۲۳۸)

۱۳۔ کتب حدیث میں ساتھ حدیثیں آپ سے مروی ہیں ان میں سے چار متفق علیہ یعنی بخاری و مسلم میں ہیں اور تہا مسلم میں چھ حدیثیں باقی بیچاس دیگر تمام کتابوں میں مروی ہیں۔

(درج المروج ص ۲۳۸)

۱۴۔ آپ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق حقائق و روایات

- ۱۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح کس سے ہوا تھا؟
- ۲۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کس بن میں حضور اکرم ﷺ کی زوجیت میں داخل ہوئیں؟
- ۳۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور اکرم ﷺ کے ساتھ کس نے کرایا؟
- ۴۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا مہر نکاح کتنا مقرر ہوا؟
- ۵۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال کس ماہ و سن میں ہوا؟
- ۶۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ کی محبت میں کتنی مدت رہیں؟
- ۷۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟
- ۸۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کس جگہ مدفون ہوئیں؟
- ۹۔ ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی ہوئی؟

ام المؤمنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق حقائق و روایات

- ۱۔ سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا پہلے حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں وہ غزوہ احد میں شہید ہو گئے۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت عبیدہ بن الحارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں اور وہ غزوہ بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ پہلے طفیل بن الحارث کی بیوی تھیں انہوں نے ان کو طلاق دیدی تو عبیدہ بن الحارث نے ان کو اپنی زوجہ بنا لیا۔ ایک قول یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے ان کو پیام دیا۔ بعض اہل سیر اس قول کو ترجیح دیتے ہیں اور وہ اسباب لدنیہ میں فرمایا کہ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ (مدارج ص ۲۷۳ ص ۸۱۳)
- ایک قول یہ بھی ہے کہ عبیدہ بن الحارث سے پہلے قحتم بن عمرو بن حارث کی زوجیت میں رہیں جو آپ کے چچا اور بھائی تھے۔ (برہان ص ۲۷۳ ص ۷۹۳)
- ۲۔ رمضان ۳ھ میں رسول اللہ ﷺ آپ کو اپنے حوالہ عقد میں لائے۔ (مدارج ص ۲۷۳ ص ۸۱۳، مدارج ص ۳۳ ص ۶۳)
- ۳۔ یہ نکاح قبصہ بن عمرو دہلانی نے منعقد کر لیا۔ (برہان ص ۲۷۳ ص ۷۹۳)
- ۴۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو مہر میں چار سو درہم عنایت فرمائے۔ (برہان ص ۲۷۳ ص ۷۹۳)
- ۵۔ سیدتنا زینب رضی اللہ عنہا ماہ ربیع الآخر ۳ھ کو رخت ارحمال باندھ کر سمت دارالبقاء روانہ ہوئیں۔ (مدارج ص ۲۷۳ ص ۸۱۵)
- ۶۔ سیدتنا زینب رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں بہت کم مدت حیات رہیں۔ بعض ارباب سیر دو ماہ، بعض چھ ماہ اور بعض آٹھ ماہ مدت محبت بتاتے ہیں۔ (مدارج ص ۲۷۳ ص ۸۱۳)

- ۷۔ آپ کی نماز جنازہ خود نبی کریم ﷺ نے پڑھائی۔
(درود علیہ السلام ص ۳۰)
- ۸۔ آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔
(درود علیہ السلام ص ۳۰)
- ۹۔ آپ کی عمر شریف تیس سال ہوئی۔
(ص ۳۰)

ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

- ۱۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی پیدائش کس سن میں ہوئی؟
- ۲۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۳۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟
- ۴۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا پہلے کس کے نکاح میں تھیں؟
- ۵۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر کا انتقال کب ہوا تھا اور ان سے آپ کی کتنی اولاد ہوئیں؟
- ۶۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا جب بیوہ ہوئیں تو آپ کو کس کس نے پیغام نکاح دیا؟
- ۷۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور اکرم ﷺ کا پیام لیکر کون گیا تھا؟
- ۸۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جب حضور اکرم ﷺ کا پیغام پہنچا تو انہوں نے کیا عذر کیا اور حضور ﷺ نے اس کا کیا جواب دیا؟
- ۹۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو کس سن میں حضور اکرم ﷺ کی زوجہ ہونے کا شرف حاصل ہوا؟
- ۱۰۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس نے کر لیا اور کتنے مہر پر؟
- ۱۱۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال کس سن اور کس ماہ میں ہوا؟
- ۱۲۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟
- ۱۳۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کس جگہ مدفون ہوئیں؟
- ۱۴۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی ہوئی؟
- ۱۵۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کتنی حدیثیں مروی ہیں؟

ام المؤمنین سید تمام سلمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق جوابات

۱۔ ام المؤمنین سید تمام سلمہ رضی اللہ عنہا سن ۳۱ میلاد النبی ﷺ کو رونق افروز ہوئی اور دنیا ہوئیں۔

۲۔ آپ کا اصل نام ہند ہے۔ بعض رملہ بتاتے ہیں۔ (درجہ ۱۲ ص ۸۸)

۳۔ آپ کے والد کا نام ابو امیہ سہل بن المعزہ بن عبد اللہ ہے اور والدہ کا نام عاتکہ بنت عامر۔ (درجہ ۱۲ ص ۸۸)

۴۔ آپ پہلے ابو سلمہ عبد اللہ بن الاسد کی زوجیت میں تھیں جو حضور اکرم ﷺ کی چھوٹی بہن بنت عبد المطلب کے فرزند ہیں۔ (درجہ ۱۲ ص ۸۸)

۵۔ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ غزوہ احد میں زخمی ہو کر تندرست ہوئے اس کے بعد آپ کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجا گیا جب وہاں سے واپس ہوئے تو آپ کے زخم پھر تازہ ہو گئے اور انہیں زخموں سے ۳۷ کو انتقال فرمایا۔ ایک قول ۳۷ کا ہے۔

ان سے سید تمام سلمہ رضی اللہ عنہا کے چار بچے ہوئے۔

(۱) زینب (۲) سلمہ (۳) عمرو (۴) درہ۔ (درجہ ۱۲ ص ۸۸)

۶۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ جب سید تمام سلمہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہوئیں تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنا پیام بھیجا مگر سید تمام سلمہ نے ان کے پیام کو منظور نہ فرمایا۔ (درجہ ۱۲ ص ۸۸)

۷۔ آپ کے پاس حضور اکرم ﷺ کا پیام حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ لیکر آئے تھے۔ (درجہ ۱۲ ص ۸۸)

۸۔ حضور اکرم ﷺ نے جب سید تمام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اپنا پیام نکاح بھیجا تو کہا مگر جابر بن عبد اللہ ان کے بڑے بھائی کی عورت ہوں۔ میرے ساتھ

میرے یتیم بچے ہیں۔ اور میں بہت غیرت مند ہوں۔ آپ عورتوں کو جمع فرمائیں گے (تو شک و اختلاف کا اندیشہ ہے) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: میری عمر تمہاری عمر سے زیادہ ہے۔ تمہارے یتیموں کی پرورش خدا اور رسول خدا کے ذمہ ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: تمہارے بچے میرے بچے ہیں اور یہ جو تم کہتی ہو کہ میں بہت غیرت مند ہوں تو میں دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ اس بات کو تم سے دور فرمائے۔ (درجہ ۱۲ ص ۸۸)

۹۔ آپ ماہ شوال ۳۷ھ کو رسول اللہ ﷺ کی زوجیت میں داخل ہوئیں۔

(درجہ ۱۲ ص ۸۸)

۱۰۔ یہ نکاح سید تمام سلمہ کے بیٹے سلمہ بن ابو سلمہ نے کر لیا۔ آپ کے مہر میں رسول اللہ ﷺ نے ایک فرش جس میں پتیوں کا بحر اوقعا، ایک پیالہ، ایک رکابی اور ایک چٹلی دی۔ (درجہ ۱۲ ص ۸۸)

ایک روایت میں ہے کہ آپ کا مہر ایسا سامان جو دس درہم کی قیمت کا تھا مقرر ہوا۔ (درجہ ۱۲ ص ۸۸)

۱۱۔ سید تمام سلمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال شوال ۵۹ھ میں ہوا۔ بعض ۶۲ھ میں زمانہ یزید بن معاویہ میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد بتاتے ہیں۔

(درجہ ۱۲ ص ۸۸)

اور بعض ۱۱۷ھ کہتے ہیں۔ (درجہ ۱۲ ص ۸۸)

۱۲۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ (درجہ ۱۲ ص ۸۸)

۱۳۔ ام المؤمنین سید تمام سلمہ رضی اللہ عنہا بقیع شریف میں مدفون ہوئیں۔

(درجہ ۱۲ ص ۸۸)

۱۴۔ سید تمام سلمہ رضی اللہ عنہا کی عمر شریف چوراسی سال ہوئی۔

(درجہ ۱۲ ص ۸۸)

۱۵۔ سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے تین سو اٹھتر حدیثیں مروی ہیں۔ ان میں سے تین تین علیہ یعنی بخاری و مسلم میں تیرہ حدیثیں ہیں۔ صرف بخاری شریف میں تین حدیثیں اور تھما مسلم شریف میں تیرہ حدیثیں ہیں باقی دیگر کتابوں میں۔

(حدیث المومنین ص ۲۰، ص ۲۱)

ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

- ۱۔ ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا حضور اکرم ﷺ سے اور کیا رشتہ تھا۔؟
- ۲۔ ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا پہلا نام کیا تھا اور آپ کی کنیت کیا ہے۔؟
- ۳۔ ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا پہلے کس کے نکاح میں تھیں اور یہ نکاح کس نے کتنے مہر پر کر لیا تھا۔؟
- ۴۔ ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا اپنے پہلے شوہر کے نکاح میں کتنی مدت رہیں اور جدائی کیوں ہوئی۔؟
- ۵۔ ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس حضور اکرم ﷺ کا پیغام لے کر کون گیا تھا۔؟
- ۶۔ ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس جب حضور اکرم ﷺ کا پیغام پہنچا تو انہوں نے کیا کہا۔؟
- ۷۔ ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کس ماہ و سن میں ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں۔؟
- ۸۔ ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا یہ نکاح کس نے کس جگہ کر لیا اور گواہ کون تھے۔؟
- ۹۔ ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا مہر کتنا مقرر ہوا۔؟
- ۱۰۔ ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو ان کا نکاح حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ہو جانے کی بشارت کس نے سنائی۔؟

۶۔ جب سیدنا زینب رضی اللہ عنہا کے پاس حضور اکرم ﷺ کا پیام پہنچا تو سیدنا زینب نے کہا: میں اس بات کا کوئی جواب نہیں دے سکتی جب تک کہ میں اپنے رب عزوجل سے مشورہ نہ کر لوں۔ اس کے بعد وہ انھیں اور مصطفیٰ پر پہنچیں۔ سر کو سجدہ میں رکھ کر بارگاہِ نبی میں عرض کیا۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کے سجدے میں گئیں اور یہ مناجات کی: اے خدا! تیرا نبی میری خواستگاری فرماتا ہے اگر میں ان کی زوجیت کے لائق ہوں تو مجھے ان کی زوجیت میں دے دے۔ اسی وقت ان کی یہ دعا مقبول ہوئی۔ (درجہ علم و جہد ص ۸۲)

۷۔ سیدنا زینب رضی اللہ عنہا ماہ ذیقعدہ ۵ھ کو ازدواجِ مطہرات میں داخل ہوئیں یہ قول قتادہ کا ہے اور بقول ابو عبیدہ ۳ھ میں۔ (ابو عبد اللہ ص ۳۸)

۸۔ یہ نکاح خود اللہ تقدس و تعالیٰ نے عرشِ معلیٰ پر کیا۔ اور گولہ جبرائیل علیہ السلام نے۔ (درجہ علم و جہد ص ۸۲) قلم خرم ص ۵۰۳

۹۔ آپ کا مہر عقد چار سو درہم مقرر ہوا۔ (درجہ علم و جہد ص ۸۲)

۱۰۔ حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا جو کہ حضور ﷺ کی خادہ تھیں انہوں نے سیدنا زینب کو یہ بشارت سنائی۔ (درجہ علم و جہد ص ۸۲)

اور اس خوش خبری سنانے پر وہ زیورات جو سیدنا زینب پہنے ہوئے تھیں اتار کر سلمیٰ کو عطا فرما دیئے۔

۱۱۔ آپ اس خوشی میں دو ماہ لگا تار روزہ دار رہیں۔ (درجہ علم و جہد ص ۸۲)

۱۲۔ سیدنا زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ فرماتے مجھے چہرہ نصیبتیں ایسی حاصل ہیں جو کسی اور زوجہ کو حاصل نہیں ہیں۔ ایک یہ کہ میرے چہرہ اور تمہارے چہرہ ایک ہیں۔ دوسرا یہ ہے کہ میرا نکاح آسمان میں ہوا اور تیرا یہ کہ اس قصہ میں جبرائیل علیہ السلام سفیر و گولہ تھے۔ (درجہ علم و جہد ص ۸۲)

۱۳۔ سیدنا زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال سن ۴۰ھ یا ۴۱ھ کو ہوا۔

(درجہ علم و جہد ص ۸۲)

۱۴۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

(درجہ علم و جہد ص ۸۲) (ابو عبد اللہ ص ۳۶۵)

۱۵۔ آپ کی قبر انور قریب شریف میں ہے۔ (درجہ علم و جہد ص ۸۲) (ابو عبد اللہ ص ۳۶۵)

۱۶۔ آپ کی عمر ترپن سال ہوئی۔ (درجہ علم و جہد ص ۸۲)

دوسرا قول پچاس سال کا ہے۔ (ابو عبد اللہ ص ۳۶۵)

۱۷۔ آپ سے گیارہ حدیثیں مروی ہیں۔ ان میں سے متفق علیہ دو حدیثیں ہیں

بقیہ تو تمام دیگر کتابوں میں۔ (درجہ علم و جہد ص ۸۲)

ام المؤمنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کے متعلق سوالات

- ۱۔ ام المؤمنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام کیا ہے اور ان کا تعلق کس قبیلہ سے ہے؟
- ۲۔ ام المؤمنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نام کیا تھا؟
- ۳۔ ام المؤمنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کس غزوہ میں قید کر کے لائی گئیں اور مال غنیمت کی تقسیم میں کس کے حصے میں آئیں؟
- ۴۔ ام المؤمنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ کے عقد میں آنے سے قبل کس کے نکاح میں تھیں؟
- ۵۔ ام المؤمنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ کے عقد نکاح میں کیے آئیں؟
- ۶۔ ام المؤمنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کس سن اور کتنی عمر میں ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں؟
- ۷۔ ام المؤمنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کا مہر عقد کیا مقرر ہوا؟
- ۸۔ ام المؤمنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور اکرم ﷺ کیساتھ کس نے کرایا؟
- ۹۔ ام المؤمنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کا وصال کس سن میں ہوا؟
- ۱۰۔ ام المؤمنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟
- ۱۱۔ ام المؤمنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی ہوئی؟
- ۱۲۔ ام المؤمنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا سے کتنی حدیثیں مروی ہیں؟

ام المؤمنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کے متعلق جوابات

- ۱۔ سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام حارث بن ابی ضرار ہے جو قبیلہ بنی مصطلق کے سردار اور چچا تھے۔ (درجہ طہ ص ۲۳۵، لکھنؤ، ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء)
- ۲۔ سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام بھی برہ تھا۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے یہ نام تبدیل فرما کر جویریہ تجویز فرمایا۔ (درجہ طہ ص ۲۳۵، ۸۴۲)
- ۳۔ ایک قول کے بموجب تیرہ نام تھا۔ (درجہ طہ ص ۸۴۲، کن چاند)
- ۴۔ سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا غزوہ مہربہ یعنی غزوہ مصطلق میں قید ہو کر آئیں اور جب مال غنیمت تقسیم ہوا تو حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئیں۔ (درجہ طہ ص ۲۳۵، ۸۴۵)
- ۵۔ سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ کے عقد نکاح میں آنے سے قبل اپنے چچا زید بن عبد اللہ کی زوجیت میں تھیں۔ (درجہ طہ ص ۲۳۵، ۸۴۶)
- ۶۔ ایک قول یہ ہے کہ مسافع بن صفوان کے نکاح میں تھیں۔ (لکھنؤ، ۱۳۹۵ھ)
- ۷۔ سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے حصے مال غنیمت میں آئیں تو حضرت ثابت نے انہیں مکاتبہ بنادیا یعنی یہ کہہ دیا کہ اتنا مال اتنی رقم ادا کرو تو تم آزاد ہو جاؤ گی۔ سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا مسلمان ہو کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر آئیں اور عرض کیا کہ میرے مولیٰ نے مجھے مکاتبہ بنادیا ہے میں کتابت کی رقم ادا نہیں کر سکتی۔ میں امید رکھتی ہوں کہ آپ میری اعانت فرمائیں گے۔ حضور اکرم ﷺ نے کسی کو بھیجا کہ ثابت بن قیس کے پاس جائے اور وہ کتابت کی رقم ادا کرے۔ اس کے بعد آپ ان کو آزاد کر کے اپنے جہلم عقد میں لے آئے۔ (درجہ طہ ص ۲۳۵، ۸۴۵)

۶۔ سیدنا جویریہ رضی اللہ عنہا ماہ شعبان ۵۵ھ میں ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں۔ اس وقت ان کی عمر بیس سال کی تھی۔ (درجہ طہارۃ ص ۱۸۸)

۷۔ سیدنا جویریہ رضی اللہ عنہا کا مہر قبیلہ بنی مصطلق کے تمام قیدیوں کی آزادی کو بنایا کہ اسی قبیلہ سے آپ تعلق رکھتی تھیں۔ ایک قول یہ ہے کہ چار سو درہم مہر مقرر ہوا۔ صحابہ عظام جب اس حقیقت حال سے باخبر ہوئے تو باہم کہنے لگے کہ ہمیں یہ زیب نہیں دیتا کہ سید کائنات ﷺ کے حرم کے اقرباء کو اسیری، قید اور غلامی میں رکھیں۔ اس کے بعد تمام صحابہ نے ان قیدیوں کو آزاد کر دیا۔ اہل سیر بتاتے ہیں کہ بنی المصطلق کے قیدیوں کی مجموعی تعداد سو سے زیادہ تھی اور سب ہی نے اس قید سے رہائی پائی۔ (درجہ طہارۃ ص ۱۸۸)

۸۔ سیہ نکاح سیدنا جویریہ رضی اللہ عنہا کے والد حادث بن ابی ضرار نے کر لیا۔

(سیرۃ ابن ہشام ص ۱۶۲)

۹۔ سیدنا جویریہ رضی اللہ عنہا ۵۵ھ یا ۵۶ھ میں عالم وصال کی طرف رحلت فرمائیں۔

(درجہ طہارۃ ص ۱۸۸)

۱۰۔ آپ کی نماز جنازہ مروان نے پڑھائی جو حضرت امیر خادیم جعفر کی جانب سے مدینہ طیبہ میں حاکم تھا۔

(درجہ طہارۃ ص ۱۸۶)

۱۱۔ آپ کی عمر بیستہ سال ہوئی۔

(درجہ طہارۃ ص ۱۸۶)

۱۲۔ کتب معتبرہ میں آپ سے سات حدیثیں مروی ہیں۔ بخاری شریف میں دو، مسلم شریف میں دو باقی دیگر کتابوں میں۔

(درجہ طہارۃ ص ۱۸۶)

ام المؤمنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

۱۔ ام المؤمنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے۔؟

۲۔ ام المؤمنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا اصلی نام کیا ہے۔؟

۳۔ ام المؤمنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح کس سے ہوا تھا؟ اور ان سے کتنی اولاد ہوئیں۔؟

۴۔ حضور اکرم ﷺ نے ام المؤمنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا پیام دیکر کس کو کس کے پاس بھیجا۔؟

۵۔ ام المؤمنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور اکرم ﷺ کے پیام کی بشارت لیکر کون گیا تھا۔؟

۶۔ ام المؤمنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کس سن میں حضور اکرم ﷺ کے ہاں عقد میں آئیں۔؟

۷۔ ام المؤمنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا یہ نکاح کس نے پڑھایا اور دونوں طرف سے وکیل کون کون تھے۔؟

۸۔ ام المؤمنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا مہر عقد کتنا مقرر ہوا اور کس نے اپنی طرف سے ادا کیا۔؟

۹۔ بوقت نکاح ام المؤمنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی تھی۔؟

۱۰۔ حضور اکرم ﷺ نے ام المؤمنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو لانے کیلئے کس کو بھیجا تھا۔؟

۱۱۔ ام المؤمنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی وفات کس جگہ اور کس سن میں ہوئی؟

۱۲۔ ام المؤمنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے کتنی حدیثیں مروی ہیں۔؟

۱۳۔ ام المؤمنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی قبر کہاں ہے۔؟

اہل السنہ کے عقائد و عقائد متعلق جوابات

۱۔ سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام صحابہ نے کہا تھا جو کہ ابو سفیان کی کنیت سے مشہور تھے۔ اور والدہ کا نام صفیہ بنت ابی العاص تھا جو کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی پھوپھی تھیں۔
(در جامعہ ج ۲ ص ۸۲۶-۸۲۷، مدارک ج ۱ ص ۵۳)

۲۔ سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا اصلی نام رملہ تھا۔ ایک قول کے بموجب ہند۔
(در جامعہ ج ۲ ص ۸۲۷)

اور ایک قول کے مطابق آملہ تھا۔
(در جامعہ ج ۲ ص ۸۲۷-۸۲۸، مدارک ج ۱ ص ۵۳)

۳۔ سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ازواج مطہرات میں داخل ہونے سے قبل عبید اللہ بن جحش کی زوجیت میں تھیں۔ ابتدائے احوال میں مسلمان ہوئیں اور حبشہ کی جانب ہجرت ثانیہ کی۔ اسکے بعد عبید اللہ مرتد ہو گیا اور نصرانیت کی طرف رجوع ہو کر شراب خوری کو مشغول بنایا اور اسی حال میں مر گیا۔ عبید اللہ سے ایک دختر پیدا ہوئی جس کا نام حبیبہ تھا اسی سے ان کی کنیت ام حبیبہ ہوئی۔ (در جامعہ ج ۲ ص ۸۲۷)

۴۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عمر بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کو نجاشی بادشاہ کے پاس بھیجا کہ سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو ہمارا پیام دیں اور نکاح کریں۔ (در جامعہ ج ۲ ص ۸۲۷)

۵۔ مروی ہے کہ نجاشی بادشاہ نے اپنی باندی جس کا نام ابرہہ تھا سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ کہلا بھیجا کہ حضور اکرم ﷺ کا ایک مکتوب اس مضمون کا یعنی پیام نکاح کا آیا ہے۔ اگر تم کو منظور ہو تو دو کیل کا تعین کروں تاکہ عقد نکاح انجام پائے۔ سیدتنا ام حبیبہ کے پاس جب یہ پیام پہنچا تو از حد خوشی کا اظہار کیا اور اس خیر بشارت اثر و اثر و سعادت شکر کو لا کر ستانے پر اپنے ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں جتنا زیور تھا اتار کر اس باندی کو دیدیا۔ پھر جب عقد نکاح ہو گیا تو مہر میں سے

چھپاس مثال سونا اس ابرہہ باندی کو بھیجا اور عذر خواہی کی کہ اس روز جب کہ تم خوشخبری لائی تھیں واقعہ کے مطابق انعام نہ دے سکی تھی۔ ابرہہ باندی نے یہ چھپاس مثال سونا، سابقہ زیور والا انعام کے ساتھ یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ بادشاہ نے لینے سے منع کر دیا۔
(در جامعہ ج ۲ ص ۸۲۷)

۶۔ سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ۶ھ میں حضور اکرم ﷺ کے حوالہ عقد میں آئیں۔
(در جامعہ ج ۲ ص ۸۲۷)

۷۔ حضور اکرم ﷺ کے وکیل نجاشی بادشاہ تھے اور سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے وکیل حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ۔ اور خطبہ نکاح بادشاہ نجاشی نے پڑھا۔

(در جامعہ ج ۲ ص ۸۲۷)

۸۔ آپ کا مہر عقد چار سو مثقال سونا یا چار ہزار درہم مقرر ہوا۔ جسے نجاشی بادشاہ نے اپنی طرف سے ادا کیا۔
(در جامعہ ج ۲ ص ۸۲۷)

۹۔ اس وقت سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کچھ اوپر تیس سال کی تھیں۔

(در جامعہ ج ۲ ص ۸۲۷)

۱۰۔ جب اس عقد کے استحکام کے سلسلہ کی خبر حضور اکرم ﷺ کو پہنچی تو حضور نے حضرت شریک بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو حبشہ بھیجا کہ سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو مدینہ منورہ لائیں۔ ایک قول یہ ہے کہ حضرت عمر بن امیہ ضمری لیکر آئے تھے۔

(در جامعہ ج ۲ ص ۸۲۷)

۱۱۔ سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی وفات مدینہ طیبہ میں ۳۷ھ یا ۳۸ھ میں بقول مجمع واقع ہوئی۔ ایک قول یہ ہے کہ وفات ملک شام میں واقع ہوئی۔

(در جامعہ ج ۲ ص ۸۲۸)

۱۲۔ سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے کتب متعدد اولہ میں پینسٹھ حدیثیں مروی ہیں۔ ان میں دو متفق علیہ ہیں۔ ایک تنہا مسلم میں ہے۔ باقی حدیثیں دیگر کتابوں میں مروی ہیں۔
(در جامعہ ج ۲ ص ۸۲۸، مدارک ج ۱ ص ۵۳)

(در جامعہ ج ۲ ص ۸۲۸)

۱۳۔ آپ کی قبر انور بقیع میں ہے۔

ام المومنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

- ۱۔ ام المومنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام کیا ہے؟
- ۲۔ ام المومنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا پہلے کس کے نکاح میں تھیں؟
- ۳۔ ام المومنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کس غزوہ میں اسیر ہو کر آئیں اور حضور اکرم ﷺ کے حصے میں کیسے آئیں؟
- ۴۔ ام المومنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کس سن میں ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں؟
- ۵۔ ام المومنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کا مہر عقد کیا مقرر ہوا؟
- ۶۔ ام المومنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کے ولیمہ میں کیا کھلایا گیا اور کہاں؟
- ۷۔ ام المومنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کس سن میں ہوئی؟
- ۸۔ ام المومنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کس جگہ مدفون ہوئیں؟
- ۹۔ ام المومنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا سے کتنی حدیثیں مروی ہیں؟

ام المومنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا سے متعلق جوابات

- ۱۔ سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام حمی بن اخطب ہے۔
- ۲۔ سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا پہلے سلام بن مسلم کی زوجیت میں تھیں جب ان میں جدائی ہو گئی تو پھر کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق کی زوجیت میں آ گئیں۔
- ۳۔ کنانہ غزوہ خیبر میں مارا گیا۔
- ۴۔ سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا فتح خیبر میں اسیر ان جنگ کے ساتھ قبضہ میں آئیں۔ لوگوں نے ان کے حسن و جمال کا حضور اکرم ﷺ سے ذکر کیا تو حضور نے ان کو اپنے لئے منتخب کر لیا۔ ایک روایت میں ہے کہ سیدتنا صفیہ تقسیم مال غنیمت میں حضرت دجیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئیں۔ لوگوں نے کہا: وہ حسینہ، جلیلہ قبیلہ کی سردار، یہود کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کی بیٹی اور حضرت ہارون نبی علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ مناسب ہے کہ حضور ﷺ کے ساتھ مخصوص ہوں۔ صحابہ میں حضرت دجیہ کی مانند بہت ہیں اور غنیمت میں صفیہ کی مانند کم۔ اور انھیں دجیہ کے ساتھ مخصوص کرنا بہت سے صحابہ کی دل آزاری کا موجب ہوگا۔ عام مصلحت یہی ہے کہ ان کو حضرت دجیہ سے واپس لے کر اپنے لئے مخصوص کر لیا جائے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت دجیہ کلبی سے فرمایا: ان قیدیوں میں سے کوئی اور لے لو۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ حضرت دجیہ کو سیدتنا صفیہ کے چچا کی لڑکی ان کے بدلے میں مرحمت فرمائی۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت دجیہ سے سیدتنا صفیہ کو سات ہاندیوں کے بدلے خرید لیا۔

(درعالم ۲۲ ص ۸۲۸)

(درعالم ۲۲ ص ۸۲۸)

(درعالم ۲۲ ص ۸۲۸)

۴۔ سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا فتح خیبر کے بعد ۷ھ میں ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں۔ اس وقت ان کی عمر سترہ سال کی تھی۔
۵۔ سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کا مہر عقد ان کی آزادی مقرر ہوا۔

(درجہ شریف ص ۲۱۲)

۶۔ حضور اکرم ﷺ خیبر سے واپسی پر منزل صہبائیں پہنچے تو بعد الاطہارت حیض سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا سے زفاف فرمایا اور جس (ایک قسم کا کھانا جو کجور، گھی اور ستو سے تیار ہوتا ہے) کا دلیمہ کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا جو بھی حضرات ملیں صفیہ کے دلیمہ میں بلاؤ۔

(درجہ شریف ص ۲۱۲)

۷۔ سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کی وفات ۳۵ھ میں واقع ہوئی۔ ایک قول یہ ہے کہ ۵۲ھ میں۔ اور ایک قول کے مطابق ۵۵ھ میں ہوئی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ خلافت فاروقی میں ہوئی اور سیدتنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

(درجہ شریف ص ۲۱۲)

ایک قول ۵۵ھ کا بھی ہے۔ (مسند الامام احمد ص ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲

اس المؤمنین سیدنا میمونہ رضی اللہ عنہا کے متعلق عجوبات

۱۔ سیدنا میمونہ رضی اللہ عنہا سن ۲۵ میلاد النبی ﷺ میں رونق بخش عالم ہوئیں۔۔۔ (امداد اللہ ج ۵ ص ۵۵۰)

۲۔ سیدنا میمونہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام الحارث اور والدہ کا نام ہند بنت عوف ہے۔۔۔ (مدارج المودع ج ۲ ص ۸۳۰)

۳۔ سیدنا میمونہ رضی اللہ عنہا کا نام بھی برہ تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے یہ نام تبدیل فرما کر میمونہ تجویز فرمایا۔۔۔ (مدارج المودع ج ۲ ص ۸۳۱)

۴۔ سیدنا میمونہ رضی اللہ عنہا زمانہ جاہلیت میں مسعود بن عمر ثقفی کی زوجیت میں تھیں۔ باہمی نا اتفاقی ہونے پر جدائی ہو گئی۔ پھر ابو رہم بن عبد العزی کی زوجیت میں آئیں۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ کا پہلا نکاح ابو رہم بن عبد العزی سے ہوا تھا۔ ایک قول کے بموجب سجرہ بن ابی رہم سے، ایک قول کے مطابق حویطب بن عبد العزی سے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ پہلا نکاح فروہ بن عبد العزی برادر حویطب بن عبد العزی سے ہوا تھا۔ (امداد اللہ ج ۵ ص ۵۵۰)

۵۔ حضور اکرم ﷺ نے سیدنا میمونہ رضی اللہ عنہا سے ماہ ذیقعدہ ۷ھ میں عمرہ القضاء میں ترویج فرمایا۔۔۔ (مدارج المودع ج ۲ ص ۸۳۱)

۶۔ سیدنا کے پاس یہ پیغام حضرت جعفر بن ابی طالب ﷺ لیکر گئے تھے۔۔۔ (مدارج المودع ج ۲ ص ۸۳۲)

۷۔ حضرت عباس بن عبد المطلب ﷺ نے یہ نکاح منعقد کر لیا اور آپ ہی نے اپنی طرف سے چار سو درہم مہر عقد مقرر فرمایا۔۔۔ (برقائین شام ج ۲ ص ۷۹۲، مدارج المودع ج ۲ ص ۸۳۲)

۸۔ سیدنا میمونہ رضی اللہ عنہا کی سن وفات سے متعلق اختلاف ہے مشہور تر قول ۱۵ھ ہے اور باقوال مختلفہ ۱۶ھ یا ۶۳ھ بتایا گیا ہے۔ اور ایک قول ۱۳ھ زمانہ خلافت حضرت علی رضی کرم اللہ وجہہ الکریم بھی ہے اور محل وفات موضع "سرف" ہے جو مکہ مکرمہ سے دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

(مدارج المودع ج ۲ ص ۸۳۲)

۹۔ سیدنا میمونہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ ان کے بھانجے حضرت امین عباس رضی اللہ عنہما نے پڑھائی۔ یہ اور دیگر بھانجوں نے ان کو قبر میں اتارا۔ (مدارج المودع ج ۲ ص ۸۳۲)

۱۰۔ سیدنا میمونہ رضی اللہ عنہا سے چھ ہتر حدیثیں مروی ہیں ان میں سے سات متفق علیہ ہیں باقی دیگر کتابوں میں ہیں۔ (مدارج المودع ج ۲ ص ۸۳۲)

اہم ترین مسائل سے متعلق مختلف سوالات

- ۱۔ حضور اکرم ﷺ کی کتنی ازواج مطہرات تھیں؟
- ۲۔ حضور اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں کتنی قریشیہ اور کتنی غیر قریشیہ ہیں؟
- ۳۔ ام المومنین سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد حضور اکرم ﷺ کے عقد میں کونسی زوجہ آئیں؟
- ۴۔ حضور اکرم ﷺ کے حوالہ عقد میں آنے والی سب سے آخری زوجہ کون ہیں؟
- ۵۔ حضور اکرم ﷺ کے عقد نکاح میں ازواج مطہرات کس ترتیب سے آئیں؟
- ۶۔ ازواج مطہرات میں سے اس زوجہ محترمہ کا کیا نام ہے جو حضرت ہارون الرشید کی اولاد میں سے ہیں؟
- ۷۔ ازواج مطہرات میں سے اس زوجہ مطہرہ کا کیا نام ہے جو حضور اکرم ﷺ کی چھوٹی زاد بہن بھی تھیں؟
- ۸۔ حضور اکرم ﷺ نے کس زوجہ مطہرہ کے نکاح پر سب سے بڑی دعوت دے کر فرمائی؟
- ۹۔ حضور اکرم ﷺ نے کس زوجہ مطہرہ سے حالت احرام میں نکاح فرمایا؟
- ۱۰۔ اس زوجہ مطہرہ کا کیا نام ہے جنہوں نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پہنچا کر دیا تھا؟
- ۱۱۔ حضور اکرم ﷺ کی سب سے زیادہ مدت محبت پانے والی زوجہ کا نام کیا ہے اور سب سے کم مدت محبت پانے والی زوجہ کا نام کیا؟
- ۱۲۔ حضور اکرم ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ میں ہی وفات پانے والی ازواج

کون کونسی ہیں؟

- ۱۳۔ اس زوجہ مطہرہ کا کیا نام ہے جو حضور اکرم ﷺ کی ہم عمر تھیں؟
- ۱۴۔ حضور اکرم ﷺ کے وصال حق کے وقت کتنی ازواج مطہرات باحیات تھیں؟
- ۱۵۔ وہ کونسی زوجہ مطہرہ ہے جن کو حضور اکرم ﷺ نے خود دفن تو فرمایا لیکن نماز جنازہ نہیں پڑھی اور کیوں؟
- ۱۶۔ وہ کونسی زوجہ مطہرہ ہے کہ جن کی نماز جنازہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی؟
- ۱۷۔ وہ کونسی زوجہ مطہرہ ہے کہ جن کا نکاح، زفاف اور وفات سب ایک ہی موضع میں واقع ہوئی؟
- ۱۸۔ حضور اکرم ﷺ کے وصال حق کے بعد سب سے پہلے انتقال فرمانے والی زوجہ مطہرہ کا نام کیا ہے؟
- ۱۹۔ ازواج مطہرات میں سے سب سے آخر میں انتقال کرنے والی زوجہ کا نام کیا ہے؟
- ۲۰۔ ان گیارہ ازواج مطہرات کے علاوہ وہ کون کونسی عورتیں ہیں کہ جن سے حضور اکرم ﷺ نے نکاح تو فرمایا مگر زفاف نہ فرمایا۔ یا اختیار نہ کیے جانے پر وہ حوالہ عقد سے نکل گئیں؟
- ۲۱۔ وہ کون کونسی عورتیں ہیں کہ جن کو حضور اکرم ﷺ نے پیام نکاح تو دیا لیکن نکاح واقع نہ ہوا اور کیوں؟
- ۲۲۔ وہ کون کونسی عورتیں ہیں کہ جن کو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا لیکن آپ نے ان سے نکاح نہ فرمایا اور کیوں؟

امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن سے متعلق مختلف جوابات

۱۔ نبی کریم، رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج مطہرات کی تعداد میں ارباب سیر و اصحاب خبر اختلاف رکھتے ہیں۔ اقوال مختلفہ میں سے گیارہ ازواج مطہرات متفق علیہ ہیں۔
(درجہ اول ج ۲ ص ۷۹)

باقی دیگر اقوال حسب ذیل ہیں۔

(۱) امام زہری فرماتے ہیں: حضور اکرم ﷺ نے بارہ عربیہ عورتوں سے تزوج فرمایا۔ (۲) حضرت قتادہ کا قول ہے: سید عالم و عالمان ﷺ نے پندرہ عورتوں سے عقد نکاح فرمایا۔ (۳) حضرت ابو عبیدہ کا کہنا ہے: وہ ۱۲ شمارہ عورتیں ہیں جو خویہ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حوالہ عقد میں آئیں۔
(۴) بعض کا قول ہے: ازواج مطہرات نو ہیں۔ (۵) اور ایک قول کے بموجب جن خواہجہ آپ ﷺ کا رشتہ "ازواج قائمہ" ہوا ان کی تعداد تیرہ ہے۔

(برہان نامہ ج ۲ ص ۷۸)

۲۔ ازواج مطہرات میں سے قریشیہ چھ ہیں۔

(۱) سیدتنا خدیجہ الکبریٰ۔ (۲) سیدتنا عائشہ صدیقہ۔ (۳) سیدتنا سودہ۔ (۴) سیدتنا حفصہ۔ (۵) سیدتنا ام حبیبہ۔ (۶) سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہن اور عربیہ غیر قریشیہ چار ہیں۔

(۱) سیدتنا زینب بنت جحش۔ (۲) سیدتنا میمونہ۔ (۳) سیدتنا زینب بنت خزیمہ۔ (۴) سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہن

اور ایک غیر عربیہ بنی اسرائیل سے وہ ہیں سیدتنا صفیہ بنت جی رضی اللہ عنہا۔
(درجہ اول ج ۲ ص ۷۹)

۳۔ اس میں اختلاف ہے کہ ام المؤمنین سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد حضور اکرم ﷺ کے عقد نکاح میں کونسی زوجہ آئیں۔ حضرت قتادہ اور حضرت ابو عبیدہ کا قول ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیدتنا خدیجہ کے انتقال کے بعد سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا سے تزوج فرمایا مگر اس کے کہ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عقد ہو۔ بعض کہتے ہیں کہ سیدتنا عائشہ سے عقد، سیدتنا سودہ سے پہلے ہوا تھا۔ رضی اللہ عنہما۔ ان دونوں قولوں کو اس طرح جمع کیا جاسکتا ہے کہ سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے وصال حق کے بعد سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عقد، سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا سے قبل ہوا ہو۔ لیکن مفسرین کی وجہ سے حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی نہ ہوئی اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ سیدتنا سودہ کی رخصتی سیدتنا عائشہ سے قبل ہوئی رضی اللہ عنہما۔
(درجہ اول ج ۲ ص ۷۸، درجہ اول ج ۲ ص ۷۸)

۴۔ سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا آخری زوجہ مطہرہ ہیں۔ ان کے بعد حضور اکرم ﷺ نے کسی سے نکاح نہ فرمایا۔
(درجہ اول ج ۲ ص ۷۸)

۵۔ اس میں بھی علماء اختلاف رکھتے ہیں کہ ازواج مطہرات کس ترتیب سے حضور اکرم ﷺ کے حوالہ عقد میں آکر شرف زوجیت سے مشرف ہوئیں۔

مدارج النبوة کی ترتیب اس طرح ہے۔

(۱) سیدتنا خدیجہ الکبریٰ۔ (۲) سیدتنا سودہ۔ (۳) سیدتنا عائشہ صدیقہ۔ (۴) سیدتنا حفصہ۔ (۵) سیدتنا زینب بنت خزیمہ۔ (۶) سیدتنا ام سلمہ۔ (۷) سیدتنا زینب بنت جحش۔ (۸) سیدتنا جویریہ۔ (۹) سیدتنا ام حبیبہ۔ (۱۰) سیدتنا صفیہ۔ (۱۱) سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہن۔
(درجہ اول ج ۲ ص ۷۹، درجہ اول ج ۲ ص ۷۸)

بیراعلام المنیلا جلد ۲ صفحہ ۲۵۴ پر ترتیب یوں ہے۔

(۱) سیدتنا خدیجہ۔ (۲) سیدتنا سودہ۔ (۳) سیدتنا عائشہ۔ (۴) سیدتنا ام سلمہ۔ (۵) سیدتنا حفصہ۔ (۶) سیدتنا زینب بنت جحش۔ (۷) سیدتنا جویریہ۔ (۸) سیدتنا ام

حبیبہ۔ (۹) سیدتنا صفیہ (۱۰) سیدتنا میمونہ (۱۱) سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا اور ایک ترتیب یوں بھی ہے۔

(۱) سیدتنا خدیجہ۔ (۲) سیدتنا عائشہ۔ (۳) سیدتنا سودہ (۴) زینب بنت جحش۔ (۵) سیدتنا ام سلمہ۔ (۶) سیدتنا صفہ۔ (۷) سیدتنا ام حبیبہ (۸) سیدتنا جویریہ۔ (۹) سیدتنا صفیہ (۱۰) سیدتنا میمونہ۔ (۱۱) سیدتنا زینب بنت خزیمہ۔ رضی اللہ عنہا۔

(۲) سیدتنا صفیہ (۱۰) سیدتنا میمونہ (۱۱) سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

۶۔ وہ سیدتنا صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا ہیں۔ (درجہ ۲ ص ۸۴)

۷۔ وہ سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا ہیں کہ ان کی والدہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی امیمہ بنت عبدالمطلب تھیں۔ (درجہ ۲ ص ۸۷)

بعض نے سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام عائشہ بنت عبدالمطلب بتایا ہے جو محل نظر ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ ان کی والدہ کا نام عائشہ بنت عامر بن ربیعہ ہے۔

۸۔ سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ولیمہ میں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو روٹی اور گوشت سے سیر فرمایا۔ اس اہتمام سے ولیمہ کسی دوسری زوجہ کے نکاح میں نہ فرمایا۔ (درجہ ۲ ص ۸۲)

۹۔ وہ ہیں سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کہ حالت احرام میں رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح فرمایا۔ (تفسیر نمبر ۲ ص ۲۹)

۱۰۔ وہ ہیں سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا۔ (درجہ ۲ ص ۸۰)

۱۱۔ سب سے زیادہ مدت محبت پانے والی حضرت سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں کہ انہوں نے آنحضرت رسول اللہ ﷺ میں چوبیس یا پچیس سال گزاری۔

(درجہ ۲ ص ۸۸)

اور سب سے کم مدت محبت پانے والی سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں دو ماہ یا چھ ماہ آٹھ ماہ رہ کر عالم وصال

کی طرف رحلت فرما گئیں۔ (درجہ ۲ ص ۸۴)

۱۲۔ وہ ہیں سیدتنا خدیجہ الکبریٰ اور سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہما کہ حضور اکرم ﷺ کی حیات ظاہرہ میں ہی وصال حق فرما گئیں۔ (درجہ ۲ ص ۷۹)

۱۳۔ وہ ہیں سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کہ حضور اکرم ﷺ کی ہم عمر تھیں۔ (۱) سیدتنا جویریہ (۲) سیدتنا صفیہ (۱۰) سیدتنا میمونہ (۱۱) سیدتنا زینب بنت خزیمہ۔ رضی اللہ عنہا۔

۱۴۔ حضور اکرم ﷺ کے وصال کے وقت بلا اختلاف نوازل و نجس مطہرات موجود تھیں۔ (درجہ ۲ ص ۷۹)

۱۵۔ وہ ہیں سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کہ حضور اکرم ﷺ نے خود ان کو دفن فرمایا۔ نماز جنازہ نہیں پڑھائی چونکہ اس وقت تک نماز جنازہ شروع نہ ہوئی تھی۔ (درجہ ۲ ص ۷۹، ۸۰، ۸۱)

۱۶۔ وہ ہیں سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کہ ان کی نماز جنازہ حضور اکرم ﷺ نے پڑھائی۔ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے وصال حق کے وقت تک نماز جنازہ شروع نہ ہوئی تھی۔ باقی دیگر ازواج مطہرات کا وصال حضور اکرم ﷺ کے بعد ہوا۔ (درجہ ۲ ص ۷۹، ۸۰، ۸۱)

۱۷۔ وہ ہیں سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کہ ان کا نکاح، زفاف اور وفات ایک ہی موضع میں واقع ہوئی جسے "سرف" کہتے ہیں۔ اور یہ کہ مکہ مکرمہ سے دو میل کے فاصلہ پر ہے۔ (درجہ ۲ ص ۸۲)

۱۸۔ وہ ہیں سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے محبت کے ساتھ مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ازواج مطہرات سے فرمایا: تم میں سے جن کے ہاتھ دراز ہیں وہ مجھ سے ملنے میں تم سب سے پہلے سبقت کرنے والی ہے! مطلب یہ کہ اس دنیا سے میرے جانے کے بعد وہ تم میں سے سب سے پہلے وفات پائے گی۔ اس کے بعد ازواج مطہرات نے ہاتھوں کو اٹھ کر اپنے اپنے ہاتھوں کو تاپنا شروع کر دیا تاکہ جانیں کہ کس کے ہاتھ سب سے زیادہ دراز ہیں۔ جب تاپا تو

انہوں نے جانا کہ سیدنا سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ زیادہ دراز ہیں۔ اور جب حضور اکرم ﷺ کے عالم وصال کی طرف ارجحال فرما جانے کے بعد سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے انتقال فرمایا تو انہوں نے جانا کہ درازی سے مراد صدقہ و خیرات کی کثرت تھی۔ اس لئے کہ سیدتنا زینب رضی اللہ عنہا اپنے ہاتھ سے دستکاری کرتیں اور صدقہ دیتی تھیں۔ (درجہ ۱۲ ص ۸۲)

۹۔ وہ سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں کہ امہات المؤمنین میں انہوں نے سب سے آخر میں وفات پائی۔ ان کی سن وفات ۵۹ھ ہے اور بعض نے ۶۲ھ کہا ہے۔ (درجہ ۱۲ ص ۸۲)

ام المؤمنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کی سن وفات سے متعلق ایک قول ۱۳ھ کا بھی ہے تو اس قول کے بموجب سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا آخری زوجہ مطہرہ قرار پاتی ہیں جنہوں نے سب کے بعد وفات پائی۔ (درجہ ۱۲ ص ۸۲)

۱۰۔ ان گیارہ ازواج مطہرات، امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے علاوہ عورتوں کی ایک جماعت اور بھی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ان میں سے کچھ سے نکاح تو کیا مگر زفاف نہ فرمایا اور بعض وہ ہیں جن سے زفاف بھی ہوا مگر آیت کریمہ **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنْتُنَّ تُرِذْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَرِزْقَهَا** (اے نبی اپنی بیویوں سے فرمادو اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو) کے تحت اختیار دیئے جانے کے وقت حوالہ عقد سے نکل گئیں۔ ان میں سے جن کے نام و حالات دستیاب ہوئے وہ حسب ذیل ہیں۔

ان عورتوں میں سے ایک عورت کلابیہ تھی۔ جس نے دنیا کو اختیار کیا تھا۔ آخر کار اس کا حال اس حد تک پہنچا کہ مجوروں کی گھٹلیاں اور ایک روایت میں ہے کہ میگنیاں چنٹی تھیں۔ ایک شخص نے اسے دیکھا تو پوچھا تو کون ہے۔ اس نے مر اٹھا کر کہلش وہ بد بخت عورت ہوں جس نے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر دنیا کو اختیار کیا تھا۔

دوسری عورت اسماء کندیہ ہے۔ جسے جامع الاصول میں جویہ کہا گیا ہے۔ اور مواہب لدنیہ میں اسماء بنت اھمان بن ابی الجون الکندیہ الجویہ نام بتایا گیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے نکاح فرمایا البتہ اس کو اپنے سے علیحدہ کرنے کے بارے میں اختلاف ہے۔ چنانچہ قتادہ اور ابو عبیدہ فرماتے ہیں کہ جب حضور اکرم ﷺ نے اسے اپنے قرب سے نوازا چاہا اور اس سے فرمایا کہ قریب آ۔ تو اس نے انکار کیا اور سرکشی کی۔ بعض کہتے ہیں کہ اس عورت نے کہا: میں آپ سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تو پناہ تلاش کرتی ہے اور بہت بڑی پناہ مانگتی ہے بلاشبہ حق تعالیٰ نے تجھے پناہ دیدی۔ چاہے گمراہوں سے مل جا۔ یہ کلمہ ایسا ہے جو طلاق کی نیت سے بولا جاتا ہے۔ جامع الاصول میں اسی بنت الجون کے قصہ کو ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ **لَبِيتُ الْجَوْنَ**، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور اس نے کہا **اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ**۔ اس پر حضور برہم ﷺ نے فرمایا: تو نے بہت بڑی پناہ تلاش کی ہے۔ چاہے اہل کے ساتھ مل جائے بعض کہتے ہیں کہ اس عورت کا نام امیہ تھا اور بعض نے نام کہا ہے۔ تیسری عورت شرف بنت خلیفہ کلبیہ رضی اللہ عنہا تھیں جو حضرت وحیدہ کلبیہ کی بہن تھیں۔ حضور ﷺ نے ان سے نکاح فرمایا اور وہ دخول سے پہلے ہی فوت ہو گئیں۔ چوتھی عورت لیلیٰ بنت اھلیم، قیس کی بہن تھیں۔ حضور اکرم ﷺ نے اس سے نکاح فرمایا یہ بڑی غیور عورت تھیں۔ پھر اس نے اقالہ یعنی فسخ نکاح چاہا۔ حضور ﷺ نے اسے اقالہ کیا اس کے بعد اسے بھیڑیے نے کھالیا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہی وہ عورت ہے جس نے اپنے آپ کو بہہ کیا تھا۔

اہل سیر بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور اکرم ﷺ پشت بر آفتاب تشریف فرماتے تھے۔ تو لیلیٰ بنت اھلیم حضور ﷺ کی پشت مبارک کی طرف سے آئی اور آپ کے پشت مبارک پر ایک مکہ مارا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کون ہے یہ جسے

بھیل یا کھائے گا۔ اس نے کہا میں عظیم کی بیٹی ہوں۔ پھر اپنے باپ کی تعریفیں کرنے لگی۔ اس نے کہا کہ میں آئی ہوں تاکہ اپنے نفس کو آپ پر بہہ کروں۔ آپ نے فرمایا: میں تجھے اپنی زوجیت کے لئے پسند کرتا ہوں۔ لیکن اس کے بعد وہ اپنی قوم کی طرف مئی اور ان کو اس سے باخبر کیا۔ قبیلہ کے لوگوں نے کہا: تو نے برا کیا تو ایک غیور عورت ہے اور وہ بہت سی بیویاں رکھتے ہیں۔ تو غیرت میں حلی رہیگی اور باتیں کرے گی تو وہ تجھ پر غضب فرمائیں گے اور دعائے بد کریں گے۔ ان کی دعا مستجاب و مقبول ہے۔ چاہے اور شیخ نکاح کا مطالبہ کرے! پھر وہ آپ ﷺ کے پاس آئی اور شیخ کا مطالبہ کیا۔ آپ نے نکاح شیخ فرمادیا۔ اس عورت نے دوسرا شوہر کر لیا اور ایک دن مدینہ طیبہ کے کسی باغ میں نہا رہی تھی کہ اچانک بھٹریچے نے اس پر جست کی اور اس کے کلوے کھڑے کر دیئے۔ (درجہ ۱۲، ج ۲ ص ۸۲۸-۸۲۹)

پانچویں عورت عنہا بنت عمرو غفاریہ تھی۔ آپ نے اس سے نکاح فرمایا۔ اس نے حضور اکرم ﷺ سے کہا: اگر آپ نبی ہوئے تو آپ کے بیٹے جو آپ کو اپنی اولاد میں سب سے محبوب تھے انتقال نہ فرماتے۔ اس لئے آپ نے اسے دخول سے قبل ہی طلاق دے دی۔

چھٹی عورت غزیہ بنت جابر تھی۔ حضور اکرم ﷺ جب شب کو اس کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے آپ سے کہا: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ۔ آپ نے دخول سے قبل ہی اسے اس کے اہل خانہ کے پاس پہنچا دیا۔ ابن کلبی کا قول ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ اس کے پاس پہنچے تو اس کو بڑی عمر کی پایا۔ آپ نے اسے اسلام کی دعوت دی۔ وہ شرف باسلام ہوئی اس کے بعد آپ نے اس کو طلاق دیدی۔

ساتویں عورت عالیہ بنت غفاریہ تھی۔ آپ نے اس سے نکاح کیا۔ اس کے پاس تشریف فرما ہوئے تو اس کے پہلو میں سفید دلغ نظر آئے آپ نے اسے اس کے گھر والوں تک مع مہر کے پہنچا دینے کا حکم فرمایا۔

آٹھویں عورت ام شریک ہے۔ یہ ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے

اپنے کو حضور اکرم ﷺ کے لئے بہہ کر دیا تھا۔ آپ نے دخول سے قبل ہی ان کو طلاق دیدی۔

نویں عورت فاطمہ بنت ضحاک تھی۔ اہل سیر نے ان کے نام میں اختلاف کیا ہے۔

(۱) کلابیہ۔ (۲) عالیہ بنت ظبیان۔ (۳) سنا بنت سفیان۔ (۴) عمرو بنت یزید۔ حضور اکرم ﷺ نے جب اسے اپنے قرب سے نوازا ناچا تو اس نے پناہ مانگی آپ نے فرمایا: تو اپنے گھر چلی جا۔

دسویں عورت قتیلہ، اھعت کی بہن ہے۔ آپ نے اس سے تودع فرمایا مگر وہ زفاف سے پہلے ہی رجات کر گئیں۔

گیارہویں عورت ہے خولہ بنت حکیم۔ (درجہ ۱۲، ج ۲ ص ۸۲۹-۸۳۰) میرا بیان صحیح ہے۔ بارہویں عورت کا نام ملیکہ بنت کعب تھا۔ ایک قول ہے کہ قبیلہ لیث کی لڑکی تھی۔ قبل از دخول حضور اکرم ﷺ نے اس سے مفارقت فرمائی۔ بعض کہتے ہیں کہ اسی عورت نے استعاذہ کیا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سے دخول ہوا اور حضور اکرم ﷺ ہی کے پاس وفات پائی لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ نکاح بھی نہ کیا تھا صرف خواستگاری فرمائی تھی جیسا کہ مواہب میں ہے۔ روختہ الاحباب میں ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ نے اس کے ساتھ خلوت فرمائی جب اس سے پوشش دور ہوئی تو اس کے جسم میں سفیدی نظر آئی۔ حضور ﷺ علیحدہ ہو گئے اور فرمایا: اپنے کپڑے پہن لو اور اپنے لوگوں میں چلی جاؤ۔ (درجہ ۱۲، ج ۲ ص ۸۳۱)

۱۷۔ اس قسم عورتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا جن کا نام فاختہ ہے بعض عاتکہ بتاتے ہیں اور بعض ہند، آپ ہمبر بن دیہب کے نکاح میں تھیں جب ام ہانی رضی اللہ عنہا مسلمان ہو گئیں تو ان کے اور ہمبر کے درمیان اسلام نے جدائی کر دی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کو پیام دیا۔ اس پر حضرت ام ہانی رضی

اللہ عنہا نے کہا: خدا کی قسم! میں آپ کو زناہ جاہلیت میں بھی پسند کرتی تھی۔ اب جب کہ میں اسلام سے بھی محبت رکھتی ہوں آپ کو کیسے نہ پسند کروں۔ بلاشبہ آپ میری آنکھ اور کان سے زیادہ محبوب ہیں لیکن میں ایک ایسی عورت ہوں جو کئی جہنم بچے رکھتی ہے اور میں ڈرتی ہوں کہ اگر میں ان بچوں کی دیکھ بھال میں مشغول ہوں تو آپ کا حق بھلا نہ لاسکوں گی۔ اور اگر جیسا آپ کا حق اور آپ کی خدمت فرض ہے اس کے بجالانے میں مشغول ہوں تو بچوں کی دیکھ بھال نہ کر سکیں گی اور یہ ضائع ہو جائیں گے۔ اور میں شرم کرتی ہوں کہ آپ میرے بستر پر تشریف لائیں اور میرے ایک بچے کو تو میرے پاس لینا ملاحظہ فرمائیں اور دوسرے بچے کو دودھ پلانا تاکہ میں اس پر حضور ﷺ نے فرمایا: وہ عورتیں بہترین ہیں جو لوگوں کو سوا کرتی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ عرب کی بیبیاں اور قریش کی عورتیں اپنی اولاد پر زیادہ مائل و مہربان اور دل میں اپنے شوہر کی زیادہ امانت دار اور دیکھ بھال کرنے والی ہیں۔

(۲) ایک عورت سنا یا سہا یا آسا بہت ملت سلیہ تھی۔ اس باب سیر کہتے ہیں کہ جب حضور اکرم ﷺ نے اسے پیام دیا تو وہ اس خبر کے سنتے ہی ناشی سے مر گئی۔

(۳) ایک عورت قبیلہ مرد بن عوف بن سعد کی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کے باپ کو پیام بھیجا۔ اس نے کہا یہ لڑکی برص رکھتی ہے۔ یہ بات اس نے جھوٹ کہی تھی تاکہ اسے پیش نہ کرنا پڑے۔ جب وہ گھر لوٹ کر آیا تو وہ لڑکی برص میں مبتلا ہو چکی تھی۔ لہٰذا سیر کہتے ہیں کہ اس کے باپ نے اس کو اپنے بیٹے کے ساتھ بیاہ دیا۔

(۴) ضبابہ بنت عامر بن قریظ نامی عورت کو حضور اکرم ﷺ نے پیام نکاح دیا۔ زیادہ عمر والی ہونے کی وجہ سے تزویج نہ فرمایا۔

(۵) صفیہ بنت بشامہ، عورت غیری کی بہن کو بھی پیام دیا مگر نکاح نہ فرمایا۔

(۶) حمزہ بنت حارث بن ابی حارثہ کو بوجہ برص کے پیام دینے کے بعد

نکاح نہ فرمایا۔

۲۲۔ اس طرح کی عورتیں تین ہیں۔

(درجہ ظہری ج ۲ ص ۳۱۸)

(۱) ایک عورت لامحہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہا بن عبد المطلب پیش کی گئی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے کہ ابولہب کی باندی ثویبہ چچا حمزہ کو دودھ پلایا تھا۔

(۲) ایک عورت غزوہ بنت ابوسفیان جو کہ ام المؤمنین سیفہ نام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں پیش کی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ میرے لئے حلال نہیں کہ ان کی بہن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا موجود ہیں۔

(۳) بنی سہتم کا ایک شخص حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایک لڑکی ہے جو بڑی حسین و جمیل ہے آپ کے سوا کسی اور کے لئے وہ مناسب نہیں حضور اکرم ﷺ نے اس کی خواستگاری فرمائی یا خواستگاری کا قصد فرمایا۔ اس شخص نے لڑکی کی تعریف کے لڑوے سے کہا: وہ ایک اور صفت بھی رکھتی ہے کہ وہ نہ کبھی بیمار ہوئی اور نہ اسے کوئی تکلیف پہنچی ہے! حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمیں تیری لڑکی کی ضرورت نہیں ہے۔

(درجہ ظہری ج ۲ ص ۳۱۸)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ولادت کس سن میں ہوئی؟
- ۲۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟
- ۳۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اصلی نام کیا ہے اور زمانہ جاہلیت میں آپ کا نام کیا تھا؟
- ۴۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا لقب صدیق اور عتیق کیوں ہوا؟
- ۵۔ بوقت قبول اسلام حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی عمر کتنی تھی؟
- ۶۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ میں کتنی نمازوں کی ناست فرمائی؟
- ۷۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ منتخب ہوئے تو سب سے پہلے کس نے آپ سے بیعت کی؟
- ۸۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کتنی شادیاں کیں؟
- ۹۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو زہر کس نے دیا تھا اور آپ کتنے دن غم الوفا میں مبتلا رہے؟
- ۱۰۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا وصال کس دن اور کس تاریخ کو ہوا اور آپ کے آخری الفاظ کیا تھے؟
- ۱۱۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور آپ کو کس تخت پر اٹھایا گیا؟
- ۱۲۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو غسل کس نے دیا اور آپ کی قبر میں کون کون داخل ہوئے؟
- ۱۳۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت کتنی رہی اور آپ کی عمر کتنی ہوئی؟

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے متعلق جوابات

- ۱۔ آپ کی ولادت حضور اکرم ﷺ کی ولادت مبارکہ سے دو سال اور چند ماہ بعد ہے۔
(درج المروج ص ۲۳ ص ۹۱۴)
- ۲۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ کی ولادت عام الفیل کے تین سال بعد ۵۷۰ء میں ہوئی۔
(کمالی درج المروج ص ۲۳ ص ۹۱۵)
- ۳۔ آپ کے والد محترم کا نام عثمان بن عامر ہے کنیت ابو قحافہ۔
(امام ابن کثیر ص ۱۳ ص ۱۰۳ و درج المروج ص ۹۱۵)
- ۴۔ والدہ صاحبہ کا نام سلطی بنت صخر، کنیت ام الخیر۔
(درج المروج ص ۹۱۵)
- ۵۔ زمانہ جاہلیت میں آپ کا نام عبد الکعبہ یا عبد رب الکعبہ تھا جب آپ شرف اسام سے شرف ہوئے تو حضور اکرم ﷺ نے آپ کا نام عبداللہ رکھا۔ ایک قول ہے کہ عتیق رکھا۔
(درج المروج ص ۲۳ ص ۹۱۵)
- ۶۔ آپ کا لقب صدیق اس وجہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی تصدیق میں آپ نے سبقت و پہل کی۔ اور تمام احوال میں حضور اکرم ﷺ کی صداقت پر آپ نے تصدیق کو لازم جانا۔
(درج المروج ص ۲۳ ص ۹۱۵)
- ۷۔ یا اس وجہ سے کہ جب حضور اکرم ﷺ معراج سے واپس تشریف لائے اور صبح ہوئی تو آپ نے لوگوں سے اس کا تذکرہ فرمایا تو کچھ ضعیف الایمان لوگ اس پر مرتد ہو گئے اور کچھ مشرکین دودھ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے کہ کچھ اپنے یاد اور رفیق کی خبر ہے کہ وہ کیا کہتے ہیں؟ وہ فرماتے ہیں ”آج رات مجھے بیت المقدس لے جایا گیا“ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا یقیناً ایسا فرماتے ہیں؟ مشرکین نے کہا: ہاں۔ ایسی فرماتے ہیں!

تو حضرت صدیق اکبر ؓ نے فرمایا: پھر تو وہ جو کچھ فرماتے ہیں ٹھیک ہی فرماتے ہیں میں اس پر ایمان لاتا ہوں۔ آپ نے بلا حیل و حجت واقعہ معراج کی تصدیق کی چنانچہ اسی دن سے آپ کا لقب "صدیق" مشہور ہو گیا۔

(درجہ ۲ ص ۱۰۳ و درجہ ۳ ص ۱۰۳)

اور عتیق لقب اس وجہ ہو کہ ترمذی شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو چاہتا ہے کہ ایسے شخص کو دیکھے جو جہنم سے آزاد (عتیق) ہے تو اسے چاہیے کہ وہ ابو بکر ؓ کو دیکھے۔ بعض کہتے ہیں کہ بوجہ حسن و جمال آپ کا لقب عتیق ہو۔ بعض کا قول ہے کہ آپ کا لقب عتیق اس بنا پر تھا کہ آپ کے نسب میں کوئی بات ایسی نہ تھی جس سے آپ پر عیب لگایا جاتا کیونکہ آپ پہلے ہی سے خیر پر تھے۔

(درجہ ۲ ص ۱۰۳)

۵۔ آپ کی عمر مبارک بوقت قبول اسلام سینتیس یا اڑتیس سال کی تھی۔

(درجہ ۲ ص ۱۰۳)

۶۔ حضرت صدیق اکبر ؓ نے حضور اکرم ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ میں سترہ نمازیں پڑھائیں۔

(درجہ ۲ ص ۱۰۳)

۷۔ جب آپ خلیفہ منتخب ہوئے تو سب سے پہلے حضرت عمر فاروق ؓ نے آپ سے بیعت کی۔ پھر صحابہ کرام ؓ نے آپ کی خلافت پر اجماع اور اتفاق کیا۔

(تہذیب نام ۱۰۹)

۸۔ زمانہ جاہلیت میں آپ نے دو نکاح کئے۔ اول قبیلہ بنت عبد العزیٰ سے دوسرا عقد حضرت ام رومان و عبد بنت عامر سے۔ اور بعد اسلام مدینہ طیبہ میں دو نکاح کئے۔ پہلا حضرت اسماء بنت عمیس سے جو حضرت جعفر بن ابی طالب ؓ کی بیوہ تھیں۔ اور دوسرا حبیبہ بنت خازم سے۔ پہلی بیوی سے ایک صاحبزادہ عبد اللہ تولد ہوئے اور ایک صاحبزادی اسماء ہوئیں۔ دوسری زوجہ سے ایک صاحبزادہ عبد الرحمن اور حضرت عائشہ صدیقہ پیدا ہوئیں۔ تیسری بیوی سے ایک صاحبزادہ محمد بن ابی بکر پیدا

ہوئے۔ اور چوتھی بیوی سے جو آپ کے وصال حق کے وقت حاملہ تھیں آپ کے انتقال کے بعد ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ آپ کی پہلی بیوی آپ کی زندگی میں ہی انتقال فرما گئیں۔ باقی تینوں آپ کے انتقال کے بعد زندہ رہیں۔ ایک صاحبزادہ عبد اللہ آپ کی زندگی میں انتقال کر گئے تھے۔ دو صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں آپ کے انتقال کے بعد زندہ رہیں۔

(درجہ ۲ ص ۱۰۳)

۹۔ بعض نے کہا ہے کہ ایک سال قبل از وفات "المحسود" نامی ایک عورت نے آپ کو چاول یا حریرہ میں زہر دے دیا۔ آپ نے حارث بن کلدہ کیساتھ وہ کھانا تناول فرمایا۔ حارث طیب تھے انہوں نے زہر کو محسوس کر کے آپ سے عرض کیا: اس کھانے میں یقیناً زہر تھا اور یہ زہر ایسا ہے کہ ایک سال بعد اس کا اثر ظاہر ہو گا۔ ممکن ہے کہ آپ اور ہم ایک ہی دن دنیا سے رخصت ہوں۔ اکثر مژدہ خواں کا بیان ہے کہ سب پیشگوئی حارث، دونوں نے ایک ہی تاریخ میں انتقال فرمایا۔ بعض نے کہا ہے کہ آپ ایک روز بوجہ شدت گرمی سرد ہوا میں ٹھنڈے پانی سے غسل فرمایا جس سے آپ کو بخار ہوا اور پندرہ دن بخار میں مبتلا رہ کر عالم وصال کی طرف ارتحال فرمایا۔

(اکمال فی الدرر ص ۲۷ و درجہ ۲ ص ۱۰۳)

۱۰۔ آپ نے ۲۸ جمادی الاخریٰ ۳ھ منگل کی رات توفیقاً مُسْلِماً وَ الْجَنَّتِ بِالْصَّالِحِينَ کہتے ہوئے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

(اکمال فی الدرر ص ۲۷)

ایک دوسری روایت کے بموجب ۲۲ رور ۲۳ جمادی الثانی ۳ھ کی درمیانی شب جو شبِ مہِ شنبہ تھی بعد نماز مغرب آپ کا وصال حق ہوا۔

(۱۰۱ بارہاں شکر ص ۵۸، نزہۃ المجالس ص ۱۰)

۱۱۔ آپ کو اس تخت پر اٹھایا گیا جس پر حضور اکرم ﷺ استراحت فرمایا کرتے تھے اور اسی تخت پر آپ ﷺ کو بھی اٹھایا گیا تھا۔ اور آپ کی نماز جنازہ حضرت عمر فاروق ؓ نے پڑھائی۔

(اکمال فی الدرر ص ۲۷ و درجہ ۲ ص ۱۰۳)

۱۲۔ آپ کو غسل آپ کی وصیت کے مطابق آپ کی زوجہ محترمہ ۱۔ بنت عقیس رضی اللہ عنہا نے دیا۔ (امداد جہل منکوحہ ص ۵۸، نزہۃ الباقی ص ۱۰۵) اور آپ کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے ان کی مدد کی۔ (لوراق غم ص ۱۹۱) اور آپ کی قبر میں حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔

(الاسلامی تاریخ ص ۶۲، نزہۃ الباقی ص ۱۰۵)

۱۳۔ آپ کی مدت خلافت دو سال تین ماہ آٹھ دن ہے۔ (سیرۃ النبی ص ۸۶) دوسرا قول ہے کہ دو سال چار ماہ۔ (امداد جہل منکوحہ ص ۵۸) تیسرا قول دو سال تین ماہ پچیس یوم کا اور چوتھا قول دو سال تین ماہ دس یوم کا ہے۔ (لوراق غم ص ۱۹۱)

اور آپ کی عمر شریف ترشہ (۶۳) سال ہوئی۔

(امداد جہل منکوحہ ص ۵۸، لوراق غم ص ۱۹۱)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ولادت کس سن میں ہوئی؟
- ۲۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا لقب "فاروق" کیوں ہوا؟
- ۳۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کس سن میں مشرف بہ اسلام ہوئے اور اس وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟
- ۴۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے وقت تک کتنے افراد ان کو اسلام میں داخل ہو چکے تھے؟
- ۵۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کتنی شادیاں کیں؟
- ۶۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قاتل کا نام کیا ہے اور آپ کی شہادت کا واقعہ کیا ہے؟
- ۷۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جس نماز کے دوران زخمی ہوئے اس نماز کو مکمل کس نے کیا؟
- ۸۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کس تاریخ کو زخمی ہوئے اور کس تاریخ کو مرید شہادت پر فائز ہو کر مدفون ہوئے؟
- ۹۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور قبر میں کس نے اتارا؟
- ۱۰۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت کتنی رہی؟
- ۱۱۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کتنے شہر مفتوح ہوئے اور کتنی مسجدیں تعمیر ہوئیں؟
- ۱۲۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ایام خلافت میں کتنے دنوں کی نماز کی امامت فرمائی؟
- ۱۳۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مہر پر کیا لکھا ہوا تھا؟
- ۱۴۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عمر کتنی ہوئی؟

کیا جن کے بطن سے عاقم پیدا ہوئے لیکن ان کو بھی کسی وجہ سے طلاق دیدی۔
چھٹا نکاح ۷ھ میں ام کلثوم بنت علی کرم اللہ وجہہ سے کیا ان کے بطن
سے رقیہ اور زید پیدا ہوئے۔

حاکمہ بنت زید بن عمرو جو آپ کی چچا زاد بہن تھیں اور فکیہہ یمنہ بھی
حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بیویوں میں شمار کی جاتی ہیں۔ فکیہہ کی نسبت بعضوں
نے لکھا ہے کہ وہ لونڈی تھیں۔ ان کے بطن سے عبدالرحمن اور سلیمان پیدا ہوئے۔
(حدیث اسلام ص ۳۶۱)

۶۔ آپ کی شہادت کا واقعہ اس طرح ہے

مدینہ طیبہ میں مغیرہ بن شعبہ کا ایک نصرانی غلام رہتا تھا جس کا نام فیروز
تھا اور کنیت ابو لؤلؤ۔ اس نے ایک دن بازار میں آپ سے شکایت کی کہ میرا آقا
مغیرہ بن شعبہ مجھ سے زیادہ محصول لیتا ہے آپ کم کرا دیجئے! فاروق اعظم رضی
اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا کہ کس قدر محصول وہ وصول کرتا ہے۔ ابو لؤلؤ نے کہا:
دو درہم روزانہ! آپ نے دریافت فرمایا: تو کیا کام کرتا ہے۔ اس نے کہا
آہنگری، نقاشی اور نجاری۔ آپ نے فرمایا کہ ان صنعتوں کے مقابلہ میں یہ رقم
زیادہ نہیں ہے۔ ایہ سن کر ابو لؤلؤ اپنے دل میں سخت ناراض ہوا۔ فاروق اعظم رضی
اللہ عنہ نے پھر اس سے مخاطب ہو کر فرمایا: میں نے سنا ہے کہ تو ایسی چکی بنانا جانتا ہے کہ
جو ہوا کے زور سے چلتی ہے۔ تو مجھ کو بھی ایسی چکی بنا دے۔ اس نے جواب
میں کہا: بہت خوب! میں ایسی چکی بنا دوں گا کہ جس کی آواز اہل مغرب و مشرق
سُنیں گے۔ دوسرے دن نماز فجر کے لئے لوگ مسجد نبوی میں جمع ہوئے۔ ابو لؤلؤ
ایک خنجر لئے ہوئے مسجد میں داخل ہو گیا جب نماز کے لئے منصف درست
ہو گئیں اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ امامت کے لئے آگے بڑھ کر نماز شروع کر چکے تو
ابو لؤلؤ نے نکل کر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر خنجر کے چھ وار کئے جن میں سے ایک وار
ناف کے نیچے پڑا۔ ابو لؤلؤ مسجد نبوی سے بھاگا لوگوں نے اسے پکڑنے کی کوشش

کی اس نے کئی شخصوں کو زخمی کیا اور کلیب ابن ابی کبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔
بالآخر وہ گرفتار کر لیا گیا لیکن اس نے گرفتار ہوتے ہی خود کشی کر لی۔

(حدیث اسلام ص ۳۶۳)

جب آپ کو خنجر کا زخم لگا تو اس وقت آپ کی زبان مبارک پر یہ جملہ
تھا۔ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ فَلَنَرَا مُقْلُودًا۔
(اربع فہم ص ۱۹۶)

۷۔ آپ جب حالت نماز میں زخمی ہوئے تو فوراً آپ نے حضرت عبدالرحمن
بن عوف رضی اللہ عنہ کو بھیج کر اپنی جگہ کھڑا کر دیا اور خود زخموں کے صدمے سے گر پڑے۔
حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اس حالت میں نماز پڑھائی کہ
حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سامنے تڑپ رہے تھے۔
(حدیث اسلام ص ۳۶۳)

۸۔ آپ ۲۶ رزی الحجہ بروز منگل ۲۳ھ کو زخمی ہو کر یکم محرم ۲۴ھ بروز اتوار
کو وصال فرما کر مد فون ہوئے۔
(امداد جہاں سکھو ص ۶۰۲)

ایک روایت میں ہے کہ آپ چھ ذی الحجہ ۲۳ھ بروز بدھ کو زخمی ہوئے
تھے۔
(نور النہال ص ۱۰۰)

تیسرا قول یہ ہے کہ ۲۷ رزی الحجہ ۲۳ھ کو زخمی ہوئے اور یکم محرم ۲۴ھ
بروز ہفتہ کو وصال فرما کر مد فون ہوئے۔
(حدیث اسلام ص ۳۶۶)

۹۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت مسیب رومی رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔
(امداد جہاں سکھو ص ۶۰۲)

اور قبر میں حضرت عثمان غنی، حضرت علی، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمن
بن عوف اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اتار دی۔
(حدیث اسلام ص ۳۶۶)

۱۰۔ آپ کی مدت خلافت دس سال اور چھ ماہ ہے۔
(حدیث اسلام ص ۶۱۵)

ایک قول کے بموجب دس سال چھ ماہ تیرہ دن۔ اور ایک قول کے مطابق دس
سال چھ ماہ اور پانچ راتیں
(حدیث اسلام ص ۶۱۲)

ایک اور روایت میں دس سال چھ ماہ اور دس روز ہے۔ (نور النہال ص ۱۰۰)

۱۔ آپ کی خلافت کے زمانہ میں ایک ہزار چھتیس شہر ان کے قصبات اور دیہات کے ساتھ مفتوح ہوئے۔ چار ہزار مسجدیں تعمیر ہوئیں۔ چار ہزار مندر، بت کدے اور آتش کدے منہدم ہوئے اور ایک ہزار نو سو نیر جوامع میں رکھے گئے۔

(درجہ پنجم ص ۲۵۵)

۲۔ آپ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اجازت سے چند روزہ دن ان کے پیام خلافت میں نماز کی ناست فرمائی۔

(درجہ پنجم ص ۲۵۵)

۳۔ آپ کی مہر مبارک پر نو گھنٹی ہالغوب و اعطا کندہ تھا۔ (درجہ پنجم ص ۲۵۵)

۴۔ آپ کی عمر شریف ترستہ سال ہوئی۔

(امداد ہل صفحہ ۲۵۵)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے متعلق سوالات

۱۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی پیدائش کس سن میں ہوئی؟

۲۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟

۳۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کتنے افراد کے بعد اور کس کی دعوت پر مشرف بہ اسلام ہوئے؟

۴۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کتنی مدت سریر خلافت پر متمکن رہے؟

۵۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کس دن اور کس تاریخ کو ہوئی؟

۶۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتل کا نام کیا ہے؟

۷۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور آپ کو کس جگہ دفن کیا گیا؟

۸۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی عمر کتنی ہوئی؟

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے متعلق جوابات

۱۔ آپ کی ولادت عام الفیل سے چھ سال میں ہے۔ (درجہ ۱۵ ج ۳ ص ۳۱)
 ۲۔ آپ کے والد ماجد کا نام عفان بن ابی العاص ہے۔ اور والدہ کا نام وردی بنت کریبہ جو حضور اکرم ﷺ کی چھوٹی زلیخا ہیں۔ (درجہ ۱۵ ج ۳ ص ۳۱)
 ایک دوسری روایت میں اردی بنت کریبہ ہے۔

۳۔ آپ حضور اکرم ﷺ کے دواور قم میں داخل ہونے سے پہلے شرف بہ اسلام ہوئے آپ چوتھے مسلمان ہیں۔ آپ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی دعوت پر اسلام لائے۔ (درجہ ۱۵ ج ۳ ص ۳۱)
 ۴۔ آپ کی خلافت کا دور بارہ سال رہا۔ دوسرا قول ہے بارہ دن کم بارہ سال اور تیسرا قول ہے کہ گیارہ سال گیارہ ماہ اور چودہ دن۔

(حیرت انگیز حقائق ج ۱ ص ۱۶، درجہ ۱۵ ج ۳ ص ۳۱)
 ایک قول اٹھارہ دن کم بارہ سال کا بھی ہے۔ (استیعاب ج ۳ ص ۳۳)
 ۵۔ آپ ۱۸ ارزی الحجۃ ۳۵ بروز جمعہ کو مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے

(امداد ہل مکتوبہ ص ۱۰۲)
 دوسرا قول یہ ہے کہ ۳۵ کے یام تشریق کے وسط میں روز جمعہ کو۔

(درجہ ۱۵ ج ۳ ص ۳۱)
 بقول دیگر روز شنبہ کو۔ (درجہ ۱۵ ج ۳ ص ۳۱)
 ۶۔ آپ کے قاتل کا نام "اسود انصاری" ہے (امداد ہل مکتوبہ ص ۱۰۲)

دوسرے قول کے بموجب اس کا نام کنانہ ابن بشیر ہے۔ (درجہ ۱۵ ج ۳ ص ۳۱)
 ۷۔ آپ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اس سلسلے میں اختلاف ہے۔
 (۱) حضرت جبیر بن مطعم نے۔ (۲) یا حضرت حکیم بن حزام نے۔

(حیرت انگیز حقائق ج ۱ ص ۱۶)

(۳) یا آپ کے صاحبزادے حضرت عمرو بن عثمان نے۔ (۴) یا حضرت مسور بن۔ (استیعاب ج ۳ ص ۳۱)

(۵) یا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے۔ (درجہ ۱۵ ج ۳ ص ۳۱)

اور آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ (امداد ہل مکتوبہ ص ۱۰۲)
 ۸۔ آپ کی عمر شریف پچاس سال ہوئی۔ بعض چھیالیس، اٹھاسی اور نواسی سال بھی بتاتے ہیں۔

(درجہ ۱۵ ج ۳ ص ۳۱)

اور ایک قول نوے برس کا بھی ہے۔ (حیرت انگیز حقائق ج ۱ ص ۱۶)

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی ولادت کس دن اور کس تاریخ کو ہوئی؟
- ۲۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟
- ۳۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی ولادت کس جگہ ہوئی اور ولادت کا واقعہ کیا ہے؟
- ۴۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا نام "علی" کس نے رکھا اور کیوں؟
- ۵۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اظہار نبوت کی کتنے دنوں بعد مشرف بہ اسلام ہوئے اور اس وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟
- ۶۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی کنیت "ابوتراب" ہونے کا واقعہ کیا ہے؟
- ۷۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا لقب "کرار" کس نے رکھا اور کیوں؟
- ۸۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے قاتل کا نام کیا ہے اور آپ کی شہادت کا واقعہ کیا ہے؟
- ۹۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کس تاریخ کو زخمی ہوئے اور اس کے کتنے دنوں بعد وصال حق فرمایا؟
- ۱۰۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو غسل کس نے دیا اور آپ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟
- ۱۱۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی مدت خلافت کتنی رہی؟
- ۱۲۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی عمر کتنی ہوئی؟
- ۱۳۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے کتنی شادیاں کیں اور کس بیوی سے کتنی اولادیں ہوئیں؟

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے متعلق جوابات

- ۱۔ آپ کی ولادت مکہ معظمہ میں بعد از تیس سال عام الفیل یوم جمعہ ۱۳ ربیع الثانی ۵۷۰ھ (۶۰۰ء) میں ہوئی۔
- ۲۔ آپ کے والد کا نام ابوطالب اور والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد ہے۔
- ۳۔ اہل بیت کہتے ہیں کہ آپ کی ولادت جوف کعبہ میں ہوئی۔ (درجہ ۲ ص ۷۷)
- ۴۔ آپ کی ولادت کا واقعہ خود آپ کی والدہ صاحبہ یوں بیان فرماتی ہیں کہ "میں خانہ کعبہ میں مشغول طواف تھی۔ تین شوط (پیکر) باطنینان پورے کر چکی تھی۔ شوط چارم کر رہی تھی کہ دروازہ محسوس ہوا۔ سید یوم النشور ﷺ نے میرے چہرے کے تغیر سے مجھے پہچانا اور فرمایا: کیا بات ہے جو آپ کا رنگ متغیر ہو رہا ہے؟ میں نے عرض حال کیا۔ فرمایا: فاطمہ! طواف پورا کر چکیں یا نہیں؟ میں نے عرض کی نہیں۔ فرمایا: طواف پورا کر لو اور اسی حال میں اگر دروازہ بوجھ جائے تو اندرون کعبہ چلی جانا کہ اس میں کوئی حکمت الہی ہے! صاحب بیت ابراہیم المصطفیٰ نقل فرماتے ہیں کہ میں عباس بن عبدالمطلب اور چند قبیلہ بنی عبدالمطلب کے لوگوں کے ساتھ مسجد بیت الحرام میں بیٹھا ہوا تھا کہ فاطمہ بنت اسد (رضی اللہ عنہا) مسجد میں آئیں اور ان کو نوایں مہینہ تھا۔ جب وہ مشغول طواف ہوئیں تو شوط رابع میں چلنے کی قوت نہ رہی تو آپ پکارنے لگیں۔ اے خداوند کعبہ! بحرمت کعبہ اس ولادت کو مجھ پر آسان فرما۔ ایک لخت دیوار کعبہ میں ہوئی اور فاطمہ بنت اسد اندرون کعبہ تشریف لے گئیں اور ہماری نظروں سے غائب ہو گئیں ہم نے اندرون کعبہ آپ کو تلاش کیا مگر نہ ملیں۔ چوتھے روز آپ اسی کعبہ سے باہر تشریف لائیں اور حضرت علی

کرم اللہ وجہہ کو گود میں لئے ہوئے تھیں۔ (دردی لم ص ۳۸)

۳۔ اہل سیر کہتے ہیں کہ آپ کی والدہ نے اپنے باپ کے نام پر جو اسم رکھا آپ کا نام حیدر رکھا۔ جب ابو طالب تشریف لائے تو انہوں نے یہ نام ناپسند کیا اور قلی نام رکھا۔ اور حضور اکرم ﷺ نے آپ کا نام صدیق رکھا جیسا کہ ریاض الصغریٰ میں ہے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب عمر ولادت علی، حضرت سرور عالم ﷺ کو پہنچی تو فرمایا: اس کا کیا نام رکھا؟ ابو طالب نے کہا: میں نے اس کا نام زید رکھا ہے۔ اور ان کی ماں نے اسم رکھا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کا نام علی رکھو جو عالی (علو) معنی کی خبر دے۔ آپ کی والدہ نے عرض کی: خدا کی قسم مجھے غیب سے آوازیں آتی تھیں کہ فاطمہ اس کا نام علی رکھو مگر میں نے اس کو چھپایا تھا۔ (دردی غم ص ۳۹)

۴۔ ابو یعلیٰ نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو شب کے دن اظہار نبوت فرمایا اور میں نے دو شب کے دن ہی اسلام لایا۔ اس وقت آپ کی عمر شریف دس سال یا آٹھ سال کی تھی جیسا کہ علامہ سیوطی نے نقل کیا ہے بعض کا خیال ہے کہ پندرہ سال کی تھی اور بعض کا چودہ سال۔ (درر جہان ص ۳۸۹)

ایک قول سولہ سال کا بھی ہے۔ (درر جہان ص ۳۹۰)

۵۔ آپ کی کنیت ابو تراب ہونے کا قصہ یوں ہے

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ غزہ شہرہ میں کھجور کے ایک درخت کی جڑ میں سو رہے تھے وہ زمین رتلی تھی اور ہم گرد آلود ہو گئے تھے۔ پھر حضور اکرم ﷺ ہمارے سر ہانے تشریف لائے اور ہمیں جگایا اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے فرمایا: اٹھ اے ابو تراب۔ لیکن آپ کی کنیت ابو تراب ہونے کا مشہور قصہ وہ ہے کہ جسے بخاری و مسلم نے

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے گھر سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے۔ اس سے پہلے حضرت علی کمرے باہر تشریف لے جا کر مسجد میں سو گئے تھے۔

حضور اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تمہارے ابن عم یعنی علی مرتضیٰ کہاں ہیں؟ سیدہ فاطمہ نے عرض کیا: میرے اور ان کے درمیان کچھ رنجش سی ہو گئی ہے اور وہ غصہ میں باہر چلے گئے ہیں۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے کسی سے فرمایا کہ دیکھو وہ کہاں ہے تو اس شخص نے آکر بتایا کہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ مسجد میں آرام کر رہے ہیں۔ پھر حضور ﷺ مسجد میں ان کے سر ہانے تشریف لائے اور ان کے پہلو پر سوتے ہوئے ملاحظہ فرمایا۔ ان کو پہلو پر نشانات پڑے ہوئے تھے اور ان کا بدن شریف خاک آلودہ ہو گیا تھا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا "قُمْ أَبَا تراب" ابو تراب اٹھو! اس دن سے آپ کی کنیت ابو تراب مشہور ہو گئی۔ (درر جہان ص ۳۹۱)

۶۔ آپ کا یہ لقب "کرار" حضور اکرم ﷺ نے رکھا۔ کرار کے معنی ہیں "بار بار حملہ کرنے والا" چونکہ آپ بھی دشمن پر بار بار حملہ کرتے تھے اس لئے آپ کا لقب کرار رکھا۔ (کنز العمال ص ۳۹۲)

۷۔ آپ کے قاتل کا نام عبدالرحمن بن ملجم المرادی ہے۔ (درر جہان ص ۳۹۳)

آپ کی شہادت کا مختصر واقعہ یوں ہے۔ یہ ابن ملجم مصری تھا اور جب لوگ قتل عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مصر سے آئے تھے تو ان کیساتھ یہ بھی آیا تھا پھر وہاں سے کوفہ آگیا اور توبہ کر کے لشکر شہر خدا میں شریک ہو گیا۔ جنگ نہروان کی فتح کے بعد ابن ملجم اہل کوفہ کو بشارت فتح سنانے گیا اس موقع پر کوفہ میں اس کی ایک عورت فاطمہ نامی سے ملاقات ہوئی۔ یہ فاطمہ عرب بھر میں حسین و جلیل مشہور تھی۔ ابن ملجم کی نظر جیسے ہی اس پر پڑی شعلہ فسق اس کے سینہ پر کینہ میں بھڑکا اور خرمن صبر کو برقی محبت

نے جلادیا۔ باتوں بات میں ابن ملجم پوچھ بیٹھا تو شادی کرنا چاہتی ہے یا نہیں؟
 قتلہ نے کہا: چاہتی ضرور ہوں مگر میری شرائط پوری کرنے والا مجھے لب تک نہ
 ملا۔ ابن ملجم نے کہا: وہ کیا ہیں؟ قتلہ نے روئے لگی لوریوں گویا ہوئی کہ اے ابن
 ملجم! الشکر علی (کرم اللہ وجہہ) نے حرب نہروان میں میرے بارہ رشتہ دار قتل
 کئے ہیں۔ جب سے میں نے اپنا مہر تین باتوں کو رکھا ہے۔ نمبر ایک تین ہزار
 درہم نقد۔ نمبر دو ایک کنیر حینہ و جیلہ اور نمبر تین قتلا علی۔ ابن ملجم نے کہا:
 دو امور تو ممکن ہیں مگر مولیٰ علی شیر خدا کا قتل بڑی زبردست شرط ہے۔ قتلہ
 نے کہا: درہم و کنیر سے دستبرداری ممکن ہے مگر سب سے بڑی شرط یہی ہے!
 ابن ملجم نے غور و تاہل کر کے کہا: اچھا قتلہ! میں تیار ہوں مگر صرف ایک
 ضرب کا ذمہ دار ہوں! قتلہ نے کہا: اچھا ایک ہی ضرب سہی اپنی تلوار مجھے لا کر
 دے۔ چنانچہ ابن ملجم اپنی تلوار لایا اور قتلہ نے اس تلوار کو ہر تین بجھا دیا۔ کچھ
 دن بعد ابن ملجم اس کے پاس آیا اور اس نے وہ تلوار اسے دیدی۔ ابن ملجم نے
 اپنی مدد کے لئے حسیب بن بھیرہ نجفی خارجی اور وردان نجفی خارجی کو تیار کر لیا۔
 المختصر رمضان المبارک کی ایک شب کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ مسجد میں
 تشریف لائے۔ دیکھا اہل کوفہ مسجد کے چاروں طرف محافظت کر رہے ہیں
 فرمایا: یہ قیدیوں کی سی کیا حفاظت ہے۔ نقد برالہی مٹ نہیں سکتی جو ہوتا ہے وہ
 ہو گا اور ضرور ہو گا۔ تم جاؤ اور گھروں میں آرام کرو! وہ مجبور ہو کر چلے گئے اور
 آپ تنہا مسجد کوفہ میں تمام شب مشغول عبادت رہے۔ پھر آپ نے صبح کی
 اذان دی اور سنت فجر میں مشغول ہو گئے۔ ابن ملجم مع دونوں معاونوں کے زہر
 آلود تلوار لیکر پکا ابھی آپ ایک ہی رکعت ادا کر پائے تھے کہ اس غیث نے دار
 کیا۔ وار اس مقام پر لگا جہاں پہلے جنگ خندق کا زخم تھا وہی زخم کھل گیا اور سر
 مبارک سے مغز باہر آ گیا۔ غیث ابن ملجم بھاگا اور پکارا تاجلا! افسوس! امیر المؤمنین
 شہید ہو گئے۔ اتمام مال کوفہ مسجد میں بھر گئے دیکھا کہ حضرت شیر خدا کرم اللہ وجہہ

اپنی خون آلود ریش مبارک پر ہاتھ بھیر رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ اسی طرح
 میں دوبارہ رسالت میں جاؤں گا۔ سیدہ فاطمہ زہرا سے ملوں گا۔ چچا خزد سے ملاقات
 کروں گا۔ یہی حلیہ اپنی بھائی جعفر طیار کو دکھاؤں گا۔ لوح حسیب لوگوں کے ہاتھوں
 ہلاک ہو اور ابن ملجم کو آپ کے حکم سے قید میں ڈالا گیا۔ (درق لم ۱۷۳۹)
 ۱۔ آپ نے ۱۹ رمضان کو زخمی ہو کر بیس رمضان (۱۳ھ) کی تاریخ ختم
 فرما کر اکیسویں شب کی آغاز میں عالم دصال کی طرف ار تھال فرمایا۔ (درق لم ۱۷۴۸)
 دوسری روایت کے بموجب ۱۸ رمضان ۱۳ھ کو زخمی ہو کر تین رات
 گزارنے کے بعد رخت ار تھال باغداد کرمست دار البقاء روانہ ہوئے۔

- ۱۰۔ آپ کو امام حسن و حسین اور عبد اللہ بن جعفر علیہ السلام نے غسل دیا اور نماز
 جنازہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے پڑھائی۔ (امداد ہل ۱۰۳۳)
- ۱۱۔ آپ کی خلافت کی مدت چار سال سات ماہ اور چھ دن یا بارہ دن ہے۔
 بعض چار سال نو ماہ بتاتے ہیں۔ (مدارج المروج ۹۸)
- ۱۲۔ ایک قول پنج سال کا اور ایک قول کچھ روز کچھ سال کا ہے۔ (تہذیب النسخ ۱۱۳)
- ۱۳۔ آپ کی عمر شریف تر سٹھ سال موافق عمر نبوی ہوئی۔ بعض پینسٹھ بعض
 ستر اور بعض اٹھادون سال کہتے ہیں۔ (امداد ہل ۱۰۳۳)
- ۱۴۔ آپ کے نو، دس عقد ہوئے۔

پہلی بیوی سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا ہیں ان سے دو شہزادے ہوئے۔
 دوسری بیوی ام المہین بنت خرام ہیں ان سے عباس، جعفر، عبد اللہ اور
 عثمان چار بیٹے ہوئے۔

تیسری بیوی لیلیٰ بنت مسعود ہیں ان سے عبد اللہ اور ابو بکر ہوئے۔
 چوتھی اسامہ بنت مہیس ہیں ان سے محمد اصغر اور محمدی پیدا ہوئے۔
 پانچویں بیوی امامہ بنت ابی العاص جو زینب بنت رسول اللہ کی

صاحبزادی تھیں۔ ان سے محمد اسلم پیدا ہوئے۔
چھٹی بیوی خولہ بنت جعفر خنیفہ ہیں جن سے محمد اکبر المعروف بہ محمد بن
حنیفہ پیدا ہوئے۔

ساتویں بیوی سعیدہ بنت عروہ ہیں ان سے ام الحسن، ملکہ الکبریٰ اور ام
کلثوم تین لڑکیاں پیدا ہوئیں۔

آٹھویں بیوی صہبا بنت زمعہ ہیں ان سے رقیہ پیدا ہوئیں۔ نویں اور
دسویں بیوی سے متعلق معلومات حاصل نہ ہوئیں۔ (درق نم ۷۷)

ایک دوسری روایت کے بموجب سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے
امام حسن، امام حسین، محسن، زینب، ام کلثوم اور رقیہ پیدا ہوئے۔

(درج بالا صفحہ ۷۸)

خلفائے راشدین متعلق سوالات

۱۔ خلفائے راشدین میں سے سب سے لمبی مدت خلافت کس کی رہی اور
سب سے کم کس کی؟

۲۔ خلفائے راشدین میں سے وہ کون ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے سلام
کہلوایا؟

۳۔ خلفائے راشدین میں سے وہ کون ہیں کہ جنہوں نے خلافت پر تنخواہ
نہیں لی؟

۴۔ خلفائے راشدین میں سے سب سے زیادہ دار زندقہ کون تھے؟

۵۔ خلفائے راشدین میں سے وہ کون ہیں کہ جو اس حال میں شہید ہوئے
کہ تلاوت قرآن فرما رہے تھے؟

خلفائے راشدین سے متعلق جوابات

- ۱۔ خلفائے راشدین میں سے سب سے لمبی مدت خلافت حضرت عثمان غنی ؓ کی رہی جو بارہ سال یا کچھ دن کم بارہ سال ہے۔ اور سب سے کم مدت حضرت صدیق اکبر ؓ کی خلافت کی ہے جو دو سال تین یا چار ماہ اور کچھ دن ہے۔ (جہاد نمبر ۲۷ ص ۸۶)
- ۲۔ وہ حضرت صدیق اکبر ؓ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہلویا۔ واقعہ اس طرح ہے کہ ایک دن حضرت صدیق اکبر ؓ بارگاہ سید عالم ؑ میں اس حال میں حاضر ہوئے کہ آپ کے جسم مبارک پر کرتے کی جگہ ایک پٹا ہوا کبل تھا جس میں بنوں کی جگہ کاٹنے لگے ہوئے تھے۔ حضرت جبرائیل حاضر بارگاہ رسالت پناہ ہوئے اور عرض کیا: ابو بکر کا کیا حال ہو گیا کہ مالداروں میں بھی فقیرانہ لباس پہنے ہوئے ہیں؟ حضور اکرم ؑ نے فرمایا: ابو بکر اپنا تمام مال مجھ پر اور میرے راستے پر خرچ کر کے مفلس ہو گئے ہیں۔ حضرت جبرائیل نے عرض کی: اللہ تقدس و تعالیٰ نے ابو بکر کو سلام کہا ہے اور پوچھا ہے کہ ابو بکر اس فقیرانہ لباس میں مجھ سے راضی ہے یا ناراض؟ حضرت صدیق اکبر ؓ نے جب یہ سنا تو کیفیت و جد طاری ہو گئی اور عالم سستی میں پاؤں بلند بار بار یہ کہنے لگے کہ میں اپنے رب سے راضی ہوں، میں اپنے رب سے راضی ہوں۔ (تہذیب نمبر ۱ ص ۵۵)
- ۳۔ وہ حضرت عثمان غنی ؓ ہیں کہ جنہوں نے خلافت پر تجوہ نہیں لی۔ آپ کے سوا تمام خلفاء راشدین نے تجوہ لی۔ (تہذیب نمبر ۲ ص ۵۵)
- ۴۔ وہ حضرت عمر فاروق ؓ ہیں کہ آپ خلفائے راشدین میں سب سے زیادہ دار زد تھے۔ (تہذیب نمبر ۲ ص ۵۵)
- ۵۔ وہ حضرت عثمان غنی ؓ ہیں کہ آپ اس حال میں شہید ہوئے کہ تلاوت

قرآن فرما رہے تھے۔ اور آپ کے خون کا پہلا قطرہ قرآن کی آیت
لَسَيَكْفِيكَهُمْ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ پر گرا تھا۔ (عثمان صیب الرحمن ص ۲۵۲)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضور اکرم ﷺ کی رسالت کی تصدیق سب سے پہلے کس نے کی؟
- ۲۔ وہ کون کون سے صحابی ہیں کہ جنکے پیچھے حضور اکرم ﷺ نے نمازیں پڑھیں؟
- ۳۔ وہ کون سے صحابی ہیں کہ جن کی چاؤشتیں شرف صحابیت سے شرف ہوئیں؟
- ۴۔ سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بعد دائرہ اسلام میں داخل ہونے والی سب سے پہلی خاتون کون ہے؟
- ۵۔ وہ کون کون سے صحابی ہیں کہ جن کو اللہ نے سلام کہلویا؟
- ۶۔ وہ کون کون سے صحابی ہیں کہ جن کے لئے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا لہذا انی و امی و امی کہ میرے ماں باپ تم پر قربان؟
- ۷۔ وہ کون سے صحابی ہیں کہ جن کی نماز جنازہ ستر بار پڑھی گئی؟
- ۸۔ وہ کون کون سے صحابی ہیں کہ جن کی نماز جنازہ حضور اکرم ﷺ نے مسجد نبوی میں پڑھائی؟
- ۹۔ وہ کون کون سے صحابی ہیں کہ جن کی نماز جنازہ حضور اکرم ﷺ نے ستر تکبیروں سے پڑھائی؟
- ۱۰۔ وہ کون کون حضرات ہیں کہ جن کے کفن کے لئے حضور اکرم ﷺ نے اپنی قمیص مبارک اور تہبند عنایت فرمائے؟
- ۱۱۔ وہ کون کون سے صحابی ہیں کہ جنکی قبر میں حضور اکرم ﷺ داخل ہوئے؟
- ۱۲۔ وہ کون سے صحابی ہیں کہ جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کے دست اقدس سے دفن ہونے کا شرف پایا؟
- ۱۳۔ حضور اکرم ﷺ کے بول مبارک (پیشاب) پینے کا شرف پانے والے حضرات کون کون ہیں؟

- ۱۴۔ حضور اکرم ﷺ کے خون مبارک پینے کا شرف پانے والے صحابی کون کون ہیں؟
- ۱۵۔ وہ کون کون سے صحابی ہیں کہ جن کیلئے بحالت جنابت مسجد میں جانا حلال تھا؟
- ۱۶۔ وہ کون سے صحابی ہیں کہ جنکی صورت میں جبرائیل امین آیا کرتے تھے؟
- ۱۷۔ وہ کون سے صحابی ہیں کہ جن کی اکیلے کی گواہی دو آدمیوں کے برابر تھی اور کیوں؟
- ۱۸۔ وہ کون سے صحابی ہیں کہ جن کی آزادی کے لئے حضور اکرم ﷺ نے خود اپنے دست اقدس سے تین سو کھجور کے پودے لگائے؟
- ۱۹۔ وہ کون سے صحابی ہیں کہ جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ بھی پایا؟
- ۲۰۔ اس صحابی کا کیا نام ہے جو عرب کے مشہور علی حاتم طائی کے بیٹے تھے؟
- ۲۱۔ اس صحابی کا کیا نام ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہم شکل تھے؟
- ۲۲۔ اس صحابی کا کیا نام کیا ہے جن کو حضور اکرم ﷺ نے مقبول الدعاء ہونے کی دعا دی تھی؟
- ۲۳۔ وہ کون سے صحابی ہیں کہ جن پر گرمی اور سردی بالکل اثر نہ کرتی تھی اور کیوں؟
- ۲۴۔ وہ کون سے صحابی ہیں کہ جن کی آواز آٹھ میل دور تک سنائی دیتی تھی؟
- ۲۵۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے اور آپ کی قبر کہاں ہے؟
- ۲۶۔ اس صحابی کا کیا نام ہے جو اپنی دس بیویوں کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہوئے تھے؟
- ۲۷۔ سب سے آخر میں انتقال کرنے والے صحابی کا نام کیا ہے؟
- ۲۸۔ کل صحابہ کرام کی تعداد کتنی ہے۔ اور حضور اکرم ﷺ کے وصال حق کے وقت صحابہ کرام کی تعداد کتنی تھی؟
- ۲۹۔ عہد رسالت میں کتنے صحابہ کرام کو زنا کے جرم میں سنگسار کیا گیا؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعلق جوابات

۱۔ علماء کا اختلاف ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سب سے پہلے کون ایمان لایا اور تصدیق اول کس نے کی۔ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ سب سے پہلے علی الاعلان ایمان لانے والی سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ کیونکہ جب حضور اکرم ﷺ غار حرا سے تشریف لائے اور ان کو نزول وحی کی خبر دی تو وہ ایمان لائیں اور تصدیق کی۔ ان کے بعد سب سے پہلے اور سابق الایمان سیدنا ابو جبر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ اسی مذہب پر سیدنا ابن عباس، حسان بن ثابت، اسماء بنت ابی بکر، خنصہ وغیرہ تابعین، صحابہ کی ایک جماعت اور دیگر علماء اعلام ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ سب سے پہلے سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ایمان لائے کیونکہ وہ آغوش مصطفیٰ ﷺ میں تربیت پائے تھے اور اس وقت وہ بچے تھے اسی لئے انہوں نے فرمایا ”میں نے اسلام کی طرف اس وقت سبقت کی جب کہ میں بچہ تھا اور بالغ نہیں ہوا تھا“ جیسا کہ طبری نے بیان کیا ہے۔ ابو عمرو بن عبد البر نے کہا ہے کہ وہ حضرات جو اس طرف گئے ہیں کہ سب سے پہلے جو ایمان لائے تھے سلمان، ابوذر، مقداد، خباب، جابر، ابو سعید خدری اور زید بن ارم رضی اللہ عنہ ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ سب سے پہلے ورقہ بن نوفل ایمان لائے تھے۔ اور شیخ ابن الصلاح فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ قتل اور موزوں تربیہ ہے کہ آزلو مردوں میں حضرت ابو بکر صدیق، بچوں اور نو عمروں میں حضرت علی مرتضیٰ عورتوں میں سیدتنا خدیجہ، موالی (آزلو کردہ غلام) میں حضرت زید بن حارثہ اور غلاموں میں حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ ہیں۔

(در علمہ ج ۲ ص ۵۸)

۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضور

اکرم ﷺ نے کسی امتی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی بجز حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک مرتبہ اور ایک سفر میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک رکعت۔ جیسا کہ ابی سلمہ بن عبدالرحمن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر جہاد میں تھے۔ حضور ﷺ تقاضے حاجت کیلئے تشریف لے گئے اور آپ کو آنے میں بہت دیر ہو گئی تو صحابہ کرام نے تکبیر کہہ کر حضرت عبدالرحمن بن عوف کو آگے بڑھا دیا پھر جب آپ تشریف لائے تو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ ایک رکعت پڑھا چکے تھے جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو چاہا کہ پیچھے ہٹ آئیں لیکن حضور اکرم ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو۔ اور حضور اکرم ﷺ نے ایک رکعت نماز حضرت عبدالرحمن کے پیچھے پڑھی پھر کھڑے ہو کر ایک رکعت فوت شدہ ادا فرمائی۔

ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ کا تشریف کی جانب تشریف لے گئے جب نماز کا وقت آیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا خیال ہے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اذان کہ دوں شاید کہ حضور اکرم ﷺ بھی تشریف لے آئیں۔ ”جب حضور اکرم ﷺ کو آنے میں تاخیر ہو گئی تو تمام صحابہ نے منتظر طور پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو نماز کے لئے آگے بڑھا دیا۔ اچانک حضور اکرم ﷺ بھی تشریف لے آئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اپنی جگہ سے پیچھے آئیں اور حضور لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ اس پر حضور ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ رہو۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے پیچھے نماز ادا فرمائی۔ (در علمہ ج ۲ ص ۵۸، ۵۹، ۶۰)

۳۔ وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں کہ جن کی چار پشتیں شرف صحابیت سے شرف ہوئیں، آپ کے والدین صحابی، آپ خود صحابی، آپ کے صاحبزادے محمد، عبد اللہ اور عبدالرحمن آپ کی صاحبزادیاں سیدتنا عائشہ اور حضرت اسماء صحابی اور آپ کے پوتے محمد بن عبدالرحمن بھی صحابی یہ فضیلت آپ کے سوا کسی اور کو حاصل نہ ہوئی۔

(توضیح ص ۵۸، ۵۹)

۴۔ عورتوں میں سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلی خاتون جو دائرہ اسلام میں داخل ہوئیں وہ سیدنا عباس ؓ کی زوجہ محترمہ حضرت ام فضل ؓ بہانہ بنت حارث رضی اللہ عنہا ہیں۔
 ۵۔ وہ صحابی اور صحابیہ حضرت ابو بکر صدیق اور سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں کہ جن کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے سلام کہلویا۔ تفصیلی واقعہ ”خلفائے راشدین“ اور ”امہات المؤمنین“ میں بیان کر دیا گیا ہے۔

۶۔ وہ خوش نصیب صحابی حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما ہیں کہ جن کے لئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”فداک امی وابی“ کہ میرے ماں باپ تم پر قربان۔ ان دونوں کے علاوہ کسی اور کو یہ شرف نہ ملا۔

(مشکوٰۃ خزینہ ص ۵۶۵ تا ۵۶۷ ج ۱، مکتبہ دارالعلوم دیوبند)

۷۔ وہ سید الشہداء حضرت حمزہ ؓ ہیں۔ شہداء احد کی نماز پڑھنے کے ضمن میں محدثین کرام اور اہل سیر سے روایتیں مروی ہیں کہ سب سے پہلے حضرت حمزہ ؓ کی نماز جنازہ پڑھی گئی ان کے بعد جو جنازہ آتا رہا وہ حضرت حمزہ ؓ کے قریب رکھا جاتا رہا اور نماز پڑھی جاتی رہی یہاں تک کہ ستر نمازیں حضرت حمزہ ؓ پر گزری گئیں۔

(درجہ ۲ ص ۲۲۸، تفسیر نبوی ص ۳۰)

۸۔ وہ حضرت بلال و سہیل رضی اللہ عنہما ہیں کہ انکی نماز جنازہ حضور اکرم ﷺ نے مسجد نبوی میں ادا فرمائی۔

۹۔ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا ہیں کہ ان کی نماز جنازہ حضور اکرم ﷺ نے ستر تکبیروں بروایت دیگر نو تکبیروں کے ساتھ پڑھی۔

اور سید الشہداء حضرت حمزہ ؓ کی بھی نماز جنازہ میں ستر تکبیریں

فرمائیں۔

۱۰۔ وہ حضرات تین ہیں کہ جن کے کفن کیلئے حضور اکرم ﷺ نے اپنی قمیص

مبارک اور تہبند عنایت فرمائے۔

(۱) حضرت فاطمہ بنت اسد والدہ حضرت علی رضی اللہ عنہما۔ ان کے کفن کیلئے اپنی قمیص مبارک عنایت فرمائی۔

(۲) سیدہ زینب بنت رسول اللہ ﷺ۔ ان کے کفن کے لئے اپنا تہبند مبارک دیا۔

(۳) عبد اللہ بن ابی بن سلول اس کے کفن کو بھی اپنی قمیص مبارک عنایت فرمائی۔ ابن ابی کے کفن کے لئے قمیص مبارک کا دینا صرف اس کے بیٹے کی خاطر سے تھا چونکہ وہ بھان صادق و مخلصان بارگاہ میں سے تھا۔

(درجہ ۲ ص ۲۲۸ تا ۲۳۰ ج ۱، ص ۵۸۳)

۱۱۔ حضرت عمر بن عبد العزیز سے منقول ہے کہ حضور اکرم ﷺ کسی کی قبر میں داخل نہ ہوئے سوائے پانچ شخصوں کے۔ تین عورتوں کی قبر میں اور دو مردوں کی۔ ایک حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی قبر میں۔ باقی چار مدینہ طیبہ میں۔ ایک حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کے لڑکے کی قبر میں جس نے حضور ﷺ کی آغوش تربیت میں پرورش پائی تھی۔ تیسرے حضرت عبد اللہ مرنی ؓ۔ چوتھے ام رومان رضی اللہ عنہا جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ تھیں اور پانچویں فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کی قبر میں۔

۱۲۔ وہ حضرت عبد اللہ ذوالحجاء ؓ ہیں کہ جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کے دست اقدس سے دفن ہونے کا شرف پایا۔

۱۳۔ حضور اکرم ﷺ کے بول (پیشاب) پینے کا شرف پانے والوں میں ایک ام ایمن رضی اللہ عنہا ہیں جو آپ کی خدمت میں رہا کرتی تھیں۔ چنانچہ منقول ہے کہ رات کے وقت حضور اکرم ﷺ کے تخت مبارک کے نیچے ایک پیالہ رکھا جاتا کہ رات میں اس میں بول مبارک فرمادیں۔ ایک رات جب آپ نے اس میں بول مبارک فرمایا اور صبح ہوئی تو آپ نے ام ایمن سے فرمایا کہ اس تخت کے

بچے ایک پیالہ ہے اسے زمین کے سپرد کر دو۔ مگر انہوں نے کچھ نہ پایا۔ ام ایمن نے عرض کیا: خدا کی قسم ابراہیم مجھے پیاس معلوم ہوئی میں نے اسے پی لیا تھا۔ اس پر حضور نے قسم فرمایا اور انہیں اپنا منہ دھونے کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ اب تمہیں کبھی پیٹ کا درد لاحق نہ ہوگا۔

دوسرے برکت نامی ایک خادمہ تھیں رضی اللہ عنہا۔ وہ بھی آپ کی خدمت میں رہا کرتی تھیں اس نے بھی ایک دن آپ کا بول شریف پی لیا تھا۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اے برکت! تم ہمیشہ کیلئے تندرست بن گئیں۔ اچانچہ وہ عورت کبھی بیمار نہ ہوئیں بجز اس بیماری کے جس میں اس نے دنیا سے کوچ کیا۔

تیسرے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ ایک شخص نے آپ کا بول شریف پی لیا تھا تو اس کے جسم سے ہمیشہ خوشبو مچکتی رہی، حتیٰ کہ اس کی اولاد میں کئی نسلوں تک یہ خوشبو رہی۔ (دارالحدیث ج ۱ ص ۴۹)

۱۴۔ حضور اکرم ﷺ کا لبو مبارک (خون) کا پینا صحابہ سے متواتر واقع ہوا ہے۔ چنانچہ اس جام (ابوطیب) نے کہ جس نے آپ کے پچھنے لگائے تھے تو سنگھسی یا چٹکی سے جتنا لبو شریف لگتا وہاں سے حلق سے اپنے شکم میں اتارنا جاتا۔ حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: تم خون کا کیا کرتے ہو۔؟ اس نے عرض کیا: میں خون نکال کر اپنے شکم میں پینا کرتا جاتا ہوں، میں نہیں چاہتا کہ آپ کا خون مبارک زمین پر ہے۔ آپ نے فرمایا: بلاشبہ تم نے اپنی پناہ تلاش کر لی۔ اور اپنے نفس کو محفوظ بنالیا۔ یعنی بلا اور امراض سے بچ گئے۔

فردہ احد کے دن جب حضور اکرم ﷺ مجروح ہوئے تو حضرت ابوسعید خدری کے والد حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہما نے آپ کے زخموں کو اپنے منہ سے چوس کر زبان سے زخموں کو پاک و صاف کیا۔ لوگوں نے ان سے کہا کہ اپنے منہ سے خون باہر نکالو! انہوں نے کہا: ہمیں خدا کی قسم زمین پر آپ کے خون کو ہرگز نہ گرنے دوں گا وہ خون کو نگل گئے۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

جو شخص خواہش رکھتا ہے کہ وہ کسی جنتی شخص کو دیکھے تو وہ انہیں دیکھ لے۔“

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور اکرم ﷺ پچھنے لگوائے اور اپنا خون مبارک مجھے دیکر فرمایا کہ اسے کسی ایسی جگہ غائب کر دو جہاں کسی کی نظر نہ پڑے۔ میں نے اسی پی لیا کیونکہ اس سے زیادہ پوشیدہ جگہ میں نہیں پاتا تھا۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دائے تمہیں لوگوں سے اور وائے لوگوں کو تم سے۔ ایہ ان کی قوت مردانگی، شجاعت اور بہادری سے کنایہ تھا جو انہیں اس خون مبارک کے پی لینے سے حاصل ہوئی۔ (درمختار ج ۱ ص ۵۰)

۱۵۔ حضرت صدیق اکبر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما ایسے صحابی ہیں کہ جن کا بحالت جنابت مسجد میں جانا حلال تھا۔ (تحریر فی ج ۲ ص ۴۴ ج ۲ ص ۲۲۳)

۱۶۔ وہ حضرت دجہ کلبی رضی اللہ عنہ ہیں کہ جن کی صورت میں جبرائیل علیہ السلام کبھی آکر آتے تھے۔ (مہملات مشکوٰۃ ص ۵۹۳)

۱۷۔ وہ حضرت خزیمہ بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ ہیں کہ جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری اکیلی کی گواہی دو آدمیوں کے برابر ہے۔

(الاقیان ج ۱ ص ۷۸)

جس کا مختصر واقعہ یوں ہے کہ: حضور اکرم ﷺ نے ایک اعرابی سے ایک گھوڑا خرید فرمایا۔ سودا ملے ہونے کے بعد آپ پیسے لینے کیلئے گھر تشریف لے گئے۔ اور دوسرے لوگوں نے اس گھوڑے کی قیمت لگائی اسی دوران حضور ﷺ بھی تشریف لے آئے اور اس اعرابی سے فرمایا کہ تو نے تو یہ گھوڑا میرے پاس بیچ دیا ہے۔ وہ دیہاتی انکار کرتے ہوئے کہنے لگا کہ آپ کے پاس اس بات پر کوئی گواہ ہے کہ اس گھوڑے کو میں نے آپ کے ہاتھ بیچ دیا ہے۔ اجو بھی مسلمان آتا وہ دیہاتی سے کہتا: افسوس ہے تجھے پر، خدا کا نبی نہیں فرماتا مگر حق۔“ لیکن بدوی کسی کی بات نہ مانتا۔ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے یہ گھوڑا حضور اکرم ﷺ کے ہاتھ فروخت کیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ

نے فرمایا: اے خزیمہ! تم کیسے گواہی دیتے ہو حالانکہ میں نے تمہیں گواہ نہیں بنایا۔ اس پر انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ کی آسمانی باتوں کی تصدیق کرتے ہیں تو کیا ہم اس دیہاتی پر تصدیق نہ کریں۔ بتابریں رسول اللہ ﷺ نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو گواہوں کے برابر قرار دیا اور اس فضیلت میں انہیں مخصوص فرمایا۔
(درمیانہ ج ۳ ص ۵۴۲ ح ۵۴۲ ص ۵۴۳)

۱۸۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہیں کہ جب آپ نے اپنے موٹی سے آزادی مانگی تو اس نے کہا اس شرط پر میں تم کو آزاد کر دوں گا کہ تین سو کجور کے پودے اس طرح لگاؤ کہ ایک بھی ضائع نہ ہو۔ جب نبی کریم ﷺ کے گوش مبارک تک یہ بات پہنچی تو آپ نے دست اقدس سے تین سو کجور کے پودے لگائے اور ایک بھی ضائع نہ ہوا۔ ایک پورا حضرت عمر فاروق نے یا خود سلمان فارسی نے (رضی اللہ عنہما) لگایا تھا جس میں پھل نہیں آیا۔ پھر آپ نے اسے دوبارہ لگایا۔

(درمیانہ ج ۳ ص ۳۲۱، شریعہ شرح ص ۲۵۱)

۱۹۔ حضرت شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ بعض کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ بھی پایا ہے۔

(درمیانہ ج ۳ ص ۵۴۲ ح ۵۴۲ ص ۵۴۳)

۲۰۔ وہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ ہیں جو عرب کے مشہور سنی حاتم طائی کے بیٹے تھے۔

۲۱۔ وہ حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہم شکل تھے۔

۲۲۔ وہ حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہیں کہ حضور ﷺ نے ان کو عادی تھی کہ اے سعد اللہ تمہیں مقبول الدعا بنائے۔ اچنانچہ آپ ایسے مقبول الدعاء ہوئے کہ صحابہ کرام آپ سے دعا کرنے آتے تھے۔ آخر میں آپ ناچنا ہو گئے تھے لیکن کبھی اپنے لئے دعائے فرمائی۔
(مجموعہ ج ۳ ص ۵۴۲ ح ۵۴۲ ص ۵۴۳)

۲۳۔ وہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہیں حضور اکرم ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی کہ وہ گرمی و سردی سے محفوظ رہیں۔ تو آپ کی یہ حالت تھی کہ گرمی میں سردی کے اور سردی میں گرمی کے کپڑے پہنتے مگر آپ کو گرمی و سردی کچھ نقصان نہ پہنچاتی۔

۲۴۔ وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ہیں کہ آپ کی آواز آٹھ میل دوری تک سنائی دیتی تھی۔

۲۵۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے والد کا نام رباح اور والدہ کا نام حمام ہے۔
(مجموعہ ج ۳ ص ۵۴۲ ح ۵۴۲ ص ۵۴۳)

۲۶۔ آپ کی قبر شریف صحیح قول کے بموجب دمشق کے باب الصغیر میں ہے آپ کا وصال ۲۷ھ کو ہوا تھا اور عمر ۶۳ سال ہوئی۔
(۱) (مجموعہ ج ۳ ص ۵۴۲ ح ۵۴۲ ص ۵۴۳)

۲۷۔ وہ حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی ہیں کہ اپنی دس بیویوں کے ساتھ شرف بہ اسلام ہوئے اور حضور ﷺ کے حکم سے ان میں چار کو رکھا بانی کو طلاق دیدی۔
(نور ابن اصفہان ص ۳۲۱)

۲۸۔ وہ حضرت ابو الطفیل عامر بن داؤد رضی اللہ عنہ ہیں کہ جنہوں نے صحابہ کرام میں سے سب سے بعد میں وصال فرمایا آپ کا انتقال ۷۰ھ یا ۷۱ھ میں ہوا۔ آپ خود کہا کرتے تھے کہ اب روئے زمین پر کوئی شخص نہیں ہے بجز میرے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہو۔
(درمیانہ ج ۳ ص ۵۴۲ ح ۵۴۲ ص ۵۴۳)

۲۹۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابی ہیں جن میں سے سات سو صحابہ معلوم الاسم ہیں۔

۳۰۔ اور ابن ملاح نے بیان کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابیوں کو چھوڑ کر وصال حق فرمایا تھا۔
(نور ابن اصفہان ص ۳۲۱)

۳۱۔ ہمد رسالت اقدس میں زنا کا ثبوت گواہوں سے کبھی نہیں ہوا۔ البتہ دو بار یہ ہوا کہ مجرموں نے خود اقرار کر لیا۔ پہلا واقعہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا۔ دوسرا ایک

صحابیہ رضی اللہ عنہا کا۔ دونوں مجرم بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور شرعی سزا کے خواستگار ہوئے کہ ہم پاک ہو جائیں۔ چنانچہ دونوں کو سنگسار کیا گیا۔ (مسند علامہ رحمہ اللہ)

بارگاہ رسالت کے خادموں، نگہبانوں، مفتیوں، کاتبوں، شاعروں اور دیگر وہ علاموں سے متعلق سوالات

- ۱۔ بارگاہ رسالت ﷺ کے خدام صحابہ کون کون تھے۔؟
- ۲۔ بارگاہ رسالت ﷺ کی خدمت گزار عورتیں کون کون تھیں۔؟
- ۳۔ حضور اکرم ﷺ کو نطین پہنانے اور اتارنے کی خدمت کس کے سپرد تھی۔؟
- ۴۔ دوران سفر حضور اکرم ﷺ کے پانی کی چھاگل کو اٹھانے کا کام کس کے سپرد تھا۔؟
- ۵۔ حضور اکرم ﷺ کے لئے وضو کے واسطے پانی مہیا کرنے کی خدمت کس کے سپرد تھی۔؟
- ۶۔ دوران سفر حضور اکرم ﷺ کا اونٹ کون کھیچا کرتا تھا۔؟
- ۷۔ حضور اکرم ﷺ کے اونٹ پر راحلہ باندھنے کی ذمہ داری کس کے سپرد تھی۔؟
- ۸۔ حضور اکرم ﷺ جب غسل فرماتے تو کس صحابی سے اپنی پشت مبارک ملواتے۔؟
- ۹۔ حضور اکرم ﷺ کے گھریلو آمد و خرچ کی خدمت کس کے سپرد تھی۔؟
- ۱۰۔ حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں واجب القتل مجرموں کی گردن مارنے کا کام کون کون کرتے تھے۔؟
- ۱۱۔ حضور اکرم ﷺ کی انگشتی مبارک یعنی مہر شریف کی حفاظت کس کے ذمے تھی۔؟

- ۱۲۔ حضور اکرم ﷺ کی نمبہائی کرنے والے صحابہ کون کون تھے اور کس نے کس موقعہ پر نمبہائی کی؟
- ۱۳۔ حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں فتویٰ کون کون دیا کرتے تھے؟
- ۱۴۔ بارگاہ رسالت ﷺ کے کاتب کتنے اور کون کون تھے؟
- ۱۵۔ وحی کی کتاب کرنے والے صحابہ کون کون تھے؟
- ۱۶۔ حضور اکرم ﷺ کی مراسلات لکھنے والے صحابی کون تھے؟
- ۱۷۔ عہد نامہ یا صلح نامہ کی کتابت کون کیا کرتے تھے؟
- ۱۸۔ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں اذان دینے والے حضرات کتنے تھے اور کون کہاں اذان دیتے تھے؟
- ۱۹۔ حضور اکرم ﷺ کے خدام شعراء کتنے تھے؟
- ۲۰۔ وہ حضرات کتنے اور کون کون تھے جن کو حضور اکرم ﷺ نے اطراف و اکناف کے سلاطین و امراء کی طرف بھیجا تھا؟
- ۲۱۔ قبائل سے اموال صدقات و زکوٰۃ وصول کرنے والے صحابہ کون کون تھے؟
- ۲۲۔ حضور اکرم ﷺ کے موالی یعنی آزاد کردہ غلام کتنے اور کون کون تھے؟
- ۲۳۔ حضور اکرم ﷺ کی سراری یعنی باندیاں کتنی تھیں؟

بارگاہ رسالت کے خادمین، نمبہائوں، مفتوں، کاتبوں، شاعروں اور آزاد کردہ غلاموں سے متعلق جوابات

۱۔ یوں تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سب کے سب خدام بارگاہ اور حاضرین مجلس رسالت پناہ تھے حضور اکرم ﷺ جس سے جو چاہتے خدمت کے لئے فرما دیتے تھے۔ البتہ کچھ حضرات خدمت کے لئے متعین تھے جن کو اہل سیر لکھتے ہیں کہ وہ حسب ذیل ہیں۔

- (۱) حضرت انس بن مالک۔ (۲) حضرت عبداللہ بن مسعود۔ (۳) حضرت ابی بن ام ایمن۔ (۴) حضرت ربیعہ بن کعب۔ (۵) حضرت سعد موالی ابی بکر صدیق۔ (۶) حضرت عقبہ بن عامر۔ (۷) حضرت ارج بن شریک۔ (۸) حضرت ابوذر غفاری۔ (۹) حضرت مہاجر مونی سیدہ ام سلمہ۔ (۱۰) حضرت جہن۔ (۱۱) حضرت قیس بن ابی ربیعہ۔ (۱۲) حضرت ابو التحر اہلال ابن حارث۔ (۱۳) حضرت ابولفتح ابان۔ (۱۴) حضرت بلال حبشی۔ (۱۵) حضرت دو قمر۔ (۱۶) حضرت بکیر بن شداد۔ (۱۷) حضرت شریک۔ (۱۸) حضرت اسد بن مالک اسدی۔ (۱۹) حضرت ثعلبہ بن عبدالرحمن انصاری۔ (۲۰) حضرت جزی بن مالک۔ (۲۱) حضرت سالم مولی رسول اللہ ﷺ۔ (۲۲) حضرت سابق بن حاطب۔ (۲۳) حضرت سلمہ۔ (۲۴) حضرت ابوسلام۔ (۲۵) حضرت ابو عبیدہ مولی رسول اللہ ﷺ۔ (۲۶) حضرت ہند بن حارث۔ (۲۷) حضرت اسماء بن حارث۔ (۲۸) حضرت اسامہ بن زید۔ (۲۹) حضرت اسامہ بن زید۔ (۳۰) حضرت اسامہ بن زید۔ (۳۱) حضرت اسامہ بن زید۔ (۳۲) حضرت اسامہ بن زید۔ (۳۳) حضرت اسامہ بن زید۔ (۳۴) حضرت اسامہ بن زید۔ (۳۵) حضرت اسامہ بن زید۔ (۳۶) حضرت اسامہ بن زید۔ (۳۷) حضرت اسامہ بن زید۔ (۳۸) حضرت اسامہ بن زید۔ (۳۹) حضرت اسامہ بن زید۔ (۴۰) حضرت اسامہ بن زید۔ (۴۱) حضرت اسامہ بن زید۔ (۴۲) حضرت اسامہ بن زید۔ (۴۳) حضرت اسامہ بن زید۔ (۴۴) حضرت اسامہ بن زید۔ (۴۵) حضرت اسامہ بن زید۔ (۴۶) حضرت اسامہ بن زید۔ (۴۷) حضرت اسامہ بن زید۔ (۴۸) حضرت اسامہ بن زید۔ (۴۹) حضرت اسامہ بن زید۔ (۵۰) حضرت اسامہ بن زید۔ (۵۱) حضرت اسامہ بن زید۔ (۵۲) حضرت اسامہ بن زید۔ (۵۳) حضرت اسامہ بن زید۔ (۵۴) حضرت اسامہ بن زید۔ (۵۵) حضرت اسامہ بن زید۔ (۵۶) حضرت اسامہ بن زید۔ (۵۷) حضرت اسامہ بن زید۔ (۵۸) حضرت اسامہ بن زید۔ (۵۹) حضرت اسامہ بن زید۔ (۶۰) حضرت اسامہ بن زید۔ (۶۱) حضرت اسامہ بن زید۔ (۶۲) حضرت اسامہ بن زید۔ (۶۳) حضرت اسامہ بن زید۔ (۶۴) حضرت اسامہ بن زید۔ (۶۵) حضرت اسامہ بن زید۔ (۶۶) حضرت اسامہ بن زید۔ (۶۷) حضرت اسامہ بن زید۔ (۶۸) حضرت اسامہ بن زید۔ (۶۹) حضرت اسامہ بن زید۔ (۷۰) حضرت اسامہ بن زید۔ (۷۱) حضرت اسامہ بن زید۔ (۷۲) حضرت اسامہ بن زید۔ (۷۳) حضرت اسامہ بن زید۔ (۷۴) حضرت اسامہ بن زید۔ (۷۵) حضرت اسامہ بن زید۔ (۷۶) حضرت اسامہ بن زید۔ (۷۷) حضرت اسامہ بن زید۔ (۷۸) حضرت اسامہ بن زید۔ (۷۹) حضرت اسامہ بن زید۔ (۸۰) حضرت اسامہ بن زید۔ (۸۱) حضرت اسامہ بن زید۔ (۸۲) حضرت اسامہ بن زید۔ (۸۳) حضرت اسامہ بن زید۔ (۸۴) حضرت اسامہ بن زید۔ (۸۵) حضرت اسامہ بن زید۔ (۸۶) حضرت اسامہ بن زید۔ (۸۷) حضرت اسامہ بن زید۔ (۸۸) حضرت اسامہ بن زید۔ (۸۹) حضرت اسامہ بن زید۔ (۹۰) حضرت اسامہ بن زید۔ (۹۱) حضرت اسامہ بن زید۔ (۹۲) حضرت اسامہ بن زید۔ (۹۳) حضرت اسامہ بن زید۔ (۹۴) حضرت اسامہ بن زید۔ (۹۵) حضرت اسامہ بن زید۔ (۹۶) حضرت اسامہ بن زید۔ (۹۷) حضرت اسامہ بن زید۔ (۹۸) حضرت اسامہ بن زید۔ (۹۹) حضرت اسامہ بن زید۔ (۱۰۰) حضرت اسامہ بن زید۔

۲۔ بارگاہ رسالت ﷺ کی خدمت گزار عورتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) حضرت ام ایمن بركت۔ (۲) حضرت خولہ۔ (۳) حضرت سلمیٰ ام رافع۔ (۴) حضرت یسوع بنت سعد۔ (۵) حضرت ام عیاش۔ (۶) امہ اللہ بنت رزینہ۔ (۷) حضرت صفیہ۔ (۸) حضرت خنوخ۔ (۹) زویہ ام عقبہ۔ (۱۰) ماریہ ام الرباب۔ (۱۱) ماریہ داؤدی ثنی بن صالح۔ (۱۲) سیدہ ماریہ قبطیہ۔ رضی اللہ عنہن۔
(درجہ ۲ ص ۸۵۹ تا ۸۶۴)

۳۔۔۔ وہ حضرت عبدالرحمن بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں کہ نطین شریفین، مسواک، عصا مبارک، نگینہ اور پھونپنا یہ تمام چیزیں ان کے سپرد تھیں۔ حضور اکرم رضی اللہ عنہ قیام فرماتے تو یہ نطین مبارک حضور رضی اللہ عنہ کو پہناتے۔ اور جب حضور اکرم رضی اللہ عنہ نشست فرماتے تو یہ پائے اقدس سے نطین مبارک اتارتے اور اپنی آستین میں محفوظ رکھتے تھے۔

(درجہ ۲ ص ۸۵۲)

۴۔۔۔ پانی کی چھاگل اٹھانے کی خدمت حضرت ام ایمن بن ام ایمن رضی اللہ عنہا کے سپرد تھی۔

(درجہ ۲ ص ۸۵۲)

۵۔۔۔ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ تھے جو حضور اکرم رضی اللہ عنہ کے لئے وضو کا پانی مہیا کرتے تھے۔

(درجہ ۲ ص ۸۵۲)

۶۔۔۔ وہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ دوران سفر حضور اکرم رضی اللہ عنہ کا لونٹ کھینچتے تھے۔

(درجہ ۲ ص ۸۵۲)

۷۔۔۔ لونٹ پر راحلہ باندھنے کا کام حضرت انس بن شریک رضی اللہ عنہ کے سپرد تھا۔

(درجہ ۲ ص ۸۵۲)

۸۔۔۔ وہ حضرت اباء ابوالسج رضی اللہ عنہ ہیں کہ جب حضور اکرم رضی اللہ عنہ غسل فرماتے تو اپنی پشت مبارک ان سے ملواتے تھے۔

(درجہ ۲ ص ۸۵۸)

۹۔۔۔ یہ خدمت حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے سپرد تھی۔

(درجہ ۲ ص ۸۲۲)

۱۰۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کرم اللہ وجہہ حضرت زبیر بن عوام، حضرت محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ اور چند دیگر ایسے اصحاب تھے جو حضور اکرم رضی اللہ عنہ کے حکم پر کافروں اور

واجب القتل مجرموں کی گردن اڑاتے تھے۔

(درجہ ۲ ص ۸۶۸)

۱۱۔۔۔ وہ حضرت معتب رضی اللہ عنہ ہیں کہ حضور اکرم رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی یعنی مہر شریف کی حفاظت انہی کے ذمے تھی۔

(درجہ ۲ ص ۸۶۹)

۱۲۔۔۔ جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور اکرم رضی اللہ عنہ کا پہرہ دیا ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ۔ ان کی نگہبانی حضور اکرم رضی اللہ عنہ کیلئے روز بد تھی۔ حضور اکرم رضی اللہ عنہ کیلئے ایک عریش بنایا گیا تھا۔ آپ اس میں خواب استراحت فرماتے اور حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ اس عریش کی نگہبانی کر رہے تھے۔

(۲) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی روز بد عریش میں بیٹھ کر رہتے تھے، حضور اکرم رضی اللہ عنہ کے سر ہانے کیلئے پہرہ دے رہے تھے تاکہ کوئی شرک قریب نہ آ سکے۔

(۳) حضرت محمد بن مسلمہ انصاری مدنی رضی اللہ عنہ، ان کی نگہبانی حضور اکرم رضی اللہ عنہ کے لئے روز احد تھی۔

(۴) حضرت ذکوان بن عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ۔ آپ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی ساتھ روز احد پہرہ دے رہے تھے۔

(۵) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ غزوہ خندق میں حضور اکرم رضی اللہ عنہ کی نگہبانی کرتے تھے۔

(۶) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ آپ کی نگہبانی کے سلسلے میں مردی ہے کہ ایک رات حضور اکرم رضی اللہ عنہ بیدار تھے اور نیند نہیں آرہی تھی۔ فرمایا: کاش! کوئی مرد صالح میرے اصحاب میں سے میری پاسبانی کرے۔ اچانک ہتھیاروں کی آواز سنی، فرمایا: کون شخص ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ رضی اللہ عنہ میں سعد ہوں۔!

پھر وہ پاسبانی کے لئے استاد ہو گئے۔

(۷) حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ۔ غزوہ خندق میں حضور اکرم رضی اللہ عنہ کی نگہبانی کرتے تھے۔

(۸) حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ۔ حضور اکرم رضی اللہ عنہ کی نگہبانی غزوہ خیبر

۱۔ حضور اکرم ﷺ جب کسی سے عہد و صلح کرتے تھے تو کاتب عہد حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہوتے تھے۔
(در جامعہ ج ۲ ص ۱۷۷)

۱۸۔ حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں اذان دینے والے حضرات چار تھے۔

(۱) حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں اذان دیتے تھے۔

(۲) حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ یہ بھی مدینہ طیبہ حضرت بلال کے ساتھ اذان کہا کرتے تھے۔

(۳) حضرت سعد بن عاذ قرظی رضی اللہ عنہ مسجد قبائیں میں موذن مقرر تھے۔ جب حضور اکرم ﷺ نے عالم وصال کی طرف ارتحال فرمایا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دینی چھوڑ دی تو آپ کو مسجد نبوی شریف میں منتقل کر دیا گیا۔ اور تاحیات اذان دیتے رہے۔

(۴) حضرت ابو محذورہ لوسی بن مغیرہ رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں اذان دیا کرتے تھے۔
(در جامعہ ج ۲ ص ۱۷۷ تا ۱۷۸ و نیز البیہقی ج ۲ ص ۱۷۸)

۱۹۔ رسول اللہ ﷺ کے خدام شعراء مردوں میں سے ایک سو ساٹھ تھے اور عورتوں میں سے بارہ تھیں۔ ان شعراء نے کرام میں سے جو حضرات کافروں کے شر کو اسلام اور مسلمان سے دفع کرتے اور بازار کھچتے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی مدح کرتے اور کافروں کی تجوہ و مذمت کرتے تھے وہ تین اشخاص شمار کئے گئے ہیں۔

(۱) حضرت حسان بن ثابت۔ (۲) حضرت کعب بن مالک۔ (۳) حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ۔
(در جامعہ ج ۲ ص ۱۷۸)

۲۰۔ روضۃ الاحباب میں ہے کہ دیکھارہ اصحاب کامل انصاف تھے جن کو حضور اکرم ﷺ نے اکناف و اطراف کے سلاطین و امراء کی طرف بھیجا تھا۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ ان کو نجاشی شاہ حبشہ، مسیلہ کذاب اور فردہ بن عمرو جذالی کی طرف جو کہ قیصر شاہ روم کی طرف سے گوز تھا بھیجا تھا۔

(۲) حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ عنہ ان کو ہرقل قیصر روم کی طرف قاصد بنا کر بھیجا گیا تھا۔

(۳) حضرت عبد اللہ بن حذافہ بھی رضی اللہ عنہ ان کو کسریٰ پرویز بن ہر مرشاہ فارس کی طرف بھیجا گیا۔

(۴) حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ ان کو مقوقش شاہ مصر و اسکندریہ کی طرف بھیجا گیا تھا۔

(۵) حضرت شجاع بن وہب اسدی رضی اللہ عنہ ان کو حارث بن ابی شمر غسانی حاکم شام کی طرف بھیجا گیا تھا۔

(۶) حضرت سلیط بن عمرو عامری رضی اللہ عنہ ان کو ہودہ بن علی بن ابی یاسرہ کی طرف بھیجا گیا تھا۔

(۷) حضرت علاء الحضری رضی اللہ عنہ ان کو مندورہ بن سادی دالی بحرین کی طرف بھیجا گیا تھا۔

(۸) حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان کو طائف کے ایک بادشاہ ذوالکلاع کی طرف بھیجا گیا تھا۔

(۹) حضرت ہباج بن امیہ مخزومی رضی اللہ عنہ ان کو حارث بن عبد کلال حمیری شاہ یمن کی طرف بھیجا تھا۔

(۱۰) حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ ان کو ملک عمان کے جلد ر کے بیٹے جیفر و عبد کی جانب بھیجا گیا۔

(۱۱) حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ ان کو ان کے ہی قبیلہ کی طرف قاصد بنا کر بھیجا گیا تھا۔

یہ گیارہ اصحاب کرام رضی اللہ عنہم ہیں جن کو روضۃ الاحباب میں سفیروں اور قاصدوں کے ضمن میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ بعض اہل سیر، حضرت ابو موسیٰ اشعری، اور حضرت معاذ بن جبل کو اور بعض نے حضرت وثرہ بن

محسن اور حضرت صیب بن زید ؓ کو بھی حضور اکرم ﷺ کے سفیروں اور قاصدوں میں شمار کیا ہے اس بنا پر ان اصحاب کی تعداد چدرہ ہو جاتی ہے۔ مواہب لدنیہ میں امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ، حضرت عیینہ بن حصین، حضرت بریدہ بن الحصیب، حضرت عباد بن بشر، حضرت رافع بن مکیت، حضرت ضحاک بن سفیان، حضرت بشر بن سفیان، اور حضرت عبداللہ بن نسر ؓ کو بھی قاصدوں اور سفیروں کے ضمن میں بیان کیا گیا ہے۔

۳۱۔ قبائل سے اموال صدقات کو وصول کرنے والے چند اصحاب تھے جن کے اسماء یہ ہیں۔

- (۱) حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ جو بنی کلب کے صدقات پر عامل تھے۔
- (۲) حضرت عدی بن حاتم ؓ ان کو اپنے ہی قبیلہ بنی طے پر عامل بنا کر بھیجا گیا تھا۔
- (۳) حضرت عیینہ بن حصین فزاری ؓ ان کو قبیلہ بنی کعب کی شاخ خزاعہ پر عامل مقرر فرمایا۔
- (۴) حضرت ابی اس بن قیس اسدی ؓ ان کو بنی اسد پر بھیجا گیا تھا۔
- (۵) حضرت ولید بن عقبہ بن ابی معیط ؓ آپ قبیلہ بنی المصطلق پر عامل مقرر تھے۔
- (۶) حضرت حارث بن عوف مزی ؓ ان کو قبیلہ بن مرہ پر عامل مقرر کیا گیا تھا۔
- (۷) حضرت مسعود بن ریحیل ؓ یہ بنی یحس پر عامل تھے۔
- (۸) حضرت انجم بن سفیان ؓ جو عذرہ، سلامان و یلی، جہدہ اور انبی پر عامل تھے۔
- (۹) حضرت عباس بن مرداس ؓ ان کو قبیلہ بنی سلیم کی جانب عامل بنا کر بھیجا گیا تھا۔

- (۱۰) حضرت لہید بن حاصب ؓ آپ قبیلہ دارم پر عامل تھے۔
- (۱۱) حضرت عامر بن مالک ؓ یہ قبیلہ بنی عامر بن معصہ پر عامل تھے۔
- (۱۲) حضرت سعد بن مالک ؓ آپ قبیلہ بنی کلاب پر عامل تھے۔
- (۱۳) حضرت عوف بن مالک ؓ ان کو قبیلہ ہوازن، نضر، اور ثقیف پر عامل مقرر کیا گیا تھا۔
- (۱۴) حضرت ضحاک بن سفیان ؓ آپ اپنی قوم کے صدقات پر عامل مقرر تھے۔

(۱۰-۱۳) (۱۰-۱۳)

۳۲۔ حضور اکرم ﷺ کے موالی یعنی آزاد کردہ غلاموں میں سے جن کے نام دستیاب ہوئے وہ ذیل میں مندرج ہیں۔

- (۱) حضرت زید بن حارثہ۔ (۲) اسامہ بن زید بن حارثہ۔ (۳) ثوبان بن بکر۔ (۴) ابو کبشہ نام ستم بالوٹ یا سامہ۔ (۵) آنسہ یا ابو آنسہ یا ابوسروح یا ابوسرح۔ (۶) صانع لقب یہ شقران۔ (۷) ابراہیم۔ (۸) یسار۔ (۹) ابورافع نام اسلم یا ثابت یا زید یا امیر الیم یا ہر حر۔ (۱۰) ابو موسیٰ۔ (۱۱) ابو الہی نام رافع۔ (۱۲) مدغم۔ (۱۳) زید۔ (۱۴) لہل بن یسار کے دوا۔ (۱۵) سعید بن عبدالغفار۔ (۱۶) سفینہ نام مہرمان یا ملہمان یا رومان یا کیمان یا فروخ۔ (۱۷) نابور قحطی۔ (۱۸) واقد یا ابو واقد۔ (۱۹) ہشام۔ (۲۰) ابو ضمیرہ نام سود یا روج بن سندر یا روج بن شیر زو یا سعد حمیری۔ (۲۱) حسین۔ (۲۲) ابو عصب نام امر یا مرہ۔ (۲۳) ابو عبیدہ۔ (۲۴) اسلم بن عبیدہ۔ (۲۵) ارج۔ (۲۶) ابجد۔ (۲۷) بازام۔ (۲۸) حاتم۔ (۲۹) بدر۔ (۳۰) زید بن لہل۔ (۳۱) سعید بن زید۔ (۳۲) سعید بن کندہ۔ (۳۳) روثیح۔ (۳۴) سلمان الفارسی۔ (۳۵) سندر۔ (۳۶) شمعون بن زید قرظی۔ (۳۷) ضمیرہ بن ابو ضمیرہ۔ (۳۸) عبداللہ بن اسلم۔ (۳۹) غیلان۔ (۴۰) فضالہ۔ (۴۱) نفیر۔ (۴۲) کریم۔ (۴۳) محمد بن عبدالرحمن۔ (۴۴) مکحول۔ (۴۵) نافع ابو السائب۔ (۴۶) مدیہ۔ (۴۷) نہیک بن الاسود۔ (۴۸) قحطی بن الحارث یا قحطی بن سروح یا سروح بن کلاہ۔ (۴۹)

ہرمز ابو کیسان نام کیسان یا مہران یا طہمان یا ذکوان۔ (۳۹) بوردان۔ (۵۰) یبار (۵۱) ابو امیلہ راشد (۵۲) ابو البشیر۔ (۵۳) ابو صفیہ۔ (۵۴) ابو قبیلہ۔ (۵۵) ابو لہب۔ (۵۶) ابو لقیط۔ (۵۷) ابو ایسر۔ (۵۸) ذکوان۔ (درجہ ۲۵۷ تا ۲۵۹)

۲۳۔ حضور اکرم ﷺ کی سراری یعنی باندیوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے

(۱) حضرت ماریہ بنت شمعون قبلیہ رضی اللہ عنہا۔ (۲) ریحانہ بنت زید بن عمرو۔ بعض کہتے ہیں کہ شمعون کی بیٹی ہیں یہ بنی نضیر کی باندیوں میں سے ہیں۔ ایک قول کے بموجب بنی قریظہ سے۔ (۳) جیلہ۔ جو کسی سہایا میں حضور اکرم ﷺ کو حاصل ہوئی تھیں۔ (۴) وہ باندی جسے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے پیش کیا تھا۔ (۵) ام راتق زوجہ ابو راتق۔ (۶) رضوی۔ (۷) امیہ۔ (۸) درجہ۔ (۹) سائبہ۔ (۱۰) ام ضمیرہ۔ (درجہ ۲۵۷ تا ۲۵۹)



- ۱۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس کتنی کنویں تھیں؟
- ۲۔ حضور اکرم ﷺ کی مشہور کنوار ذوالفقار کا نام ذوالفقار کیوں رکھا گیا؟
- ۳۔ ذوالفقار نامی کنوار پہلے کس کی بیٹی پر حضور اکرم ﷺ کے قبضہ میں کیسے آئی؟
- ۴۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی ذوالفقار نامی کنوار کس کو کس موقع پر عہدہ فرمایا تھا؟
- ۵۔ حضور اکرم ﷺ کی ملکیت میں آنے والی سب سے پہلی کنوار کا نام کیا ہے؟
- ۶۔ اس کنوار کا کیا نام ہے کہ جسکے ساتھ حضور اکرم ﷺ نے ہجرت کی تھی؟
- ۷۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس کتنی زرہیں تھیں اور ان کے نام کیا ہیں؟
- ۸۔ حضور اکرم ﷺ کی اس زرہ کا نام کیا ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام کی تھی؟
- ۹۔ اس زرہ کا کیا نام ہے کہ جس کو حضور اکرم ﷺ نے روز احد ذیہ تن فرمایا تھا؟
- ۱۰۔ جنگ خندق اور خیبر کے موقع پر حضور اکرم ﷺ نے کن کن زرہوں کو پہنا تھا؟
- ۱۱۔ حضور اکرم ﷺ کی اس زرہ کا کیا نام ہے جو عرصہ دراز تک حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قبضہ میں محفوظ رہی؟
- ۱۲۔ حضور اکرم ﷺ کی اس زرہ کا کیا نام ہے کہ جو آپ کے وصال حق کے وقت ایک یہودی کے پاس گروی میں تھی؟
- ۱۳۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس کتنے مغفر تھے؟
- ۱۴۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس کتنی ڈھالیں تھیں اور ان کے نام کیا تھے؟
- ۱۵۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس نیرے کتنے تھے؟

- ۱۶۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس حربے کتنے تھے۔؟
- ۱۷۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس کمانیں کتنی تھیں۔؟
- ۱۸۔ حضور اکرم ﷺ کے خیمے کا نام کیا تھا۔؟
- ۱۹۔ حضور اکرم ﷺ کے جھنڈے اور علم کتنے تھے ان کا رنگ کیا تھا اور نام کیا تھا۔؟
- ۲۰۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس کل کتنے گھوڑے تھے۔؟
- ۲۱۔ اس گھوڑے کا نام کیا ہے جو سب سے پہلے حضور اکرم ﷺ کی ملکیت میں آیا۔؟
- ۲۲۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس ٹیڑھے کتنے تھے۔؟
- ۲۳۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس گدھے کتنے تھے۔؟
- ۲۴۔ حضور اکرم ﷺ کے اس گدھے کا نام کیا ہے کہ جس کی جد کی نسل کے تمام گدھوں پر صرف انبیاء کرام سوار ہوئے۔؟
- ۲۵۔ حضور اکرم ﷺ کے اس گدھے کا کیا نام ہے جو صحابہ کرام کو بلا کر لانے کا کام کرتا تھا۔؟
- ۲۶۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس کل کتنے اونٹ تھے اور ان کے نام کیا ہیں۔؟
- ۲۷۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس دودھ دینے والی اونٹیاں کتنی تھیں۔؟
- ۲۸۔ اس اونٹنی کا کیا نام ہے کہ جس پر سوار ہو کر حضور اکرم ﷺ نے ہجرت فرمائی۔؟
- ۲۹۔ اس اونٹنی کا کیا نام ہے کہ جس کی سواری کے وقت وحی نازل ہوتی تھی۔؟
- ۳۰۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس بکریاں کتنی تھیں۔؟
- ۳۱۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس دودھ دینے والی بکریاں کتنی تھیں۔؟
- ۳۲۔ حضور اکرم ﷺ کے غامے کتنے تھے ان کا رنگ کیا تھا اور نام کیا تھا۔؟
- ۳۳۔ حضور اکرم ﷺ کے غامے کی لمبائی کتنی تھی۔؟
- ۳۴۔ حضور اکرم ﷺ کی ٹوپی مبارک کا رنگ کیا تھا۔؟
- ۳۵۔ حضور اکرم ﷺ کی چادریں کتنی اور کس رنگ کی تھیں۔؟
- ۳۶۔ حضور اکرم ﷺ کی چادر مبارک کی لمبائی اور چوڑائی کتنی تھی۔؟

- ۳۷۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس بے کتنے تھے۔؟
- ۳۸۔ حضور اکرم ﷺ کی قمیص مبارک کس قسم کے پڑے کی تھی اور اس کا رنگ کیا تھا۔؟
- ۳۹۔ حضور اکرم ﷺ نے پانچواں کتنے میں خرید فرمایا تھا۔؟
- ۴۰۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس مونہ کتنے اور کس رنگ کے تھے۔؟
- ۴۱۔ حضور اکرم ﷺ کی نعلین شریفین کیسی تھیں۔؟
- ۴۲۔ حضور اکرم ﷺ کا پتلا مبارک کیا تھا اور اس پر بستر کس طرح کے تھے۔؟
- ۴۳۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس اور دیگر گھریلو سامان کیا کیا تھے۔؟
- ۴۴۔ حضور اکرم ﷺ کے آئینہ مبارک کا نام کیا تھا۔؟

حضور اکرم ﷺ کے اہل بیت پر مشتمل دس کمرے سامانوں سے تعلق جوابات

۱۔ حضور اکرم ﷺ کی دس کماریں بیان کی گئی ہیں۔ اور یہ ہمیں معلوم نہیں کہ یہ دس کماریں ایک ہی وقت میں جمع تھیں یا متعدد اوقات میں حضور اکرم ﷺ کے دست مبارک میں رہیں جن کی تعداد مدت العمر میں دس تک پہنچی ہے۔ ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔

(۱) ذوالفقار۔ (۲) ماثور۔ (۳) غضب۔ (۴) مخدوم۔ (۵) رسوب۔ (۶) قلنی۔ (۷) نقشب۔ بعض اہل سیر خیال کرتے ہیں کہ نقشب اور ذوالفقار دونوں ایک ہی ہیں۔

۲۔ چونکہ اس کموار کے درمیان میں فقاظہر (فقاہی ریڑھ کی ہڈی کی گریاں) یعنی مہربانے پشت تھے اس لئے اس کا نام ذوالفقار ہوا۔ (درجہ ۱۲ ج ۲ ص ۱۰۲۸)۔
۳۔ یہ کموار معبد بن الحجاج سہمی کی تھی۔ اور بدر کے دن اس کا بیٹا عاص بن معبد لے ہوئے تھا۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے عاص بن معبد کو قتل کیا تو کموار کو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے حضور اکرم ﷺ نے اسے اپنے لئے پسند فرمایا۔

۴۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کموار کو حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو غزوہ احزاب میں عطا فرمادیا تھا۔ (درجہ ۱۲ ج ۲ ص ۱۰۲۸)

۵۔ وہ ماثور نامی کموار ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی ملکیت میں سب سے پہلے آئی۔

(درجہ ۱۲ ج ۲ ص ۱۰۲۸)

۶۔ وہ ماثور نامی کموار ہے جس کے بارے میں اہل سیر کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ حضور اکرم ﷺ نے ہجرت کی۔ (درجہ ۱۲ ج ۲ ص ۱۰۲۸)

۷۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس چہ زہریں تھیں۔ ان کے نام اور تفصیل حسب ذیل ہے۔
(۱) ایک زرہ سجدیہ تھی اسے "سجدیہ" بھی کہتے ہیں۔

(۲) دوسری زرہ "فعدہ" نام کی تھی۔ یہ دونوں زرہیں قیہار کے یہودیوں کے اسلحہ تھے حضور اکرم ﷺ کو پہنچی تھیں۔

(۳) تیسری زرہ "ذات الفضول" نام کی تھی۔ یہ نام اس کی درازی اور کشادگی کی بنا پر تھا۔ اسے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کے مدینہ طیبہ رونق افروزی کے وقت بطور ہدیہ پیش کیا تھا۔

(۴) چوتھی زرہ تھی "ذات الحواشی و ترا" نام کی۔ یہ نام اس لئے تھا کہ وہ منفرد تھی۔

(۵) پانچویں زرہ کا نام "حریف" تھا۔ اس کی وجہ تسمیہ معلوم نہ ہوئی۔ (۶) چھٹی زرہ تھی "ردحا" نام کی۔

۸۔ وہ "سجدیہ" نامی زرہ ہے کہ جو حضرت ذوالفقار رضی اللہ عنہ کی تھی جسے انہوں نے جالوت کو قتل کرتے وقت پہنا تھا۔ روضۃ الاحباب میں "ردحا" نامی زرہ کو زرہ ذوقی کہا گیا ہے۔

۹۔ حضور اکرم ﷺ نے روز احد "ذات الفضول" نامی زرہ کو لوہر اس کے اوپر "فعدہ" نامی زرہ کو زیب تن فرمایا تھا۔

۱۰۔ حضور اکرم ﷺ نے روز حنین و خیبر میں "سجدیہ" اور "ذات الفضول" نامی دونوں زرہوں کو پہنا تھا۔

۱۱۔ وہ "ذات الفضول" نامی زرہ تھی کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے تبرک و تحمین کے طور پر محفوظ کر رکھا تھا جسے جنگوں میں پہنتے تھے۔ اہل سیر کہتے ہیں کہ جنگ جمل میں آپ اسی زرہ کو پہنے ہوئے تھے۔ (درجہ ۱۲ ج ۲ ص ۱۰۲۸)

۱۲۔ وہ ذرہ "ذات الفضول" ہے جس کو حضور ﷺ نے ابو محم ہودی کے پاس تیس صاع جو میں گروی رکھا تھا اور آپ کے وصال حق کے وقت بھی یہ ذرہ گروی تھی۔

(درجہ ۲ ص ۱۲۸)

۱۳۔ حضور اکرم ﷺ کے دو مغفر تھے۔ ایک کو "موش" اور دوسرے کو "ذوالبورق" کہتے تھے۔ مغفر یعنی ہوئی ذرہ کو کہتے ہیں کہ جو ٹوپی کے نیچے پہنی جاتی ہے۔ یاد چار ہے جس سے مسل اپنے کو ڈھانپتا ہے۔

(درجہ ۲ ص ۱۲۹)

۱۴۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس تین ڈھالیں تھیں۔ ایک کو "ازلق" دوسرے کو "فتق" اور تیسرے کو "دوفر" کہتے ہیں۔ مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے پاس ایک اور ڈھال بھی تھی جس میں کھش یا عقاب کی تصویر تھی یہ تحفہ کے طور پر پہنچی گئی تھی۔ آپ نے اس کی تصویر کو مکروہ جانا اور اس پر اپنا دست مبارک رکھا تو اس کی تصویر معدوم ہو گئی۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک روز صبح کو اگلے تو حق تقدس و تعالیٰ نے اس ڈھال سے تصویر کو مٹا دیا تھا۔ صاحب روضۃ الاحباب فرماتے ہیں کہ معلوم نہیں کہ یہ ڈھال ان تینوں میں سے ایک تھی جن کے نام بیان کئے گئے یا کوئی اور تھی۔

(درجہ ۲ ص ۱۲۹)

۱۵۔ حضور اکرم ﷺ کے چار نیزے تھے۔ تین تو بنی قبیحہ کے یہودیوں کے اسلحہ سے پسند فرمائے تھے۔ ایک اور تھا۔ ان نیزوں میں سے ایک کا نام "سوی" اور ایک کا نام "شقی" تھا۔ باقی دو کے نام نہیں رکھے گئے تھے۔

(درجہ ۲ ص ۱۲۹)

۱۶۔ حضور اکرم ﷺ کے کئی حربے تھے۔ ایک کو "نبجہ" کہتے تھے۔ نبجہ ایک درخت ہے جس سے کمان بنائی جاتی ہے اور اس کی ٹہنیوں سے تیر بنائے جاتے ہیں۔ نبجہ اس کی لکڑی ہے اور نبجہ اس کا حصہ۔ دوسرے حربہ کو "بیضیہ" کہتے تھے۔ وہ سفید لکڑی کا تھا۔ تیسرے حربہ کو "عنترۃ القر" کہتے تھے جو کہ تیر جیسا تھا۔ اسے خدام صحابہ کرام ہر گور کھتے تھے تاکہ اس سے سترہ بنائیں یا ستنی کیلئے

ڈھیلے کھودیں۔ عید کے دنوں میں اسے حضور اکرم ﷺ کے آگے گاڑتے تھے۔

(درجہ ۲ ص ۱۲۸)

۱۷۔ حضور اکرم ﷺ کی کمانیں چھ تھیں جو بنی قبیحہ کے اسلحہ سے بنی تھیں۔ ایک کو "روحا" دوسرے کو "بینا" اور دو کمانیں درخت شوط کی تھیں۔ اور ایک نبجہ درخت کی جسے "صفرہ" "کتوم" اور "کجکشت" کہتے تھے اسے ابو قتادہ نے لیا تھا۔ اسے "مصل" بھی کہتے تھے۔

(درجہ ۲ ص ۱۲۸)

۱۸۔ حضور اکرم ﷺ کا ایک خیمہ تھا جسے "کن" کہتے تھے۔ (درجہ ۲ ص ۱۲۸)

۱۹۔ حضور اکرم ﷺ کے کئی جھنڈے اور علم تھے۔ ایک علم سیاہ تھا جس کا "عقاب" نام تھا۔ دوسرا علم سفید تھا اور کبھی اپنی ازادوں مطہرات کی چادروں کا بھی علم مرتب فرماتے تھے۔

(درجہ ۲ ص ۱۲۸)

۲۰۔ حضور اکرم ﷺ کے دس گھوڑے بتائے گئے ہیں اور ان کے نام بھی لکھے ہوئے ہیں۔

اول۔ "سکب"۔ اس کا نام سکب اس بنا پر تھا کہ وہ اپنی رفتار میں پانی کے بہاؤ کی مانند رواں دواں تھا۔ سکب ایسے گھوڑے کو کہتے ہیں کہ جو رفتار میں عمدہ تیز اور سریع ہمسیر ہو۔ حضور اکرم ﷺ نے اس گھوڑے کو دس اوقیہ میں خرید فرمایا تھا اس گھوڑے کا نام اس کے پہلے مالک کے پاس "ضرمین" تھا۔ ابن الاثیر نے کہا ہے کہ یہ گھوڑا وہ نام یعنی سیاہ رنگ کا تھا۔

دوسرا گھوڑا "مخرجر" تھا۔ اس گھوڑے کا یہ نام رکھنا اس وجہ سے تھا کہ

اس کی ہڈیاں اچھی تھیں۔ اس کو ایک اعرابی سولہ بن الحارث سے خرید فرمایا تھا۔

تیسرا گھوڑا "لرازا" ہے۔ جسے مقوقس شاہ اسکندریہ نے ہدیہ میں بھیجا تھا۔

اس گھوڑے کا نام لرازا اس بنا پر ہے کہ وہ گھوڑا حکم اور تیز رفتار تھا۔

چوتھا گھوڑا "طیث" نامی تھا۔ لطیف اور نحیف بھی مروی ہے مگر اول زیادہ مشہور و معروف ہے۔ اسے ربیعہ بن ابی البراء نے ہدیہ کیا تھا۔ اس گھوڑے کا یہ

نام رکھنا اس کے موٹاپے اور بڑے ہونے کی وجہ سے ہے۔
پانچواں گھوڑا ”ورد“ نام کا تھا۔ اس کو حضرت حکیم داری ہدیہ کے طور پر
حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے تھے۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے اس گھوڑے کو
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔

چھٹا گھوڑا ”ضریس“ تھا۔ اس گھوڑے کو ضریس اسکی مضبوطی کی بنا پر کہتے ہیں۔
ساتواں گھوڑا ”غرب“ ہے۔ اسے فروہ بن عمرو حذافی نے ہدیہ کے طور
پر بھیجا تھا۔ اس کو صلاحی و شدت کی وجہ سے ضرب کہتے ہیں۔
آٹھواں گھوڑا تھا ”ملاوح“۔ یہ گھوڑا پہلے حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کی ملکیت
میں تھا۔

نواں گھوڑا ”مسیمہ“ تھا۔ اسے ایک اعرابی سے دس اونٹ کے عوض میں
خرید فرمایا تھا۔

دسواں گھوڑا ”بحر“ نام کا تھا۔ اس گھوڑے کو ان تاجروں سے خرید ا تھا
جو یمن سے آئے ہوئے تھے۔ اس گھوڑے پر تین مرتبہ مسابقت فرمائی اور
تینوں مرتبہ یہ سابق یعنی آگے رہا اس پر حضور اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس
کی پیشانی پر پھیر کر فرمایا: تو دریا ہے میں نے تیرا نام بحر رکھا۔ یہ گھوڑا سفید تھا
ابن اشیر نے کہا وہ کیت تھا۔

چیزور اکرم ﷺ کے دس گھوڑے ہیں جو کہ اکثر کتب سیر میں مسطور ہیں۔ بعض
نے اور نام بھی بیان کئے ہیں جیسے ابلق، ذو النعال، ذو اللہ، مر تکل، تراوح، مرجان،
لغوب، حیب، اودہم، سجاد، نجل، طرف اور مندوب وغیرہ (درج المروج ص ۲۳ ص ۲۴)
۲۱۔ ”سکب“ نامی گھوڑا پہلا گھوڑا ہے جو حضور اکرم ﷺ کی ملکیت میں آیا تھا۔

(درج المروج ص ۲۳ ص ۲۴)

۲۲۔ حضور اکرم ﷺ کے پھر متحد تھے ایک کا نام ”دل دل“ تھا۔ اسے متوقس
شاہ اسکندریہ نے ہدیہ میں بھیجا تھا۔ یہ پہلا ٹخرا تھا جو عہد اسلام میں سواری میں

لائے۔ دوسرا ٹخرا جس کا نام ”نفسہ“ تھا۔ اسے فردہ بن عمرو حذافی نے ہدیہ میں
بھیجا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ دل دل اور نفسہ ایک ہی ہے۔ تیسرا ٹخرا جسے ابن الخلاء
صاحب ایلمہ نے بھیجا تھا اور اس ٹخرا کو ”یلیمہ“ کہتے تھے۔ ایک ٹخرا دومۃ الجندل سے
آیا تھا اور ایک ٹخرا نجاشی شاہ حبشہ کے پاس سے بھی آیا تھا۔ (درج المروج ص ۲۳ ص ۲۴)

۲۳۔ حضور اکرم ﷺ کے تین دراز گوش یعنی گدھے تھے۔ ایک کا نام ”عفیر“
جو متوقس شاہ اسکندریہ نے بھیجا تھا۔ دوسرے کا نام ”عفور“ تھا جو فردہ جدائی
نے بھیجا تھا۔ اور تیسرا گدھا وہ جسے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے پیش کیا تھا۔
ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ عفور نامی گدھا حضور اکرم ﷺ کو فتح خیبر میں
ملا تھا۔ اس نے حضور ﷺ سے کلام کیا۔ آپ نے اس کا نام دریافت فرمایا تو اس
نے کہا میرا نام یزید بن شہاب ہے۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تیرا نام
عفور ہے۔ (درج المروج ص ۲۳ ص ۲۴)

۲۴۔ حضور اکرم ﷺ کو فتح خیبر کی موقع پر ایک گدھا ملا۔ آپ نے اس کا نام
دریافت فرمایا تو اس نے اپنا نام یزید بن شہاب بتایا اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے
میری جدہ کی نسل سے ساٹھ گدھے پیدا کئے ہیں ان پر بجز انبیاء کرام کے کوئی سوار
نہ ہوا۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ حضور اکرم ﷺ مجھ پر سواری فرمائیں گے میرے
جد کی نسل سے بجز میرے کوئی گدھا باقی نہیں رہا ہے اور انبیاء میں بجز آپ کے
کوئی باقی نہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی سواری کے لئے اسے منتخب فرمایا۔

(درج المروج ص ۲۳ ص ۲۴) تیسرا نام تھرا (۱۸۶)

۲۵۔ وہ عفور نامی گدھا تھا جس کا قصہ گزرل۔ جب کسی کو بلانا ہوتا تو حضور
اکرم ﷺ اسے بھیجتے وہ اس صحابی کے مکان پر جاتا اور اپنے سر سے دو واڑہ کو
کوٹتا۔ جب مالک مکان باہر نکل کر اس کے پاس آتا تو عفور اس سے اشارہ کرتا
جس سے وہ شخص جان لیتا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے بلانے کے لئے بھیجا ہے پھر وہ
حاضر خدمت اقدس ہوتا۔ (درج المروج ص ۲۳ ص ۲۴) تیسرا نام تھرا (۱۸۶)

۳۶۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس اونٹ (سواری کے) چدرہ سے زیادہ تھے ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔

ایک اونٹ "قصویٰ" نامی تھا۔ ایک کا نام "مضبا" اور ایک کا نام "جدعا" تھا۔ بعض اصحاب سیر کرتے ہیں کہ یہ دونوں نام اسی نادر کے تھے جس کو قصویٰ کہا جاتا ہے۔ ان ناموں میں سے "مضبا" اور "مضرمہ" بھی آیا ہے۔ ان ناموں کے بارے میں بھی اہل سیر کہتے ہیں کہ یہ قصویٰ کے ہی نام تھے۔

(درجہ ۱۲ ج ۲ ص ۱۰۲)

۳۷۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس دودھ دینے والی اونٹیاں کل بیستائیس تھیں جن کو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ خدمت اقدس میں پیش کیے تھے۔

(درجہ ۱۲ ج ۲ ص ۱۰۲)

۳۸۔ اس اونٹنی کا نام بقول صحیح "قصویٰ" تھا اور ایک قول کے بموجب "جدعا" تھا۔

(درجہ ۱۲ ج ۲ ص ۱۰۲)

۳۹۔ قصویٰ نامی اونٹنی کی سواری کے وقت وحی نازل ہوتی تھی۔ اہل سیر کہتے ہیں کہ اس اونٹنی کے سوا کوئی اور اونٹنی حضور اکرم ﷺ کی وحی کے نزول کا بوجھ برداشت نہ کر سکتی تھی۔

(درجہ ۱۲ ج ۲ ص ۱۰۲)

۳۰۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس سو بکریاں تھیں۔ اگر سو سے زیادہ بکریاں ہو جاتیں تو ذبح کر لیتے تھے۔

(تکرم الخرج ص ۱۵۸)

۳۱۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس دودھ والی بکریاں سات تھیں جن کو امین رضی اللہ عنہما چراتی تھیں۔

(درجہ ۱۲ ج ۲ ص ۱۰۲)

۳۲۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس ایک عمامہ تھا جس کا نام "سحاب" رکھا ہوا تھا۔ ایک اور عمامہ تھا جس کا رنگ سیاہ تھا۔

(درجہ ۱۲ ج ۲ ص ۱۰۲)

۳۳۔ مردی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا عمامہ شریف چودہ گز شرعی سے تجاوز نہ ہوتا اور کبھی سات گز شرعی ہوتا۔

(درجہ ۱۲ ج ۲ ص ۱۰۲)

۳۴۔ حضور اکرم ﷺ کی ٹوپی مبارک کا رنگ سفید تھا۔ (درجہ ۱۲ ج ۲ ص ۱۰۲)

۳۵۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس دو بزرگ کی چادریں تھیں۔ ایک اور چادر شریف تھی جو "مدینائی" کے نام سے مشہور ہے کیونکہ اس میں سرخ دھاریاں تھیں۔

(درجہ ۱۲ ج ۲ ص ۱۰۲)

۳۶۔ حضور اکرم ﷺ کی چادر مبارک کی لمبائی چار گز شرعی اور عرض دو گز شرعی اور ایک ہاشٹ تھا۔

(درجہ ۱۲ ج ۲ ص ۱۰۲)

۳۷۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس تین بے تھے۔ ایک جبہ بزرگس کا تھا۔ دوسرا جبہ اطلس کا تھا اور تیسرا جبہ معلوم نہ ہوا لگن کپڑے کا تھا۔

(درجہ ۱۲ ج ۲ ص ۱۰۲)

۳۸۔ حضور اکرم ﷺ کی قمیص مبارک سوتی سفید رنگ کی تھی۔ اس کی آستین پہنچے (کلائی) تک اور دامن نصف پنڈلیوں تک ہوتا تھا۔ آپ ﷺ کی قمیص مبارک میں نیکے یعنی گھنڈیاں لگی ہوتی تھیں اور سینہ مبارک کے مقام پر جیب بھی تھی۔

(درجہ ۱۲ ج ۲ ص ۱۰۲)

۳۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ بازار گیا آپ ﷺ نے ایک سرویل (پانجامہ) چادر ہم میں خرید فرمایا۔ پانجامہ خریدنا متفق علیہ ہے لیکن آپ کا اس کے پہننے میں اختلاف ہے۔ (درجہ ۱۲ ج ۲ ص ۱۰۲)

۴۰۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس سیاہ دو موزے تھے جس کو نجاشی شاہ حبش نے بطور نذرانہ بھیجا تھا۔ اور یہ بھی مردی ہے کہ حضرت وحید کلبی نے حضور ﷺ کیلئے دو موزے بھیجے تھے۔

(درجہ ۱۲ ج ۲ ص ۱۰۲)

۴۱۔ بخاری شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی نعلین دو قبل کی تھیں۔ "قبال" جوتی کے نیتے کو کہتے ہیں اور ترمذی نے شاکل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ دو تھے تھے جو درہ کے تھے۔

(درجہ ۱۲ ج ۲ ص ۱۰۲)

۴۲۔ حضور اکرم ﷺ کا ایک پنگ تھا جس کی پٹی پائے رشاق کی تھی۔ اس پر

چڑے کا بستر تھا جس میں کجور کے درخت کے ریٹے کوٹے ہوئے بھرے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ دوتہ کی ہوئی ٹاٹ کا بستر تھا اور ایک ٹاٹ کا ٹکچہ کجور کی چھال سے ملفوف تھا۔

(درجہ اولہ ص ۱۱۱، ج ۱ ص ۱۲۷، ۱۲۸)

۳۳۔ حضور اکرم ﷺ کے گھر پلوسان کیا کیا تھے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے

چار پیالے تھے ایک کا نام ”ریان“ ایک کا نام ”مغیث“ ایک کا نام ”مضیب“ اور ایک پیالہ ”عیدان“ کا تھا جو آپ ﷺ کے سر ہانے رکھا جاتا تھا اور آپ اس میں بول شریف کرتے تھے ایک اور پیالہ زجاج (شیشہ) کا تھا جسے کسی بادشاہ نے ہدیہ میں بھیجا تھا۔ دو تختاری تھیں ایک پتھر کی اور ایک چٹیل کی۔ ایک چمڑہ کا برتن تھا جس سے غسل فرماتے تھے اسے صادرہ کہتے ہیں۔ ایک مدہ بن تھا جس میں تیل رکھا جاتا تھا۔ ایک ربحہ اسکندریہ تھا یعنی آئینہ دان جس میں آئینہ رکھا جاتا تھا ایک گنگھی بھی جو عان کی تھی۔ ایک سرمدانی تھی۔ بعض اہل سیر نے استرہ اور چھاق کا بھی ذکر کیا ہے۔ ایک طبلہ تھا جس میں گنگھی، مسواک، پینچی، سرمہ دانی اور آئینہ رکھا جاتا تھا۔ ایک قصعہ (کاسہ بزرگ) تھا اس کا نام ”غزا“ تھا۔

(درجہ اولہ ص ۱۱۲، ج ۱ ص ۱۲۷، ۱۲۸)

۳۴۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے آئینہ کا نام ”مدلہ“ ”مدلہ“ سے رکھا۔ تدلیہ کے معنی ہیں عشق میں عقل کا جاتے رہنا۔ اور تیغود ہو جانا کہ خود آپ اپنے آپ پر عاشق ہو جاتے تھے یا دوسرے لوگ آئینہ میں آپ کا جلوہ جمال کو دیکھ کر بے خود فریفتہ ہو جاتے تھے۔

(درجہ اولہ ص ۱۱۲، ج ۱ ص ۱۲۷، ۱۲۸)

نوٹ: حضور اکرم ﷺ کی یہ تمام چیزیں یعنی ملبوسات، مرکوبات، آلات حرب اور دیگر جانوروں کی تعداد حالت الزمہ کے لحاظ سے ہے۔ جن میں سے بعض میں تواستراہ ہے اور بعض خاص خاص مواقع وازمہ کے لحاظ سے ہیں۔

غزوات سے متعلق سوالات

- ۱۔ کل کتنے غزوات اور سرایا پیش آئے؟
- ۲۔ وہ کتنے اور کون کون سے غزوات ہیں کہ جن میں قتال واقعہ ہوا؟
- ۳۔ حضور اکرم ﷺ نے سب سے پہلے کونسا غزوہ کیا؟
- ۴۔ غزوہ بدر کے لئے حضور اکرم ﷺ کس تاریخ کو مدینہ طیبہ سے روانہ ہوئے تھے اور جنگ کس تاریخ کو ہوئی؟
- ۵۔ غزوہ بدر کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے مدینہ میں کس کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا تھا؟
- ۶۔ غزوہ بدر کو ”غزوہ بدر“ کیوں کہتے ہیں؟
- ۷۔ غزوہ بدر میں شریک مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی اور مشرکوں کی تعداد کتنی؟
- ۸۔ غزوہ بدر میں دونوں طرف کے لشکروں میں سے کس کے پاس کتنے ساز و سامان تھے؟
- ۹۔ غزوہ بدر میں دونوں طرف کے لشکروں میں کتنے جھنڈے تھے اور کون کون اٹھائے ہوئے تھے؟
- ۱۰۔ غزوہ بدر میں شیطان کس کی شکل میں آکر لشکر کفار کی حوصلہ افزائی کر رہا تھا؟
- ۱۱۔ غزوہ بدر میں لشکر کفار کی جانب سے سب سے پہلے کون کون میدان جنگ میں آئے اور مسلمانوں کی طرف سے کس کس نے انکا مقابلہ کیا؟
- ۱۲۔ غزوہ بدر میں مسلمانوں کی مدد کے لئے کتنے فرشتے آئے تھے اور وہ کس لباس میں تھے؟
- ۱۳۔ غزوہ بدر میں کتنے مجاہدین نے شہادت پائی، کفار میں سے کتنے مقتول

ہوئے اور کتنے اسیر؟

۱۴۔ غزوہ بدر میں کفار میں سے سب سے پہلے کون مارا گیا اور سب کے بعد کون؟

۱۵۔ حضور اکرم ﷺ نے کس تاریخ کو غزوہ بدر سے فراغت پائی اور مدینہ طیبہ کی بشارت سننے کس کس کو روانہ فرمایا؟

۱۶۔ غزوہ احد کس ماہ میں واقع ہوا تھا؟

۱۷۔ غزوہ احد کی وجہ تسمیہ کیا ہے اور یہ جگہ مدینہ منورہ سے کتنی مسافت پر واقع ہے؟

۱۸۔ غزوہ احد کے موقع پر حضور اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں کس کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا تھا؟

۱۹۔ غزوہ احد میں دونوں طرف کے لشکروں کی تعداد کتنی تھی اور کس کے پاس کتنے ساز و سامان تھے؟

۲۰۔ وہ کتنے اور کون کون حضرات تھے کہ جنہیں حضور اکرم ﷺ نے صغریٰ کی بنا پر غزوہ احد میں شریک ہونے سے روک دیا تھا؟

۲۱۔ غزوہ احد میں لشکر اسلام کے لئے کتنے علم مرتب کئے گئے تھے اور علمبردار کون کون تھے؟

۲۲۔ غزوہ احد کے موقع پر حضور اکرم ﷺ کے دست اقدس میں جو تلوار تھی اس پر کیا لکھا ہوا تھا؟

۲۳۔ غزوہ احد میں لشکر کفار کی طرف سے سب سے پہلے کس نے لشکر اسلام کی جانب تیر پھینکا تھا؟

۲۴۔ لشکر کفار کا پہلا شخص جو غزوہ احد میں مارا گیا کون تھا اور اس کو کس نے قتل کیا تھا؟

۲۵۔ اس کافر کا کیا نام ہے کہ جس کے پھر سے حضور اکرم ﷺ کے لب زبیریں زخمی اور دندان مبارک شہید ہوئے تھے؟

۲۶۔ اس کافر کا کیا نام ہے کہ جس کے پھر سے حضور اکرم ﷺ کے رخسار مبارک خون آلودہ ہو گیا تھا؟

۲۷۔ وہ کون سے صحابی تھے کہ جو حضور اکرم ﷺ کے زخمی رخسار مبارک میں پیوستہ خود کی کڑیاں اپنے دانتوں سے پکڑ کر نکالنے لگے تو خود ان کے دانت ٹوٹ گئے؟

۲۸۔ غزوہ احد میں حضور اکرم ﷺ کو کتنے زخم آئے تھے؟

۲۹۔ وہ کون سے صحابی ہیں کہ جو غزوہ احد میں مسلمانوں ہی کے ہاتھوں دھوکہ سے شہید ہو گئے تھے؟

۳۰۔ غزوہ احد میں کتنے مسلمان شہید ہوئے اور کفار میں سے کتنے مقتول ہوئے؟

۳۱۔ غزوہ خندق کو ”غزوہ خندق“ یا ”غزوہ احزاب“ کیوں کہا جاتا ہے؟

۳۲۔ غزوہ خندق کا وقوع کس سن کے کس ماہ میں ہوا تھا؟

۳۳۔ غزوہ خندق میں دونوں طرف کے لشکروں کی تعداد کتنی تھی؟

۳۴۔ غزوہ خندق کے موقع پر حضور اکرم ﷺ نے مدینہ طیبہ میں کس کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا تھا؟

۳۵۔ غزوہ خندق میں مسلمانوں کے پاس کتنے جھنڈے تھے اور کون کون اٹھائے ہوئے تھے؟

۳۶۔ غزوہ خندق کے موقع پر خندق کھودنے کا مشورہ کس نے دیا تھا؟

۳۷۔ غزوہ خندق میں خندق کی کھدائی کے لئے ہر ایک صحابی کے حصہ کتنی کتنی جگہ آئی تھی؟

۳۸۔ غزوہ خندق میں صحابہ کرام روزانہ کتنی مقدار میں خندق کھودتے تھے؟

۳۹۔ غزوہ خندق میں کھودی گئی خندق کی گہرائی اور لمبائی کتنی تھی؟

۴۰۔ غزوہ خندق میں خندق کی کھدائی کتنے دنوں میں مکمل ہوئی تھی؟

- ۳۱۔ غزوہ خندق میں کفار نے کتنے دنوں تک مسلمانوں کا محاصرہ کر رکھا تھا۔؟
- ۳۲۔ غزوہ خندق میں کتنے مسلمان مرحومہ شہادت پر فائز ہوئے تھے اور کفار میں سے کتنے داخل جہنم ہوئے؟
- ۳۳۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ کس تاریخ کو بھد عمرہ مدینہ طیبہ سے روانہ ہوئے تھے۔؟
- ۳۴۔ صلح حدیبیہ میں لشکر اسلام کی تعداد کتنی تھی۔؟
- ۳۵۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے کس کو مدینہ منورہ میں اپنا خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔؟
- ۳۶۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ جس اونٹنی پر سوار تھے اس کا نام کیا ہے۔؟
- ۳۷۔ صلح حدیبیہ کو ”حدیبیہ“ کیوں کہا جاتا ہے اور یہ جگہ مکہ معظمہ سے کتنی دوری پر واقع ہے۔؟
- ۳۸۔ صلح حدیبیہ میں قیام کے دوران حضور اکرم ﷺ سے بات چیت کرنے کیلئے اہل مکہ میں سے کون کون آئے تھے۔؟
- ۳۹۔ حضور اکرم ﷺ نے کس کس صحابی کو مکہ مکرمہ بھیجا تھا تاکہ حنا وید قریش کو اپنا مانی الضمیر سمجھائیں۔؟
- ۵۰۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے جس درخت کے نیچے صحابہ کرام سے بیعت لی تھی وہ کس چیز کا درخت تھا۔؟
- ۵۱۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ کے دست اقدس پر سب سے پہلے بیعت کرنے والے صحابی کا نام کیا ہے۔؟
- ۵۲۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ کے دست اقدس پر تین بار بیعت کرنے والے صحابی کا نام کیا ہے۔؟

- ۵۳۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر موجود تمام صحابہ کرام نے بہ رضامندی بیعت کی بجز ایک کے۔ اس کا نام کیا ہے۔؟
- ۵۴۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر صلح کے لئے اہل مکہ کی طرف سے کون کون حضرات آئے تھے۔؟
- ۵۵۔ صلح کے لئے اہل مکہ کی طرف سے کیا کیا شرطیں رکھی گئی تھیں اور مصالحت کی مدت کتنی تھی۔؟
- ۵۶۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر صلح نامہ کس صحابی نے لکھا تھا۔؟
- ۵۷۔ وہ کون سے صحابی ہیں کہ صلح نامہ کی کتابت کے دوران مکہ مکرمہ سے اپنے باپ کی قید سے چھوٹ کر آئے لیکن مسلمانوں نے انہیں صلح نامہ کے تحت شرکوں کے حوالے کر دیا۔؟
- ۵۸۔ صلح حدیبیہ میں لشکر اسلام کی اقامت کتنی مدت رہی اور اس موقعہ پر مسلمانوں نے کتنے اونٹ ذبح کئے۔؟
- ۵۹۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر شہید ہونے والے واحد صحابی کا نام کیا ہے۔؟
- ۶۰۔ غزوہ خیبر کس ماہ و سن میں واقع ہوا تھا۔؟
- ۶۱۔ غزوہ خیبر میں لشکر اسلام کی تعداد کتنی تھی۔؟
- ۶۲۔ غزوہ خیبر کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں کس کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔؟
- ۶۳۔ خیبر میں کل کتنے قلعے تھے اور ان کے نام کیا ہیں۔؟
- ۶۴۔ غزوہ خیبر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جو در خیبر اکھاڑ پھینکا تھا اس کا وزن کتنا تھا۔؟
- ۶۵۔ غزوہ خیبر میں کتنے مسلمان شہید ہوئے تھے اور کتنے یہودی مارے گئے تھے۔؟
- ۶۶۔ فتح مکہ کے لئے حضور اکرم ﷺ مدینہ منورہ سے کس تاریخ کو روانہ ہوئے تھے۔؟

۶۷۔ فتح مکہ کے موقع پر لشکر اسلام کی تعداد کتنی تھی؟

۶۸۔ فتح مکہ کے موقع پر مسلمانوں کے پاس کتنے جھنڈے تھے؟

۶۹۔ فتح مکہ کے موقع پر مدینہ منورہ میں خلیفہ کس کو مقرر کیا گیا تھا؟

۷۰۔ مکہ مکرمہ کس تاریخ کو فتح ہوا تھا؟

۷۱۔ خانہ کعبہ میں داخل ہوتے وقت حضور اکرم ﷺ کے ساتھ کون کون سے صحابی تھے؟

۷۲۔ اہل مکہ میں سے وہ کتنے لوگ تھے کہ جبکہ بارے میں حضور اکرم ﷺ نے حکم فرمایا تھا کہ "صل و حرم میں جہاں پائے جائیں قتل کر دیئے جائیں"؟

۷۳۔ اس کافر کا کیا نام ہے جو فتح مکہ کے دن اس حال میں مقتول ہوا کہ خلاف کعبہ سے لپٹا ہوا تھا؟

۷۴۔ فتح مکہ کے موقع پر حضور اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں کتنے دن قیام فرمایا تھا؟

۷۵۔ غزوہ حنین کو "غزوہ حنین" کیوں کہتے ہیں؟

۷۶۔ غزوہ حنین کے لئے حضور اکرم ﷺ کس تاریخ کو روانہ ہوئے تھے اور حنین کس تاریخ کو پہنچے تھے؟

۷۷۔ غزوہ حنین کے موقع پر حضور اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں کس کو خلیفہ مقرر فرمایا تھا؟

۷۸۔ غزوہ حنین میں دونوں طرف کے لشکروں کی تعداد کتنی تھی؟

۷۹۔ غزوہ حنین میں کتنے مسلمان شہید ہوئے تھے اور کتنے کافروا صل جہنم ہوئے؟

۸۰۔ غزوہ حنین میں مسلمانوں کو کتنا مال غنیمت ملا تھا؟

۸۱۔ غزوہ تبوک کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

۸۲۔ غزوہ تبوک کیلئے حضور اکرم ﷺ کس تاریخ کو روانہ ہوئے تھے؟

۸۳۔ غزوہ تبوک میں اسلامی لشکروں کی تعداد کتنی تھی؟

۸۴۔ غزوہ تبوک کے موقع پر حضور اکرم ﷺ نے مدینہ طیبہ میں کس کو خلیفہ مقرر فرمایا تھا؟

۸۵۔ غزوہ تبوک کے موقع پر لشکر اسلام کی ضروریات کی تکمیل کیلئے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کتنا مال اور ساز و سامان دیا تھا؟

۸۶۔ غزوہ تبوک کے موقع پر پیچھے رہ جانے والے صحابہ کتنے اور کون کون تھے؟

۸۷۔ تمام غزوات میں کل کتنے کفار مارے گئے؟

۸۸۔ حضور اکرم ﷺ کے ہاتھوں صرف ایک کافر مارا گیا اس کا نام کیا ہے؟

غزوات سے متعلق جوابات

۱۔ ان غزوات کی تعداد جس میں حضور اکرم ﷺ بنفس نفیس شریک ہو کر تشریف لائے ستائیس ہے۔ اور صاحبِ روضۃ الاحباب کے قول کے بموجب اکیس۔ ایک قول کے مطابق چوبیس اور بخاری شریف میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے انیس غزوات مروی ہیں۔ اور سریانی تعداد سینتالیس ہے۔ بعض چھپن کہتے ہیں۔

(درجہ دوم ص ۲۲ ص ۱۳۲)

۲۔ نو غزوات ایسے ہیں جن میں قتال واقع ہوا۔ وہ یہ ہیں

(۱) غزوہ بدر۔ (۲) غزوہ احد۔ (۳) غزوہ احزاب۔ (۴) غزوہ بنو قریظہ۔ (۵) غزوہ بنو معطلق۔ (۶) غزوہ خیبر۔ (۷) فتح مکہ۔ (۸) غزوہ حنین۔ (۹) غزوہ طائف۔

(درجہ دوم ص ۲۲ ص ۱۳۲)

۳۔ صحیح بخاری میں آیا ہے کہ حضرت ابن ابی العقی سے مروی ہے کہ سب سے پہلا غزوہ جو حضور اکرم ﷺ نے کیا وہ ”ابواء“ کا تھا۔ اس کے بعد ”بولط“ اور اس کے بعد ”عیثہ“

(درجہ دوم ص ۱۳۲)

۴۔ غزوہ بدر کے لئے حضور اکرم ﷺ ہجرت کے انیسویں مہینہ میں بارہ رمضان المبارک کو روانہ ہوئے تھے۔ بعض نے آٹھ رمضان کہا ہے۔

(درجہ دوم ص ۲۲ ص ۱۳۲)

بعض نے چھ اور بعض نے تین رمضان کہا ہے۔ (درجہ دوم ص ۱۳۲ ص ۱۳۳)

اور قتال سترہ رمضان المبارک بروز جمعہ واقع ہوا۔ بعض نے بروز شنبہ کہا ہے۔

(درجہ دوم ص ۱۳۲ ص ۱۳۳)

۵۔ اس غزوہ کے لئے نکلنے وقت آپ ﷺ نے حضرت ابو لہبہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ

طیبہ میں خلیفہ بنایا تھا۔

(درجہ دوم ص ۲۲ ص ۱۳۲)

۶۔ بدر ایک بستی کا نام ہے جو بدر بن قلد بن نضر سے منسوب و مشہور ہے۔ اس نے اس جگہ پڑاؤ کیا تھا۔ یا یہ بستی بدر بن حارث سے منسوب ہے جس نے یہاں کنواں کھودا تھا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ وہاں ایک بوڑھا شخص مدقوں سے رہتا تھا جس کا نام بدر تھا اسی بناء پر اس بستی کو اسی کے نام سے منسوب کر دیا۔ یا اس کا نام بدر اس بناء پر ہے کہ اس کنوئیں کا دائرہ وسیع تھا اور اس کا پانی اتنا صاف و شفاف تھا کہ اس میں بدر کامل نظر آتا تھا۔ چونکہ اسی جگہ یہ واقعہ پیش آیا تھا اس لئے اس کو غزوہ بدر کہتے ہیں۔

(درجہ دوم ص ۲۲ ص ۱۳۲)

۷۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کی تعداد تین سو تیر تھی۔ جن میں سے ستر مہاجرین اور دو سو چھتیس انصار تھے۔ مگر حضور اکرم ﷺ کی ہم رکابی میں صرف تین سو پانچ اصحاب تھے۔ بقیہ آٹھ اصحاب وہ تھے جو کسی عذر کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے تھے مگر اموال غنیمت میں سے ان کو بھی حصہ عطا فرمایا گیا تھا۔ اہل سیران کو بھی اہل بدر میں شمار کرتے ہیں۔ ان میں تین مہاجرین اور پانچ انصار تھے۔

مہاجرین میں سے ایک حضرت عثمان بن عفان ص جو حضور اکرم ﷺ کے حکم سے اپنی زوجہ سیدہ روقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کی عیال اور بناداری کیلئے رکے تھے۔ دوسرے حضرت طلحہ بن عبید اللہ۔ اور تیسرے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہما ہیں جو مشرکین کے قافلہ کی جستجو میں گئے ہوئے تھے۔

(درجہ دوم ص ۲۲ ص ۱۳۲)

اور ان پانچ انصار کے نام یہ ہیں۔

(۱) حضرت ابو لہبہ۔ (۲) حضرت عاصم بن عدی۔ (۳) حضرت حارث بن حاطب۔ (۴) حضرت حارث بن القیمہ۔ (۵) حضرت حوالب بن خیبر رضی اللہ عنہ۔

(درجہ دوم ص ۱۳۲ ص ۱۳۳)

ایک روایت میں مسلمانوں کی تعداد تین سو پندرہ ہے اور ایک روایت

میں تین سو سترہ۔
 اور ایک روایت تین سو چودہ کی بھی ہے جن میں تراسی مہاجرین اور دوسرے
 اکتیس انصار تھے۔
 (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ص ۲۸۷ ج ۲ ص ۲۸۷)
 اور مشرکوں کی تعداد ایک ہزار یا نو سو۔ پانچ سو پچاس جنگی مردوں کی تھی اور
 ایک قول کے بموجب ایک ہزار سے کم اور نو سو سے زیادہ تھی۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ص ۲۸۷ ج ۲ ص ۲۸۷)
 ۸۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کے پاس تین گھوڑے، ستر اونٹ، چھ زریں اور
 آٹھ شیریں تھیں۔
 (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ص ۲۸۷ ج ۲ ص ۲۸۷)
 ایک روایت کے بموجب دو سو اسی اونٹ، دو گھوڑے ایک حضرت
 مقداد بن عمرو اور ایک حضرت مرثد ابن ابی مرثد رضی اللہ عنہما کے پاس۔ چھ
 زریں اور سات شیریں تھیں۔
 (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ص ۲۸۷ ج ۲ ص ۲۸۷)
 ایک روایت میں ہے کہ ان دو گھوڑوں میں سے ایک حضرت زبیر اور
 ایک حضرت مقداد رضی اللہ عنہما کے پاس تھا۔
 (ابن کثیر ص ۳۰۳ ج ۲ ص ۳۰۳)
 اور میرت ابن ہشام میں ہے کہ سات گھوڑے تھے۔
 کافروں کے پاس سو گھوڑے، سات سو یا کچھ زیادہ اونٹ اور مکمل ساز و سامان
 تھے۔ ان کے سوا بھی زرہ پوش تھے اور پیادہ بھی زرہ پوش۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ص ۲۸۷ ج ۲ ص ۲۸۷)
 ۹۔ مسلمانوں کے پاس تین جھنڈے تھے ایک مہاجرین کا اور دو انصار کے۔
 مہاجرین کے علمبردار تھے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور انصار کے علمبردار
 ایک حضرت خباب المصطری تھے اور ایک حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما۔
 مشرکین کے پاس بھی تین ہی جھنڈے تھے ایک طلحہ بن طلحہ کے پاس
 ایک ابو عزیز بن عمرو کے پاس اور ایک نضر بن حارث کے پاس۔
 (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ص ۲۸۷ ج ۲ ص ۲۸۷)
 ۱۰۔ اس غزوہ میں شیطان سراقہ بن مالک کی شکل میں آکر لشکر کفار کی حوصلہ
 افزائی کر رہا تھا۔
 (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ص ۲۸۷ ج ۲ ص ۲۸۷)

۱۔ لشکر کفار میں سے سب سے پہلے عتبہ بن ربیعہ، اپنے بھائی شیبہ اور بیٹے
 ولید کے ساتھ میدان جنگ آئے اور اپنا مقابل طلب کیا۔ مسلمانوں کے لشکر میں
 سے تین شخص حضرت عوف، حضرت معاذ، پسران حارث اور حضرت عبداللہ بن
 رواحہ رضی اللہ عنہم مقابل آئے۔ کفار نے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہم
 انصار ہیں۔ ان کافروں نے کہا: تمہارے ساتھ ہمارا کوئی سردکار نہیں۔ ہم اپنے
 چچاؤں کے بیٹوں کو بلا رہے ہیں۔ اور ان میں سے ایک نے آواز دیکر کہا: اے محمد!
 (ﷺ) ہماری قوم میں سے ہمارے ہم کٹو بیٹھو۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے حضرت
 عبید بن حارث، حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:
 جاؤ! ان کے ساتھ مبارزت یعنی مقابلہ کرو۔ ابھر یہ تینوں میدان مقابلہ میں آئے
 حضرت عبید رضی اللہ عنہ عتبہ کے مقابل ہوئے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شیبہ کے مقابل آئے
 ایک روایت میں اس کے برعکس آیا ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کرم اللہ وجہہ نے
 ولید سے مقابلہ کیا۔ حضرت علی نے ولید کو قتل کر دیا۔ حضرت حمزہ نے اپنے
 مقابل کو ہلاک کیا لیکن حضرت عبید اور ان کے مقابل کے درمیان ہتھیار چلے اور
 حضرت عبید کے زانو پر ایک ضرب پڑی جس سے وہ زخمی ہو گئے۔ اس کے بعد
 حضرت علی اور حضرت حمزہ بھی حضرت عبید کی مدد کے لئے ان کے مقابل پہنچ گئے
 اور قتل کرنے میں حضرت عبید کی مدد کی۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ص ۲۸۷ ج ۲ ص ۲۸۷)
 ۱۲۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کی مدد کے لئے اول ہزار فرشتے آئے پھر تین
 ہزار اور پھر پانچ ہزار۔
 (ابن کثیر ص ۳۰۳ ج ۲ ص ۳۰۳)
 فرشتے انسانی شکل و صورت میں ابلیس گھوڑوں پر سوار تھے اس وقت ان
 کے جسموں پر سفید لباس اور سروں پر سفید عمامے تھے۔ بعض روایتوں میں آیا
 ہے کہ سیاہ عمامے تھے۔ بعض روایتوں میں سفید، سرخ اور زرد بھی آیا ہے۔
 (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ص ۲۸۷ ج ۲ ص ۲۸۷)
 ۱۳۔ اس غزوہ میں مقتولان کفار کی تعداد ستر تھی اور اتنے ہی اسیر ہوئے تھے۔

(۳) زید بن ارقم۔ (۵) براء بن عازب۔ (۶) ابو سعید خدری۔ (۷) سمرہ بن جندب (۸) اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما۔

ان میں سے کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! رافع اچھا تیرا انداز ہے! حضور اکرم ﷺ نے ان کو شامل لشکر رہنے کی اجازت دے دی۔ پھر سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! رافع کو تو شمولیت کی اجازت مل گئی حالانکہ میں ان کو کشتی میں بچھاڑ سکتا ہوں۔ افرمایا: اچھا! تم دونوں کشتی کر کے دکھاؤ۔! جب کشتی ہوئی تو حضرت سمرہ نے رافع کو بچھاڑ لیا۔ اس پر سمرہ کو بھی شمولیت کی اجازت مل گئی۔ رضی اللہ عنہما۔ (درجہ ۱۸ ج ۲ ص ۱۸۸)

ایک روایت کے بموجب ان حضرات کے نام یوں ہیں۔

(۱) عبد اللہ بن عمر۔ (۲) زید بن ارقم۔ (۳) براء بن عازب۔ (۴) عرابہ بن لوس۔ (۵) اسد بن ظہر۔ (۶) ابو سعید خدری۔ (۷) سمرہ بن جندب۔ (۸) اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما۔ (درجہ ۱۸ ج ۲ ص ۱۸۸)

اور سیرۃ ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۷۷ پر قدرے فرق کیا تھا یہ نام اس طرح ہیں۔

(۱) اسامہ بن زید۔ (۲) عبد اللہ بن عمر۔ (۳) زید بن ثابت۔ (۴) براء بن عازب۔ (۵) عمرو بن حزم۔ (۶) اسید بن زہیر۔ (۷) سمرہ بن جندب۔ (۸) اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما۔

۲۱۔ اس غزوہ میں لشکر اسلام کے تین جہنڈے مرتب کئے گئے تھے۔ مہاجرین کا جہنڈا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو، بعض کہتے ہیں کہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو دیا۔ قبیلہ "اوس" کا جہنڈا حضرت سعد بن عبادہ اور قبیلہ "خزرج" کا جہنڈا حضرت خیاب بن اہمد کو عطا فرمایا تھا۔ رضی اللہ عنہما۔

(درجہ ۱۸ ج ۲ ص ۱۸۸، تحریر نمبر ۳ ص ۱۷)

اور کفار کا جہنڈا طلحہ بن ابی طلحہ اٹھائے ہوئے تھا۔

(تحریر نمبر ۳ ص ۱۷، درجہ ۱۸ ج ۲ ص ۱۸۸)

۲۲۔ ارباب سیر بیان کرتے ہیں کہ جو شیر خوار کائنات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات کے دست مبارک میں تھی اس پر یہ شعر لکھا ہوا تھا۔

فِي الْجَنِّ عَارِ وَفِي الْإِقْبَالِ مُكْرَمَةٌ وَالْمَرْءُ بِالْجَنِّ لَا يَنْجُو مِنَ الْقَنْوِ (ترجمہ) بزدلی میں عار ہے اور دشمن کا سامنا کرنے میں عزت، اور آدمی بزدلی کر کے تقدیر سے نجات نہیں پاسکتا۔ (درجہ ۱۸ ج ۲ ص ۱۸۸، تحریر نمبر ۳ ص ۱۷)

اور ایک روایت کے بموجب یہ شعر اس طرح ہے۔

فِي الْمَسِّ وَالْإِقْبَالِ مُكْرَمَةٌ بِالْجَنِّ لَا يَنْجُو الْمَرْءُ مِنَ الْقَنْوِ

(درجہ ۱۸ ج ۲ ص ۱۸۸)

۲۳۔ ارباب سیر کہتے ہیں کہ لشکر کفار میں سے سب سے پہلے جس نے لشکر اسلام کی جانب تیر بھینکا وہ ابو عامر فاسق تھا اسے ابو عامر راہب بھی کہتے ہیں۔

(درجہ ۱۸ ج ۲ ص ۱۸۸)

۲۴۔ لشکر کفار کا پہلا شخص جو اس معرکہ میں مارا گیا وہ طلحہ بن ابی طلحہ ہے۔ جسے شیر بیہوش کیا، ہنر بر میدان وفا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے قتل کیا تھا۔

(تحریر نمبر ۳ ص ۱۸۸)

بعض روایتوں میں ہے کہ اسے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے ہلاک کیا تھا۔ (درجہ ۱۸ ج ۲ ص ۱۸۸)

۲۵۔ وہ عتبہ بن ابی وقاص زہری، جو حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کا بھائی تھا۔

اس نے حضور اکرم ﷺ کی جانب ایسا پتھر پھینکا کہ جس سے آپ کا لب زریں لبو لہان ہو گیا اور آگے کے نچلے دندان مبارک شہید ہو گئے۔ (درجہ ۱۸ ج ۲ ص ۱۸۸)

۲۶۔ وہ عبد اللہ ابن قیس ملعون تھا کہ اس نے آپ ﷺ پر ایسا پتھر پھینکا کہ

آپ کا رخسار مبارک خون آلودہ ہو گیا اور خود کی کڑیاں آپ کے رخسار میں بیوستہ ہو گئیں۔ (درجہ ۱۸ ج ۲ ص ۱۸۸)

۲۷۔ جب حضور اکرم ﷺ کا رخسار مبارک زخمی ہوا اور خود کی کڑیاں اس

میں پیوست ہو گئیں تو حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بیٹھ کر اپنے آگے کے دونوں دانت کو خود کی ایک کڑی پر رکھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے انور سے کہنیا تو ان کا دانت ٹوٹ کر گر پڑا۔ پھر دوسرا دانت دوسری کڑی پر رکھ کر کہنیا تو وہ دانت بھی ٹوٹ کر گر پڑا۔ اسی بنا پر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو رستم کہتے ہیں۔

(درجہ طہ ۲ ج ۲ ص ۲۲۷)

۲۸۔ روز احد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ستر زخم آئے تھے۔
روضة الاحباب میں بروایت شیخ ابن حجر شرح بخاری سے نقل کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف روئے انور پر شیر کے ستر زخم آئے تھے۔ علامہ فرماتے ہیں کہ ستر کے عدد سے مراد شاید واقعات ستر ہی ہوں یا کثرت میں مبالغہ مقصود ہو۔

۲۹۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام جو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے والد ہیں اس غزوہ میں مسلمانوں ہی کے ہاتھوں دھوکہ سے شہید ہو گئے تھے۔
۳۰۔ اس غزوہ میں ستر مسلمان شہید ہوئے تھے۔ چار مہاجرین سے اور چھیانوہ انصار میں سے اور کفار کونسا کے لشکر میں سے تقریباً تیس افراد جہنم رسید ہوئے تھے۔

۳۱۔ اس غزوہ کو غزوہ خندق اس بنا پر کہا جاتا ہے کہ اس غزوہ میں مدینہ طیبہ کے گرد خندق کھودی گئی تھیں اور غزوہ احزاب اس بنا پر کہا جاتا ہے کہ قریش کیساتھ دشمنی کی بنا پر یہود کے متعدد قبائل اور ان کے گروہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ و قتال میں مجتمع ہوئے تھے اور سب متفق ہو کر آئے تھے۔

(احزاب، حزب کی جمع ہے بمعنی گرد ہیں، جماعتیں، فوجیں)
۳۲۔ اس غزوہ کے وقوع کی تاریخ میں اصحاب سیر اختلاف کرتے ہیں۔ چنانچہ موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ اس کا وقوع ۳ھ کے ماہ شوال میں ہوا۔ ابن اسحق نے کہا ہے کہ سال پنجم میں ہوا۔

(درجہ طہ ۲ ج ۲ ص ۲۹۷)

۳۳۔ ابوسفیان لشکر قریش کیساتھ مکہ سے باہر نکلا تو اس کے ساتھ تین سو گھوڑے اور ایک ہزار اونٹ تھے۔

ایک اور روایت کے بموجب چار ہزار لشکر، چودہ سو اونٹ اور تین سو گھوڑے تھے۔

یہ مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ سر الظہران میں قبائل عرب، اسلام، اشجع، ابو مرہ کنانہ، فزارة، اور شطفان بڑی تعداد کے ساتھ آکر ملتے گئے۔ ان سب کی مجموعی تعداد دس ہزار کی ہو گئی۔

اور مسلمانوں کے لشکر کی تعداد تین ہزار تھی۔ ان میں چھتیس گھوڑے تھے۔

۳۴۔ اس موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ میں خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔

۳۵۔ اس غزوہ میں دو جھڑے تھے ایک مہاجرین کا اور ایک انصار کا۔ مہاجرین کا جھڑا حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں اور انصار کا جھڑا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا۔

۳۶۔ یہ غزوہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے دیا تھا۔

۳۷۔ خندق کی کھدائی جب شروع کی گئی تو ہر دس آدمیوں کے لئے چالیس گز تقسیم کئے گئے۔ ایک روایت میں ہے کہ ہر دس آدمیوں کیلئے دس گز جگہ حصہ میں آئی۔

ایک اور روایت کے بموجب ہر ایک شخص کے حصہ میں دس دس گز جگہ آئی۔

۳۸۔ ارباب سیر کہتے ہیں کہ صحابہ کرام روز لہذا پانچ گز خندق کھودتے تھے۔

(درجہ طہ ۲ ج ۲ ص ۲۹۷ اور مدارج ۳ ص ۱۱۳)

(درجہ طہ ۲ ج ۲ ص ۲۹۷)

(درجہ طہ ۲ ج ۲ ص ۱۰۲)

(درجہ طہ ۲ ج ۲ ص ۲۹۷ و مدارج ۳ ص ۱۰۲)

(درجہ طہ ۳ ص ۴۰۲)

(درجہ طہ ۳ ص ۱۰۳)

(درجہ طہ ۲ ج ۲ ص ۲۹۷ و مدارج ۳ ص ۱۰۳)

(درجہ طہ ۲ ج ۲ ص ۲۹۷)

(درجہ طہ ۳ ص ۴۰۲)

۳۹۔ خندق کی گہرائی پانچ گز تھی

(درجہ ۱۲ ص ۲۹۲ و درجہ ۱۲ ص ۲۹۳)

اور لمبائی ساڑھے تین میل۔

۴۰۔ خندق کا کام بیس روز تک جاری رہا۔ واقعہ یہ کہ چونکہ بیس روز تک رہا۔ امام نووی نے ”روضہ“ میں پندرہ دن فرمائے ہیں۔ بعض روایتوں کے مطابق کامل ایک ماہ تک کھدائی ہوتی رہی۔ ”روضۃ الاحباب“ میں ہے کہ چھ دن میں کام مکمل ہو گیا تھا۔

(درجہ ۱۲ ص ۲۹۳)

۴۱۔ اس غزوہ میں قریش نے بیس روز یا چوبیس روز یا ستائیس روز تک باختلاف اقوال مسلمانوں کا محاصرہ جاری رکھا تھا۔

(درجہ ۱۲ ص ۲۹۴)

ایک قول انتیس روز کا بھی ہے۔

(درجہ ۱۲ ص ۲۹۴)

۴۲۔ اس غزوہ میں چھ انصاری صحابی مرتبہ شہادت پناہ فرما گئے۔

(۱) حضرت سعد بن معاذ۔ (۲) حضرت انس بن اوس۔ (۳) حضرت عبد اللہ بن سہیل۔ (۴) حضرت طفیل بن نعمان۔ (۵) حضرت کعب بن زید۔

اور لشکر کفار میں سے تین افراد اصل جہنم ہوئے تھے۔ (۱) عمر بن عبدود۔ (۲) نوفل بن عبد اللہ مخزومی۔ (۳) اور عثمان بن خنیس۔

(درجہ ۱۲ ص ۲۹۳ و درجہ ۱۲ ص ۲۹۴)

۴۳۔ حضور اکرم ﷺ یکم ذی قعدہ ۶ھ بروز دوشنبہ کو عمرہ کے قصد سے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے تھے۔

(درجہ ۱۲ ص ۲۹۵ و درجہ ۱۲ ص ۲۹۶)

۴۴۔ لشکر اسلام کی تعداد میں مختلف روایتیں ہیں ایک روایت میں چودہ سو ہے ایک روایت میں پندرہ سو ایک روایت میں تیرہ سو ہے اور ایک روایت میں پندرہ سو بیس واقع ہے۔ سولہ سواور سترہ سو کی بھی روایتیں ہیں۔

(درجہ ۱۲ ص ۲۹۶ و درجہ ۱۲ ص ۲۹۷)

۴۵۔ اس موقع پر حضور اکرم ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن کثومؓ کو مدینہ

طیبہ میں خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔

(درجہ ۱۲ ص ۲۹۸)

۴۶۔ اس موقع پر حضور اکرم ﷺ جس اونٹنی پر سوار تھے اس کا نام ”قصویٰ“ ہے۔

(درجہ ۱۲ ص ۲۹۸)

۴۷۔ حدیبیہ ایک مقام کانام ہے جو مکہ مکرمہ سے نو میل کے فاصلہ پر واقع ہے اصل میں حدیبیہ ایک کنوئیں کانام ہے یا کسی درخت کا، جو اس مقام میں ہے اسی سے منسوب اس جگہ کانام حدیبیہ ہوا۔

(درجہ ۱۲ ص ۲۹۸)

۴۸۔ قریش اپنا مدعا حضور اکرم ﷺ پر ثابت کرنے کے لئے لوگوں کو درمیان میں لے آئے انہوں نے سب سے پہلے بدیل بن ورقا خزاعی کو ان کے قبیلہ کے چند لوگوں کے ساتھ بھیجا۔ بدیل حضور اکرم ﷺ کے پاس آئے۔

گفت و شنید ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے اس کے سامنے اپنا ارادہ ظاہر فرمایا۔ اس کے بعد وہ مجلس شریف سے اٹھا اور مشرکین کے لشکر کی جانب چلا گیا اور کہا: اے گروہ قریش! تم محمد (ﷺ) کے ساتھ جنگ و قتال میں جلدی نہ کرو۔ وہ خانہ کعبہ کی زیارت کیلئے آئے ہیں ان کا تمہارے ساتھ جنگ کا ارادہ نہیں ہے۔ اقریش نے بدیل کی باتوں کا یقین نہ کیا اور گمان کیا کہ بدیل نے محمد (ﷺ) کے ساتھ سازش

کرتی ہے۔ اسی اثنا میں عروہ بن مسعود ثقفی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے گروہ قریش! اگر مجھے اجازت دو تو میں جاؤں اور ان سے باتیں کروں تاکہ میں دیکھوں وہ کیا کہتے ہیں اور کیا مصلحت ہے۔ اس کے بعد عروہ سرور کائنات علیہ افضل

الصلوات کی خدمت میں آیا۔ حضور اکرم ﷺ نے وہی بات جو بدیل سے فرمائی تھی ارشاد فرمائی۔ اہل سیر بیان کرتے ہیں کہ دوران گفتگو عروہ بن مسعود، گوشہ چشم سے حضور اکرم ﷺ کی مجلس میں صحابہ کرام کو دیکھ رہا تھا اور ان کے

آداب و تعظیم، احرام و عظمت کا مشاہدہ کر رہا تھا اور حیران تھا۔ جب مشرکوں میں واپس گیا تو عروہ نے کہا: اے گروہ قریش! میں بڑے بڑے متکبر و مغرور

سلاطین و بادشاہوں کی مجلسوں میں رہا ہوں اور ان کی صحبتیں اٹھائی ہیں لیکن کسی

بادشاہ کے کسی خدمت گار کو ایسا اہل و احرام کرتے نہیں دیکھا جیسا کہ محمد (ﷺ) کے اصحاب کو کرتے دیکھا۔ جب وہ اپنے دین مبارک سے لعاب شریف نکالتے ہیں تو صحابہ اسے اپنے ہاتھوں میں لیکر اپنے رخساروں پر ملتے ہیں جب وہ وضو کرتے ہیں تو صحابہ وضو کا پانی لینے میں جھگڑتے ہیں۔ جب ان کے حضور کوئی بات کرتا ہے تو وہ آواز کو دبا کر بات کرتا ہے۔ جب وہ گفتگو فرماتے ہیں کہ تو صحابہ انتہائی اہل و احرام کے ساتھ سنتے ہیں یہ وہ حالات ہیں جن کا میں نے مشاہدہ کیا۔ عمرو بن مسعود کی باتوں سے قریش کی قسادت دور نہ ہوئی لیکن عروہ کی کوشش اور اس کے آنے جانے سے صلح کی بنیاد رکھی گئی۔ پھر قبیلہ امایہ کا ایک آدمی جس کا نام حلیس تھا۔ حضور اکرم ﷺ سے ملاقات کرنے کی غرض سے کھڑا ہوا اور قریش سے اجازت لیکر لشکر اسلام کے نزدیک پہنچا۔ وہ اسی وقت حضور اکرم ﷺ سے ملاقات کے بغیر لوٹ گیا اور قریش کے پاس آکر کہنے لگا: میں نے محمد (ﷺ) اور ان کے صحابہ کو دیکھا وہ خانہ کعبہ بیت اللہ کی زیارت کے لئے آئے ہیں میں اچھا نہیں جانتا کہ ان کو اس سے روکا جائے! ساتھ میں اس نے یہ بھی کہا کہ اگر تم محمد (ﷺ) کو خانہ کعبہ کے طواف سے روکو گے تو میں تمام احابش کے لوگوں کے ساتھ تم سے جدا ہو کر چلا جاؤں گا۔ (درجہ ۲۵ ص ۲۵۴ تا ۲۵۵)

۴۹۔۔۔ اصحاب سیر بیان کرتے ہیں کہ جب قریش کی جانب سے لوگ آرہے تھے اور قریش کی قسادت دور کرنے کی کوشش کر رہے تھے اور ان اشتیاق کی شدت میں کمی نہ ہوتی تھی تو حضور اکرم ﷺ نے بھی چاہا کہ کسی کو بھیج کر اس معاملہ میں سستی فرمائیں۔ آپ نے پہلے بنی خزاعہ کے حراش بن امیہ کسی نامی صحابی کو بھیجا۔ اسے ایک اونٹ دیا تاکہ وہ ان کو دلنشین کرائے کہ حضور اکرم ﷺ کا تشریف لانا زیارت کعبہ اور عمرہ ادا کرنے کے لئے ہے جنگ و قتال نہیں۔ جب وہ قریش کے پاس پہنچے تو وہ ان کے اونٹ کے دوپے ہو کر حراش بن امیہ کے قتل پر اتر آئے۔ ان کی قوم نے جو کہ میں تھی ان کی حمایت کر کے چھڑ لیا اور انہیں حضور

اکرم ﷺ کی طرف واپس بھیج دیا۔ اس کے بعد سید عالم و عالمیائیں ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا: تمہیں مکہ جانا چاہیے۔ تاکہ انہیں سمجھا کر ہم جنگ کے ارادے سے نہیں بلکہ عمر کرنے آئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ پر روشن ہے کہ قریش کی عدالت میرے ساتھ کس قدر ہے اور ان کی شدت و ظلمت کس حد تک ہے اگر وہ مجھ پر قابو پالیں تو یقیناً زندہ نہ چھوڑیں اور "بنی عدی" میں سے مکہ میں کوئی نہیں ہے جو ان کی شرارتوں پر میری حمایت اور حفاظت کر سکے۔ اگر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بھیجیں تو مناسب ہو گا کیونکہ وہ قریش کے نزدیک زیادہ عزیز ہیں اور مکہ میں ان کے عزیز و اقارب بہت ہیں۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے حضور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور مکہ مکرمہ کی جانب بھیجا تاکہ منادیہ قریش کو حضور اکرم ﷺ کا مافی الضمیر سمجھائیں۔ (درجہ ۲۵ ص ۲۵۴ تا ۲۵۵)

بعض روایتوں میں آیا ہے کہ دس اور مہاجرین بھی حضور اکرم ﷺ کی اجازت سے مکہ مکرمہ گئے تھے۔ (درجہ ۲۵ ص ۲۵۴ تا ۲۵۵)

۵۰۔۔۔ لشکر اسلام میں جب یہ خبر پھیلی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیگر ان دس مہاجرین کے ساتھ جو مکہ گئے تھے۔ مکہ والوں نے شہید کر دیا ہے تو حضور اکرم ﷺ نے تمام صحابہ کرام سے ثابت قدم رہنے پر جس درخت کے نیچے بیعت لی وہ بول پامیری کا درخت تھا۔ بعد میں یہ درخت قدرت الہی سے قاصب ہو گیا۔

(عن صحیح بخاری ص ۴۷۹ تا ۴۸۰ باب ۱۲۹)

۵۱۔۔۔ وہ صحابی حضرت ابوسنان بن وہب اسدی رضی اللہ عنہ ہیں کہ جنہوں نے اس موقع پر بیعت کرنے میں سب سے پہلے ہاتھ اٹھایا۔ (درجہ ۲۵ ص ۲۵۴ تا ۲۵۵)

۵۲۔۔۔ وہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ ہیں کہ جنہوں نے اس موقع پر تمین ہار بیعت کی۔ وہ خود فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بیعت کر کے میں ہٹ کر ایک طرف کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: سلمہ اتم بیعت نہیں کرتے۔؟ میں نے عرض

کیا: حضور میں نے تو بیعت کر لی۔! آپ نے فرمایا: خیر! آؤ! بیعت کرو۔! چنانچہ میں نے قریب جا کر پھر بیعت کی۔ پھر ایک بار میری طرف توجہ فرمائی اور فرمایا: سلمہ! تم بیعت نہیں کرتے۔؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! پہلی مرتبہ جن لوگوں نے بیعت کی میں نے ان لوگوں کے ساتھ ہی بیعت کی تھی۔ پھر بیعت میں دوبارہ بیعت کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اچھا! پھر سہی۔! چنانچہ میں نے پھر بیعت کی۔

(ابن کثیر ص ۱۰۰)

۵۳۔ اس موقع پر جتنے صحابہ کرام موجود تھے سب نے حضور اکرم ﷺ کے دست اقدس پر بہ رضا مندی بیعت کی۔ بجز جد بن قیس کے جو قبیلہ بن سلمہ کا ایک شخص تھا یہ اپنی اونٹنی کی آڑ میں چھپ گیا تھا۔ (ابن کثیر ص ۱۰۰، مروج ص ۳۴۷) ۵۴۔ قریش نے صلح کے سلسلے میں اپنے خطیب سہیل بن عمرو کو بھیجا اس کے ہمراہ کرز بن حفص اور خویطب بن عبد العزیٰ بھی تھے لیکن اس مہم کی ذمہ داری سہیل پر تھی۔

(مروج ص ۳۴۷)

۵۵۔ مشہور ہے کہ مدت مصالحت دس سال کی تھی جیسا کہ کتب سیر میں مذکور ہے لیکن ابو داؤد میں بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو نعیم مسند میں حضرت عبد اللہ بن دینار رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ مدت مصالحت چار سال کی تھی۔ صلح کی سب سے پہلی شرط جو سہیل نے رکھی یہ تھی کہ اس سال تو یہاں سے آپ لوٹ جائیں اور آئندہ سال عمرہ کے لئے تشریف لائیں۔ مدت مصالحت میں جنگ و مقابلہ اور جدال مرتفع رہے گا اور ایک دوسرے کے شہری امن و سلامتی سے رہیں گے۔ ایک دوسرے کے ساتھ تعرض نہ کریں گے۔ حلیف اور ہم عہد ایک دوسرے کو نقصان نہ پہنچائیں گے۔

دوسری شرط یہ تھی کہ سال آئندہ جب آئیں تو تین دن سے زیادہ قیام نہ کریں گے اور یہ کہ تلواریں نیام میں رہیں گی۔

اور تیسری شرط عجیب شہنشاہ تھی وہ یہ کہ جو کوئی ہماری اہل بیت سے بغیر

اجازت کے از خود تم میں چلا جائے اسے ہماری طرف لوٹا دیں گے اگرچہ مسلمان ہو کر ہی پہنچے اور جو کوئی آپ کی طرف سے آجائے گا اسے ہم نہ لوٹائیں گے۔

(مروج ص ۳۴۷)

۵۶۔ گفت و شنید سے جب صلح کی شرائط طے پائیں تو حضور کرم ﷺ نے قلم و روایت اور کاغذ حضرت اوس بن خولی انصاری رحمہ اللہ کو دیا تاکہ وہ صلح نامہ لکھیں یہ خط و کتابت میں مہارت رکھتے تھے۔ سہیل نے کہا: اے محمد (ﷺ) صلح نامہ آپ کے چچا کے فرزند حضرت علی مرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) کو لکھنا چاہئے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) لکھیں۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی مرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) کو بلا کر فرمایا صلح نامہ لکھو۔

(مروج ص ۳۴۷)

۵۷۔ وہ حضرت ابو جندل رحمہ اللہ ہیں جو سہیل بن عمرو ہی کے لڑکے تھے اور وہ پہلے سے مسلمان تھے۔ ان کو ان کے باپ نے قید خانہ میں بیڑیاں پہنا کر مجبوس کر رکھا تھا۔ انہوں نے کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے خود کو مسلمانوں کے درمیان ڈال دیا۔ مسلمانوں نے انہیں صلح نامہ کے تحت مشرکوں کے سپرد کر دیا۔ (مروج ص ۳۴۷)

۵۸۔ حدیبیہ کے مقام میں لشکر اسلام کی اقامت تقریباً بیس روز رہی۔ اس موقع پر وہ ستر اونٹ جو مسلمان قربانی کے واسطے ساتھ لائے تھے ذبح کئے گئے۔ حضور اکرم ﷺ نے بیس اونٹوں کو جن میں ابو جہل کا بھی ایک اونٹ تھا جو فزودہ بدر میں غنیمت میں ہاتھ آیا تھا اپنے دست مبارک سے رُفرمایا۔ باقی کو حضرت

(مروج ص ۳۴۷)

۵۹۔ وہ واحد صحابی جو صلح حدیبیہ کے موقع پر شہید ہوئے ابن زعیم رحمہ اللہ ہیں۔

(ابن کثیر ص ۱۱)

۶۰۔ غزوہ خیبر کا وقوع ہجرت کے ساتویں سال ماہ محرم کے آخری دنوں میں ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ آخر سن چھ ہجری میں ہے۔ (مروج ص ۳۴۷)

۶۱۔ اس غزوہ کے لئے حضور اکرم ﷺ ایک ہزار چار سو صحابہ کرام کیساتھ

تشریف لے گئے۔ مواہب میں ہے کہ تیرہ مواہب تھے۔ لشکر اسلام میں دوسو گھوڑے تھے جن میں تین گھوڑے خاص رسول اللہ ﷺ کے تھے اور نوٹ بکثرت تھے۔ (درجہ ۱۵ ص ۴۸)

۶۲۔ اس موقع پر رسول اکرم ﷺ نے حضرت سہار بن عرفہ غفاری رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ میں غلیفہ مقرر فرمایا تھا۔ (درجہ ۱۵ ص ۴۸)

۶۳۔ خیبر میں کل آٹھ قلعے تھے۔ ان کے نام اس طرح ہیں۔

(۱) کیسہ۔ (۲) ناعم۔ (۳) صعب۔ (۴) شق۔ (۵) غنوم۔ (۶) بطاؤ۔ (۷) سلج۔ (۸) سالم۔ (درجہ ۱۵ ص ۴۸)

سب سے پہلے جو قلعہ فتح ہوا وہ ناعم (ناعم) تھا پھر اس کے بعد غنوم (غنوم)۔ (درجہ ۱۵ ص ۴۸)

۶۴۔ منقول ہے کہ اس دور دلاڑے کا وزن آٹھ سو من تھا۔

(درجہ ۱۵ ص ۴۸) اس غزوہ میں پندرہ مسلمان مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے اور ترانوے یہودی مارے گئے۔ (درجہ ۱۵ ص ۴۸)

۶۶۔ اس غزوہ کے لئے حضور اکرم ﷺ دس رمضان المبارک ۸ھ بروز چہارم شنبہ بعد نماز عصر مدینہ طیبہ سے تشریف لے چلے جیسا کہ واقدی نے کہا ہے اور امام احمد کے نزدیک باسناد صحیح حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ عام الفتح میں دوسری تاریخ ماہ رمضان کو چلے۔ تعین تاریخ میں اور کئی قول مروی ہیں مثلاً بارہ سولہ، سترہ، اٹھارہ اور انیس رمضان۔ پہلے دونوں صحت کے زیادہ قریب ہیں اور دوسرا زیادہ صحیح ہے۔ (درجہ ۱۵ ص ۴۸)

۶۷۔ جب حضور اکرم ﷺ مدینہ طیبہ سے باہر تشریف لائے اور لشکر کو ملاحظہ فرمایا تو سات سو مہاجرین میں سے تھے جو تین سو گھوڑے رکھتے تھے۔ اور چار ہزار انصار میں سے جن کے پاس پانچ سو گھوڑے تھے اسی طرح قبائل عرب،

اسلم، غفار، جہلیہ، انجلی اور سلیم وغیرہ میں سے چار سو، پانچ سو اور ایک ہزار عدد مخصوص کیا تھا پیش خدمت ہوتے اور اٹھارہ لوگوں آکر شامل ہوتے رہے یہاں تک مجموعی تعداد اس ہزار کی ہوگئی۔ بعض نے بارہ ہزار کہا ہے۔ (درجہ ۱۵ ص ۴۸) اور بعض نے تیرہ ہزار بھی کہا ہے۔ (درجہ ۱۵ ص ۴۸)

۶۸۔ اس غزوہ میں مہاجرین کے پاس تین جھنڈے تھے ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ ایک حضرت زبیر بن عوام اور ایک حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس تھی۔ (درجہ ۱۵ ص ۴۸)

اور حضرت سعد بن عبادہ ص کے قبضہ اقتدار میں انصار کا علم تھا۔

(درجہ ۱۵ ص ۴۸) ۶۹۔ اس موقع پر حضور اکرم ﷺ نے مدینہ طیبہ میں حضرت ام مکتوم رضی اللہ عنہا کو ابوبھن کہتے ہیں کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو غلیفہ مقرر فرمایا۔ (درجہ ۱۵ ص ۴۸) ۷۰۔ حضور اکرم ﷺ کا مکہ مکرمہ میں داخل ہونا اور مکہ کا فتح ہونا بیس رمضان المبارک ۸ھ کو ہوا تھا۔ (درجہ ۱۵ ص ۴۸)

۷۱۔ حضور اکرم ﷺ، حضرت اسماء، بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس کے دروازے پر کھڑا کیا۔ حضرت اسماء اور بلال رضی اللہ عنہما اندر چلے گئے اور دروازہ کو حضور کیلئے بند کیا تاکہ اڑدھام نہ ہو حضور اکرم ﷺ طویل وقت تک اندر رہے اور خانہ کعبہ کے گوشوں میں دعا و تضرع فرماتے رہے اس کے بعد باہر تشریف لائے اور نکلنے وقت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ انبیاء اور فرشتوں کی تصویروں کو جنہیں کفار نے دیوار ہائے کعبہ میں نقش کر رکھا ہے مٹا دو۔ پھر انہوں نے تمام تصویروں کو مٹا دیا۔ (درجہ ۱۵ ص ۴۸)

۷۲۔ اگرچہ حضور اکرم ﷺ نے اہل مکہ کو امن دیدی تھی اور ان کے قتل کی ممانعت فرمادی تھی لیکن ایک جماعت کو اس حکم سے مستثنیٰ قرار دیا اور ان کے خون بہانے کی

مرآۃ بین حادث۔ (۴) اور حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ (دیر میں طلوع ۲۴ ص ۵۴)
۸۰۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کو جو غنائم ملے تھے بڑے بڑے گھوڑے، چوبیس
ہزار لونٹ، چالیس ہزار سے زیادہ بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی تھا۔ ایک اوقیہ
چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ بکریاں اتنی زیادہ تھیں کہ ان
کا شمار ہی نہ ہو سکتا تھا۔ (درجہ طلوع ۲ ص ۵۴، مدارج النعم ۲ ص ۸۲، کنز الدہم)

۸۱۔ جبکہ ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ طیبہ اور شام کے درمیان مدینہ منورہ سے چودہ منزل کی مسافت پر ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ایک قلعہ کا نام ہے۔ اور قاموس میں ہے کہ مدینہ اور شام کے درمیان ایک خطہ ارضی کا نام ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ایک چشمہ کا نام ہے جو اس جگہ پر واقع ہے چونکہ اس سفر میں لشکر کی آخری مسافت اس چشمہ تک ہوئی تھی اس بنا پر اس کو اس نام سے موسوم و منسوب کیا گیا۔

(اردو ترجمہ ج ۲ ص ۵۷۷)

۸۲۔ اس غزوہ کے لئے مدینہ طیبہ سے روانہ ہونے کی تاریخ بڑا اختلاف دروز
پیشینہ اور جب ۹ھ ہے۔ (در طبع ۱۳۸۷ھ)

۸۳۔ اور باب سیر کہتے ہیں کہ اس غزوہ میں اسلامی لشکروں کی تعداد میں ہزار تھی۔ بعض نے ستر ہزار کہا ہے اور یہ بہت زیادہ مشہور روایت ہے۔ ایک روایت میں ایک لاکھ اور ایک روایت میں چالیس ہزار۔ اس لشکر میں دس ہزار گھوڑے سوار اور بارہ ہزار اونٹ سوار تھے۔ (مروج الموعود ج ۲ ص ۵۸۸)

۸۴ — اس میں علماء اختلاف رکھتے ہیں ہے کہ اس موقع پر حضور اکرم ﷺ نے مدینہ طیبہ میں کسے خلیفہ مقرر فرمایا۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو بنایا اور کہتے ہیں کہ سب سے زیادہ صحیح یہی روایت ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت سہار بن عرفطہ رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوہم غفاری رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ اکرم اللہ وجہہ کو خلیفہ بنایا۔ ابن عبد البر نے اس روایت کو ترجیح دی ہے۔ (در جامعہ ص ۵۸)

۸۵۔ جب اس غزوہ کی تیاری ہو رہی تھی تو حضرت عثمان غنی ؓ نے دو سو اونٹ جن پر پالان، پوشش اور چادر وغیرہ بٹے ہوئے تھے اور ہر طرح سے مکمل مع دو سو اوقیہ چاندی، حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کئے اور عرض کیا کہ ان سے لشکر کی ضروریات مکمل فرمائیں۔ ایک روایت میں ہے کہ تین سو اونٹ چہار بستہ مکمل اور ایک حقتالہ سونا لائے۔ مواہب لدنیہ میں حضرت ثناء سے مروی ہے کہ حضرت عثمان غنی ؓ نے اس غزوہ میں ہزار اونٹ اور سات سو گھوڑے سواری کئے دیئے۔ اور حضرت عبدالرحمن بن مسعود ؓ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان غنی ؓ ایک ہزار دینار اچھا آستین میں لائے جس وقت کے غزوہ تبوک کی تیاری کی جا رہی تھی۔ ایک روایت میں دس ہزار دینار ہے اور ایک روایت میں چالیس ہزار روپے۔

(درجہ اولیٰ ص ۵۸۱)

۸۶۔ اس غزوہ سے پیچھے رو جانے والے منافقین میں سے بہت ہیں جن میں معذور، عذر راجح بھی ہیں اور عذر غیر راجح بھی۔ لیکن دونوں جو بغیر عذر اور بلا شک و دارتہ کے اس غزوہ سے پیچھے رو گئے وہ صحابہ میں سے پانچ افراد ہیں۔

(۱) حضرت ابوذر غفاری۔ (۲) حضرت ابوخیثمہ سالمی۔ (۳) حضرت کعب بن مالک۔ (۴) حضرت مراد بن الربیع لور۔ (۵) حضرت طائل بن امیہ (درجہ ۱۵۷ ص ۵۹۷)

جہتی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ دوس
اشخاصی تھے جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے غزوہ تبوک میں حلف کیا۔ اور بعض
حضرت لُبَابہ بن عبد المذہر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامیہ بن ابی اسامہ رضی اللہ عنہ برادر ام المومنین حضرت
ام سلمہ رضی اللہ عنہما کا نام بھی متعلقین میں شمار کرتے ہیں۔

۸۷۔ تمام غزوات میں کل ایک ہزار آٹھ کفار گھونسا مارے گئے۔
(تاریخ طحاوی ج ۱ ص ۱۶۴، تاریخ طبری ج ۱ ص ۳۳۷)

۸۸۔ وہ بد بخت ابی بن خلف جمعی ہے کہ واحد کافر جو حضور اکرم ﷺ کے ہاتھوں سے مارا گیا۔ غزوہ احد کے موقع پر اس بد بخت نے آپ پر حملہ کرنا چاہا آپ اس وقت خالی ہاتھ تھے آپ نے حادثہ ابن صمرہ سے نیزہ لیا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت زبیر بن العوام سے نیزہ لیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اسی بد بخت کا نیزہ اس کے ہاتھ سے لیکر اس پر پھینکا اس شتی کی گردن پر پڑا اور نیزہ اس کے آریہ ہو گیا وہ تیل کی طرح چپخا ہوا گھوڑے سے گر اس کے سامنے اسے اٹھا کر لے گئے اور ایک دن وہ مقام "سرف" میں داخل جہنم ہو۔

(درود معلوم ص ۲۲۲ غیر فیض ص ۲۰۰)

بیت اللہ اور بیت المعمور سے متعلق سوالات

- ۱۔ کعبہ کو "کعبہ" کیوں کہا جاتا ہے؟
- ۲۔ کعبہ کی تعمیر کتنی بار ہوئی اور کس کس نے کرائی؟
- ۳۔ کعبہ کی تعمیر فرشتوں نے کن پہاڑوں سے کی تھی؟
- ۴۔ فرشتوں نے کعبہ کی تعمیر حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے کتنے سال قبل کی تھی؟
- ۵۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر کتنے اور کن پہاڑوں سے کی تھی؟
- ۶۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کے وقت کعبہ میں کتنے پہاڑوں کے پتھر لگائے گئے تھے؟
- ۷۔ تعمیر ابراہیمی کے وقت کعبہ کی بلندی اور لمبائی چوڑائی کتنی تھی اور اس میں دروازے کتنے تھے؟
- ۸۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر کس تاریخ کو شروع کی تھی اور کس تاریخ کو ختم فرمائی؟
- ۹۔ قریش کے دور میں کعبہ کی تعمیر کرنے والے کارگیر کا نام کیا ہے؟
- ۱۰۔ قبیلہ قریش نے جو کعبہ کی تعمیر کی تھی اس کی بلندی اور اس کا طول و عرض کتنا تھا؟
- ۱۱۔ تعمیر ابراہیمی اور تعمیر قریش کے مابین کتنا زمانی فاصلہ ہے؟
- ۱۲۔ بیت اللہ کے اطراف کو حرم کیوں کہتے ہیں؟
- ۱۳۔ زمانہ جاہلیت میں کعبہ کس دن کھولا جاتا تھا؟
- ۱۴۔ کعبہ معظمہ میں سب سے پہلے کونسا بت رکھا گیا اور کس نے رکھا؟

۱۵۔ کعبہ معظمہ میں نصب سب سے بڑے بت کا نام کیا تھا؟

۱۶۔ ان دو مرد و عورت کا نام کیا ہے جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں کعبہ کے

اندرون میں کیا تھا۔ اور ان پر کیا قہر نازل ہوا؟

۱۷۔ ہجرت کے کتنے دنوں بعد کعبہ کو قبلہ بنایا گیا؟

۱۸۔ تحویل قبلہ کا حکم کس ماہ کی کس تاریخ کو نازل ہوا تھا؟

۱۹۔ ابراہیمؑ کتنی فوج لائے تھے ہاتھیوں کے ساتھ انہدام کعبہ کے لئے آیا تھا اور

اس ہاتھی کا کیا نام تھا جس پر وہ خود سوار تھا؟

۲۰۔ فرشتوں کی مسجد کا نام کیا ہے؟

۲۱۔ بیت المعمور کو "بیت المعمور" کیوں کہتے ہیں؟

۲۲۔ بیت المعمور کس آسمان میں واقع ہے؟

۲۳۔ بیت المعمور کس چیز کا بنا ہوا ہے؟

۲۴۔ بیت المعمور کو کس نبی کے لئے زمین پر اتارا گیا۔ اور وہ کب تک زمین

پر رہا؟

۲۵۔ بیت المعمور میں روزانہ کتنے فرشتے داخل ہوتے ہیں؟

۲۶۔ بیت المعمور میں سب سے پہلے کونسا فرشتہ داخل ہوا؟

بیت اللہ اور بیت المعمور سے متعلق جوابات

۱۔ کعبہ کو کعبہ کہنے کی دو وجہیں ہیں۔

ایک یہ کہ کعب کے لفظی معنی ہیں اٹھا ہوا ہونا یا اونچا ہونا۔ چونکہ کعبہ کی

سطح سمندر سے اونچا ہے اس لئے اسے کعبہ کہا جاتا ہے۔

دوسری وجہ یہ کہ کعب ہمارے عقیدے وہ ہے جس کو چہ برابر کی سطح

گھیریں۔ اگرچہ بنیاد ابراہیمؑ میں کعبہ بظلمت مستطیل تھا لیکن نزول قرآن کے وقت

بظلمت کعبہ تھا یعنی اس کی لمبائی، چوڑائی اور بلندی برابر تھی اس لئے اس کو کعبہ

کہا گیا۔ (تفسیر بیضاوی ص ۸۶)

۲۔ کعبہ کی تعمیر دس بار ہوئی۔

(۱) پہلی بار ملائکہ نے کی۔ (۲) دوسری بار حضرت آدمؑ نے تعمیر کی۔

(۳) تیسری بار حضرت آدمؑ کی اولاد (حضرت شیثؑ) نے کی۔ (۴)

چوتھی بار حضرت ابراہیمؑ نے کی۔ (۵) پانچویں بار تعمیر قوم عمامہ نے کی۔

(۶) چھٹی بار قبیلہ جرہم نے کی۔ (۷) ساتویں بار حضور اکرم ﷺ کے پردادا

قصی بن کلاب نے کی۔ (۸) آٹھویں بار قبیلہ قریش نے کی۔ (۹) نویں بار

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے کی اور (۱۰) دسویں بار حجاج بن یوسف

نے کعبہ کی تعمیر کی۔ (ماہنامہ المیزان ص ۲۸۱ تا ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶)

دوسرا قول یہ ہے کہ کعبہ کی تعمیر نو بار ہوئی۔

(۱) ملائکہ نے۔ (۲) حضرت ابراہیمؑ نے۔ (۳) قوم عمامہ نے۔

(۴) قبیلہ جرہم نے۔ (۵) قصی بن کلاب نے۔ (۶) قریش نے۔ (۷) ابن

الزبیرؓ نے۔ (۸) حجاج بن یوسف نے۔ (۹) سلطان مروان ابن احمد خاں شاہ

قسط نظیہ نے۔

(تیسری جلد ص ۸۲۱ تا ۸۲۲)

اور سیرت حلبیہ میں ہے کہ کعبہ کی تعمیر صرف تین بار ہوئی۔

پہلی بار حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کی۔ دوسری بار قریش نے اور تیسری بار حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے۔ ملائکہ اور حضرت آدم علیہ السلام کی تعمیر کرنا ثابت نہیں ہیں اور قبیلہ جرہم، قوم عتقانہ اور قصی بن کلاب ان تینوں نے کعبہ کی صرف مرمت کرائی از سر نو تعمیر نہیں کی۔ (ماہنامہ اسلامی ص ۲۵)

۳۔ فرشتوں نے کعبہ کی تعمیر پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے کی تھی۔

(۱) کوہ لبنان۔ (۲) کوہ طور۔ (۳) کوہ جودی۔ (۴) کوہ حر۔ (۵)

طور زیتا۔

۴۔ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے کعبہ شریف کی عمارت بنائی تھی۔

(تیسری جلد ص ۸۲۲)

۵۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے کی تھی۔ (۱) کوہ حر۔ (۲) طور زیتا۔ (۳) کوہ لبنان۔ (۴) کوہ جودی۔

(تیسری جلد ص ۸۲۲)

۶۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کے وقت کعبہ میں تین پہاڑوں کے پتھر لگائے گئے۔

(۱) کوہ ابو قیس۔ (۲) کوہ حر۔ (۳) کوہ وراقان۔

(تیسری جلد ص ۸۲۲)

ایک دوسرے قول کے بموجب پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے تعمیر فرمائی تھی۔

(۱) کوہ حر۔ (۲) کوہ شبیر۔ (۳) کوہ لبنان۔ (۴) کوہ طور۔ (۵) کوہ

جودی اور بعض روایتوں میں کوہ حراء کوہ قیس، کوہ وراقان اور کوہ ضوی مذکور ہوئے۔

(ماہنامہ اسلامی ص ۲۵)

اور ایک اور قول کے مطابق ان پانچ پہاڑوں کے نام یوں ہیں۔

(۱) کوہ حر۔ (۲) طور زیتا۔ (۳) کوہ جودی۔ (۴) طور زیتون۔

(۵) کوہ لبنان۔

(ماہنامہ اسلامی ص ۱۱۵)

۷۔ تعمیر ابراہیمی کے وقت کعبہ معظمہ کی بلندی تو ہاتھ تھی اور اس کی چوڑائی رکن اسود سے رکن شامی تک تینتیس ہاتھ۔ رکن شامی سے رکن غربی تک بائیس ہاتھ۔ رکن غربی سے رکن یمنی تک اکتیس ہاتھ۔ رکن یمنی سے پھر رکن اسود تک بیس ہاتھ۔ اس کا دروازہ زمین سے ملا ہوا تھا جس میں کواڑ وغیرہ نہ تھے دروازے دو تھے ایک داخل ہونے کا اور ایک نکلنے کا۔

(تیسری جلد ص ۸۲۲)

ایک قول کے بموجب اس وقت کعبہ کی بلندی سات گز تھی۔

(ماہنامہ اسلامی ص ۲۵)

۸۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پہلی ذیقعدہ کو تعمیر کعبہ شروع فرمائی اور اسی مہینہ کی پچیسویں تاریخ کو ختم فرمادی۔

(تیسری جلد ص ۸۲۲)

۹۔ اس موقع پر روم سے باقوم نامی ایک شخص مکہ آیا ہوا تھا جو فن تعمیر کا ماہر

و استاد تھا۔ قریش کے کہنے پر اسی نے تعمیر کا کام انجام دیا۔

(ماہنامہ اسلامی ص ۲۵)

۱۰۔ قریش نے جو کعبہ کی تعمیر کی تھی اس کی بلندی بیس گز تھی، طول تیس گز،

عرض بائیس گز اور چھ ستون رکھے گئے تھے۔

(ماہنامہ اسلامی ص ۲۵)

۱۱۔ تعمیر ابراہیمی اور تعمیر قریش کے مابین سترہ سو پچھتر سال کا فاصلہ ہے اور

تعمیر قریش اور تعمیر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے مابین بیاسی سال کا۔

(ماہنامہ اسلامی ص ۲۵)

۱۲۔ اس کی کئی وجوہات ہیں۔

(۱) جب حضرت آدم علیہ السلام غرور بہشت سے مصیبت کا درد نیا میں تشریف

لائے تو آپ کو اپنے نفس پر شیطان کا خوف ہوا تو اللہ سے پناہ چاہنے لگے۔ حق

تقدس و تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کیلئے فرشتوں کو بھیجا۔ فرشتے حضرت آدم علیہ السلام

کے لئے مکہ معظمہ کے چاروں طرف پھیل گئے تو اس وقت فرشتوں نے جہاں

تک گھیرا والا تھا وہاں تک اللہ رب العزت نے حرم بنادیا۔

(۲) جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حجر اسود کو بیت اللہ شریف میں نصب کیا تو حجر اسود سے ایک نور کی روشنی نمودار ہوئی جس سے بیت اللہ شریف کے اطراف اربعہ روشن و منور ہو گئے۔ تو جہاں تک وہ روشنی پھیلی تھی وہاں تک حرم بنادیا گیا

(۳) خداوند قدوس نے جب زمین و آسمان سے فرمایا: آج! خوشی خوشی یاز بردی۔ تو زمین و آسمان نے جواباً عرض کیا: ہم فرمانبردار بن کر آئے۔ ایسے جواب صرف حرم کی زمین نے دیا تھا اس لئے اس جگہ کو حرم، محترم اور مقدس بنا دیا۔

(۴) حجر اسود جب جنت سے آیا تو اس کی روشنی کئی میل تک جاتی تھی۔ جہاں تک اس کی شعائیں پہنچتی تھیں اسی حد تک حرم کی حدیں قائم ہو گئیں۔

۱۳۔ ابن سعد اپنی کتاب طبقات میں حضرت عثمان بن طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں ایسا دستور تھا کہ خانہ کعبہ کو ۱۰ شنبہ اور ۱۰ شنبہ (جمعرات) کے سونہ کھولتے تھے۔

۱۴۔ عمر بن لُحی بن حارثہ شاہ حجاز نے سب سے پہلے کعبہ کی چھت پر ہل نامی بت رکھا تھا۔

۱۵۔ کعبہ معظمہ کا سب سے بڑا بت ہل تھا۔

۱۶۔ مرد کا نام اساف اور عورت کا نام ناکہ تھا۔ ان دونوں پر خدا کی طرف سے یہ قہر نازل ہوا کہ دونوں پتھر بن گئے۔ قریش نے انہیں کعبہ سے باہر رکھ دیا تاکہ لوگ انہیں دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔ پھر قریش نے اپنی کمال جہالت اور فرط ضلالت سے انہیں پوجنا شروع کر دیا اور ان دو پتھروں سے اپنے سر مارنے لگے۔

۱۷۔ حضور اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں رونق افروزی کے بعد ایک سال

ساڑھے پانچ ماہ تک بیت المقدس کی طرف نماز ادا فرماتے رہے اس کے بعد بیت المقدس کا قبلہ منسوخ ہو گیا اور کعبہ معظمہ قبلہ بن گیا۔ (تحریر ص ۵۰۲)

اس میں اختلاف ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں تشریف فرما تھے اس وقت آپ کا قبلہ بیت المقدس تھا یا کعبہ معظمہ۔ اکثر علماء کا خیال یہ ہے کہ بیت المقدس ہی قبلہ تھا لیکن حضور اکرم ﷺ نماز میں اس طرح رخ فرماتے تھے کہ کعبہ آپ کے درمیان ہو تا اور قبلہ بیت المقدس ہو تا اور آپ اسی حال میں قائم رہے یہاں تک کہ مدینہ منورہ تشریف لائے۔ اور دوسری جماعت کا خیال یہ ہے کہ پہلے قبلہ بھی کعبہ تھا اور پھر بعد میں مکہ میں ہی بیت المقدس کو قبلہ بنادیا گیا تھا۔ اس کی طرف آپ تین سال نمازیں پڑھتے رہے اور مدینہ منورہ میں رونق افروزی کے ستر یا اٹھارہ مہینہ بعد کعبہ کو قبلہ بنادیا گیا۔ (تحریر ص ۵۰۲)

۱۸۔ ہجرت کے ایک سال اور ساڑھے پانچ مہینے بعد چند روز جب ۱۲ ربیع الثانی کو تحویل قبلہ کی وحی نازل ہوئی۔

۱۹۔ عہدہ بن الصباح چالیس ہزار ہاتھیوں اور تین لاکھ فوجیوں کیساتھ انہدام کعبہ کے لئے آیا تھا اور وہ خود جس ہاتھی پر سوار تھا اس کا نام محمود تھا اور اس کا رنگ سفید تھا۔

۲۰۔ فرشتوں کی مسجد کا نام بیت المعمور ہے۔

۲۱۔ معمور کے معنی ہیں ”آباد“ چونکہ یہ مسجد فرشتوں کی زیارت سے ہر وقت آباد رہتی ہے اسی وجہ سے اس کو بیت المعمور کہتے ہیں۔ (ماہنامہ ص ۴۱۳ ص ۴۱۴)

۲۲۔ اس سلسلے میں دو قول ہیں ایک یہ کہ بیت المعمور ساتویں آسمان پر خانہ کعبہ کے مقابل و محاذی ہے۔ اگر کوئی چیز بیت المعمور سے گرائی جائے تو وہ بیت اللہ پر آکر گرے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ بیت المعمور چوتھے آسمان پر واقع ہے

(ماہنامہ ص ۴۱۳ ص ۴۱۴)

۲۳۔ بیت المعمور زمر دیا قوت کا ہے۔ (مشیر فقیر جلد ۳ ص ۳۳۷)
دوسرا قول یہ دیکھو وہ سرخ قوت کا بنا ہوا ہے۔ (ابدیہ ج ۲ ص ۳۷۷)
اس کی لمبائی آسمان وزمین کے مابین فاصلہ کے برابر ہے۔

(درجہ ۱۲ ص ۳۷۷)

۲۴۔ تاریخ ازرقی میں مقاتل سے حدیث مرفوعہ مذکور ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے بارگاہ الہی میں دعا کی کہ اے میرے رب! میں اپنے آپ کو جاننا ہوں اور میں نے حیرے اس نور کو دیکھا ہے جس کی عبادت کی جاتی ہے۔ پھر حق تقدس و تعالیٰ نے بیت المعمور کو زمین پر اتارا جہاں آج خانہ کعبہ ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اس کا طواف کریں۔ اس سے پہلے ان کے دل میں جو غم و اندوس تھا اسے حق تعالیٰ نے دور فرما دیا۔ اس کے بعد اس بیت المعمور کو حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں آسمان پر اٹھالیا گیا۔ (درجہ ۱۲ ص ۳۷۷)

۲۵۔ روزانہ ستر ہزار فرشتے بیت المعمور کی زیارت کو آتے اور اس میں داخل ہوتے ہیں جو فرشتہ ایک بار داخل ہوتا ہے تو پھر قیامت تک وہ بارہ اس کو داخل ہونے کا موقعہ نہیں ملتا۔

(البدیع ج ۱ ص ۳۷۷ درجہ ۱۲ ص ۳۷۷)

۲۶۔ بیت المعمور میں سب سے پہلے جو فرشتہ داخل ہوا اس کا نام اسمعیل ہے۔ (البدیع ج ۱ ص ۳۷۷)

مسجد نبوی اور گنبد خضراء سے متعلق سوالات

- ۱۔ ابتداء جس جگہ مسجد نبوی تعمیر کی گئی وہ جگہ کس کی تھی اور مسجد کے لئے کس نے کتنے میں خریدی؟
- ۲۔ ابتداء تعمیر کے وقت مسجد نبوی کی لمبائی، چوڑائی کتنی تھی اور اس میں کتنے دروازے رکھے گئے تھے؟
- ۳۔ مسجد نبوی کی تعمیر کے لئے سب صحابہ کرام تو ایک ایک ایٹھ لاتے تھے لیکن وہ کون سے صحابی ہیں جو دو دو ایٹھ لاتے تھے؟
- ۴۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی حیات ظاہری میں کتنی بار مسجد نبوی کی تعمیر فرمائی؟
- ۵۔ حضور اکرم ﷺ کے لئے خطبہ دینے کے واسطے مسجد نبوی میں منبر کس نے بنوایا تھا؟
- ۶۔ مسجد نبوی کا منبر شریف کس درخت کی ٹکڑی کا بنایا گیا تھا؟
- ۷۔ منبر شریف کا طول عرض کتنا تھا؟
- ۸۔ منبر شریف کی کتنی سیڑھیاں تھیں اور ہر سیڑھی کی چوڑائی کتنی تھی؟
- ۹۔ منبر شریف پر سب سے پہلے کس نے غلاف چڑھایا تھا؟
- ۱۰۔ روزِ رسول اللہ ﷺ پر گنبد سب سے پہلے کس نے تعمیر کیا اور کس سن میں؟
- ۱۱۔ گنبد خضراء کو ”گنبد خضراء“ کب سے کہا جانے لگا اور اس سے پہلے کیا کہا جاتا تھا؟

سجد نبوی اور گنبد خضریٰ متعلق جو بات

۱۔ جس جگہ مسجد نبوی شریف کی تعمیر کی گئی تھی وہ جگہ دو جہیم بچے پہل اور سہیل پسران رابع بن عمرو کی تھی وہ اس جگہ کھجوروں کو خشک کر کے تر بناتے تھے۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اس جگہ کو خرید لو۔؟ تو بنی نجار نے کہا کہ ہم ان دونوں قیموں کو اس کی قیمت ادا کر کے اس زمین کو آپ کی نذر کرتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ خود ان دونوں قیموں نے کہا کہ ہم اس کی قیمت نہیں لیں گے۔ ہم اس کو آپ کی نذر کرتے ہیں مگر حضور اکرم ﷺ نے انکار فرمایا۔ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اس مال میں سے جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے زمین قیمت میں دس سونے کے مثقال ان کو عطا فرمائے۔ (درمختار ج ۲ ص ۴۰۰، مدارج ج ۲ ص ۴۲)

۲۔ ابتداء تعمیر کے وقت مسجد نبوی شریف کی لمبائی قبلہ سے شمال تک چھ گز اور مشرق سے مغرب تک ساٹھ گز تھی۔

اس وقت مسجد شریف میں تین دروازے چھوڑے گئے تھے۔ ایک دروازہ جس کا نام باب الرحمتہ ہے۔ دوسرا دروازہ جس سے آپ ﷺ تشریف لاتے تھے اور تیسرا دروازہ عام صحابہ کرام کے لئے تھا۔ (درمختار ج ۲ ص ۴۰۰، مدارج ج ۲ ص ۴۲)

۳۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہیں کہ سب صحابہ کرام تو ایک ایک اینٹ لاتے تھے یہ دو دو اینٹیں لاتے اور فرماتے کہ ایک اینٹ اپنی طرف سے اور ایک حضور ﷺ کی جانب سے۔

۴۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی حیات ظاہری میں دو بار مسجد نبوی کی تعمیر فرمائی۔ پہلی بار تو اس وقت کہ جب آپ مدینہ منورہ رونق افروز ہوئے اور دوسری بار ۱۱ھ فتح خیبر کے بعد۔ اس تعمیر میں مسجد کی توسیع کر کے دونوں جانب سے سو دو سو گز

کی کر دی گئی۔

(درمختار ج ۲ ص ۴۱۷)

۵۔ منبر شریف کے بنانے والے کے نام میں کئی اقوال ہیں۔

(۱) حضرت شعیب داری رضی اللہ عنہ نے بنوایا تھا۔ (۲) قیسہ مخزومی نے بنایا جو ایک عورت کا غلام تھا۔ (۳) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے غلام نے بنایا جس کا نام صباح یا کلاب تھا۔ (۴) سعید بن عاص کے غلام نے بنایا تھا جس کا نام ہاقول تھا۔ (۵) ایک انصاریہ عورت کے غلام نے بنایا کہ جس کا نام یثا تھا۔ (۶) حضرت کھل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بعض نے اس بڑھتی کا نام میمون بنایا ہے۔ (درمختار ج ۲ ص ۴۱۷)

۶۔ منبر شریف، اٹل غابہ کی لکڑی کا بنایا گیا۔ اٹل ایک درخت کا نام ہے اور غابہ ایک جنگل کا جہاں بہت درخت تھے۔ یہ مدینہ طیبہ سے نو میل کے فاصلہ پر ہے۔

(درمختار ج ۲ ص ۴۱۷)

۷۔ منبر شریف کا طول بقول صحیح دو گز تھا اور عرض ایک گز۔ (درمختار ج ۲ ص ۴۱۷)

۸۔ منبر شریف کی تین سیڑھیاں تھیں اور ہر سیڑھی کی چوڑائی ایک باشت تھی حضور اکرم ﷺ تیسری سیڑھی پر جلوس فرماتے اور دوسری پر قدم مبارک رکھتے تھے۔ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو آپ دوسری سیڑھی پر نشست فرماتے اور پہلی پر قدم رکھتے تھے۔ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ المسلمین بنے تو آپ پہلی سیڑھی پر بیٹھتے اور زمین پر قدم رکھتے تھے۔ اور جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ امیر المومنین منتخب ہوئے تو اپنی خلافت کے چھ سال بعد آپ پہلی سیڑھی پر جو کہ حضرت صدیق اکبر کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے اختیار فرمائی تھی سے اس سیڑھی پر استادہ ہونے لگے جو سید عالم ﷺ کے جلوس مبارک کی جگہ تھی۔ (اور سبب یہ بتایا کہ آقا اور خادم میں مساوات کا امکان ہی نہیں پر خلاف حضرت صدیق اکبر و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی نشست گاہ کے کہ وہاں تو ہم مساوات ممکن ہے)

(درمختار ج ۲ ص ۴۱۷، مدارج ج ۲ ص ۴۱۸، مدارج ج ۲ ص ۴۱۹)

بروایت سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا منبر شریف کی چار سیڑھیاں تھیں (رواہ ۱۰ ص ۴۱۸)

۹۔ سب سے پہلے جس نے منبر نبوی شریف پر قطی کپڑے کا غلاف چڑھایا وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی لداوت کے زمانے میں سب سے پہلے منبر شریف پر غلاف چڑھایا جس وقت وہ شام سے مدینہ طیبہ آئے اور چاہا تھا کہ منبر رسول اللہ ﷺ کو وہاں سے ملک شام منتقل کر کے لے جائیں۔ جب انہوں نے منبر شریف کو اپنی جگہ سے ہلایا تو ایسی تاریکی پھیلی کہ سارا شہر تاریک ہو گیا۔ آفتاب کو گھن لگا حتیٰ کہ دن میں ستارے نظر آنے لگے۔ اس پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اس خیال محال سے باز آئے اور پشیمان ہو کر صحابہ کرام سے معذرت خواہی کرنے لگے اور کہنے لگے ”میرا مقصد اس کی دیکھ بھالی تھی کہ اسے گمن و غیرہ تو نہیں لگا“ اس کے بعد چھ درجے اور بڑھائے اور منبر نبوی شریف کو اس کے اوپر رکھا تاکہ بلند ہو جائے اور تمام حاضرین مسجد خطیب کو دیکھ سکیں۔

۱۰۔ روزہ رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے ملک منصور قلاوون صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں ۶۸ گنبد کی تعمیر ہوئی اس سے پہلے حجرہ مقدسہ کے اوپر گنبد نہ تھا۔ ایک روایت یہ ہے کہ مذکورہ گنبد کمال احمد بن برجان عبد القوی ربیع نے بہ نیت ثواب بنایا ہے۔

۱۱۔ گنبد رسول اللہ ﷺ کی پہلی تعمیر کے بعد شہر دہاد شاہوں نے اپنے اپنے دور میں اس کی تعمیر جدید و آرائش میں حصے لئے چونکہ اس وقت گنبد کا رنگ سفید تھا اس لئے ”لقبہ البیضاء“ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ ۱۲۳۳ھ میں سلطان محمود نے بھی اس کی تعمیر کا شرف حاصل کیا اور ۱۲۵۵ھ میں اس گنبد پر سبز رنگ کر لیا جس کے بعد اس قہ مبارک کو ”گنبد خضراء“ کہا جانے لگا۔

(ماہنامہ اشرفیہ، شمارہ جون ۱۹۹۸ء)

عورتوں اور بچوں سے متعلق سوالات

- ۱۔ عورتوں میں سب سے پہلے کس نے اون کات کر سوت تیار کیا؟
- ۲۔ عورتوں میں سب سے پہلے سینے کا کام کس نے کیا؟
- ۳۔ عورتوں میں سب سے پہلے کان کس کے بندھے گئے؟
- ۴۔ عورتوں میں سب سے پہلے کس کو حد قذف لگائی گئی؟
- ۵۔ عورتوں میں سب سے پہلے کس نے مشرک کو قتل کیا؟
- ۶۔ شیرخواری کی عمر میں کتنے بچوں نے گواہی دی؟
- ۷۔ گہوارے میں کتنے بچوں نے کلام کیا؟
- ۸۔ حضور اکرم ﷺ کی ولادت کے قریب کتنے لوگوں نے اس امید پر اپنے بچوں کا نام محمد رکھا کہ نبی آخر الزماں وہی ہوں؟
- ۹۔ بطن مادر میں بچے کے اندر درج تکب ذالی جاتی ہے؟
- ۱۰۔ اس صحابہ کا کیا نام ہے جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں عورتوں کو غسل دیا کرتی تھیں؟
- ۱۱۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح عورتوں میں بے مثل حسین کون تھی؟
- ۱۲۔ وہ کونسی عورت ہے جنہوں نے سب سے پہلے بیت اللہ میں ریشم کا غلاف چڑھایا؟

عورتوں اور بچوں متعلق جو ابات

- ۱۔ وہ حضرت حوا ہیں کہ سب سے پہلے ان کا ت کر سوت تیار کیا۔
- ۲۔ وہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا ہیں کہ عورتوں میں سب سے پہلے سینے کا کام کیا۔
- ۳۔ عورتوں میں سب سے پہلے حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے کان بندھے اور چمیدے گئے۔
- ۴۔ عورتوں میں سب سے پہلے حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا کو حد قذف لگائی گئی۔
- ۵۔ مشرک کو قتل کرنے والی سب سے پہلی عورت حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا ہیں۔
- ۶۔ شیر خواری کی عمر میں چار بچوں نے گواہی دی۔
- (۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔
- (۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فرعون کو شبہ ہوا تو فرعون کی بیٹی کے بال سنوارنے والی عورت کی بیٹی نے گواہی دی۔
- (۳) بنی اسرائیل کے ایک بزرگ حضرت جریج پر زنا کی تہمت کی ایک بڑی سازش باندھی گئی تو ایک نو ذاکندہ بچے نے ان کی برأت کی شہادت دی۔
- (۴) زینبہ کی تہمت پر اس کے گھر کے ایک بچے نے، یوسف علیہ السلام کی بے گناہی کی شہادت دی۔
- (۵) کل گیارہ بچوں نے گواہی میں کلام کیا۔
- (۱) حضور ﷺ۔ (۲) حضرت یحییٰ علیہ السلام۔ (۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ (۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ (۵) زرت مریم۔ (۶) حضرت جریج کی گواہی دینے والا

- بچہ (۷) حضرت یوسف علیہ السلام کا گواہ۔ (۸) کھائی والوں کا بچہ۔ (۹) اس لوٹڈی کا بچہ کہ جس پر زمانہ بنی اسرائیل میں زنا کی تہمت لگائی گئی تھی۔ (۱۰) حضرت آسیہ (زوجہ فرعون) کی خادمہ کا وہ بچہ جسے کھولتے تیل میں جلایا گیا۔ (۱۱) یہود کا وہ بچہ جو اپنے ماں باپ کو لیکر حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور صلوٰۃ و سلام عرض کیا۔
- ۸۔ بارہ لوگوں نے یہ بات سن کر کہ زمانہ نبی آخر الزماں کا قریب ہے اور ان کا نام پاک محمد ہو گا اپنی اولاد کا نام محمد رکھا اس امید پر کہ نبی آخر الزماں دعویٰ ہوں۔ اور عجائب قدرت الہی سے یہ کہ ان میں سے کسی نے بھی دعویٰ نبوت نہ کیا اور نہ وہ لوگ اس نام سے مشہور ہوئے۔ وہ بارہ نام یہ ہیں۔
- (۱) محمد بن عدی۔ (۲) محمد بن انجم۔ (۳) محمد بن اسامہ۔ (۴) محمد بن براہ۔ (۵) محمد بن حارث۔ (۶) محمد بن خزاعی۔ (۷) محمد بن خولی۔ (۸) محمد بن محمد۔ (۹) محمد بن قسیمی۔ (۱۰) محمد بن سلمہ۔ (۱۱) محمد بن خرمین تھری۔ (۱۲) محمد بن حرمان جہلی۔ ان میں سے محمد بن سلمہ اور محمد بن براہ مسلمان ہیں۔
- ۹۔ بطین مادر میں بچہ کے اندر چار ماہ میں روح ڈالی جاتی ہے۔
- ۱۰۔ وہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں عورتوں کو غسل دیا کرتی تھیں اسی وجہ ان کا لقب غسالہ پڑ گیا تھا۔ اصل نام نسیمہ ہے۔
- (۱) محمد بن مسلمہ۔
- ۱۱۔ جس طرح مردوں میں حضرت یوسف علیہ السلام بے مثل حسین تھے اسی طرح عورتوں میں حضرت سارہ رضی اللہ عنہا بے مثل حسین تھیں۔ بلکہ حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی میراث تھا۔
- ۱۲۔ حضرت عباس علیہ السلام کی والدہ عجلہ بنت حباب، سب سے پہلی عرب عورت ہیں کہ جنہوں نے بیت الحرام میں دیبا (ریشمی کپڑا) کا غلاف چڑھایا۔ اسلئے کہ حضرت عباس علیہ السلام بچپن میں گم ہو گئے تھے تو ان کی والدہ نے نذرمانی تھی کہ وہ آجائیں تو بیت اللہ پر غلاف چڑھائیں گی۔
- (۱) محمد بن مسلمہ۔ (۲) محمد بن مسلمہ۔ (۳) محمد بن مسلمہ۔ (۴) محمد بن مسلمہ۔ (۵) محمد بن مسلمہ۔ (۶) محمد بن مسلمہ۔ (۷) محمد بن مسلمہ۔ (۸) محمد بن مسلمہ۔ (۹) محمد بن مسلمہ۔ (۱۰) محمد بن مسلمہ۔ (۱۱) محمد بن مسلمہ۔ (۱۲) محمد بن مسلمہ۔

فرشتوں سے متعلق سوالات

- ۱۔ فرشتے زمین پر کب آباد کئے گئے۔؟
- ۲۔ فرشتوں کی کتنی قسمیں ہیں۔؟
- ۳۔ فرشتوں کی تعداد کتنی ہے۔؟
- ۴۔ آسمان اول کے خازن فرشتے کا نام کیا ہے اور ان کے ماتحت کتنے فرشتے ہیں؟
- ۵۔ آسمان اول کے فرشتوں کی تسبیح کیا ہے۔؟
- ۶۔ آسمان اول کے فرشتے کس حالت میں معروف عبادت ہیں۔؟
- ۷۔ دوسرے آسمان کے دربان فرشتے کا نام کیا ہے اور ان کے ماتحت کتنے فرشتے ہیں؟
- ۸۔ دوسرے آسمان کے فرشتوں کی تسبیح کیا ہے۔؟
- ۹۔ دوسرے آسمان کے فرشتے کس حالت میں معروف عبادت ہیں۔؟
- ۱۰۔ تیسرے آسمان کے خازن فرشتے کا نام کیا ہے۔؟
- ۱۱۔ تیسرے آسمان کے خازن فرشتے کے زیرِ حکم کتنے فرشتے ہیں۔؟
- ۱۲۔ تیسرے آسمان کے فرشتوں کی تسبیح کیا ہے۔؟
- ۱۳۔ تیسرے آسمان کے فرشتے کس حال میں معروف عبادت ہیں۔؟
- ۱۴۔ چوتھے آسمان کے سردار فرشتے کا نام کیا ہے اور ان کی زیرِ اطاعت کتنے فرشتے ہیں۔؟
- ۱۵۔ چوتھے آسمان کے فرشتوں کی تسبیح کیا ہے۔؟
- ۱۶۔ چوتھے آسمان کے فرشتے کس حالت میں معروف عبادت ہیں۔؟
- ۱۷۔ پانچویں آسمان کے خازن فرشتے کا نام کیا ہے اور ان کی فرمانبرداری میں کتنے فرشتے ہیں۔؟

- ۱۸۔ پانچویں آسمان کے فرشتوں کی تسبیح کیا ہے۔؟
- ۱۹۔ پانچویں آسمان کے فرشتے کس حالت میں معروف عبادت ہیں۔؟
- ۲۰۔ چھٹے آسمان کے سردار فرشتے کا نام کیا ہے اور ان کے زیرِ حکم کتنے فرشتے ہیں۔؟
- ۲۱۔ چھٹے آسمان کے فرشتوں کی تسبیح کیا ہے۔؟
- ۲۲۔ چھٹے آسمان کے فرشتے کس حالت میں معروف عبادت ہیں۔؟
- ۲۳۔ ساتویں آسمان کے دربان فرشتے کا نام کیا ہے اور ان کے ماتحت کتنے فرشتے ہیں۔؟
- ۲۴۔ ساتویں آسمان کے فرشتوں کی تسبیح کیا ہے۔؟
- ۲۵۔ ساتویں آسمان کے فرشتے کس حالت میں معروف عبادت ہیں۔؟
- ۲۶۔ اولین فرشتہ جس نے عہدہ کیا کون ہے۔؟
- ۲۷۔ فرشتوں کی مسجد کا نام کیا ہے اور وہ کہاں ہے۔؟
- ۲۸۔ آسمانی فرشتوں کا قبلہ کیا ہے۔؟
- ۲۹۔ جبرائیل علیہ السلام کے کتنے بازو ہیں۔؟
- ۳۰۔ جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کا نام کیا ہے۔؟
- ۳۱۔ فرشتوں نے کتنے لورکن کن حضرات کو غسل دیا۔؟
- ۳۲۔ اس فرشتے کا کیا نام ہے کہ شب قدر کو اعمال کا نسخہ جس کے حوالے کیا جاتا ہے۔؟
- ۳۳۔ وہ کونسا فرشتہ ہے جو جب سے پیدا ہوا بجز ایک بار کے نہ کبھی ہنسا اور نہ کبھی ہنسے گا۔؟
- ۳۴۔ جبرائیل علیہ السلام جب بھلے انسانی دنیا میں آتے تھے تو اس وقت آپ کس رنگ کے کپڑوں میں ملبوس ہوتے تھے۔؟
- ۳۵۔ فرشتے کس رنگ کی پگڑیاں پہن کر میدان جنگ میں اسلامی لشکروں کی مدد کے لئے آتے تھے۔؟

- ۳۶۔ روح قبض کرنے کیلئے ملک الموت کتنے فرشتوں کو اپنے ہمراہ لیکر جلتے ہیں؟
 ۳۷۔ اس فرشتے کا کیا نام ہے جو قیامت کے دن زمین کو لپیٹے گا؟
 ۳۸۔ وہ کونسا فرشتہ ہے کہ جس کی پیشانی پر سارا قرآن لکھ دیا گیا ہے؟
 ۳۹۔ وہ کونسا فرشتہ ہے جو قیامت کے دن لوگوں کو میدانِ حشر کی طرف بلائے گا؟

- ۴۰۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ماتحت کتنے فرشتے ہیں اور ان کی تسبیح کیا ہے؟
 ۴۱۔ جنت کے خازن فرشتے کا نام کیا ہے؟
 ۴۲۔ دوزخ کے خازن فرشتے کا نام کیا ہے؟
 ۴۳۔ حضرت مالک علیہ السلام جس منبر پر بیٹھے ہیں اسکے کتنے پائیں ہیں؟
 ۴۴۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کس نبی کی خدمت میں کتنی بار حاضر ہوئے؟

فرشتوں سے متعلق جوابات

۱۔ حق تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ساٹھ ہزار سال قبل ملائکہ کو آسمان میں بسایا اور جنات کو زمین پر۔ جنات زمین پر سات ہزار سال آباد رہے پھر ان کا آپس میں حقد و حسد اور بعض دیکھ کر شروع ہوا۔ چنانچہ انہوں نے آپس میں خوب خون ریزی اور جنگ و جدال کیا اس وقت تک ابلیس پر تلپیس کہ جس کا نام عزرائیل تھا بہت مقبول بارگاہِ الہی تھا اور تمام ملائکہ میں بڑا عالم اور عابد۔ اس کو حکم ہوا کہ اپنے ساتھ فرشتوں کی ایک جماعت لے جا اور جنات کو زمین میں سے نکال کر جزیروں اور پہاڑوں کی طرف دھکیل دے۔ چنانچہ ابلیس خنپس نے ایسا ہی کیا۔ جو فرشتے کہ ابلیس کے ساتھ آئے تھے وہ زمین میں آباد کر دیئے گئے۔ اس طرح اب فرشتوں کے دو حصے ہو گئے۔ ایک زمین والے اور ایک آسمان والے۔

۲۔ ملائکہ چند قسم کے ہیں۔

- (۱) عرش کے اٹھانے والے۔ (۲) عرشِ اعظم کے گرد گھومنے والے۔
- (۳) جلیل القدر ملائکہ جیسے جبرائیل و میکائیل و غیرہ۔ (۴) جنت کے فرشتے۔
- (۵) ملائکہ جہنم۔ (۶) وہ جو انسان کی حفاظت پر مامور کئے گئے ہیں۔ (۷) اعمال نامے لکھنے والے جسے کراماتین کہتے ہیں۔ (۸) وہ جن کے سپرد دنیا کے انتظامات ہیں۔ پھر ان کی بہت سی قسمیں ہیں مثلاً پانی برسانے والے۔ رحم مادر میں بچہ بنانے والے۔ معیبت میں انسانوں کی مدد کرنے والے وغیرہ وغیرہ۔ (تفسیر ص ۲۷۹ ص ۲۸۰)
- ۳۔ ان کی تعداد حدِ صمد و احتواء سے باہر ہے۔ ان کی کثرت کا یہ حال ہے کہ صاحبِ تفسیر کبیر و روح البیان وغیرہ مانے فرمایا: انسان جنات کا سوواں حصہ

ہیں۔ جن وانس شنگی کے جانوروں کا دسواں حصہ، یہ سب مل کر پرندوں کا دسواں حصہ، پھر یہ سب مل کر دریائی جانوروں کا دسواں حصہ، اور یہ سب مل کر زمین کے فرشتوں کا دسواں حصہ پھر یہ سب مل کر پہلے آسمان کے فرشتوں کا دسواں حصہ، یہ دوسرے آسمان کے فرشتوں کا دسواں حصہ اسی طرح ساتویں آسمان تک یہی ترتیب ہے۔ پھر یہ تمام مخلوقات مل کر کرسی کے فرشتوں کے مقابل بہت کم۔ یہ سب مل کر عرش اعظم کے ایک پردہ کے فرشتوں کے مقابلے میں بہت کم۔ خیال رہے کہ عرش اعظم کے چھ لاکھ پردے ہیں ہر پردہ میں اسی قدر ملائکہ ہیں پھر یہ تمام مخلوق ان فرشتوں کے مقابلے میں جو عرش اعظم کے ارد گرد گھومتے رہتے ہیں ایسے ہیں جیسے دریا کے مقابلے میں قطرہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ سب سے بڑی مخلوق فرشتے ہی ہیں ان کی تعداد رب تبارک و تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ اسی جگہ یہ روایت بھی ہے کہ سیاح لامکاں سید الانس والجان علیہ التحیۃ والثناء نے شب معراج میں ایک جگہ فرشتوں کی قطاریں جاتی ہوئی دیکھیں۔ جبرائیل سے دریافت فرمایا: یہ کہاں جا رہے ہیں۔ اجبرائیل نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں جب سے پیدا ہوا ہوں اس قطار کو ایسے ہی جاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ مجھے خبر نہیں کہ کہاں سے آرہے ہیں اور کہاں جا رہے ہیں۔ افرمایا: چلو! ان سے پوچھیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک سے سوال کیا گیا کہ تیری عمر کتنی ہے۔؟ اس نے جواب دیا: مجھے خبر نہیں۔ ہاں اتنا جانتا ہوں کہ رب تبارک و تعالیٰ ہر چار لاکھ سال بعد ایک بار پیدا فرماتا ہے اور میں نے ایسے چار لاکھ بار سے پیدا ہوتے ہوئے دیکھے ہیں۔ (عمر نبی ص ۲۸۸)

۴۔ اس خازن فرشتے کا نام اسمعیل علیہ السلام ہے اور ان کے تابع بارہ ہزار ایسے فرشتے ہیں کہ ان میں سے ہر فرشتے کے ماتحت بارہ ہزار جمیت ہے۔ ایک روایت میں ایک لاکھ فرشتے ہیں کہ ہر ایک کے زیرِ حکم ایک ایک لاکھ اور فرشتے ہیں۔ ایک اور روایت میں ان فرشتوں کی تعداد سات لاکھ ہے جبرائیل علیہ السلام

کی جمیعت میں ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے ماتحت سات سات لاکھ فرشتے۔

(ساریچ لکچر ۲۷ ص ۹۸)

۵۔ ان فرشتوں کی تسبیح یہ ہے۔ **سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْاَعْلٰی صَبْحَانَ**

الْعَلٰی الْاَعْلٰی صَبْحَانَ مَنْ لَیْسَ کَمِثْلِهِ شَیْءٌ (ساریچ لکچر کن سر ص ۹۹)

۶۔ یہ تمام فرشتے صف بہ صف حالت قیام میں خشوع و خضوع کے ساتھ ہمہ وقت معروف عبادت ہیں۔

(ساریچ لکچر ۲۷ ص ۹۹)

۷۔ اس کا نام اسرائیل علیہ السلام ہے۔ ان کی فرمانبرداری میں دو لاکھ ملائکہ ہیں

(ساریچ لکچر ۲۷ ص ۱۰۲)

کہ ان میں سے ہر ایک کے ماتحت دو دو لاکھ فرشتے۔

۸۔ ان کی تسبیح یہ ہے۔ **صَبْحَانَ اللّٰہِ کَلِّ مَا یَسْبِحُ اللّٰہُ مَسْبِحٌ**

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَلِّ اِحْمَدُ اللّٰہِ حَامِدٌ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَلِّ مَا هَلِّلُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

(ساریچ لکچر ۲۷ ص ۱۰۲)

کَلِّ مَا کَبِّرُ اللّٰہُ مَکْبَرٌ۔

۹۔ یہ فرشتے ہمہ وقت حالت رکوع میں معروف عبادت ہیں۔

(ساریچ لکچر ۲۷ ص ۱۰۳)

۱۰۔ اس آسمان کے درہان فرشتے کا نام سر حائل علیہ السلام ہے۔

(ساریچ لکچر ۲۷ ص ۱۰۳)

۱۱۔ ان کے زیرِ حکم ایسے تین لاکھ فرشتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کے

(ساریچ لکچر ۲۷ ص ۱۰۳)

تابع تین تین لاکھ دیگر فرشتے ہیں۔

(ساریچ لکچر ۲۷ ص ۱۰۳)

۱۲۔ ان فرشتوں کی تسبیح یہ ہے **صَبْحَانَ مَعطٰی الوُہابِ صَبْحَانَ فَتّٰحِ**

الْعَلِیْمِ صَبْحَانَ الْمَجِیْبِ لِمَنْ دَعَاہُ۔

(ساریچ لکچر ۲۷ ص ۱۰۳)

۱۳۔ ہمہ وقت بحالت سجود اللہ کی عبادت میں مصروف ہیں۔ (ساریچ لکچر ۲۷ ص ۱۰۳)

(ساریچ لکچر ۲۷ ص ۱۰۳)

۱۴۔ اس کا نام ایک روایت میں عزرائیل، ایک روایت میں مویضائیل اور ایک روایت میں مویضائیل ہے۔ ان کی اطاعت میں چار لاکھ ملائکہ ہیں کہ

(ساریچ لکچر ۲۷ ص ۱۰۳)

جن میں سے ہر ایک کے زیرِ حکم چار چار لاکھ فرشتے ہیں۔

۱۵۔ ان کی تسبیح ہے سبحان خالق الظلمات والنور سبحان خالق الشمس والقمر المنیر سبحان الرفیق الاعلیٰ۔ (سدرہ منورہ ص ۳۳)

۱۶۔ یہ فرشتے اللہ کی عبادت حالت قعدہ میں کر رہے ہیں۔ (سدرہ منورہ ص ۳۳)

۱۷۔ اس کا نام سقا ئیل ہے اور ان کے تابع پانچ لاکھ ایسے فرشتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کے ماتحت پانچ پانچ لاکھ فرشتے ہیں۔ (سدرہ منورہ ص ۳۳)

۱۸۔ ان کی تسبیح یہ ہے قدوس قدوس رب الارباب سبحان ربنا علی الاعظم قدوس قدوس رب الملئکة والروح۔ (سدرہ منورہ ص ۳۳)

۱۹۔ یہ فرشتے ہر وقت قیام میں مصروف عبادت ہیں۔ (سدرہ منورہ ص ۳۳)

۲۰۔ اس سرور فرشتے کا نام روحا ئیل ہے۔ ان کے زیرِ حکم چھ لاکھ فرشتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے جمعیت میں چھ لاکھ دیگر فرشتے ہیں۔ (سدرہ منورہ ص ۳۳)

۲۱۔ ان کی تسبیح اس طرح ہے سبحان اللہ الکریم سبحان النور المبین سبحانہ من الہ من فی السموات والہ من فی الارض۔ (سدرہ منورہ ص ۳۳)

۲۲۔ یہ فرشتے حالت قومہ میں عبادت گزار ہیں۔ (سدرہ منورہ ص ۳۳)

۲۳۔ اس کا نام روحا ئیل ہے سات لاکھ ملائکہ ان کے مطیع و منقاد ہیں کہ ان میں سے ہر ایک سات سات لاکھ فرشتوں کا حاکم ہے۔ (سدرہ منورہ ص ۳۳)

۲۴۔ ان کی تسبیح یہ ہے سبحان الذی یسط السموات فرفعها سبحان الذی سطح الارضین ففرشها سبحان الذی اطلع الکواکب و ازهرها سبحان الذی ارضی الجبال فھیاھا۔ (سدرہ منورہ ص ۳۳)

۲۵۔ یہ فرشتے قیام کی حالت میں اللہ کی عبادت میں مصروف ہیں۔ (سدرہ منورہ ص ۳۳)

۲۶۔ اول فرشتہ جس نے سجدہ کیا وہ اسرا ئیل علیہ السلام ہیں۔ (سدرہ منورہ ص ۳۳)

۲۷۔ اس کا نام بیت المعمور ہے جو ساتویں آسمان پر بیت اللہ شریف کے

بالقابل ہے اگر کوئی چیز بیت المعمور سے گرائی جائے تو وہ ٹھیک بیت اللہ پر آکر گرے گی۔ (امداد ص ۲۲۲ کتبہ منورہ ص ۳۳)

ایک قول یہ ہے کہ یہ چھ آسمان پر ہے۔ (امداد ص ۲۲۲ کتبہ منورہ ص ۳۳)

۲۸۔ ان فرشتوں کا قبلہ عرب ہے۔ (امداد ص ۲۲۲ کتبہ منورہ ص ۳۳)

۲۹۔ جبرائیل علیہ السلام کے چھ سہارے ہیں۔ (امداد ص ۲۲۲ کتبہ منورہ ص ۳۳)

۳۰۔ جبرائیل امین کے گھوڑے کا نام خیر دم ہے۔ (سدرہ منورہ ص ۳۳)

۳۱۔ تین حضرات کو۔ (۱) حضرت آدم علیہ السلام (۲) حضرت خطلہ بن ابی عامر علیہ السلام (۳) حضرت زکریا علیہ السلام کی شہادت سے متعلق ایک روایت ہے کہ جب کفار نے آپ کو چر کر بچ سے دو ٹکڑے کر دیئے تو خدا نے فرشتوں کو حکم دیا اور فرشتوں نے غسل دے کر آپ کی نماز جنازہ پڑھی۔ (امداد ص ۲۲۲ کتبہ منورہ ص ۳۳)

۳۲۔ اس کا نام اسمعیل ہے۔ (سدرہ منورہ ص ۳۳)

۳۳۔ وہ حضرت مالک علیہ السلام ہیں شب معراج کو رسول اکرم ﷺ کو دیکھ کر پہلی بار نبی تھے۔ اس سے قبل نہ بھی نبی تھے اور نہ بھی نبی نہیں گئے۔ (سدرہ منورہ ص ۳۳)

۳۴۔ اس وقت آپ کے کپڑے سفید اور بال سیاہ ہوتے تھے۔ (امداد ص ۲۲۲ کتبہ منورہ ص ۳۳)

۳۵۔ جنگ بدر میں فرشتے سیاہ پگڑیوں میں اور جنگ احد میں سرخ پگڑیوں میں روایت دیگر زرد پگڑیوں میں دیکھے گئے۔ اور ان کے گھوڑے چتکیرے رنگ کے تھے۔ (امداد ص ۲۲۲ کتبہ منورہ ص ۳۳)

حضرت امین ابی حاتم و مرسل بن زید کے مطابق جنگ بدر میں ملائکہ کی پگڑیوں کا رنگ زرد تھا۔ حضرت امین عباس رضی اللہ عنہما کے مطابق سفید۔ اور ان کے سر دویہ کے بموجب ان کا رنگ کالا تھا۔ (امداد ص ۲۲۲ کتبہ منورہ ص ۳۳)

اور جنگ حنین میں سرخ رنگ کی پگڑیاں تھیں۔ (امداد ص ۲۲۲ کتبہ منورہ ص ۳۳)

۳۶۔ مومنوں کی روح قبض کرنے کے لئے ملک الموت اپنے مہر لور موت کے چھ لاکھ فرشتے لاتے ہیں اور کافروں کے لئے چھ لاکھ عذاب کے فرشتے ان کے ساتھ جوتے ہیں۔

(سورۃ یوسف ص ۲۵)

(الانسان فی طہرۃ القرآن ص ۱۲۵)

(تہذیب نمبر ۳۰ ص ۳)

۳۷۔ اس فرشتے کا نام ربائل ہے۔

۳۸۔ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔

۳۹۔ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ خدا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اور مہر لور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو نکلیں گے۔ (مدون ص ۱۲۵)

۴۰۔ آپ کے زیرِ حکم سات لاکھ ایسے ملائکہ ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کے ماتحت سات سات لاکھ ملائکہ ہیں۔ اور ان کی تسبیح یہ ہے۔ سبحان السميع

انعلهم سبحان المعنجب من حلفہ سبحان ربنا و تعالیٰ۔

(سورۃ یوسف ص ۲۵)

۴۱۔ اس کا نام رضوان علیہ السلام ہے۔

۴۲۔ اس فرشتے کا نام مالک ہے علیہ السلام۔

۴۳۔ مالک علیہ السلام سیاہ خنجر پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس خنجر کے آٹھ لاکھ پائیں ہیں۔

۴۴۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں جبرائیل علیہ السلام چوبیس ہزار مرتبہ نازل ہوئے، حضرت آدم علیہ السلام پر بارہ مرتبہ، حضرت نوح علیہ السلام پر چار مرتبہ، حضرت یونس علیہ السلام پر پچاس مرتبہ، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر پچاس مرتبہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایک سو چار مرتبہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر دس مرتبہ۔

(درجہ دوم ص ۱۲۵)

جنت متعلق سوالات

- ۱۔ جنت کس دن پیدا کئے گئے۔؟
- ۲۔ جنت زمین پر کب آباد کئے گئے تھے۔؟
- ۳۔ جنت زمین پر کتنے سالوں تک آباد رہے۔؟
- ۴۔ جنت کو زمین سے کیوں بھگایا گیا اور کس نے بھگایا۔؟
- ۵۔ جنت کو زمین سے بھگانے کا واقعہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے کتنے سال قبل کا ہے۔؟
- ۶۔ جنت کی کتنی قسمیں ہیں۔؟
- ۷۔ کس م کے جنت سے حساب کتاب ہوگا۔؟
- ۸۔ جو جنات حضور اکرم ﷺ پر ایمان لائے تھے ان کی تعداد کتنی تھی۔؟
- ۹۔ جو جنات کہ شرف بہ اسلام ہوئے تھے ان کے نام کیا ہیں۔؟
- ۱۰۔ حضور اکرم ﷺ پر جو جنات ایمان لائے وہ کہاں کے رہنے والے تھے۔؟
- ۱۱۔ مسلمان جنوں نے جب حضور اکرم ﷺ سے زود توشہ طلب کیا تو آپ نے ان کے لئے کیا زود توشہ مقرر فرمایا۔؟
- ۱۲۔ جس اور قبیلے پر کھڑے ہو کر جس جن نے جنوں کی حمایت کی تھی اور حضور اکرم ﷺ کی دشمنی پر غرور و شریعت کو جوش دیا تھا اس کا نام کیا ہے۔؟
- ۱۳۔ غار و شریعت کو جوش دینے والے اس جن کا کس جن نے قتل کیا۔؟
- ۱۴۔ اس جن کا کیا نام ہے جو نوح علیہ السلام سے لیکر حضور اکرم ﷺ تک ہر نبی کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔؟

جنات سے متعلق جوابات

۱۔ حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں:

جنات کو جمعرات کے دن پیدا کیا گیا۔

(تفسیر فیہ)

۲۔ اللہ جل مجدہ الکریم نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ساٹھ ہزار سال قبل جنات کو زمین میں بسایا تھا۔

(تفسیر فیہ)

۳۔ جنات زمین پر سات ہزار سال تک آباد رہے۔

(تفسیر فیہ)

۴۔ جنات جب زمین پر آباد ہوئے تو ان کا آپس میں حدود و حدود شروع ہو گئے۔

انہوں نے زمین پر فساد کیا، خون بہایا اور قتل و غارت کیا۔ اٹھیس و جو اس وقت تک بہت مقبول ہار گاہ الہی تھا اسے حکم ہوا کہ اپنے ساتھ فرشتوں کی ایک جماعت لے جائے اور جنات کو زمین سے نکال کر پہاڑوں اور جزیروں کی طرف دھکیل دے۔

چنانچہ اٹھیس نے ایسا ہی کیا اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ جنات کو ہار گاہوں اور جزیروں میں بھگا دیا۔

(تفسیر فیہ)

۵۔ یہ واقعہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے کا ہے۔

(تفسیر فیہ)

۶۔ انور پر تفسیر فیہ کا جو قول گزرا کہ "جنات زمین پر حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ساٹھ ہزار سال قبل بسائے گئے۔ اور سات ہزار سال تک زمین پر آباد رہے۔" اس سے معلوم ہوا کہ جنات کو زمین سے نکالنے کا واقعہ ولادت آدم علیہ السلام سے تین ہزار سال قبل پیش آیا۔

(تفسیر فیہ)

۷۔ جنات کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) وہ جن کے پر ہوتے ہیں اور وہ ہوا میں اڑتے ہیں۔ (۲) وہ جو

سایوں کی شکل میں رہتے ہیں۔ (۳) وہ جو انسانوں کی طرح ہیں۔ (تفسیر فیہ)

۸۔ تیسری قسم کے جنات سے یعنی جو انسانوں کی طرح ہیں۔ (تفسیر فیہ)

۹۔ جنات کی اس جماعت کی تعداد میں اختلاف ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سات جن تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

نے فرمایا کہ یہ نو تھے۔ بعض حضرات سے مروی ہے کہ یہ پندرہ تھے۔ ایک

روایت میں ہے کہ ساٹھ لوگوں پر آئے تھے۔ ایک روایت یہ ہے کہ یہ تین سو

تھے۔ ایک روایت میں چھ ہزار کی تعداد ہے اور یہ بھی مروی ہے کہ بارہ ہزار تھے۔

ان سب میں تطبیق یہ ہے کہ چونکہ وہ خود کئی ایک آئے تھے۔ ممکن ہے کہ کسی میں

سات، نو ہی ہوں کسی میں زیادہ اور کسی میں اس سے بھی زیادہ۔

(تفسیر فیہ)

۱۰۔ ان کے نام یہ ہیں۔

(۱) حسی۔ (۲) حسا۔ (۳) ملکی۔ (۴) ساقی۔ (۵) ناصر۔ (۶) الار دو بیان۔

(۷) انا۔ (۸) تم۔

۱۱۔ حضرت رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ نو تھے ایک کا نام ردیہ تھا۔ بعض

نے کہا ہے ان کے سردار کا نام وردان تھا۔ (تفسیر فیہ)

علامہ سیوطی نے گیارہ نام گنائے ہیں۔

(۱) زوبہ۔ (۲) حسی۔ (۳) مکی۔ (۴) شامی۔ (۵) ناصر۔ (۶) فشی۔ (۷) ناشی۔ (۸) اقب۔ (۹) سرق۔ (۱۰) کوردان۔ (۱۱) عمر بن جابر۔ (تفسیر فیہ)

۱۲۔ حضرت مجاہد کہتے ہیں:

یہ جنات نصیبین کے رہنے والے تھے۔ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ

یہ اصل مخلد سے آئے تھے۔ ابو حمزہ ثمالی کا کہنا ہے کہ ہوشیمان کے تھے۔

حضرت عکرمہ کا قول ہے کہ یہ جزیرہ موصل سے آئے تھے۔ (تفسیر فیہ)

۱۳۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب انہوں نے زاود

توشہ طلب کیا تو حضور اکرم ﷺ نے ہڈیاں ان کے لئے توشہ اور گوشت کا چارہ

مقرر فرمایا۔ اور فرمایا: ہر ہڈی اسکے ہاتھ لگتے ہی ایسی ہو جائے گی جیسی اس وقت تھی جب کھائی گئی تھی۔ یعنی گوشت والی ہو کر انہیں ملے گی۔ اور گوہر میں بھی وہی دانے پائیں گے جو اس روز تھے جب وہ دانے کھائے گئے تھے۔ پس کوئی شخص بھی ہڈی اور گوہر سے استغناء کرے۔

(ابن کثیر ص ۴۲)

۲۔ اس جن کا نام مسر تھا۔

۳۔ اس کا نام سج یا سج تھا نبی کریم ﷺ نے اس کا نام بدل کر عبد اللہ رکھا۔

(سند صحیح ص ۳۳)

۴۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ ایک بوڑھا شخص نکڑی ہاتھ میں لئے ہوئے آیا۔ اس نے آپ کو سلام کیا حضور ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: یہ جن کی آواز ہے۔ پھر فرمایا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں ہامہ بن المہم بن الاقریس بن ابلیس ہوں میں نے حضرت نوح علیہ السلام سے بھی ملاقات کی ہے اور ان کے بعد ہر نبی سے ملتا رہا ہوں۔ (اب. آپ کی خدمت میں حاضر ہوں)

(ترمذی ص ۳۳)

شیاطین کے خلق و حالات

- ۱۔ ابلیس کی پیدائش کس طرح ہوئی؟
- ۲۔ ابلیس کے باپ اور ماں کا نام کیا ہے؟
- ۳۔ راندہ کا پار گاہ سے قبل ابلیس کا کیا نام تھا؟
- ۴۔ ابلیس کا نام ابلیس کیوں ہوا؟
- ۵۔ ابلیس کی کنیت اور لقب کیا ہے؟
- ۶۔ ابلیس کتنے سالوں تک جنت کا خزانچی رہا؟
- ۷۔ ابلیس نے عرش کا طواف کتنے سال تک کیا؟
- ۸۔ ابلیس کتنے سالوں تک ملائکہ کا سردار رہا؟
- ۹۔ ابلیس کس آسمان میں کس نام سے پکارا جاتا تھا؟
- ۱۰۔ ابلیس پر سب سے پہلے لعنت کس نے کی؟
- ۱۱۔ ابلیس آسمان سے دنیا میں کس دن اتار آیا؟
- ۱۲۔ شیاطین کا آسمانوں میں جانا کب سے بند ہوا؟
- ۱۳۔ شیطان کے بچے کس طرح پیدا ہوتے ہیں؟
- ۱۴۔ شیطان کے روزانہ کتنے بچے پیدا ہوتے ہیں؟
- ۱۵۔ اس شیطان کا کیا نام ہوتا ہے جو ہر انسان کے ساتھ پیدا ہوتا ہے؟
- ۱۶۔ شیطان کی کل کتنی اولاد ہے اور کس کے ذمے کیا کام ہے؟
- ۱۷۔ وہ کونسا شیطان ہے جو حضور ﷺ پر ایمان لایا؟
- ۱۸۔ میدان بدر میں شیطان کس کی شکل میں اپنے شیطانی افکروں کی قیادت کر رہا تھا؟
- ۱۹۔ ابلیس کی بیوی کا نام کیا ہے؟

شیاطین سے متعلق جوابات

۱۔ شیخ فرید الدین عطار علیہ الرحمہ نے فرمایا:

اللہ جل مجدہ الکریم نے درکہ جہنم میں بھیڑیا اور سانپ کی شکل میں دو صورت پیدا فرمائی۔ دونوں نے آپس میں جھڑپ کھائی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان سے ابلیس پر جلیس کو پیدا فرمایا۔

۲۔ اس کے باپ کا نام خلیف تھا۔ جس کی شکل شیر یا سانپ کی مانند تھی۔ اور ماں کا نام ہلیث جس کی شکل بھیڑیے کی مانند تھی۔

۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

اس کا پہلا نام عزرائیل تھا۔ امام سدی کہتے ہیں کہ اس وقت اس کا نام الحارث تھا۔ اور خطابی نے بیان کیا ہے کہ اس کا نام فترہ تھا۔ (الاعتقاد فی ما یترک من ۲۸)

۴۔ خدائے پاک کی صریح نافرمانی اور حضرت آدم علیہ السلام سے لعنہ و عناد کی وجہ سے وہ خدائے کریم کی ہر نعمت و رحمت سے مایوس کر دیا گیا۔ یا دوسری روایت کے مطابق وہ بدی کو بندگان خدا کیلئے غلط ملط کر دیتا ہے اس لئے ابلیس نام سے مشہور ہو گیا۔

(تفسیر فی ج ۱، ص ۱۰۳، الاعتقاد ج ۲، ص ۱۸)

۵۔ اس کی کنیت ابو کروسی یا ابو قترہ یا ابو مرہ یا ابولہبی ہے۔ (الاعتقاد ج ۲، ص ۱۸) اور لقب شیخ نجدی۔ (نکات شریعی ص ۳۱)

۶۔ حضرت کعب احبار رحمہ اللہ نے فرمایا:

شیطان چالیس ہزار سال تک جنت کا خزانچی رہا۔ (مدنی ج ۲، ص ۲۶)

۷۔ چودہ ہزار سال تک۔ (سادی ج ۱، ص ۵۰، جمل ج ۱، ص ۵۰)

۸۔ اسی ہزار سال تک ملائکہ کے ساتھ رہا۔ جس میں سے بیس ہزار سال

تک ملائکہ کو حفظ و وصیت کرتا رہا۔ تیس ہزار سال تک ملائکہ کو زمین کا سردار رہا اور ایک ہزار سال ملائکہ روحانیین کا سردار رہا۔ (جمل ج ۱، ص ۵۰)

۹۔ حضرت کعب احبار رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ابلیس خیس کو آسمان اول پر عابد کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ آسمان دوم پر زاہد، تیسرے پر عارف، چوتھے پر ولی، پانچویں پر تقی، چھٹے پر خازن اور ساتویں آسمان پر عزرائیل کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ (جمل ج ۱، ص ۵۰)

بروایت دیگر پہلے آسمان پر عابد، دوسرے پر راجع، تیسرے پر ساحد، چوتھے پر خاشع، پانچویں پر سائن، چھٹے پر مجتہد اور ساتویں پر زاہد کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ (نور الباسم ج ۱، ص ۸۸)

۱۰۔ سب سے پہلے جبرائیل نے لعنت و ملامت کی پھر میکائیل نے پھر اسرافیل نے پھر عزرائیل علیہم السلام نے

۱۱۔ منگل کے دن۔ (نکات شریعی ج ۱، ص ۱۰۳)

۱۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پہلے شیاطین آسمانوں میں داخل ہوتے تھے اور وہاں کی خبریں کانٹوں کے پاس لاتے تھے۔ جب حضرت

عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو شیاطین تین آسمانوں سے روک دیئے گئے۔ جب سید عالم ﷺ کی ولادت ہوئی تو تمام آسمانوں سے منع کر دیئے گئے۔

(نور الباسم ج ۱، ص ۱۰۳، الاعتقاد ج ۲، ص ۱۸)

۱۳۔ خرپوٹی شرع قصیدہ بردہ میں ہے کہ شیطان کی داعی ران میں نہ کر کی علامت ہے اور بائیں ران میں موتہ کی علامت۔ دونوں رانوں کو ملا کر خود ہی اپنے سے جراح کرتا ہے خود حاملہ ہوتا ہے اور خود بچہ جفتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کی پیدائش کے اور بھی بہت سے طریقے تھے ہیں۔

(تفسیر فی ج ۱، ص ۵۰، سادی ج ۱، ص ۵۰، جمل ج ۱، ص ۵۰)

۱۴۔ وہ روزانہ دس انڈے دیتا ہے اور ہر انڈے سے ستر شیطان اور ستر

شیطان یہ پیدا ہوتے ہیں۔ (مدی ج ۳ ص ۳۵، ج ۳ ص ۳۵)
۱۵۔ اس کا نام ہزارو ہے لوگ اسے بھوت وغیرہ بھی کہا کرتے ہیں۔

(تیسری ج ۳ ص ۳۵)

۱۶۔ کل لولاد کی تعداد تو معلوم نہیں البتہ بعض کے نام اور کام کا ذکر کیا جا رہا ہے۔
حضرت مجاہد فرماتے ہیں:

شیطان کی لولادوں میں سے ایک کا نام لاقس اور دوسرے کا نام دلہان ہے ان دونوں کے ذمے یہ کام ہے کہ نماز اور طہارت میں وسوسہ ڈالیں۔

تیسرے شیطان کا نام مرہ ہے اسی کی وجہ سے شیطان کی کنیت ابو مرہ ہے۔
چوتھا زلخور نام کا ہے اس کا یہ کام ہے کہ یہ لوگوں کے لئے بازاروں کو مرصع اور مزین کرتا ہے۔ جھوٹی قسمیں کھلاتا ہے اور سامانوں کی جھوٹی تعریفیں کروا تا ہے۔

پانچواں شیطان ہتر ہے یہ بوقت مصیبت لوگوں کو آہ و زاری کرنے، من پر طمانچہ مارنے اور کپڑے پھاڑنے پر براہمت کرتا ہے۔

چھٹے کا نام اخور ہے یہ لوگوں کو زنا و بدکاری پر ابھارتا ہے یہاں تک کہ لوگوں کی شہوتوں کو بھڑکانے کے لئے مردوں کے ذکر اور عورتوں کے فرج میں پھونک مار مار کر ان میں خواہش پیدا کرتا ہے۔

ساتواں شیطان مطردس ہے یہ لوگوں سے افواہیں پھیلاتا ہے۔ آغواں و آسم نام کا ہے اس کے ذمے یہ کام ہے کہ جو شخص بغیر سلام کئے گھر میں داخل ہو تو یہ بھی اس کے ساتھ گھر میں داخل ہو جاتا ہے اور گھروالوں کو غصہ دلاتا ہے تاکہ لڑائی جھگڑا ہو۔ (جل ج ۳ ص ۳۵، مدی ج ۳ ص ۳۵، ج ۳ ص ۳۵)

ایک روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام کی مجلس میں حضور ﷺ نے فرمایا: اس ملعون پر خدا کی لعنت ہو! پھر ہر مبارک جھکالیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے کس پر لعنت کی؟ فرمایا: شیطان لعین

و دشمن خدا پر۔ اس مردود نے اپنی دم کو اپنی مقعد میں داخل کیا اور نہات اندھے دیئے ان سے اس کے ساتھ بچے پیدا ہوئے پھر ان میں سے ہر بچہ آدم علیہ السلام کی لولاد کو گرہ کرنے پر مامور ہوا۔

چنانچہ ایک کا نام ”مدحش“ ہے جو عالموں کو ہوا و حرم کی ترغیب دینے پر مقرر ہوا۔

دوسرے کا نام ”حدیث“ ہے جو نمازیوں کو نماز بھلانے، کھیل کود میں دل لگانے، بہکانے، بجائی لینے اور لوٹنے میں مبتلا کرتا ہے۔

تیسرے شیطان کا نام ”زہنون“ ہے جس کے سپرد بازاروں کا انتظام ہے یہ دن رات بازاروں میں رہتا ہے لوگوں کو کم تولے کی ترغیب دیتا ہے۔ خرید و فروخت میں جھوٹ بولے، سامان کو سجانے اور اس کی تعریفیں کرنے کے راستے بتاتا ہے۔

چوتھے شیطان کا نام ”ہتر ہے“ ہے جو مصیبت کے وقت لوگوں کو اپنے گریہ ان پھاڑنے کی رغبت دلاتا ہے۔

پانچویں شیطان کا نام ”مفسوط“ ہے یہ لوگوں کو جھوٹ بولنے، چٹل کھانے، لعن و تشنیع کرنے اور اسی قسم کے دوسرے گناہوں کی ترغیب دیتا ہے۔

چھٹے شیطان کا نام ”واسم“ ہے جو مرد کے ذکر اور عورت کے سرین میں پھونکتا ہے تاکہ آپس میں زنا کریں۔

ساتویں شیطان کا نام ”اخور“ ہے جو چوری کرنا سکھاتا ہے چور سے کہتا ہے کہ چوری کرنے سے تمہارا فائدہ دور ہو گا اپنا قرض دور کر سکو گے، اچھے کپڑے پہن سکو گے اور چوری کرنے کے بعد توبہ کر لینا۔ (جل ج ۳ ص ۳۵)

حضرت عثمان بن عامر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میری نماز اور قرأت کے درمیان شیطان آکر داخل ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا

اس شیطان کا نام ”هتر“ ہے اس کو دیکھو تو اللہ کے یہاں سے اس سے پناہ مانگو اور

اپنے دائیں بائیں تین دفعہ تھوک دیا کرو۔
۷۔ وہ شیطان جو حضور اکرم ﷺ کا قرین تھا۔ اور بطنِ مکہ میں جو جنات مشرف بہ اسلام ہوئے تھے ان میں ایک ابلیس کا بیٹا بھی تھا جو مسلمان ہوا تھا۔

(تحریر: قرآن مجید، ص ۱۹۹، حیرت انگیز معجزات ص ۱۷۸)

۸۔ میدان بدر میں مشرکین مکہ کی مدد کے لئے شیطان بشكلِ سراقہ بن مالک بن عثم اپنے شیطانی لشکروں کی قیادت کر رہا تھا۔

(سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، ص ۳۳۲، حیرت انگیز معجزات ص ۱۷۸)

(یہ سراقہ وہی ہے جس نے ہجرت کے موقع پر رسول اللہ اکا تعاقب کیا تھا پھر بعد میں اسلام لایا)

۹۔ ابلیس کی بیوی کا نام زسئل ہے۔

(تحریر: ابلیس ص ۱۷۸)

اصحاب کھف سے متعلق سوالات

- ۱۔ اصحاب کھف کی تعداد کتنی ہے اور ان کے نام کیا ہیں؟
- ۲۔ اصحاب کھف کس شہر کے رہنے والے تھے؟
- ۳۔ اصحاب کھف میں سب سے بڑے صاحب کا نام کیا ہے؟
- ۴۔ اصحاب کھف کس نبی کی شریعت پر عمل پیرا تھے؟
- ۵۔ اصحاب کھف جس بادشاہ کے ظلم و جبر سے تنگ آکر غار میں جا چپے تھے اس کا نام کیا تھا؟
- ۶۔ اس غار کا کیا نام ہے جس میں اصحاب کھف پناہ گزیں ہوئے تھے؟
- ۷۔ اس پہاڑ کا کیا نام ہے جس میں اصحاب کھف کا غار ہے؟
- ۸۔ اس وادی کا کیا نام ہے جس میں اصحاب کھف کا غار اور پہاڑ ہے؟
- ۹۔ اصحاب کھف کے کتنے کا نام کیا ہے؟
- ۱۰۔ اصحاب کھف کے کتنے کا رنگ کیا ہے؟
- ۱۱۔ اصحاب کھف کا یہ کتنا کس کا تھا اور یہ کتنا ان لوگوں کے ہمراہ کیوں ہوا؟
- ۱۲۔ اصحاب کھف غار میں کس وقت داخل ہوئے تھے اور جب بیدار ہوئے تو وہ کونسا وقت تھا؟
- ۱۳۔ اصحاب کھف کتنے دنوں تک سوئے رہے؟
- ۱۴۔ اصحاب کھف کس سن میں سوئے تھے اور کس سن میں بیدار ہوئے؟
- ۱۵۔ اصحاب کھف کی بیداری کے وقت جو بادشاہ حکمران تھا اس کا نام کیا تھا؟
- ۱۶۔ اصحاب کھف کے سونے اور جاگنے کے واقعہ کی تفصیل کیا ہے؟
- ۱۷۔ اصحاب کھف میں سے بازار سودا لینے کون گیا تھا؟
- ۱۸۔ اصحاب کھف سال میں کتنی بار کروٹ لیتے ہیں اور کس تاریخ کو؟
- ۱۹۔ اصحاب کھف اب کس زمانے میں بیدار ہوں گے؟
- ۲۰۔ اصحاب کھف کے ناموں کے فوائد کیا ہیں؟

احباب کھف سے متعلق جوابات

- ۱۔ یہ بات حضرات تھے۔ ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔
 (۱) مکسلمین۔ (۲) یسج۔ (۳) مرطونس۔ (۴) یزنونس۔ (۵) اریزنونس۔
 (۶) زدوونانس۔ (۷) کشیططونونس۔
 اور حاشیہ ۱۴ جلا لیں صفحہ ۲۴۳ پر ان کے نام اس طرح ہیں۔
 (۱) یسج۔ (۲) مکسلمین۔ (۳) مقلین۔ (۴) مرلوش۔ (۵) درلوش۔
 (۶) شادلوش۔ (۷) کشیطیطونونس۔

- ایک دوسری روایت میں ان کی تعداد نو ہے اور نام یوں ہیں۔
 (۱) کشلمین۔ (۲) یسج۔ (۳) مرطونس۔ (۴) کشطونس۔ (۵) بیرونس۔
 (۶) رلیونس۔ (۷) بطونس۔ (۸) قابوس۔ (۹) مکسلمین۔
 یہ حضرات شہر افسوس کے شرفاء و معززین میں سے ایمان دار لوگ تھے۔

(عزائم امرقان پ ۱۵ ج ۱۳)

- اسلام میں اس شہر کا بنام مرطونس رکھا گیا۔
 بعض کا کہنا ہے کہ یہ روم کے شہروں میں ہے۔ بعض کا یہ کہنا ہے کہ یہ
 ایلہ کے قریب ہے اور بعض بقاء اور نینوا کے پاس بتاتے ہیں۔
 اس کا نام مکسلمین ہے۔

- یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت چل رہے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہود
 کی کتاب میں اصحاب کھف کا ذکر موجود ہے اور یہود کی کتاب نصرانیت سے پہلے
 کی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ آپ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے کے ہیں۔

(ابن کثیر پ ۱۵ ج ۱۳)

- ۵۔ اس کا نام دقیا نوس تھا۔
 ۶۔ اس کا غار کا نام حیروم کہا گیا ہے۔
 بعض نے یجوس اور بعض نے یجوس بتایا ہے۔
 ۷۔ اس پہاڑ کا نام یا تور قیم ہے یا نکوس۔
 ۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس وادی کا نام ریم ہے۔
 ۹۔ اس کا نام قظیر ہے۔
 شعیب جہانی کہتے ہیں کہ اس کا نام حران ہے۔
 ۱۰۔ اس کا رنگ پیلا ہے۔ جس نے گندم گوں رنگ بتایا ہے۔

(حاشیہ ۱۱ ج ۱۱ ص ۲۲۲)

- ۱۱۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ انہیں اصحاب میں سے کسی کا شکاری کتلا ہوا تھا۔ ایک
 قول یہ بھی ہے کہ بادشاہ کے باورچی کا یہ کتا تھا۔ چونکہ وہ بھی ان کے ہم مسلک
 تھا اور ان کے ساتھ ہجرت میں تھا ہجرت کے وقت ہی ان کا یہ کتا ان کے پیچھے
 ہو لیا تھا۔

(ابن کثیر پ ۱۵ ج ۱۵)

- ۱۲۔ یہ لوگ غار میں طوع آفتاب کے وقت داخل ہوئے تھے اور جب آٹھے
 تو آفتاب قریب غروب تھا۔
 ۱۳۔ نسی تاریخ کے اعتبار سے یہ لوگ تین سو سال سوتے۔ اور باعتبار قمری
 تین سو نو سال۔

(عزائم امرقان پ ۱۵ ج ۱۵)

- ۱۴۔ یہ لوگ ۲۴۹ میں سوتے۔ اور ۵۴۹ میں بیدار ہوئے۔ ان کے بیدار
 ہونے کا واقعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے تقریباً اکیس برس پہلے پیش
 آیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ۵۷۰ میں ہوئی۔

(حاشیہ ۱۱ ج ۱۵ ص ۷۱)

- ۱۵۔ اس بادشاہ کا نام بیدروس تھا۔
 بقول دیگر اس کا نام تندوس تھا۔

(عزائم امرقان پ ۱۵ ج ۱۵)

۱۶۔ علمائے تفسیر و مورخان پاکیزہ تحریریں حضرات کا اقتداء یوں بیان کرتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اہل انجیل کی حالت لاتر ہو گئی۔ وہ بت پرستی میں مبتلا ہوئے اور دوسروں کو بت پرستی پر مجبور کرنے لگے۔ ان میں بادشاہ بوجا بر تھا جو بت پرستی پر راضی نہ ہوتا اس کو قتل کر ڈالا۔ اصحاب کہف شہر افسوس کے شرفاء و معززین میں سے ایمان دار لوگ تھے رومی بادشاہ کی لولاد اور روم کے سردار تھے۔ ایک مرتبہ قوم کے ساتھ عید منانے گئے انہوں نے جب وہاں شریک اور بت پرستی کا تماشا دیکھا تو ان کے دل میں خیال آیا کہ بت پرستی محض لغو اور باطل چیز ہے۔ عبادتیں صرف نام خدا پر ہونی چاہیے جو آسمان و زمین کا خالق و مالک ہے پس یہ لوگ ایک ایک کر کے یہاں سے سرکٹے لگے۔ ان میں سے ایک صاحب ایک درخت کے تلے جا کر بیٹھ گئے۔ دوسرے بھی یہیں آگئے تیسرے بھی آئے پھر چوتھے بھی۔ فرض کہ ایک ایک کر کے سب یہیں جمع ہو گئے۔ حالانکہ ایک دوسرے میں تعارف نہ تھا لیکن ایمان کی روشنی نے ایک دوسرے کو ملادیا۔ سب خاموش تھے ایک کو ایک سے ڈر تھا کہ اگر میں اپنے مافی الضمیر کو بتادوں تو یہ دشمن ہو جائیں گے کسی کو بھی دوسرے کی نسبت معلوم نہ تھا کہ وہ بھی اسی طرح قوم کی اس احمقانہ اور مشرکانہ رسم سے بیزار ہے۔ آخر ایک دلدار و جری لوجوان نے کہا: دوستو! کوئی نہ کوئی بات ضروری ہے کہ لوگوں کے اس عام شغل کو چھوڑ کر تم ان سے یکسو ہو کر یہاں آ بیٹھے ہو۔ میرا توجہی چاہتا ہے کہ ہر شخص اس بات کو ظاہر کر دے جس کی وجہ سے اس نے قوم کو چھوڑا ہے۔ اس پر ایک نے کہا: بھائی! بات یہ ہے کہ مجھے اپنی قوم کی یہ رسم ایک آنکھ نہیں بھائی جب کہ آسمان و زمین کا اور ہمارا تمہارا خالق صرف اللہ وحدہ لا شریک ہی ہے تو پھر ہم اسکے سوا دوسرے کی عبادت کیوں کریں۔؟ یہ سن کر دوسرے نے کہا: خدا کی قسم! یہی نفرت مجھے بھی یہاں لائی ہے۔ تیسرے نے بھی یہی کہا۔ جب ہر ایک نے یہی وجہ بیان کی تو سب کے دل میں محبت کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اور یہ سب روشن خیال موحدا آپس

میں سچے دوست اور ماں جانے بھائیوں سے بھی زیادہ ایک دوسرے کے خیر خواہ بن گئے۔ آپس میں اتحاد و اتفاق ہو گیا۔ اب انہوں نے ایک جگہ مقرر کر لی، وہیں خدائے واحد کی عبادت کرنے لگے۔ رفتہ رفتہ قوم کو بھی پتہ چل گیا وہ ان سب کو پکڑ کر اس ظالم و مشرک بادشاہ کے پاس لے گئے۔ اور شکایت پیش کی۔ بادشاہ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے نہایت دلیری سے اپنی توحید اور اپنا مسلک بیان کیا بلکہ بادشاہ اور اہل دربار کو بھی اس کی دعوت دی۔ بادشاہ بہت بگڑا، انہیں ڈرایا، دھمکیا اور حکم دیا کہ ان کے لباس اتار لو اور اگر یہ باز نہ آئیں تو میں سخت سزا دوں گا۔ اب ان لوگوں کے دل اور مضبوط ہو گئے ساتھ میں انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا کہ یہاں وہ کونسا دینداری پر قائم نہیں رہ سکتے اس لئے انہوں نے قوم و دیس اور رشتے کہنے کو چھوڑنے کا ارادہ پختہ کر لیا اور ایک دن موقع پا کر یہاں سے بھاگ نکلے اور قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزیں ہوئے وہاں وہ سو گئے اور تین سو سال سے زیادہ عرصہ تک اسی حال میں رہے۔ بادشاہ کو جستجو سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ غار کے اندر ہیں تو اس نے حکم دیا کہ غار کو ایک سنگین دیوار کھینچ کر بند کر دیا جائے تاکہ وہ اس میں مکر رہ جائیں اور وہ ان کی قبر ہو جائے یہی ان کی سزا ہے۔ عمال حکومت میں سے یہ کام جس کے سپرد کیا گیا وہ نیک آدمی تھا۔ اس نے ان اصحاب کے نام، تعداد اور پورا واقعہ رائگ کی طرح حقیقی پر کندہ کر اکر تانبے کی صندوق میں دیوار کی بنیاد کے اندر محفوظ کر دیا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس طرح کی ایک حقیقی شاہی خزائنہ میں بھی محفوظ کرادی گئی۔ کچھ عرصہ کے بعد یہ ظالم بادشاہ ہلاک ہوا۔ زمانے گزرے، سلطنتیں بدلیں تا آنکہ ایک نیک بادشاہ فرمانروا ہوا۔ پھر ملک میں فرقہ بندی پیدا ہوئی اور بعض لوگ مرنے کے بعد انھیں اور قیامت آنے کے منکر ہو گئے۔ بادشاہ ایک تنہا مکان میں بند ہو گیا۔ اور اس نے گریہ زاری سے بارگاہ الہی میں دعا کی: یا رب! کوئی ایسی نشانی ظاہر فرما جس سے خلق کو مردوں کے انھیں اور قیامت آنے کا یقین حاصل ہو!

اسی زمانہ میں ایک شخص نے اپنی بکریوں کے لئے آرام کی جگہ حاصل کرنے کے واسطے اسی غار کو جو بڑا کیا اور دیوار گر لوی۔ دیوار گرنے کے بعد پتھر ایسی ہیئت طاری ہوئی کہ گرائیواں ابھاگ گیا۔ اصحاب کہف بحکم الہی فرماں و شاہوں اٹھے چہرے گھٹت، طبیعتیں خوش، اور زندگی میں تروتازگی۔ موجود ایک نے دوسرے کو سلام کیا نماز کیلئے کھڑے ہو گئے۔ فارغ ہو کر ایک سے کہا کہ آپ جاییں اور بازار سے کچھ کھانے کو بھی لائیے اور یہ بھی خبر لائیے کہ دقیانوس بادشاہ کا ہم لوگوں کی نسبت کیا ارادہ ہے۔ وہ بازار گئے اور شہر پناہ کے دروازے پر اسلامی علامت دیکھی، نئے نئے لوگ پائے انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام کی قسم کھاتے سنا۔ تعجب ہوا یہ کیا معاملہ ہے کل تو کوئی شخص اپنا ایمان نہیں کر سکتا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لینے سے قتل کر دیا جاتا تھا اور آج انہی ملائیں شہر پناہ پر ظاہر ہیں، لوگ بے خوف و خطر حضرت کے نام کی قسمیں کھاتے ہیں۔ (انہیں ان باتوں سے حیرت اس لئے ہو رہی تھی کہ وہ اپنے نزدیک بڑے تھے ہوئے تھے کہ ہمیں یہاں پہنچے ایک آدمہ دن گزر رہا ہے۔ حالانکہ اس دوران زمانے گزر چکے تھے، صدیاں بیت گئی تھیں۔) پھر آپ نان پز کی دوکان پر گئے۔ کھانا خریدنے کیلئے اس کو دقیانوسی سکہ کا ایک روپیہ دیا جس کا چلن صدیوں سے موقوف ہو گیا تھا اور اس کا دیکھنے والا بھی کوئی باقی نہ رہا تھا۔ دوکاندار نے اس سکہ کو دیکھ کر سخت تر تعجب کا اظہار کیا اور اسے اپنے پڑوسی کو دیا کہ میاں دیکھنا یہ سکہ کیسا ہے کب کا ہے؟ کس زمانے کا ہے؟ اس نے دوسرے کو دیا، دوسرے سے کسی اور نے دیکھنے کو مانگ لیا۔ الغرض وہ ایک قماشہ بن گیا۔ بازار والوں نے خیال کیا کہ کوئی پورا خزانہ ان کے ہاتھ مل گیا ہے۔ انہیں پتہ نہ تھا کہ اس سکہ کے پاس لے گئے دو نیک شخص تھا اس نے بھی ان سے دریافت کیا کہ خزانہ کہاں ہے؟ انہوں نے کہا کہ خزانہ کہیں نہیں ہے یہ روپیہ ہمارا اپنا ہے۔ حاکم نے کہا یہ بات کسی طرح قابل یقین نہیں اس میں جو سن موجود ہے وہ تین سو برس پہلے کا ہے اور آپ بوجوان ہیں۔

ہم لوگ بوزے ہیں ہم نے تو کبھی یہ سکہ دیکھا ہی نہیں۔ آپ نے فرمایا میں جو دریافت کروں وہ ٹھیک ٹھیک یہی تو عقدہ حل ہو جائے گا۔ یہ بتا کہ دقیانوس بادشاہ کس حال و خیال میں ہے؟ حاکم نے کہا: آج روئے زمین پر اس نام کا کوئی بادشاہ نہیں۔ سینکڑوں برس ہوئے جب ایک بے ایمان بادشاہ اس نام کا گزرا ہے۔ آپ نے فرمایا: کل ہی تو ہم اس کے خوف سے جان بچا کر بھاگے ہیں۔ میرے ساتھی قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزیں ہیں۔ چلو میں جنہیں ان سے ملا دوں۔ حاکم، شہر کے قائد اور ایک خلق کثیر ان کے ہر دوسرے ہاتھ پہنچے۔ دوسرا اصحاب کہف اپنے ساتھی کے انتظار میں تھے۔ کثیر لوگوں کے آنے کی آواز آئی، کھٹکے سن کر سمجھے کہ ساتھی پتہ کیا اور دقیانوسی فوج ہماری جستجو میں آ رہی ہے۔ اللہ کی حمد اور شکر بجالانے لگے۔ اتنے میں یہ لوگ پہنچے اور ساتھی نے سارا قصہ سنا۔ ان حضرات نے سمجھ لیا کہ ہم بحکم الہی اتنا طویل زمانہ سوئے اور اب اس لئے اٹھائے گئے ہیں کہ لوگوں کے لئے بعد موت زندہ کئے جانے کی دلیل اور نشانی ہوں۔ حاکم سرخار پہنچا تو اس نے تانبے کا صندوق دیکھا اس کو کھولا تو حقیقت برآمد ہوئی اس میں ان اصحاب کے اسماء اور ان کے کتے کا نام لکھا ہوا تھا۔ یہ بھی لکھا تھا کہ یہ جماعت اپنے دین کی حفاظت کے لئے دقیانوس کے دور سے اس غار میں پناہ گزیں ہوئی۔ یہ حقیقت پتہ کر سب کو تعجب ہو۔ اور لوگ اللہ کی حمد و ثنا بجالائے کہ اس نے ایسی نشانی ظاہر فرمادی جس سے موت کے بعد اٹھنے کا یقین حاصل ہوتا ہے۔ حاکم نے اپنے بادشاہ کو اطلاع دی۔ دوسرا بادشاہ حاضر ہوا۔ اور مجدد و شکوہ الہی بجالایا کہ اللہ نے اس کی دعا قبول کی۔ اصحاب کہف نے بادشاہ سے معاف کیا اور فرمایا: ہم تمہیں اللہ کے سپرد کرتے ہیں والسلام ملک و رحمت اللہ و برکاتہ اللہ ہماری اور تیرے ملک کی حفاظت فرمائے اور جن دامن کے شرے بچائے۔ بادشاہ کھڑا ہی تھا کہ وہ حضرات اپنی خواب گاہوں میں واپس ہو کر مصروف خواب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں روکات دی۔ بادشاہ نے سال کے

صندوق میں ان کے اجساد کو محفوظ کیا اور اللہ نے رعب سے ان کی حفاظت فرمائی کہ کسی کی مجال نہیں کہ وہاں پہنچ سکے۔ بادشاہ نے سرخار مسجد بنانے کا حکم دیا اور ایک سرور کا دن معین کیا کہ ہر سال لوگ عید کی طرح وہاں آیا کریں۔

(نوائے بحر کاغذ پ ۱۵ ج ۳ ص ۱۵۰ پ ۱۵۰ ج ۳)

۷۔ _____ میل تک گیا تھا۔

(نوائے بحر کاغذ پ ۱۵ ج ۳)

۱۸۔ سال میں ایک مرتبہ دسویں محرم کو کروٹ لیتے ہیں۔

(نوائے بحر کاغذ پ ۱۵ ج ۳)

ایک قول کے بموجب سال میں دو مرتبہ کروٹ بدلتے ہیں۔

(ابن کثیر ص ۱۵ ج ۱۵)

اور بعض کہتے ہیں کہ ہر نو سال کے بعد۔

۱۹۔ امام ربانی محبوب رحمانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اصحاب کہف، حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں بیدار ہوں گے اور آپ کے ہمراہ چلا کریں گے۔

(ماہ ۱۵ ج ۱ ص ۲۲۳)

۲۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے اسماء کے بہت سے فوائد منقول ہیں۔

(۱) یہ اسماء لکھ کر دروازے پر لگا دیئے جائیں تو مکان جلنے سے محفوظ رہتا ہے۔

(۲) سرمایہ پر رکھ دیئے جائیں تو چوری نہیں جاتا۔

(۳) کشتی یا جہاز ان کی برکت سے غرق نہیں ہوتا۔

(۴) بھاگا ہوا شخص ان کی برکت سے واپس آ جاتا ہے۔

(۵) کہیں آگ لگی ہو تو ان اسماء کو کپڑے میں لکھ کر آگ میں ڈال دیئے جائیں تو وہ آگ بجھ جاتی ہے۔

(۶) اگر کوئی بچہ زیادہ روتا ہے تو ان ناموں کو لکھ کر اس کے سر کے نیچے

رکھ دیئے جائیں رونا بند ہو جائیگا۔

(۷) اگر بیماری کا بخار آتا ہے تو ان ناموں کو لکھ کر بطریق تعویذ بازو میں

باندھے بخار بند ہو جائے گا۔

(۸) درد سر۔

(۹) ام ایضیان۔

(۱۰) خشکی و تری کے سفر میں جان و مال کی حفاظت کیلئے

(۱۱) عقل کی تیزی۔

(۱۲) قیدیوں کی آزادی کے لئے ان ناموں کو اپنے پاس رکھنا مفید ہے۔

(۱۳) کھیتی کی حفاظت کے لئے ان ناموں کا تعویذ لکڑی میں باندھ کر

کھیت کے بچا اسے گاڑ دیا جائے۔

(۱۴) اگر کسی حاکم و آفیسر کے پاس جانا ہو تو ان ناموں کا تعویذ داہنی ران

پر باندھ کر جائے۔ حاکم نرم دل ہو گا۔

(۱۵) اگر کسی بچے کی ولادت میں پریشانی ہو رہی ہو تو یہ نام لکھ کر عورت

کے بائیں ران پر باندھ دیئے جائیں۔ ولادت میں آسانی ہوگی۔

(نوائے بحر کاغذ پ ۱۵ ج ۳ ص ۱۵۰ ج ۳)

یاجوج اور ماجوج سے متعلق سوالات

- ۱۔ یاجوج اور ماجوج کس کی اولاد سے ہیں۔؟
- ۲۔ یاجوج اور ماجوج کی تعداد کتنی ہے اور انہیں قید کیوں کیا گیا ہے۔؟
- ۳۔ حضرت ذوالقرنین نے جس چار دیواری میں یاجوج اور ماجوج کو مقید کیا اس کی تعمیر کن چیزوں سے کی گئی ہے۔؟
- ۴۔ اس دیوار کی لمبائی، چوڑائی اور اونچائی کتنی ہے جس میں یاجوج اور ماجوج مقید ہیں۔؟
- ۵۔ یاجوج اور ماجوج اس آہنی دیوار سے کب اور کس طرح نکل آئیں گے۔؟
- ۶۔ یاجوج اور ماجوج قید سے نکلنے کے بعد کن کن شہروں میں داخل نہ ہو سکیں گے۔؟
- ۷۔ اللہ تعالیٰ کس کی دعا سے یاجوج اور ماجوج کو ہلاک فرمائے گا۔؟
- ۸۔ یاجوج اور ماجوج کس طرح ہلاک ہو گئے۔؟

یاجوج اور ماجوج سے متعلق جوابات

- ۱۔ یہ یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے فساد کی گروہ ہیں۔ (عزائم ص ۱۶۷ پ ۲۷۱)
- ۲۔ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے یہ زمین میں فساد کرتے تھے۔ ریح کے زمانہ میں نکلتے تھے تو کھیتیاں اور ہنرے سب کھا جاتے تھے اور خشک چیزیں لاد کر لے جاتے تھے۔ آدمیوں، درندوں وحشی جانوروں اور سانپ بھوؤں تک کو کھا جاتے تھے۔ حضرت ذوالقرنین سے لوگوں نے ان کی شکایت کی تو آپ نے ایک مضبوط چار دیواری میں ان سب کو مقید کر دیا۔ (عزائم ص ۱۶۷ پ ۲۷۱)
- ۳۔ آپ نے دیوار کی تعمیر کے لئے بنیاد کھودوائی، جب پانی تک پہنچی تو اس میں پتھر بکھلائے ہوئے تانبے جھائے گئے اور لوہے کے تختے اوپر نیچے جن کر ان کے درمیان لکڑی اور کوئلہ بھردا دیا اور آگ دیدی، اس طرح یہ دیوار پہاڑ کی بلندی تک اونچی کر دی گئی اور دونوں پہاڑوں کے درمیان کوئی جگہ نہ چھوڑی گئی۔ اوپر سے بکھلا ہوا تانبہ دیوار میں پلا دیا گیا۔ یہ سب مل کر ایک سخت جسم بن گیا۔ (عزائم ص ۱۶۷ پ ۲۷۱)
- ۴۔ اس کی بلندی دو سو گز، چوڑائی پچاس گز اور دونوں دیواروں کے بیچ سو میل کا فاصلہ ہے۔ (ماہی ص ۱۶۷ پ ۲۷۱)
- ۵۔ حدیث شریف میں ہے کہ یاجوج و ماجوج روزانہ اس دیوار کو توڑتے ہیں اور دن بھر محنت کرتے کرتے جب اس کے توڑنے کے قریب ہوتے ہیں تو ان میں کوئی کہتا ہے: اب چلو! باقی کل توڑ لیں گے۔ اور سرے دن جب آتے ہیں تو وہ بحکم الہی دیوار پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے۔ قرب قیامت میں جب ان کے خروج کا وقت آئے گا تو ان میں کہنے والا کہے گا: اب چلو! باقی دیوار کل توڑ

لیں گے انشاء اللہ۔ انشاء اللہ کہنے کا یہ ثمرہ ہو گا کہ اس دن کی محنت رائیگاں نہیں جائے گی اور اگلے روز انہیں دیوار اتنی ہی ٹوٹی طے کی جتنی پہلے روز توڑ گئے تھے۔
اب وہ نکل آئیں گے۔
(نورین مرقان پ ۱۰ ص ۱۲)

۶۔ یہ مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ اور بیت المقدس میں داخل نہ ہو سکیں گے۔
(نورین مرقان پ ۱۰ ص ۱۲)

۷۔ اللہ تعالیٰ، بدعائے عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہلاک فرمائے گا۔

(نورین مرقان پ ۱۰ ص ۱۲)

۸۔ اس طرح کہ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا ہوں گے جو ان کی ہلاکت کا سبب ہوں گے۔
(نورین مرقان پ ۱۰ ص ۱۲)

عوج بن عقیق سے متعلق سوالات

- ۱۔ عوج بن عقیق کے باپ اور ماں کا نام کیا تھا؟
- ۲۔ عوج بن عقیق کس نبی کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور کس نبی کے زمانہ تک رہے؟
- ۳۔ عوج بن عقیق کا قد کتنا لمبا تھا اور اس کے جسم کی چوڑائی کتنی تھی؟
- ۴۔ عوج بن عقیق کی ہر انگلی کی لمبائی کتنی تھی اور اسکی ہر انگلی میں کتنے ناخن تھے؟
- ۵۔ عوج بن عقیق کیا کھاتا تھا؟
- ۶۔ طوفان نوحی کا بانی عوج بن عقیق کے کہاں تک پہنچا تھا؟
- ۷۔ عوج بن عقیق کو کس نے قتل کیا تھا اور کس طرح؟
- ۸۔ عوج بن عقیق کے مرنے کے بعد اس کے پاؤں کی ہڈی سے کیا بٹایا گیا تھا؟
- ۹۔ عوج بن عقیق کی عمر کتنی ہوئی؟

امتوں اور قوموں سے متعلق سوالات

- ۱۔ کل امتیں کتنی ہیں؟
- ۲۔ سب سے طویل القامت قوم کونسی تھی؟
- ۳۔ وہ کونسی قوم تھی کہ جس نے دن کے ایک حصہ میں تین ہوا نبیاء کرام کو قتل کر ڈالا؟
- ۴۔ وہ کونسی قوم تھی کہ جس پر ایک عذاب یہ بھی نازل ہوا تھا کہ قوم کی ساری عورتیں بانجھ ہو گئیں؟
- ۵۔ پہلی امتوں کے کتنے گروہوں کی صورتیں منج ہوئیں؟
- ۶۔ امت محمدیہ کے فضائل و خصائص کیا کیا ہیں؟
- ۷۔ عبادات میں امت محمدیہ کی کیا خصوصیات ہیں؟
- ۸۔ اعمال میں امت محمدیہ کی کیا خصوصیات ہیں؟
- ۹۔ قبر و حشر میں امت محمدیہ کے کیا کیا خصائص ہیں؟

امتوں اور قوموں سے متعلق جوابات

- ۱۔ کل امتیں ستر ہیں۔ قرطبی نے حضرت ہزرا بن حکیم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مسلمانو! تم سے امتوں کا ستر کا عدد پورا ہوا۔ (تفسیر صبیح ص ۷۸)
- ۲۔ ایک روایت میں ہے کہ کل ایک ہزار امت ہیں جن میں سے چھ سوتری جنی دریا میں اور چار خشکی یعنی زمین پر رہتی ہیں۔ (صحیح مسلم ص ۱۲۷، ترمذی ص ۳۸)
- ۳۔ قوم عاد سب سے زیادہ طویل القامت تھی۔ ان کا بڑا آدمی سو گز کا اور چھوٹا آدمی ساٹھ گز کا ہوتا تھا۔ (طہ ص ۳۵)
- ۴۔ ایک دوسرے قول کے بموجب اس قوم کا لہجہ آدمی چار سو یا پانچ سو گز کا ہوتا تھا اور چھوٹا آدمی تین سو گز کا۔ سر بڑے گنبد کے برابر ہوتا تھا اور آنکھیں اتنی بڑی ہوتی تھیں کہ ان کے مرنے کے بعد ان کی آنکھوں میں بھر پھر جتا کرتی تھی۔ (طہ ص ۳۵)
- ۵۔ ایک روایت میں ہے کہ قوم عاد کے جسم سات سو گز کے ہوتے تھے۔ (تفسیر صبیح ص ۷۸)
- ۶۔ وہ قوم بنی اسرائیل ہے کہ دن کے اول حصے کی ایک ساعت میں تین سو انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو قتل کر ڈالے۔ پھر ایک سوتر بنی اسرائیل کے ایماندار جو انہیں اس فعل سے روکنے کے لئے کھڑے ہوئے اور بھلائی کا حکم دینے لگے ان سب کو بھی اسی دن قتل کر ڈالا۔ (ابن کثیر ص ۱۱۷)
- ۷۔ قوم عاد یعنی حضرت ہود علیہ السلام کی قوم پر ایک عذاب یہ بھی نازل ہوا تھا کہ قوم کی تمام عورتیں بانجھ ہو گئیں تھیں۔ (نورانی مرقاں ص ۵۷)

۵۔ پہلی امتوں کے بچپن گروہ تھے جن کی صورتیں مسخ ہوئیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) بندر۔ (۲) خوک (خنزیر)۔ (۳) سوسار۔ (گود) (۴) ہاتھی۔ (۵) بچھو۔ (۶) کتا۔ (۷) زنبور (بکر)۔ (۸) ستارہ زہرہ۔ (۹) ستارہ کبیل۔ (۱۰) سانپ۔ (۱۱) مچھلی۔ (۱۲) نیولا۔ (۱۳) طوطی۔ (۱۴) جنگلی چوہا۔ (۱۵) عقنق (جنگلی کوا)۔ (۱۶) مکڑی۔ (۱۷) چوہے پکڑنے والا۔ (۱۸) سفید لومڑی۔ (۱۹) چڑیا۔ (۲۰) ہلو۔ (۲۱) کولہ۔ (۲۲) کارہ پشت۔ (۲۳) گھریلو چوہے۔ (۲۴) بچھو۔ (۲۵) کھلیل۔ بندر۔ وہ قوم تھی جسے اللہ تعالیٰ نے ہفت کے روز مچھلی پکڑنے سے منع کیا تھا انہوں نے نافرمانی کی۔ اللہ تعالیٰ نے انکی صورت مسخ کر کے بندر بنادیا۔ خنزیر۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم تھی جو مانعہ کی منکر ہوئی اللہ تعالیٰ نے اس کفر ان نعت کے سبب انہیں اس صورت کا بنادیا۔ سوسار۔ (گود) کو کفن چور تھے۔ اس زمانے کے پیغمبر نے دعا کی اللہ تعالیٰ نے اسے سوسار بنادیا۔

ربچھو۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے کہ جو ہمیشہ پیغمبر وقت پر سخن چینی کرتے تھے اس وقت جرجیس علیہ السلام پیغمبر تھے حکم ہوا کہ اے جرجیس۔ ہمارا حکم انہیں پہنچا دو کہ اس سخن چینی سے باز آئیں اور توبہ کریں۔ جب جرجیس علیہ السلام نے حکم سنایا تو انہوں نے پروانہ کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ربچھو بنادیا۔ ہاتھی۔ وہ لوگ تھے جو ہمیشہ چوپایوں پر سوار پھرتے تھے اور نماز میں ناک نہیں رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہاتھی بنادیا کہ ان کی ناک زمین پر جھاڑو کرتی رہتی ہے۔

بچھو۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو ہمیشہ لوگوں سے لڑائی جھگڑا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا مگر باز نہ آئے اس لئے بچھو بنادیئے گئے۔ بھڑ۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جنہوں نے باروت باروت کو راہ

راست سے بہکایا تھا۔

زہرہ ستارہ۔ اس میں وہ زانی شامل تھے جو زنا کرتے اور کسی کی وعظ و نصیحت کا خیال نہ کرتے۔

کبیل ستارہ۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو حضرت صالح علیہ السلام کی قوم سے تھے اور بد زبانی کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا تو پروانہ کی بلکہ پہلے سے بھی سو گنا بد زبانی کرنے لگے اس لئے ان کی یہ صورت ہوئی۔

مچھلی۔ اس میں کم تولنے والے لوگ شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس صورت کا بنادیا اور یہ لوگ قوم ہود سے تھے۔

نیولا۔ اس میں وہ قصاب شامل تھے جو ستم کیا کرتے اور کم تولا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں نیولا بنادیا۔

طوطی۔ یہ خائن تھے تمام کاموں میں خیانت کرتے یہ لوگ حضرت اور لیس علیہ السلام کی قوم سے تھے۔

چوہا۔ یہ وہ لوگ تھے جو چوری کیا کرتے تھے۔

عقنق۔ (جنگلی کوا) یہ یہودہ گو لوگ تھے۔

مکڑی۔ اس میں وہ عورتیں شامل تھیں جو شوہروں کی نافرمانی کیا کرتی تھیں۔ چوہے پکڑنے والا۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو بے دھڑک لوگوں پر حسد کیا کرتے تھے۔

سفید لومڑی۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو بے دھڑک حماموں میں آجاتے اور شرم نہ کرتے تھے۔

چڑیا۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو ناپا کرتے تھے اور عورتوں کی طرح بناؤ سنگار کیا کرتے تھے اور لوگوں کے رو برو ناپا کرتے تھے اس لئے غضب الہی نازل ہوا اور سب چڑیا کی صورت بن گئے۔

الو۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو لوگوں کے رو برو اپنے کو پار سا ظاہر

کرتے اور پیٹہ پیچھے ان کے اسباب چرا کر لے جاتے۔

کو۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو مکر کیا کرتے تھے۔

کاسے پشت۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو لوگوں کی مخالفت کیا کرتے تھے۔
گھریلو چوہا۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو باورچی کا کام کیا کرتے تھے اس
میں اور چیزیں ڈال کر بیچتے جب فساد برپا ہوتا تو نیکوں کو نصیحت کرتے اور خبر
کرتے اور جب فساد کی آگ بھڑک اٹھتی تو خود الگ ہو جاتے۔

کتا۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو جھوٹ بولا کرتے تھے۔

کفیل (آبی جانور)۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو لوہا لٹ کیا کرتے۔ یہ
حضرت لوط علیہ السلام کی قوم تھی۔

۶۔ امت محمدیہ کے فضائل و خصائص علی الاطلاق بے شمار اور اس بارے
میں اخبار و آثار بکثرت ہیں یہ فضائل و خصائص بھی حضور اکرم ﷺ ہی کی طرف
راجع ہوتے ہیں کیونکہ آپ تابع و فرمانبردار امت رکھتے تھے۔ اس امت کی
سب سے بڑی اور اتم و اکمل فضیلت یہی ہے کہ وہ امت محمدیہ میں ہیں۔ جس
طرح یہ نبی آخر الزماں ﷺ خاتم النبیین اور تمام نبیوں کے فضائل و کمالات کے
جامع ہیں اسی طرح آپ کی امت خاتم الامم ہے اور کمال دین اور اتمام نعمت سے
مخصوص ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا حضور موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے
رب! میرے نزدیک میری امت جیسی بھی کوئی امت ہے جس پر تو نے بادلوں کا
سایہ فرمایا ہو اور ان کے لئے من و سلوی اتارا ہو۔؟ حق تبارک و تعالیٰ نے
حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اے موسیٰ! تم امت محمدیہ ﷺ کی فضیلت کو نہیں
جانتے۔ جتنا میرا فضل تمام خلق پر ہے اتنا تمہارا امت پر۔ اور فرمایا کہ اس وقت
تک میری تمام مخلوق پر جنت حرام ہے جب تک محمد ﷺ اور ان کی امت اس میں
داخل نہ ہو جائیں۔ حضرت وہب ابن منبہ سے مروی ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ
نے حضرت شعبانہ بنی النضیر کی طرف وحی فرمائی کہ میں نبی امی کو بھیجو گا ان کی امت

کو تمام امتوں میں بہترین بنائوں گا۔ وہ نیکی کا حکم دے گی بدی سے روکے گی،
میری وحدانیت مانے گی، مجھ پر ایمان لائے گی۔ مجھ سے اخلاص برتے گی اور
میں نے جو کچھ نبیوں پر نازل کیا ہے وہ سب کی تصدیق کرے گی، آفتاب و مانتاب
کی حفاظت کرے گی یعنی عبادت کے اوقات کے لئے ان کی محافظت کرے گی۔
میں انہیں تسبیح و تحمید اور توحید کو ان کی مجلسوں میں، ان کی آرام گاہوں میں،
ان کی سفر و حضر اور ہر حرکت و سکون میں الہام کروں گا۔ مسجدوں میں ان کی
صیغیں، فرشتوں کی صفوں کی مانند ہیں، فرشتے عرش کے گرد ہیں، وہ میرے دوست
اور صبر و دگار ہیں، میں ان کے ذریعہ اپنا کینہ بت پرستوں، دشمنوں سے نکالوں گا،
وہ میرے لئے کھڑے ہو کر بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز ادا کریں گے، وہ
میری خوشنودی کے خاطر اپنے گھروں، اور اپنے مالوں سے نکلیں گے اور میری
رہ میں جہاد و قتال کریں گے، اور میں ان کی کتاب یعنی قرآن سے دیگر کتابوں
کو، ان کی شریعت سے دیگر شریعتوں کو اور ان کے دین سے دیگر دینوں کو ختم
کروں گا۔ میں نے انہیں ساری امتوں سے افضل اور امت وسط بنایا جو تمام
لوگوں پر گواہ ہیں۔ جب غضب میں آئیں گے تو میری تہلیل لا الہ الا اللہ کا نعرہ
لگائیں گے اور جب نزاع کریں گے تو تسبیح کریں گے، اور میری پاکی بیان کریں گے۔
اپنے چہروں اور اعضاء کو پاک و صاف کریں گے ہر چہ حائل و اتار پر اللہ اکبر کہیں گے،
خون بہا کر قربانی دیں گے۔ ان کی کتاب یعنی قرآن ان کے سینے میں ہے رات
میں شہادت گزار اور دن میں شیر یعنی مجاہد ہیں۔

ان کے علاوہ اور بھی دیگر فضائل و خصائص ہیں۔ (رد المحتار ج ۲ ص ۲۶۸)

۷۔ عبادات میں امت محمدیہ کی بعض خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے اس پر غصہ کو حلال قرار دیا حالانکہ اس سے قبل کسی
مجہلی امت کیلئے یہ حلال نہ ہوئیں تھیں۔ (۲) یہ کہ تمام زمین کو مسجد گردانا کہ
جہاں چاہیں نماز پڑھیں (۳) یہ کہ مٹی کو پاک کرنے والا بنایا۔ (یعنی اگر پانی میسر

نہ ہو تو یا اس پر قدرت نہ ہو تو مٹی سے تہیم کر کے نماز پڑھ لی جائے۔ (۳) یہ کہ پانچ وقتوں کا نماز کا ہونا۔ گذشتہ امتوں میں چار نمازیں تھیں۔ (۵) یہ کہ لڑائی و اقامت میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کا کہنا۔ (۶) یہ کہ نماز آمین کا کہنا۔ (۷) یہ کہ نماز میں رکوع کرنا۔ (۸) یہ کہ نماز و قتال میں انکی صفوں کی قدر و منزلت اور قرب پارگاہ میں فرشتوں جیسا تقرب ہونا۔ (۹) یہ کہ تحیید سلام کا ہونا۔ (۱۰) یہ کہ نماز جمعہ کا ہونا جو دوسری امتوں میں نہیں ہے۔ (۱۱) یہ کہ جمعہ کے دن میں اس گھڑی کا ہونا کہ جس میں اللہ تعالیٰ سے جو مانگا جائے ملتا ہے۔ (۱۲) یہ کہ رمضان کی پہلی رات کو حق سبحانہ و تعالیٰ کا ان کے طرف نظر عنایت سے دیکھنا (فرمانا)۔ (۱۳) یہ کہ جنت کو ان کے لئے حزیں کرنا اور سنوارنا۔ (۱۴) یہ کہ روزہ دار کے منہ کی بواپنے نزدیک منہ کی خوشیوں سے زیادہ پاکیزہ بنانا۔ (۱۵) یہ کہ رمضان کی ہر رات میں فرشتوں کا ان کے لئے استغفار کرنا۔ (۱۶) یہ کہ رمضان میں سحری کھانا اور افطار میں جلدی کرنے کو مستحب کیا جانا۔ (۱۷) یہ کہ رمضان کی رات میں صبح صادق تک کھانے پینے اور جماع کرنے کو مباح قرار دینا۔ حالانکہ ہم سے پہلے یہ چیزیں حرام تھیں۔ (۱۸) یہ کہ شب قدر جیسی عظیم رات کو عطا فرمایا جانا۔ وغیرہ وغیرہ۔ (درمختار ج ۱ ص ۲۳۲)

۸۔ اعمال میں امت محمدیہ کی بعض خصوصیات حسب ذیل ہیں۔

(۱) مصیبت کے وقت استرجاع یعنی انا للہ و انا الیہ راجعون کہنا۔ جو کہ پروردگار عالم کی طرف سے فضل و رحمت کا مستوجب اور ان کے لئے سب ہدایت ہے۔ (۲) اصرار و اغلاط کا اٹھالیا جانا۔ جو کہ امم سابقہ پر تھا۔ (۳) ان تکلیفوں کا دور ہونا جو بچپنی امتوں پر لازم تھیں۔ مثلاً قتل عمد اور خطا کے درمیان تعین قصاص، خطا کار کے اعضا کا نثار، موضع نجاست کو کاٹنا، اور توبہ میں اپنی جان کو ہلاک کرنا وغیرہ۔ اگر بنی اسرائیل میں سے رات کو کوئی گناہ کرتا تو بچپنی صبح کے وقت اس کے دروازے پر لکھا ہوتا کہ اس گناہ کا نثار یہ ہے کہ

اپنی دونوں آنکھیں نکالے چنانچہ وہ دونوں آنکھیں نکال دیتا۔ (۴) خطا و نسیان اور ہر وہ عمل جو جبر و اکراہ سے سرزد ہوا ان سب کے مواخذہ سے بری ہونا۔ (۵) لوگوں پر گواہ بنانا۔ اور رسولوں کے مقام میں انہیں کھڑا فرمانا کیوں کہ وہ اپنی اپنی امتوں پر گواہ ہیں۔ (۶) خطا و گمراہی پر مجتمع نہ ہونا۔ (۷) اختلاف فری کا رحمت ہونا۔ (۸) طاعون ان کے لئے شہادت و رحمت ہونا۔ جب کہ یہ دوسری امتوں پر عذاب تھا۔ (۹) جب کسی شخص کے لئے دو آدمی بھلائی کیساتھ گواہی دیں تو اس کیلئے جنت واجب ہو جانا۔ بچپنی امتوں میں جب سو آدمی گواہی دیتے تو جنت واجب ہوتی تھی۔ (۱۰) عمریں اور اعمال کا کم ہونا مگر ان کا اجر و ثواب زیادہ ہونا۔ (۱۱) اسناد حدیث کا عطا کیا جانا۔ (۱۲) توارخ و انساب کی معرفت ۲۴۔ (۱۳) ان میں انقلاب و لوٹنا، نجات اور ابدال کے وجود کا ہونا۔ وغیرہ وغیرہ۔

(درمختار ج ۱ ص ۲۳۲)

۹۔ قبر و حشر میں امت محمدیہ کے بعض خصائص مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) قبروں میں گناہ کے ساتھ داخل ہونا اور بے گناہ ہو کر باہر نکلنا۔ مسلمانوں کے استغفار کرنے کی بنا پر انہیں گناہوں سے صاف و پاک کر دیا جائیگا۔ (۲) انہیں کے لئے سب سے پہلے زمین بچا دی جائے۔ مطلب یہ کہ تمام امتوں میں سے سب سے پہلے یہ اپنی قبروں سے باہر آئیں گے۔ (۳) اعضائے وضو کا روشن و تاباں ہونا۔ (۴) روز حشر موقف میں بلند مقام پر ہونا۔ (۵) پیشانیوں پر ایک نشان کا ہونا جو ان کے مجد و یری کی کاثر ہے۔ (۶) تمام اعمال کا ان کے واسطے ہاتھ میں دیئے جانا۔ وغیرہ وغیرہ۔ (درمختار ج ۱ ص ۲۳۱)

گذشتہ بادشاہوں سے متعلق سوالات

- ۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے کے نمرود کا نام کیا تھا؟
- ۲۔ نمرود نے کتنے سال حکومت کی؟
- ۳۔ وہ کیا چیزیں تھیں جن کے باعث نمرود نے دعویٰ خدائی کا کر دیا تھا؟
- ۴۔ نمرود نے اپنے خیال میں آسمان والوں سے لڑنے کے لئے جو عمارت بنوائی تھی اس کی بلندی کتنی تھی؟
- ۵۔ نمرود کے سر میں چھڑکتے سالوں تک گھسارہا؟
- ۶۔ جس چھڑنے نمرود کو ہلاک کیا تھا وہ جسمانی اعتبار سے کیسا تھا؟
- ۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور کے فرعون کا نام کیا تھا؟
- ۸۔ فرعون شہر امنہان کا ایک غریب عطارد تھا پھر وہ مصر کا بادشاہ کیسے بنا؟
- ۹۔ فرعون نے جب خدائی کا دعویٰ کیا تو سب سے پہلے اس کو کس نے سجدہ کیا؟
- ۱۰۔ فرعون نے بنی اسرائیل کو کتنے سالوں تک غلام بنائے رکھا تھا؟
- ۱۱۔ فرعون نے کتنے بچوں کا قتل اور کتنے حمل ساقط کروائے تھے؟
- ۱۲۔ فرعون کس ماہ کی کس تاریخ کو کس دن اور کس وقت فوت ہوا؟
- ۱۳۔ فرعون جس دریا میں غرق ہوا تھا اس کا نام کیا ہے اور اس کا طول و عرض کتنا ہے؟
- ۱۴۔ فرعون جب ڈوبنے لگا تھا تو اس وقت اس کے پاس جبرائیل امین کیا لیکر آئے تھے؟
- ۱۵۔ فرعون کے ساتھ ڈوبنے والے فرعونی لشکروں کی تعداد کتنی تھی؟
- ۱۶۔ جب بنی اسرائیل کو فرعون کے غرق ہونے کا یقین نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ

- نے کیا نشانی ظاہر فرمائی؟
- ۱۷۔ فرعون خدائی کا دعویٰ کرنے کے کتنے سالوں بعد فریق ہوا؟
- ۱۸۔ فرعون نے کتنے سال حکومت کی؟
- ۱۹۔ فرعون وہاں کی لاشیں اب تک کہاں موجود ہیں؟
- ۲۰۔ فرعون کی عمر کتنی ہوئی؟
- ۲۱۔ کل کتنے بادشاہوں کا لقب نمرود ہوا؟
- ۲۲۔ کل کتنے بادشاہوں کا لقب فرعون ہوا؟
- ۲۳۔ کل کتنے بادشاہوں نے پوری دنیا پر حکومت کی؟
- ۲۴۔ جنت نصر نے کتنے سال حکومت کی؟
- ۲۵۔ شداد نے جو جنت بنوائی تھی اس کی تعمیر کتنے سالوں میں مکمل ہوئی؟
- ۲۶۔ شداد کی عمر کتنی ہوئی؟
- ۲۷۔ پہلے زمانہ میں کس ملک کے بادشاہوں کا کیا لقب ہوا تھا؟
- ۲۸۔ اس بادشاہ کا کیا نام ہے جس کا قد ایک میل لمبا تھا؟
- ۲۹۔ چالوت بادشاہ کو کس نے قتل کیا تھا؟

گزشتہ ایشاہوں کے متعلق جوابات

- ۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے کے نمرود کا نام نمرود بن کنعان تھا۔
(تاریخ ہندوستان ص ۱۵۸)
- ۲۔ نمرود بن کنعان نے چار سو سال حکومت کی اس لئے اس کے دماغ میں رعیت اور انسانیت آگئی تھی۔
(تاریخ ہندوستان ص ۱۵۸)
- ۳۔ نمرود کے پاس کچھ طلسماتی چیزیں تھیں مثلاً
(۱) تانبے کی ایک بیل تھی۔ جس وقت کوئی جاسوس یا چور اس شہر میں آتا تو اس بیل سے آواز نکلتی جس سے وہ پکڑا جاتا۔
(۲) ایک نقارہ تھا۔ جب کسی کی کوئی چیز گم جاتی تو اس پر چوب مارا جاتا اور نقارہ اس چیز کا پتہ دیتا۔
(۳) ایک آئینہ تھا۔ جس سے غائب شخص کا حال معلوم ہوتا تھا جب اس آئینہ میں نظر کی جاتی تو وہ غائب آدمی، اس کا شہر اور قیام گاہ اس میں نمودار ہو جاتی۔
(۴) نمرود کے دروازے پر ایک درخت تھا۔ جس کے سایہ میں درباری لوگ بیٹھتے تھے جوں جوں آدمی بیٹھتے جاتے اس کا سایہ پھیلتا جاتا ایک لاکھ تک آدمیوں کیلئے سایہ پھیلتا رہتا تھا اور اگر ایک لاکھ سے ایک بھی زیادہ ہو جاتا تو وہ سایہ غائب ہو جاتا اور سارے کے سارے درحوظ میں آ جاتے۔
(۵) ایک حوض تھا۔ جس سے مقامات کا فیصلہ ہوتا تھا۔ مٹی اور مہ عاقلیہ باری باری اس حوض میں داخل ہوتے۔ جو سچا ہوتا اسکے ناف کے نیچے تک پانی رہتا اور جو جھوٹا ہوتا اس میں غوطہ کھاتا۔ اگر فوراً توبہ کر لیتا تو بچ جاتا ورنہ ہلاک ہو جاتا۔

اس قسم کے طلسمات پر نمرود نے دعویٰ خدا کی کر دیا تھا۔

- ۴۔ نمرود نے شہر بابل میں ایک بہت اونچی عمارت بنوائی۔ اس کا مکہ یہ تھا کہ اس نے یہ بلند عمارت اپنے خیال میں آسمان پر پہنچنے اور آسمان والوں سے لڑنے کے لئے بنائی تھی اس عمارت کی بلندی پانچ ہزار گز تھی۔ (تاریخ ہندوستان ص ۱۵۸)
- اور حضرت کعب و مقاتل کا قول ہے کہ اس کی بلندی دو میل تھی۔
اللہ تعالیٰ نے ایک ہوا چلائی اور وہ عمارت گر پڑی۔ جب وہ عمارت گر پڑی تو گھبراہٹ سے لوگوں کی زبانیں بدل گئیں۔ اس دن سے لوگ جبر زبانی بولنے لگے جبکہ اس سے پہلے صرف ایک زبان سریانی تھی۔ (مشہور تاریخ ص ۱۵۸)
- ۵۔ نمرود کے سر میں چھ چار سو سال تک گھسار ہوا اور اس کے پیچھے کو چھانا رہا۔ اس چھرنے نمرود کو ایسے سخت عذاب میں مبتلا کیا کہ موت اس سے ہزاروں درجہ بہتر تھی۔ نمرود اپنا سر دیواروں اور پتھروں پر مارتا پھرتا تھا۔ لوگوں سے اپنے سر پر جوتے لگواتا اور پتھروں سے کھواتا تھا یونہی رینگ رینگ کر بد نصیب نے ہلاکت پائی۔
(تاریخ ہندوستان ص ۱۵۸، تاریخ ہندوستان ص ۱۵۸)
- ۶۔ جس چھرنے نمرود کو ہلاک کیا تھا اس کے پر لور ایک پاؤں نہ تھا کہ وہ اس رور کی آگ میں جل گئے تھے جس میں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ڈالا گیا تھا۔ اس چھرنے بارگاہ الہی میں عرض کی تھی اور اسے حکم ہوا تھا کہ مت رو! میں تیرے ہاتھوں نمرود کو ہلاک کروں گا۔
(تاریخ ہندوستان ص ۱۵۸)
- ۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے فرعون کا نام ولید بن مصعب تھا۔ چونکہ یہ بہت خوبصورت تھا اس لئے لوگ اسے قابوس کہتے تھے۔ (تاریخ ہندوستان ص ۱۵۸)
- بعض نے اس کا نام مصعب بن ربیع کہا ہے۔
(تاریخ ہندوستان ص ۱۵۸)
- ۸۔ فرعون شہر اصفہان کا ایک غریب عطار تھا۔ جب اس پر بہت قرض ہو گیا تو اصفہان سے بھاگ کر شام پہنچا لیکن وہاں کوئی ذریعہ معاش باقی نہ آیا تب وہ تلاش

روزی کیلئے مصر میں آیا۔ یہاں اس نے دیکھا کہ گاؤں میں تربوز بہت سستے بکتے ہیں اور شہر میں مہنگے۔ دل میں سوچا کہ نفع بخش تجارت ہے چنانچہ اس نے گاؤں سے بہت تربوز خریدے مگر جب شہر کی طرف چلا تو راستے میں محصول لینے والوں نے کئی جگہ اس سے محصول لیا۔ بازار آتے آتے اس کے پاس صرف ایک تربوز بچا باقی سب محصول میں چلے گئے۔ یہ سمجھ گیا کہ اس ملک میں کوئی شاہی انتظام نہیں جو چاہے حاکم بن کر مال حاصل کر لے۔ اس وقت مصر میں کوئی دہائی بیماری پھیلی ہوئی تھی لوگ بہت مر رہے تھے۔ فرعون قبرستان میں بیٹھ گیا اور کہا میں شاہی افسر ہوں مردوں پر ٹکس لگا ہے فی مردہ نیسے پانچ روہم دو اور دفن کر دو۔ اس بہانے سے چند روز میں اٹل نے بہت مال جمع کر لیا۔ اتفاقاً ایک روز کوئی بڑا آدمی دفن کے واسطے لایا گیا۔ فرعون نے اس کے وارثوں سے بھی روپیے مانگے تو انہوں نے اسے گرفتار کر کے بادشاہ تک پہنچا دیا اور سارا واقعہ بادشاہ کو بتا دیا۔ بادشاہ نے فرعون سے پوچھا کہ تجھے کن نے اس جگہ مقرر کیا ہے؟ فرعون بولا کہ میں نے آپ تک پہنچنے کا بہانہ بنایا تھا۔ میں آپ کو خبر کئے دیتا ہوں کہ آپ کے ملک سے بڑی بد نظمی ہے۔ میں نے تین مہینے کے عرصہ میں غلام اتنا مال جمع کر لیا آپ خیال کر سکتے ہیں کہ دوسرے حکام کیا سمجھ نہ کرتے ہوں گے۔ یہ کہہ کر وہ سارا مال بادشاہ کے سامنے ڈال دیا اور کہا کہ اگر آپ انتظام میرے سپرد کر دیں تو میں آپ کا ملک درست کر دوں۔ بادشاہ کو یہ بات پسند آئی اور فرعون کو کوئی معمولی عہدہ دیدیا۔ فرعون نے وہ طریقہ اختیار کیا جس سے بادشاہ بھی خوش رہا اور رعایا بھی۔ رفتہ رفتہ یہ تمام لشکر کا افسر بنا دیا گیا اور ملک کا انتظام اچھا ہو گیا۔ جب بادشاہ مصر مرا تو رعایا نے فرعون کو تخت پر بٹھا دیا اور اس طرح وہ مصر کا بادشاہ بن گیا۔ (تہذیبیہ ص ۳۸)

۹۔ فرعون کو سب سے پہلے اس کے وزیر ہامان نے عہدہ کیا۔ (تہذیبیہ ص ۳۸)

۱۰۔ فرعون نے چار سو سال تک بنی اسرائیل کو غلام بنائے رکھا تھا۔

(خزانہ افسانہ ص ۶۷)

۱۱۔ فرعون نے بارہ ہزار برداشت دگر ستر ہزار بچوں کا قتل اور نوے ہزار حمل ساقط کروائے تھے۔

(خزانہ افسانہ ص ۶۷)

ایک قول کے بموجب ایک لاکھ چالیس ہزار بچوں کا قتل کر دیا تھا۔

(تہذیبیہ ص ۳۸)

۱۲۔ فرعون دسویں عمر کو جمعہ کے دن دوپہر کے وقت غرق ہوا تھا۔

(تہذیبیہ ص ۳۸)

۱۳۔ فرعون اور اس کا تمام لشکر جس دریا میں غرق ہوئے تھے اس کا نام بحر قلزم ہے جو بحر فارس کے کنارے پر ہے یا بحر بلورائے مصر جس کو اساف کہتے ہیں۔

(خزانہ افسانہ ص ۶۷)

قلزم ایک شہر کا نام ہے جہاں یہ دریا ختم ہوتا ہے اس لئے اس کو بھی قلزم کہا جاتا ہے۔ بحر احمر بھی کہا جاتا ہے۔

اس کا طول چار سو ساٹھ فرسخ جنوباً شمالاً ہے اور عرض صرف ساٹھ فرسخ اور جہاں فرعون غرق ہوا تھا وہاں عرض صرف چار فرسخ تھا۔ یہ دریا مصر سے تین دن کے فاصلے پر واقع ہے۔ اور یہ جو مشہور ہے کہ دریائے نیل میں فرعون غرق ہوا تھا محض غلط ہے۔

۱۴۔ مروی ہے کہ ایک مرتبہ جبرائیل علیہ السلام فرعون کے پاس ایک استثناء لائے جس کا مضمون یہ تھا

”بادشاہ کا کیا حکم ہے ایسے غلام کے حق میں جس نے ایک شخص کے مال دولت میں پرورش پائی پھر اس کی ناشکری کی اور اس کے حق کا منکر ہو گیا اور اپنے آپ مولیٰ ہونے کا مدعی بن گیا۔“

اس پر فرعون نے یہ جواب لکھا

جو غلام اپنے آقا کی نعمتوں کا انکار کرے اور اس کے مقابل آئے اس کی سزا یہ ہے کہ اس کو دریا میں ڈبو دیا جائے۔

جب فرعون ڈوبنے لگا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس کا دہلی فٹو لی اس کے سامنے کر دیا اور اس کو فرعون نے پہچان بھی لیا۔ (عزیز بن علی ص ۳۳)

۱۵۔ فرعون کے ساتھ ایک روایت میں ہے کہ ستر ہزار گھوڑے سوار فوج اس کے لشکر کے آگے آگے تھی اور باقی فوج کے متعلق کچھ صحیح پتہ نہیں لگتا۔ تفسیر روح البیان نے فرمایا کہ ستر لاکھ گھوڑے سوار فوج تھی اور تفسیر عزیزی میں فرمایا کہ ایک لاکھ تیر انداز، ایک لاکھ نیزے باز اور ایک لاکھ گرز مارنے والے ان میں تھے یہ سب کے سب خرقاب ہوئے۔ (عزیز بن علی ص ۳۴)

۱۶۔ جب فرعون مع لشکر کے غرق ہوا اور بنی اسرائیل کو یقین نہ آیا تو بحکم الہی پانی نے فرعون کی لاش کو ساحل دریا پر پھینک دیا تاکہ بنی اسرائیل دیکھ کر یقین کر لیں۔ اس سے پہلے جو کوئی بھی پانی میں غرق ہوتا تھا اس کی لاش ڈوب جایا کرتی تھی لیکن فرعون کے بعد سے پانی نے لاش کو قبول کرنا بند کر دیا۔ (ماہ ۱۱ جولائی ص ۷۷)

۱۷۔ فرعون خدائی کا دعویٰ کرنے کے چالیس سال بعد غرق ہوئے۔ (عزیز بن علی ص ۳۳)

۱۸۔ فرعون نے چار سو سال حکومت کی۔ (ماہ ۸ جولائی ص ۳۸)

۱۹۔ فرعون اور ہامان کی لاشیں (قاہرہ کے عجائب گھر میں) اب تک موجود ہیں۔ (عزیز بن علی ص ۳۳)

۲۰۔ فرعون کی عمر چھ سو بیس سال ہوئی۔ (ماہ ۸ جولائی ص ۳۸)

۲۱۔ کل چھ بادشاہوں کا لقب نمرود ہوا۔

(۱) نمرود بن کنعان بن حام بن نوح۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ کا

نمرود ہے۔

(۲) نمرود بن کوثر بن کنعان بن حام

(۳) نمرود بن سنجار بن غرور بن کوثر بن کنعان۔

(۴) نمرود بن ماتش بن کنعان۔

(۵) نمرود بن ساروخ بن ارتخون ماتش۔

(۶) نمرود بن کنعان بن معاص بن قنق۔ (عزیز بن علی ص ۳۳)

۲۲۔ کل تین بادشاہ ایسے گزرے جن کا لقب فرعون ہوا۔

(۱) سنان الاشعل بن الطولان ابن الحمید۔ یہ حضرات ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون ہے۔

(۲) کریان بن الولید۔ یہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون ہے۔

(۳) کولید بن مصعب۔ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کا۔ (عزیز بن علی ص ۳۳)

۲۳۔ دنیا میں چار بادشاہ ایسے گزرے ہیں جو تمام دنیا پر حکمراں تھے۔ ان میں دو مومن

(۱) حضرت ذوالقرنین۔

(۲) حضرت سلیمان علیہ السلام۔

اور دو کافر۔

(۱) نمرود

(۲) بخت نصر

اور عقرب ایک پانچواں بادشاہ اس امت سے ہونے والا ہے جن کا اسم شریف امام مہدی ہے۔ ان کی حکومت تمام روئے زمین پر ہوگی۔

(عزیز بن علی ص ۳۳)

اور حاشیہ اجلا لیں ۱۱۹ پر ان دو کافر بادشاہ کے نام بخت نصر اور شداد بن

عدا ہے۔

۲۴۔ بخت نصر کی حکومت سات سو سال رہی۔ (ماہ ۱۰ جولائی ص ۳۳)

۲۵۔ شداد کی بخت تین سال میں مکمل ہوئی تھی۔ (ماہ ۱۰ جولائی ص ۳۳)

۲۶۔ شداد کی عمر نو سو سال ہوئی۔ (ماہ ۱۰ جولائی ص ۳۳)

۲۷۔ پہلے زمانہ میں کس ملک کے بادشاہ کا کیا لقب ہوتا تھا اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

فارس کا بادشاہ کالقب کرتی ہوتا تھا۔ ترک (ترکستان) کے بادشاہ کالقب خاقان۔ حبشہ کے بادشاہ کالقب نجاشی۔ قبطیوں کے بادشاہ کالقب فرعون۔ مصر کے بادشاہ کالقب عزیز اور فرعون۔ یمن کے بادشاہ کالقب قحح۔ ہندوستان کے بادشاہ کالقب دھرمی (ایک قول کے بموجب بطلمیوس ہوتا تھا۔ دھرمی بھارت) چین کے بادشاہ کالقب فغفور۔ زنجیوں (صہیوں) کے بادشاہ کالقب عائد۔ یونان کے بادشاہ کالقب بطلمی۔ یہودیوں کے بادشاہ کالقب قیطون یا یاسج۔ یونان مغربی افریقہ کی ایک قوم ہے ان کے بادشاہ کالقب جالوت۔ صائبہ (نصاری) کا ایک فرقہ کے بادشاہ کالقب غرود۔ فرغانہ کے بادشاہ کالقب اشید۔ عرب کے بادشاہ کالقب قبل جمن نعمان۔ افریقہ کے بادشاہ کالقب جرجیر۔ خلاط کے بادشاہ کالقب شہرمان اور سند فور۔ صقالہ کے بادشاہ کالقب ماجد۔ الاسن کے بادشاہ کالقب تقفور۔ الحزور کے بادشاہ کالقب قیل۔ النوبہ کے بادشاہ کالقب کائل۔ الاجات کے بادشاہ کالقب خداوند کار۔ اشروشن کے بادشاہ کالقب انشین۔ خوارزم کے بادشاہ کالقب خوارزم شاہ۔ جرجان کے بادشاہ کالقب صول۔ اور بھان کے بادشاہ کالقب اسمین۔ اور طبرستان کے بادشاہ کالقب سالار ہوتا تھا۔

(مرواۃ فی تاریخ)

۲۸۔ وہ جالوت بادشاہ تھا کہ اس کا قد ایک میل لمبا تھا۔ اس کے سر پر جو خود ہوتا تھا وہ تین سو میل وزن کا تھا۔

(مشرق ۳۷۸ ص ۳۸)

اور تفسیر نبی جلد ۲ صفحہ ۵۵۵ پر ہے کہ اس کا سایہ ایک میل تک جاتا تھا۔

۲۹۔ جالوت کو حضرت داؤد علیہ السلام نے قتل کیا تھا۔

(قرآن پ ۲)

آسمان اور زمین سے متعلق سوالات

- ۱۔ زمین و آسمان کی پیدائش کتنے دنوں میں ہوئی؟
- ۲۔ زمین و آسمان میں سے پہلے کس کی پیدائش ہوئی؟
- ۳۔ زمین کس چیز پر قائم ہے؟
- ۴۔ پانی پر زمین سب سے پہلے کس جہہ بنائی گئی؟
- ۵۔ زمین کا کل پھیلاؤ کتنا ہے؟ اور کتنے حصے میں کونسی مخلوق آباد ہے؟
- ۶۔ ان پہاڑوں کی تعداد کتنی ہے جو زمین کی پیدائش کی بعد اس کی حرکت کو روکنے کیلئے پیدا کئے گئے؟
- ۷۔ زمین کا وہ کونسا حصہ ہے جو ہر جگہ سے افضل ہے؟
- ۸۔ زمین کا وہ کونسا حصہ ہے جو سب سے زیادہ بلند اور آسمان سے سب سے زیادہ قریب ہے؟
- ۹۔ زمین پر کل کتنے پہاڑ ہیں؟
- ۱۰۔ زمین پر کانٹے دار درخت کب سے پیدا ہونے لگے جب کہ پہلے تمام درخت پھل دار تھے؟
- ۱۱۔ سمندر کا پانی کب سے کھار اہو واجب کہ پہلے بیٹھا تھا؟
- ۱۲۔ پہلے آسمان کا نام کیا ہے اور وہ کس چیز کا بنا ہوا ہے؟
- ۱۳۔ دوسرے آسمان کا نام کیا ہے اور وہ کس چیز کا بنا ہوا ہے؟
- ۱۴۔ تیسرے آسمان کا نام کیا ہے اور وہ کس چیز کا بنا ہوا ہے؟
- ۱۵۔ چوتھے آسمان کا نام کیا ہے اور وہ کس چیز کا بنا ہوا ہے؟
- ۱۶۔ پانچویں آسمان کا نام کیا ہے اور وہ کس چیز کا ہے؟

۱۷۔ چھنے آسمان کا نام کیا ہے اور وہ کس چیز کا بنا ہوا ہے؟

۱۸۔ ساتویں آسمان کا نام کیا ہے اور وہ کس چیز کا بنا ہوا ہے؟

۱۹۔ کتنے اور کن کن حضرات کی موت پر آسمان رویا؟

۲۰۔ اللہ تعالیٰ نے کتنی بابرکت چیزیں آسمان سے زمین پر اتاریں؟

۲۱۔ زمین پر نہروں اور چشموں کی پیدائش کس طرح ہوئی؟

۲۲۔ زمین خشک کب سے ہوئی جبکہ پہلے تمام روئے زمین تر و تازہ تھی؟

۲۳۔ ان دو درختوں کے نام کیا ہیں اور وہ کہاں پائے جاتے ہیں کہ جن کی

ترشائیں آپس میں رگڑنے سے آگ پیدا ہوتی ہے؟

۲۴۔ عرش اعظم کے کتنے پردے ہیں اور عرش کے پائے کتنے ہیں؟

۲۵۔ سورۃ النعتی کیا چیز ہے؟

۲۶۔ سورۃ النعتی کو "سورۃ النعتی" کیوں کہتے ہیں؟

۲۷۔ سورۃ النعتی کس آسمان پر ہے؟

۲۸۔ سورۃ النعتی کی جڑ سے کتنی نہریں جاری ہیں؟

۲۹۔ زمین پر گلاب اور جمیلی کے پھول کس طرح پیدا ہوئے؟

۳۰۔ زمین پر سب سے پہلے کونسا پہاڑ قائم کیا گیا؟

۳۱۔ ساتویں زمینوں میں سے کس زمین میں کیا ہیں؟

آسمان اور زمین سے متعلق جوابات

۱۔ زمین اور آسمان کی پیدائش چھ دنوں میں ہوئی۔ (قرآن)

چھ دنوں سے مراد اتنی مقدار ہے کہ چونکہ کل دن و رات (دن و رات) اور آفتاب تو تھے ہی نہیں۔ اور اتنی مقدار میں پیدا کرنا اپنی مخلوق کو آہستگی اور اطمینان کی تعلیم کیلئے ہے ورنہ اللہ تعالیٰ ایک لمحہ میں سب کچھ پیدا کر دینے پر قادر ہے۔ (تفسیر امیرکتاب ص ۳۱)

۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پہلے زمین کی پیدائش ہوئی پھر آسمان کی۔ البتہ زمین کی رنگی وغیرہ بعد میں ہوئی۔ (ابن کثیر ص ۳۱)

۳۔ زمین سے پہلے پانی تھا، قدرت نے اس پر جھاگ پیدا کیے، وہ جھاگ چالیس سال تک ایک جگہ محفوظ رہے۔ پھر وہی جھاگ پھیلا دیئے گئے انہیں پہلے ہوئے جھاگوں کا نام زمین ہے۔ ان جھاگوں کی پیدائش آسمانوں کی پیدائش سے پہلے ہے اور ان کا پھیلاؤ اس کے بعد۔ (تفسیر امیرکتاب ص ۳۱)

۴۔ جیسا کہ ایک روایت جاتوروں کے بیان میں آتی ہے کہ اس پھلی کا نام لوتزیہ یہ صوبہ ہے جس کی پشت پر زمین قائم ہے۔ ایک روایت یہ ہے کہ فن نامی ایک پھلی ہے جو ساتویں زمین کے نیچے ہے۔ اس پھلی کی پیٹھ پر ایک چٹان ہے جس کی موٹائی آسمان و زمین کے برابر ہے۔ اس پر ایک تیل ہے جس کے چالیس جزاں سینگ ہیں اس کی پیٹھ پر ساتویں زمین اور ان کی تمام مخلوق ہیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ زمین پھلی پر ہے، پھلی پانی میں پانی صفاؤ پر، صفاؤ فرشتے پر، فرشتہ پتھر پر اور پتھر ہوا پر ہے۔ (ابن کثیر ص ۳۱)

۵۔ پانی پر زمین سب سے پہلے اس جگہ بنائی گئی جہاں آج خانہ کعبہ ہے۔

(تفسیر امیرکتاب ص ۳۱، ص ۳۲)

۵۔ زمین کا کل پھیلاؤ پانچ سو سال کی مسافت کے برابر ہے۔ جس میں سے تین سو حصوں پر پانی ہی پانی ہے اور ایک سو نوے حصوں پر پاجوج و ما جوج آباد ہیں۔ باقی دس میں سے سات میں جیسی لوگ آباد ہیں اور تین حصوں میں ان کے علاوہ مخلوق۔ (ماہیہ ۷۰ ج ۱ ص ۵۵)

۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ زمین کی پیدائش کے بعد اس کی حرکت کو روکنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جن پہاڑوں کو پیدا فرمایا ان کی تعداد ستر ہے۔ کوہ قاف، کوہ جودی، کوہ ابو قیس، کوہ لبنان اور طور سینین انہی پہاڑوں میں سے ہیں۔ (ماہیہ ۷۰ ج ۱ ص ۵۵)

ایک روایت میں ہے کہ ان پہاڑوں کی تعداد چار سو اکتالیس ہے۔

(تہذیب النسخ ص ۱۰۸)

۷۔ زمین کا وہ حصہ جو حضور اکرم ﷺ کے اعضائے مبارک سے متصل ہے وہ ہر جگہ سے افضل ہے حتیٰ کہ کعبہ معظمہ، عرش عظیم اور کرسی سے بھی افضل۔

(درج الملوک ص ۲۵۷، تذکرہ خواجہ جلد چہم ص ۶۸)

۸۔ صخرہ بیت المقدس۔ یہ زمین کا وہ حصہ ہے جو سب سے بلند اور آسمان سے سب سے زیادہ قریب ہے۔ اس کی اونچائی اٹھارہ میل ہے۔

(ماہیہ ۷۰ ج ۱ ص ۲۰۱، ج ۳ ص ۲۲۲، درج المہمان ص ۳۶)

یہ وہی پتھر ہے کہ شب معراج نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے براق کو جس میں باندھا تھا۔ اور قرب قیامت حضرت اسرافیل علیہ السلام سے صور پھونکیں گے۔

۹۔ دنیا میں کل چھ ہزار چھ سو تہتر (۶۶۷۳) پہاڑ ہیں۔ (تہذیب ص ۱۰۸)

۱۰۔ قتل ہاتھیل سے پہلے تمام درخت پھل دار تھے بغیر پھل کا کوئی درخت نہ تھا۔ جب قاتیل نے ہاتھیل کو قتل کیا تو بعض درختوں پر کانٹے پیدا ہو گئے۔

(ماہیہ ۷۰ ج ۱ ص ۲۲۲)

۱۱۔ پہلے سمندر کا پانی مٹھا تھا لیکن جب قاتیل نے ہاتھیل کو قتل کیا تو سمندر کا پانی کھارا ہو گیا۔

(ماہیہ ۷۰ ج ۱ ص ۲۲۲)

۱۲۔ پہلے آسمان کا نام رقیع ہے جو ہمز ذمہ دے بنا ہوا ہے۔ (درج المہمان ص ۶۲) بقول دیگر اس کا نام رقیع ہے اور دوسرا ہمز کا بنا ہوا ہے۔ (درج الملوک ص ۵۹) اور تیسرا قول یہ ہے کہ وہ ٹھہرے ہوئے پانی کا ہے۔ (درج الملوک ص ۳۰)

۱۳۔ دوسرے آسمان کا نام ارقنون ہے اور یہ سفید چاندی سے بنایا گیا ہے۔

(درج المہمان ص ۶۲)

ایک قول یہ ہے کہ وہ سفید موتی کا ہے۔ (درج الملوک ص ۳۰)

اور ایک قول یہ ہے کہ اس آسمان کا نام قیدوم ہے اور یہ سرخ سونے سے تیار کیا گیا ہے۔ (درج الملوک ص ۵۹)

۱۴۔ تیسرے آسمان کا نام قیدوم ہے جو سرخ یا قوت کا بنا ہوا ہے۔

(درج المہمان ص ۶۲)

دوسرا قول یہ ہے کہ تیسرے آسمان کا نام زبلون ہے اور وہ سفید مروارید کا بنا ہوا ہے۔

(درج الملوک ص ۱۰۲)

اور تیسرا قول یہ ہے کہ وہ لوہے کا ہے۔ (درج الملوک ص ۳۰)

۱۵۔ چوتھے آسمان کا نام ہامون ہے اور وہ درختان سے بنایا گیا ہے۔

(درج المہمان ص ۶۲)

ایک قول یہ ہے کہ آسمان چارم کا نام زیون ہے ایک قول کے بموجب نقرہ خام اور ایک قول کے بموجب مروارید سفید سے بنایا گیا ہے۔

(درج الملوک ص ۱۰۳)

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ آسمان تانبے کا ہے۔ (درج الملوک ص ۳۰)

۱۶۔ پانچواں آسمان سرخ سونے کا ہے کہ اور اس کا نام دھواہ ہے

(درج المہمان ص ۶۲)

- ایک قول یہ ہے کہ اس کا نام الیائیتون ہے (سدرۃ المنتہی ص ۳۳۰)
- اور وہ چاندی کا ہے۔ (درجۃ المصابیح ص ۳۰)
- ۷۔ چھٹے آسمان کا نام دقا ہے جو زردیا قوت کا ہے۔ (درجۃ المصابیح ص ۳۳)
- دوسرا قول یہ ہے کہ چھٹا آسمان قوت سے تیار کیا گیا ہے۔ اور اس کا نام عاروس ہے۔ (سدرۃ المنتہی ص ۳۳۰)
- اور تیسرے قول کے بموجب یہ آسمان سونے کا ہے۔ (درجۃ المصابیح ص ۳۳۰)
- ۸۔ ساتواں آسمان روشن نور سے بنایا گیا ہے اور اس کا نام مرداب ہے۔ (درجۃ المصابیح ص ۳۳)
- دوسرا قول یہ ہے کہ ساتواں آسمان در سفید یا جو ہر سفید کا ہے اور اس کا نام کائیل ہے۔ (سدرۃ المنتہی ص ۳۳۰)
- اور تیسرا قول یہ ہے کہ یہ آسمان سفید زمرہ کا ہے۔ (درجۃ المصابیح ص ۳۳۰)
- ۹۔ صرف دو شخصیتوں کی شہادت پر آسمان رویا۔
- حضرت محمدی ﷺ کے قتل پر اور حضرت امام حسین ﷺ کی شہادت کے موقع پر۔ آسمان کا رونا اس کا سرخ ہونا ہے۔ (درجۃ المصابیح ص ۳۳۰)
- ۱۰۔ اللہ تعالیٰ نے چار بابرکت چیزیں آسمان سے زمین کی طرف اتاریں۔ (۱) لوہ۔ (۲) آگ۔ (۳) پانی۔ (۴) نور تک۔ (درجۃ المصابیح ص ۳۳۰)
- ۱۱۔ مہروں اور چشموں کی پیداوار اس طرح ہوئی کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم ﷺ کو پیدا فرمانے کا ارادہ کیا تو زمین کی طرف وحی بھیجی کہ تجھ سے ایک ایسی مخلوق پیدا کرنے والا ہوں جن کو اطاعت پر جنت اور نافرمانی پر جہنم ملے گی۔ زمین نے عرض کیا: اے پروردگار! کیا تو مجھ سے ایسی مخلوق پیدا کرے گا جو جہنم میں جائے گی۔؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں! تو زمین رونے لگی اور اتنی روئی کہ اس کے رونے سے چشمے اور نہریں جاری ہو گئیں جو تا قیامت جاری

- رہیں گی۔ (ماہ ۱۰ ج ۱ ص ۱۸)
- ۱۲۔ قتل کائیل سے پہلے تمام روئے زمین ترازو تھی جین محل کے بعد زمین خشک ہو گئی۔ (ماہ ۱۰ ج ۱ ص ۳۳)
- ۱۳۔ یہ دونوں درخت عرب میں ہوتے ہیں اور وہاں جنگلوں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ ایک درخت کا نام خرغہ اور دوسرے کا نام عفار ہے۔ ان کی یہ خاصیت ہے کہ جب ان کی سبز شاخیں کاٹ کر ایک دوسرے پر گر گزری جائیں تو ان سے آگ نکلتی ہے باوجود یہ کہ وہ اتنی تر ہوتی ہیں کہ ان سے پانی پیتا ہوتا ہے۔ (لؤلؤ المبرقعات ص ۳۳)
- ۱۴۔ عرش اعظم کے چھ لاکھ پردے ہیں۔ (تہذیب ص ۴۸)
- اور اس کے تین لاکھ ساٹھ ہزار پردے ہیں۔ (درجۃ المصابیح ص ۳۳)
- ۱۵۔ سدرہ بدر کا درخت ہے جس کے پتے ہاتھی کے کان کے برابر اور پھل سنکے کی طرح ہیں۔ (درجۃ المصابیح ص ۳۳۰)
- کہتے ہیں کہ اس درخت کی تین طرح کی صفتیں ہیں۔ ایک یہ کہ سایہ طویل ہے۔ دوسرے یہ کہ اس کا حرہ لطیف ہے اور تیسرے یہ کہ اس کی بولطیف ہے۔ (درجۃ المصابیح ص ۳۳۰)
- ۱۶۔ چونکہ اس جگہ مخلوق کے اعمال اور ان کے علوم ختم ہو جاتے ہیں اور امر الہی نازل فرماتا ہے۔ احکام الہی حاصل کئے جاتے ہیں۔ فرشتے اسی کے پاس ٹھہرتے ہیں اس سے آگے بڑھنے اور وہاں سے تجاوز کرنے کی کسی میں تاب و توان نہیں ہے یہیں سب رک جاتے ہیں۔ ہر وہ چیز جو عالم سفلی سے اوپر جاتی ہے اور ہر وہ چیز جو عالم علوی سے اترتی ہے اور احکام الہی نازل فرماتے ہیں ان سب کی انتہا یہی ہے۔ اس کے آگے کسی مخلوق نے تجاوز نہیں کیا۔ بخیر سید المرسلین ﷺ کے اسلئے اس کو سدرۃ المنتہی کہتے ہیں۔ (ماہ ۱۰ ج ۱ ص ۳۳۰)
- ۱۷۔ ایک روایت کے مطابق سدرۃ المنتہی چھٹے آسمان میں ہے۔ ایک اور

روایت کے مطابق ساتویں آسمان میں ہے۔ ان دونوں روایتوں کے تطبیق اس طرح کرتے ہیں کہ اس کی جز تو چھٹے آسمان میں ہے اور اس کی شانیں ساتویں آسمان میں۔

(درجہ علم ص ۲۹۹)

۲۸۔ سدرۃ المنتہی کی جڑ سے چار نہریں جاری ہیں۔

(۱) نیل۔ (۲) فرات۔ (۳) حمان۔ (۴) اور صحبان۔ (تیسرا علم ص ۳۰۳)

۲۹۔ بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے پسینہ مبارک سے گلاب کا پھول پیدا ہوا ہے۔ ایک اور جگہ مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: گل سفید یعنی جمیلی میرے پسینے سے شب معراج پیدا ہوئی۔ گل سرخ یعنی گلاب جبرائیل کے پسینہ سے اور گل زرد یعنی چمپا برحق کے پسینہ سے۔ نیز مروی ہے کہ فرمایا: معراج سے واپسی پر میرے پسینہ کا قطرہ زمین پر گرا تو اس سے گلاب کی روئیدگی ہوئی جو کوئی میری خوشبو سونگھنا چاہے وہ گلاب کو سونگھے۔ ایک اور روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میرے پسینہ کا قطرہ زمین پر گرا تو زمین ہلکی اور گلاب کے پھول کو اگایا۔ لیکن محدثین ان حدیثوں کو اپنی ان اصطلاحوں کے بموجب جو در کھتے ہیں کلام کرتے ہیں۔

(درجہ علم ص ۳۰۹)

۳۰۔ زمین پر سب سے پہلا پہاڑ جو قائم کیا گیا وہ مکہ مکرمہ کا جبل ابوقیس ہے اور سب سے پہلے اس پر جس نے عمارت بنائی ابوقیس نامی ایک شخص تھا چنانچہ اسی کے نام سے اس پہاڑ کا نام یہ پڑ گیا۔

۳۱۔ ساتویں زمینوں میں سے پہلی میں توہم آباد ہیں۔ دوسری زمین ہوا کا مسکن ہے۔ تیسری زمین میں ایسی مخلوق ہے جسکے چہرے بنی آدم کے سے ہیں منہ کتوں کے سے، چہرے بیلوں کے سے، اور انکے بال بھیڑیوں کے مثل ہیں۔ ہماری رات انکانوں سے اور ہمارا دن ان کی رات، چوتھی زمین میں گندھک، پتھر ہیں جن کو خدا نے جنہیوں کیلئے پیدا کیا ہے۔ پانچویں زمین میں دو درختوں کیلئے بچھو ہیں چھٹی زمین میں کفار کی روئیں اور ساتویں زمین انیس اور اسکے لشکر کا مسکن ہے۔ (درجہ علم ص ۳۱۱)

جانوروں سے متعلق سوالات

- ۱۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کس جانور کو پیدا فرمایا؟
- ۲۔ کتے کی پیدائش کس طرح ہوئی؟
- ۳۔ خنزیر کی پیدائش کس طرح ہوئی؟
- ۴۔ چوہے کی پیدائش کس طرح ہوئی؟
- ۵۔ بلی کی پیدائش کس طرح ہوئی؟
- ۶۔ اس مچھلی کا کیا نام ہے جس کی پشت پر زمین قائم ہے؟
- ۷۔ حضرت آدم علیہ السلام جب جنت سے دنیا میں تشریف لائے تو اس وقت زمین پر کون کونسا جانور تھا؟
- ۸۔ اس کیڑے کا کیا نام ہے جو آگ میں پیدا ہوتا ہے؟
- ۹۔ دنیا میں سب سے پہلے کس جانور کو بخار ہوا؟
- ۱۰۔ حضور اکرم ﷺ نے کتنے اور کن کن جانوروں کو مارنے سے منع فرمایا؟
- ۱۱۔ حضور اکرم ﷺ نے کن کن جانوروں کے بارے میں فرمایا کہ ”وہ فاسق ہیں حرم میں ہوں یا حرم سے باہر قل کر دیے جائیں“؟
- ۱۲۔ وہ کونسا جانور ہے جو انگاروں کو کھا جاتا ہے؟
- ۱۳۔ وہ کونسا جانور ہے جس کی تلی نہیں ہوتی؟
- ۱۴۔ وہ کونسا جانور ہے جس کا پتہ نہیں ہوتا؟
- ۱۵۔ وہ کونسا جانور ہے جس کا مغز نہیں ہوتا؟
- ۱۶۔ وہ کونسا جانور ہے جو ایک سال فرماتا ہے اور دوسرے سال مادہ بن جاتا ہے؟

- ۱۷۔ کتنے اور کون جانور کو حیض آتا ہے؟
- ۱۸۔ وہ کونسا پرندہ ہے جو بغیر پروں کے اڑتا ہے؟
- ۱۹۔ وہ کونسا پرندہ ہے جو پچھ جھٹا ہے؟
- ۲۰۔ وہ کونسا کڑا ہے جو خود اپنی ہلاکت کی جگہ پہنچ جاتا ہے؟
- ۲۱۔ وہ کونسا پرندہ ہے جو ہنستا ہے؟
- ۲۲۔ وہ کونسا پرندہ ہے جس کی مادہ کی چھاتی ہوتی ہے؟
- ۲۳۔ کون کون سے مردار حلال ہیں؟
- ۲۴۔ کس جانور کا پیشاب پاک ہے؟
- ۲۵۔ وہ کونسا جانور ہے جب سوتا ہے تو ایک آنکھ کھلی رکھتا ہے اور ایک بند؟
- ۲۶۔ وہ کونسا جانور ہے جو غذا جمع کرنے کی فکر کرتا ہے؟
- ۲۷۔ وہ کونسا جانور ہے جو خدا کی راہ میں دوبار قربان ہوا؟
- ۲۸۔ حضور اکرم ﷺ کا وہ کونسا گدھا تھا جو صحابہ کرام کو بلا کر لانے کا کام کرتا تھا؟
- ۲۹۔ حضور اکرم ﷺ کا وہ کونسا گدھا تھا جس کی سسل سے ہر ایک گدھے کو انبیاء کرام کی سواری کا شرف ملا؟
- ۳۰۔ وہ کونسی مچھلی ہے جو عرش اعظم سے بھی زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟
- ۳۱۔ وہ کونسا جانور ہے جو آتش نمرودی کی پھونک مار مار کر بھڑکانے کی کوشش کر رہا تھا؟
- ۳۲۔ وہ کونسا جانور ہے جو اپنے منہ سے پانی لالا کر آتش نمرودی کو بجھانے کی کوشش کر رہا تھا؟
- ۳۳۔ شہد کی مکھوں کے مردار کا نام کیا ہوتا ہے؟
- ۳۴۔ مکھی کے کتنے حیر اور کتنی آنکھیں ہوتی ہیں؟
- ۳۵۔ مکھی کی عمر کتنی ہوتی ہے؟
- ۳۶۔ وہ کونسی مچھلی ہے جو چلتے جہاز کو روک دیتی ہے؟

- ۳۷۔ کوئی بھی پرندہ زمین سے آسمان کی طرف کتنی بلندی تک جاسکتا ہے؟
- ۳۸۔ جنت سے نکالے جانے سے قبل سانپ کے کتنے پاؤں تھے؟
- ۳۹۔ مرغ کیادیکھ کر بولتا ہے؟
- ۴۰۔ گدھا کب بولتا ہے؟
- ۴۱۔ جب شیر دھاڑتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
- ۴۲۔ جب دو گھوڑوں کی آپس میں ملے بھیر ہوتی ہے تو کیا کہتے ہیں؟
- ۴۳۔ مرغ جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
- ۴۴۔ مور جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
- ۴۵۔ طوطا جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
- ۴۶۔ فاختہ جب بولتی ہے تو کیا کہتی ہے؟
- ۴۷۔ قمری جب بولتی ہے تو کیا کہتی ہے؟
- ۴۸۔ ہمد جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
- ۴۹۔ تیر جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
- ۵۰۔ باز جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
- ۵۱۔ سنخو رہ جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
- ۵۲۔ مینڈک جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
- ۵۳۔ گدھ جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
- ۵۴۔ حدی جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
- ۵۵۔ خطاف جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
- ۵۶۔ شاما جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
- ۵۷۔ طیلو جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟
- ۵۸۔ وہ کون کون سے جانور ہیں جو جنت میں جائیں گے؟
- ۵۹۔ قیامت کے دن حساب و کتاب کے بعد جانور کہاں جائیں گے؟

۶۰۔ — اصحاب کہف کا کتا کس آدمی کی شکل میں جنت میں جائیگا؟

۶۱۔ — قیامت کے دن موزی جانوروں کو کہاں بھیجا جائیگا؟

۶۲۔ — کزوی کی کتنی آنکھیں ہوتی ہیں؟

۶۳۔ — دو کونسا پرندہ ہے جو بھوکا رہ کر زندہ رہتا ہے اور پیٹ بھر کر مر جاتا ہے؟

۶۴۔ — ہجرت کے موقع پر خار ثور کے دہانے میں جن کیوتروں نے اٹھ کر

دیئے تھے ان کی نسل اب کہاں پائی جاتی ہے؟

۶۵۔ — شیر نے بکری پر حملہ کرنا کب سے شروع کیا؟

۶۶۔ — بھیمنس جیسے بندر کہاں پائے جاتے ہیں؟

جانوروں سے متعلق جوابات

۱۔ اس مچھلی کو جس کا نام یہوت یا تو تھا ہے۔ (جز ۱ ص ۱۰۰، درجہ اولیٰ ص ۱۰۰)

۲۔ اس طرح کہ خدا نے جب آدم علیہ السلام کا پتلا مبارک تیار فرمایا تو فرشتے حضرت آدم علیہ السلام کے اس پتلے مبارک کی زیارت کرتے تھے مگر شیطان لعین حسد کی آگ میں جل بھن گیا۔ اور ایک مرتبہ اس مردود و مطرود نے بغض رکھنے میں آکر آدم علیہ السلام کے پتلے مبارک پر قہوک دیا۔ یہ قہوک حضرت آدم علیہ السلام کی ناف مبارک کے مقام پر پڑا۔ خدا نے تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ اس جگہ سے اتنی مٹی نکال کر اس مٹی کا کتا بنادو۔ چنانچہ اس شیطانی قہوک سے مٹی ہوئی مٹی کا کتا بنادیا گیا۔ یہ کتا آدمی سے مانوس اس لئے ہے کہ مٹی حضرت آدم علیہ السلام کی ہے۔ اور پلید اس لئے ہے کہ شیطان کا قہوک ملا ہے اور رات کو جاتا اس لئے ہے کہ ہاتھ اسے جبرائیل کے گلے ہیں۔ (درجہ اولیٰ ص ۱۰۰)

۳۔ اس کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ کشتی نوح میں جب جانوروں کا گوبر پھیل گیا تو لوگ غفونت و بدبو سے پریشان ہو کر حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں شکایت کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ ہاتھی کی دم ہلاؤ! آپ کے ہلاتے ہی اس سے خنزیر زندہ نکل آئے اور نجاست کھانے لگے۔

(ان کا بکڑ پ ۳ ص ۱۰۰، درجہ اولیٰ ص ۱۰۰)

۴۔ اس طرح کہ کشتی نوحی میں ابلیس پر تملیس نے جب خنزیر کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا تو دو چوہے زندہ پیدا ہو گئے۔ (درجہ اولیٰ ص ۱۰۰)

۵۔ اس کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ کشتی نوح علیہ السلام میں چوہوں نے جب کشتی کے تختے کترنے شروع کئے تو حضرت نوح علیہ السلام نے بارگاہ الہی میں التجا کی۔

حکم الہی ہوا کہ شیر کی پیشانی پر انگلی پھیرو۔ آپ نے ایسا کیا تو شیر کو چھینک آئی اور اس سے لمبی کاجوڑا نکلا جس سے چوہے دبک کر بیٹھے رہے۔

(ابن کثیر پ ۱۲ ج ۳ ص ۵۵۰ ج ۵ ص ۵۵)

۶۔ اس مچھلی کا نام بھوت یا لوتیا ہے۔

(حدیث جامعہ ص ۳۰ ج ۳)

بعض نے "نون" بتایا ہے۔

(ابن کثیر پ ۱۱ ص ۵۴)

۷۔ اس وقت زمین پر دو ہی جانور تھے۔ خشکی میں ٹڈی۔ اور تری میں مچھلی۔

(حدیث جامعہ ص ۸۸ ج ۴)

۸۔ وہ سمندر کی نالی ایک کینرا ہے جو آگ میں پیدا ہوتا ہے اور آگ ہی میں

رہتا ہے۔ بلاد ترک میں اس کی اون کی تولیاں بنائی جاتی تھیں جو میلی ہو جانے پر

آگ میں ڈال کر صاف کر لی جاتیں اور جلتی تھیں۔

۹۔ ابن ابی حاتم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حضرت نوح علیہ السلام نے جب تمام مویشیوں کو اپنی کشتی میں سوار کر لیا تو

لوگوں نے کہا کہ شیر کی موجودگی میں یہ مویشیوں آرام سے کیسے رہ سکیں گے۔

پس اللہ تعالیٰ نے اس وقت شیر پر بخار ڈال دیا جس سے وہ چپ چاپ بیٹھا رہا۔ یہ

(درعہ السانی پ ۱۲ ج ۵ ص ۵۳۳ ج ۵ ص ۵۳۳)

پہلا جانور ہے جو دنیا میں بیمار ہوا۔

۱۰۔ پانچ جانوروں کو۔

(۱) بیوٹی۔ (۲) شہد کی مکھی۔ (۳) ہند ہند۔ (۴) صر (ایک پرندہ) (۵)

مینڈک۔

۱۱۔ صحیحین کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور فاسق

ہیں۔ حرم میں ہوں یا حرم سے باہر کل کر دیئے جائیں۔

(۱) کوا۔ (۲) چیل۔ (۳) بچھو۔ (۴) چوہا۔ (۵) کالا کتا۔ (ابن کثیر پ ۱۲ ج ۳ ص ۵۴۰ ج ۳ ص ۵۴۰)

۱۲۔ وہ شتر مرغ ہے۔

(حدیث جامعہ ص ۳۰ ج ۳)

۱۳۔ وہ جانور گھوڑا ہے۔

(درعہ السانی پ ۱۲ ج ۵ ص ۵۳۳ ج ۵ ص ۵۳۳)

۱۴۔ وہ لونٹ ہے جس کا پتہ نہیں ہوتا ہے۔

(درعہ السانی پ ۱۲ ج ۵ ص ۵۳۳ ج ۵ ص ۵۳۳)

۱۵۔ وہ شتر مرغ ہے۔

(درعہ السانی پ ۱۲ ج ۵ ص ۵۳۳ ج ۵ ص ۵۳۳)

۱۶۔ وہ خرگوش ہے۔

(حدیث جامعہ ص ۸۸ ج ۴)

۱۷۔ وہ تین طرح کے جانور ہیں۔

(حدیث جامعہ ص ۸۸ ج ۴)

(۱) خرگوش۔ (۲) چکاڑہ۔ (۳) بچھو۔

(حدیث جامعہ ص ۸۸ ج ۴)

۱۸۔ وہ چکاڑہ ہے جو اپنے بازوؤں سے لڑتی ہے۔

(حدیث جامعہ ص ۸۸ ج ۴)

۱۹۔ وہ چکاڑہ ہے۔

(حدیث جامعہ ص ۸۸ ج ۴)

۲۰۔ وہ مکھی ہے جو خود ہی ہلاکت کی جگہ پہنچ جاتی ہے۔

(حدیث جامعہ ص ۸۸ ج ۴)

۲۱۔ وہ چکاڑہ ہے۔

(حدیث جامعہ ص ۸۸ ج ۴)

۲۲۔ وہ پرندہ چکاڑہ ہے۔

(حدیث جامعہ ص ۸۸ ج ۴)

۲۳۔ دو مردار جانور طلال ہیں۔

(حدیث جامعہ ص ۸۸ ج ۴)

(۱) مچھلی۔ (۲) ٹڈی۔

(حدیث جامعہ ص ۸۸ ج ۴)

۲۴۔ چکاڑہ کا پیشاب پاک ہے۔

(حدیث جامعہ ص ۸۸ ج ۴)

۲۵۔ وہ بھیڑا ہے کہ جب سوتا ہے تو ایک آنکھ بند رکھتا ہے اور ایک آنکھ کھلی

ہوتی ہے۔ پھر کچھ دیر بعد بند والی آنکھ کو کھول دیتا ہے اور کھلی ہوئی کو بند کر لیتا ہے۔

(حدیث جامعہ ص ۸۸ ج ۴)

۲۶۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ بجز انسان، چوہا اور چوٹی کے کوئی بھی

جانور غذا جمع کرنے کی فکر نہیں کرتے۔

(حدیث جامعہ ص ۸۸ ج ۴)

۲۷۔ یہ وہ جنتی مینڈھا ہے جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حکم الہی حضرت

اسماعیل علیہ السلام کے بدلے ذبح کیا تھا۔ اسی مینڈھے کو آپ سے قبل ہاتھل نے قربان

کیا تھا جو مقبول بارگاہ ہو کر مرغزار جنت میں پہنچ گیا تھا۔ (حدیث جامعہ ص ۸۸ ج ۴)

۲۸۔ وہ آپ کا حضور بنائی گدھا تھا۔ آپ ﷺ جسے بلانا چاہتے اسے بھیج دیتے۔ یہ دروازے پر اپنا سر مارتا جب صاحب خانہ باہر آتا تو اشارہ کرتا کہ تجھے حضرت یار فرماتے ہیں۔ (تخیر الم ترس ص ۱۸۶)

۲۹۔ ابن مسافر نقل کرتے ہیں کہ فتح خیبر کے حصہ مال سے حضور اکرم ﷺ کو ایک گدھا ملا۔ آپ نے اس سے اس کا نام پوچھا اس نے عرض کیا میرا نام یزید ابن شہاب ہے۔ خدا نے میری نسل میں ساٹھ گدھے پیدا کئے اور ان پر ہمیشہ پیغمبر سوار ہوتے رہے۔ اب اس نسل میں سوا میرے اور پیغمبروں میں سوا آپ کے کوئی باقی نہیں۔ میں امیدوار ہوں کہ آپ کی سواری میں رہوں! آپ ﷺ نے اس کا نام بدل کر حضور رکھا۔ جس روز آپ ﷺ نے رحلت فرمائی اس کو مفارقت کی تاب نہ آئی نہایت ہی کرب و اضطراب کے عالم میں ایک کونین میں گر کر ہلاک ہو گیا۔ (تخیر الم ترس ص ۱۸۶ اور درج الملوک ص ۱۰۴)

۳۰۔ جس پھلی کے شکم میں حضرت یونس علیہ السلام رہے۔ اس پھلی کا شکم عرش اعظم سے بھی افضل کیونکہ اس میں ایک نبی کو معراج ہوئی۔

(تخیر الم ترس ص ۱۸۶، ابن مسافر ص ۸۳)

۳۱۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ جس دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آتش نمرودی میں ڈالا گیا اس دن جو بھی جانور نکلا وہ آگ کو بجھانے کی کوشش کرتا رہا سوائے گرگٹ کے جو پھونک مار مار کر آگ بجھانے کی کوشش کر رہا تھا اس کی اس رسول دشنی کی وجہ سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔ (ابن کثیر ص ۵۵، حیح قائم ص ۳۷)

۳۲۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نار نمرودی میں ڈالا گیا تو اس آگ کی طرف سے مینڈک کا گزر ہوا۔ وہ اپنے منہ میں پانی لا لاکر آگ بجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس رسول دوستی کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ اسے مارنے سے منع فرمایا ہے۔ (حیح قائم ص ۳۷)

۳۳۔ ہزاروں اور لاکھوں شہد کی مکھوں میں ایک سردار ہوتا ہے۔ اس کا نام یعسوب ہوتا ہے جو از روئے خلقت تمام مکھوں سے بڑا ہوتا ہے۔ سب مکھیاں اسی کے تابع ہوتی ہیں۔ (تخیر الم ترس ص ۱۸۶، حیح قائم ص ۳۷)

۳۴۔ کھڑی کے آٹھ پیر اور چھ آنکھیں ہوتی ہیں۔ (حیح قائم ص ۳۷)

۳۵۔ مکھی کی عمر صرف چالیس دن ہوتی ہے۔ (مدنی)

۳۶۔ وہ قاطوس نام کی مچھلی ہے۔ (حیح قائم ص ۳۷)

۳۷۔ حضرت کعب بن احبار فرماتے ہیں: کوئی بھی پرندہ زمین سے آسمان کی طرف بارہ میل سے زیادہ اونچے پرواز نہیں کر سکتا۔ (حیح قائم ص ۳۷)

۳۸۔ جنت سے نکالے جانے سے پہلے سانپ کے بہت ہی خوبصورت چار پاؤں تھے۔ (حیح قائم ص ۳۷)

۳۹۔ مرغ اس وقت بولتا ہے جب وہ فرشتوں کو دیکھتا ہے۔ (حیح قائم ص ۳۷)

۴۰۔ گدھا اس وقت بولتا ہے جب وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔ (حیح قائم ص ۳۷)

۴۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ شیر جب دھاڑتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ لَا تُسَلِّطْنِيْ

عَلٰی اَخِيْهِ مِنْ اَهْلِ الْمَعْرُوْفِ (اے اللہ! مجھے کسی نیک آدمی پر مسلط مت کیجیو)

۴۲۔ دو گھوڑوں کی آپس میں جب لڑمیر ہوتی ہے تو وہ یہ کہتے ہیں مَبْرُوْخ

فَلَمَوْسَ رَبِّ الْعَلَمِيْنَ وَالرُّوْحِ (حیح قائم ص ۳۷)

۴۳۔ مرغ جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے اَذْكُرُوْا اللّٰهَ يَا غَافِلُوْنَ (اے

غافلو! اللہ کو یاد کرو)

۴۴۔ مور جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے۔ كَمَا تَدِيْنُ نَذًا (جیسا کرو گے

وہیسا بھر دے گا)

۴۵۔ طوطا جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے۔ وَيْلَ لِمَنِ الدُّنْيَا هُمَا (جس نے

دنیا کا ارادہ کیا ہلاک ہوا)

(روح المعانی ج ۱۷ ص ۱۷۲)

۳۶۔ فاختہ جب بولتی ہے تو یہ کہتی ہے۔ یَلَيْتُ ذَا الْخَلْقِ لَمْ يَخْلُقُوا۔

(روح المعانی ج ۱۷ ص ۱۷۲)

(اے کاش مخلوق پیدا نہ کی جاتی)

۳۷۔ قمری جب بولتی ہے تو یہ کہتی ہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى۔

(روح المعانی ج ۱۷ ص ۱۷۲)

۳۸۔ ہمدرد جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے اِسْتَغْفِرُوا اللَّهَ تَعَالَى يَا مُؤْمِنُونَ۔

(روح المعانی ج ۱۷ ص ۱۷۲)

(اے گنہگارو! اللہ سے مغفرت چاہو)

۳۹۔ تیز جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے اَلرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى (وہ

(روح المعانی ج ۱۷ ص ۱۷۲)

نہایت ہی مہربان اس نے عرش پر استواء فرمایا)

۴۰۔ ہار جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے لِي الْبُعْدُ مِنَ النَّاسِ اَنْفُسَ۔ (لوگوں

(روح المعانی ج ۱۷ ص ۱۷۲)

سے دوری میں راضی ہے)

۴۱۔ سنگور جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے مَنْ مَكَّنْتُ سَلِمَ۔ (جو خاموش رہا

(روح المعانی ج ۱۷ ص ۱۷۲)

نجات پاتا)

۴۲۔ مینڈک جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْقَلْبُوسَ۔

(روح المعانی ج ۱۷ ص ۱۷۲)

۴۳۔ گدھ جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے يَا اَيُّهَا آدَمُ عِشْ مَا عِشْتَ لِيَا اَيُّهَا

اَيُّهَا النَّوْتُ۔ (اے اہن آدم جیسا جینا ہے جی لے آخر تجھے مرنا ہے)

(روح المعانی ج ۱۷ ص ۱۷۲)

۴۴۔ حدی جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ (اللہ

کی ذات کے سوا ہر چیز ہلاک ہوئی والی ہے)

۴۵۔ خطاب جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے قَدْ بَمُوا خَيْرًا تَجِدُوهُ (جس بھلائی

(روح المعانی ج ۱۷ ص ۱۷۲)

کا موقع میسر آئے کر گزرو)

۴۶۔ شاما جو ایک خوش الحان چھوٹا پرندہ ہے جب بولتی ہے تو یہ کہتی ہے

سُبْحَانَ اللَّهِ الْخَلْقِ الذَّائِمِ (پیدا کرنے والی اور ہمیشہ رہنے والی ذات، پاک

ہے)

۴۷۔ طیطو جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے لِكُلِّ شَيْءٍ مِتَّ وَ لِكُلِّ جَدِيدٍ بَنَانُ

(ہر جاندار کو مرنا ہے اور نئی چیز کو پرانی ہوتی ہے)

۴۸۔ مندر جب ذیل جانور جنت میں جائیں گے۔

(۱) اصحاب کہف کا کتا۔

(۲) حضرت اسماعیل علیہ السلام کا مینڈھا۔

(۳) حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی۔

(۴) حضرت عزیر علیہ السلام کا گدھا۔ (۵) سرکار اقدس ﷺ کا زرافہ۔

(الاشیاء الغار ص ۳۸۲)

(۶) حضرت سلیمان علیہ السلام کی چوٹی۔

صاحب روح المعانی فرماتے ہیں کہ اچھے اچھے جانور بھی جنت میں جائیں گے

(روح المعانی ج ۱۷ ص ۲۳۶)

(۷) حضور اکرم کی عضباء نامی اونٹنی بھی جنت میں جائے گی

(المعجم ص ۴۸۰)

(۸) بنی اسرائیل کی گائے۔

(۹) یونس علیہ السلام کی مچھلی۔

(۱۰) بلقیس کا ہند۔

(۱۱) اور یعقوب علیہ السلام کا بھیڑیا بھی جنت میں جائے گا۔ (نور المہاسن ص ۶۴)

۴۹۔ قیامت کے دن جانوروں کو آپس میں بدلہ دلا کر قتل کر دیا جائے گا اور کہا

جائے گا مٹی ہو جاؤ۔

۶۰۔ اصحاب کہف کا کتا طبعاً باعور کی شکل میں جنت میں جائے گا۔

(المعجم ص ۴۸۰)

بلعم باعور:

یہ شخص اپنے دور کا بہت بڑا عالم اور عابد و زاہد تھا اور اس کو اسم اعظم کا بھی علم تھا۔ یہ اپنی جگہ بیٹھا ہوا اپنی روحانیت سے عرش اعظم کو دیکھ لیا کرتا تھا اور بہت مستجاب الدعوات تھا کہ اس کی دعائیں بہت زیادہ مقبول ہوا کرتی تھیں۔ اس کے شاگردوں کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی مشہور یہ ہے کہ اس کی درسگاہ میں طالب علموں کی دو اہلیں بارہ ہزار تھیں۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام "قوم جبارین" سے جہاد کے لئے بنی اسرائیل کے لشکروں کو لیکر روانہ ہوئے تو بلعم باعور کی قوم اس کے پاس گھبراہٹی ہوئی آئی اور کہا کہ حضور! موسیٰ علیہ السلام بہت ہی بڑا اور نہایت ہی طاقتور لشکر لیکر حملہ آور ہونے والے ہیں اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہم لوگوں کو ہماری زمینوں سے نکال کر یہ زمین اپنی قوم بنی اسرائیل کو دیدیں۔ اس لئے آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے ایسی بددعا کر دیجئے کہ وہ شکست کھا کر واپس لوٹ جائیں۔ آپ چونکہ مستجاب الدعوات ہیں اس لئے آپ کی دعا ضرور مقبول ہوگی۔ یہ سن کر بلعم باعور کانپ اٹھا اور کہنے لگا کہ تمہارا برا ہو۔ خدا کی پناہ! حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں اور ان کے لشکر میں مومنوں اور فرشتوں کی جماعت ہے۔ ان پر بھلائی کیسے اور کس طرح بددعا کر سکتا ہوں؟ لیکن اس کی قوم نے رورو کر اور گڑگڑا کر اس طرح اصرار کیا کہ اس نے یہ کہہ دیا کہ استخارہ کر لینے کے بعد اگر مجھے اجازت مل گئی تو بددعا کر دوں گا۔ مگر استخارہ کے بعد جب اس کو بددعا کی اجازت نہیں ملی تو اس نے صاف صاف جواب دے دیا کہ اگر میں بددعا کروں گا تو میری دنیا و آخرت دونوں برباد ہو جائیں گی۔ اس کے بعد اس کی قوم نے بہت ہی گراں قدر بدلیا اور تحائف اس کی خدمت میں پیش کر کے بے پناہ اصرار کیا۔ یہاں تک کہ بلعم باعور پر حرص و لالچ کا بھوت سوار ہو گیا اور وہ مال کے جال میں پھنس گیا۔ اپنی گدگی پر سوار ہو کر بددعا کیلئے چل پڑا۔ راستے میں بار بار اس کی گدگی ٹھہر جاتی اور منہ موڑ

کر بھاگ جانا چاہتی تھی مگر یہ اس کو مار مار کر آگے بڑھاتا رہا یہاں تک کہ گدگی کو اللہ تعالیٰ نے قوت گویائی عطا فرمائی اور اس نے کہا کہ افسوس! بلعم باعور تو کہاں اور کدھر جا رہا ہے؟ دیکھ! میرے آگے فرشتے ہیں جو میرا راستہ روکنے اور میرا منہ موڑ کر مجھے پیچھے دھکیل رہے ہیں۔ اے بلعم! تیرا برا ہو۔ کیا تو اللہ کے نبی اور مومنین کی جماعت پر بددعا کرے گا؟ گدگی کی تقریر سن کر بلعم باعور واپس نہیں لوٹا۔ یہاں تک کہ "حسان" نامی پہاڑ پر چڑھ گیا اور بلندی سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لشکروں کو بغور دیکھا اور مال و دولت کے لالچ میں اس نے بددعا شروع کر دی۔ لیکن خدا کی شان کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے بددعا کرتا تھا مگر اس کی زبان پر اس کی قوم کے لئے بددعا جاری ہو جاتی تھی۔ یہ دیکھ کئی مرتبہ اس کی قوم نے ٹوکا کہ اے بلعم! تو اپنی بددعا کر رہا ہے! تو اس نے کہا اے میری قوم! میں کیا کروں؟ میں بولتا کچھ اور ہوں اور میری زبان سے نکلتا کچھ اور ہے۔ پھر چانک اس پر یہ غضب الہی نازل ہو گیا کہ ناگہاں اس کی زبان لنگ کر اس کے سینے پر آگئی۔ اس وقت بلعم باعور نے اپنی قوم سے رو کر کہا کہ افسوس! میری دنیا و آخرت دونوں برباد و عادت ہو گئی میرا ایمان جا تا رہا۔ میں قہر قہار و غضب جبار میں گرفتار ہو گیا اب میری کوئی دعا قبول نہیں ہو سکتی۔ بلعم باعور پہاڑ سے اتر کر مردود پار گاہ الہی ہو گیا۔ آخری دم تک اس کی زبان اس کے سینے پر لٹکی رہی اور وہ بے ایمان ہو کر مر گیا۔

۶۱۔ جو حیوانات موذی ہیں وہ دوزخ میں کافروں کو عذاب دینے کے لئے جائیں گے ان کو خود کوئی تکلیف نہ ہوگی جس طرح فرشتگان عذاب کو خود کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

۶۲۔ مکاری کی چھ آنکھیں ہوتی ہیں۔

۶۳۔ وہ چمچر ہے۔

۶۴۔ حرم کے کبوترانہی دو کبوتروں کی نسل سے ہیں۔ (مرد و عورت کا مکہ ۳۲)

۶۵۔ قتل ہائیل سے قبل شیر بکری پر حملہ نہیں کرتا تھا لیکن جب قاتیل نے ہائیل کو قتل کیا تو اس کے بعد بعض جانور کا بعض پر تسلط ہو گیا۔ (ماہیہ ۱۰۰، ص ۳۳۲)

۶۶۔ عجائب المخلوقات میں ہے کہ بحر چین کے بعض جزائر میں بھیئس کی طرح بندر ہوتے ہیں جنکارنگ سفید ہوتا ہے۔ (تجدید الماسک ۸ ص ۳۵)

ناموں سے متعلق سوالات

- ۱۔ اللہ تعالیٰ کے کل کتنے نام ہیں اور کونسی کتاب میں کتنے ناموں کا ذکر ہے۔؟
- ۲۔ حضور اکرم ﷺ کے ذاتی و صفاتی کل کتنے نام ہیں۔؟
- ۳۔ کتب سابقہ میں حضور اکرم ﷺ کے کیا کیا نام ہیں۔؟
- ۴۔ ساتوں آسمان اور زمین میں حضور اکرم ﷺ کے کیا کیا نام ہیں۔؟
- ۵۔ کائنات عالم کے کس مقام پر حضور اکرم ﷺ کو کس نام سے یاد کیا جاتا ہے؟
- ۶۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا اصلی نام کیا ہے۔؟
- ۷۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا اصلی نام کیا ہے۔؟
- ۸۔ حضرت میکائیل علیہ السلام کا اصلی نام کیا ہے۔؟
- ۹۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام کا اصلی نام کیا ہے۔؟
- ۱۰۔ حضور اکرم ﷺ کے پردادا "حضرت ہاشم" کا اصلی نام کیا تھا۔؟
- ۱۱۔ حضرت عبدالمطلب کا اصلی نام کیا ہے۔؟
- ۱۲۔ حضرت ابوطالب کا اصلی نام کیا ہے۔؟
- ۱۳۔ ابولہب کا اصلی نام کیا تھا۔؟
- ۱۴۔ ابو جہل کا اصلی نام کیا تھا۔؟
- ۱۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
- ۱۶۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
- ۱۷۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
- ۱۸۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا اصلی نام کیا ہے۔؟

- ۱۹۔ حضرت ابو ایوب انصاری ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۲۰۔ حضرت ابوسفیان ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۲۱۔ حضرت ابو قتادہ ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۲۲۔ حضرت ابن ام مکتوم ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۲۳۔ حضرت ابو طلحہ ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۲۴۔ حضرت ابودرداء ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۲۵۔ حضرت ابوسعید خدری ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۲۶۔ حضرت ابو حذیفہ ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۲۷۔ حضرت ابو عبیدہ ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۲۸۔ حضرت ابولبابہ ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۲۹۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۳۰۔ حضرت امام زین العابدین ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۳۱۔ حضرت امام اعظم ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۳۲۔ حضرت امام شافعی ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۳۳۔ حضرت امام حنبل ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۳۴۔ حضرت امام بخاری ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۳۵۔ حضرت امام مسلم ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۳۶۔ حضرت امام ابوداؤد ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۳۷۔ حضرت امام ترمذی ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۳۸۔ حضرت امام نسائی ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۳۹۔ حضرت امام ابن ماجہ ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۴۰۔ حضرت امام بیہقی ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۴۱۔ حضرت امام بغوی ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟

- ۴۲۔ حضرت ابن جوزی ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۴۳۔ حضرت امام نووی ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۴۴۔ حضرت ابن خلدون علیہ الرحمہ کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۴۵۔ حضرت ابن ہشام ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۴۶۔ حضرت حافظ ابن کثیر ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۴۷۔ اس صحابی کا کیا نام ہے کہ زمانہ جاہلیت میں جن کا نام ظالم تھا؟
- ۴۸۔ اس صحابی کا کیا نام ہے کہ زمانہ جاہلیت میں جن کا نام شیطان تھا؟
- ۴۹۔ سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے والد اور شوہر کا نام کیا ہے؟
- ۵۰۔ طلوت بادشاہ کا اصلی نام کیا ہے؟
- ۵۱۔ کوہ صفا کا نام ”صفا“ کیوں ہوا؟
- ۵۲۔ کوہ مردہ کا نام ”مردہ“ کیوں ہوا؟
- ۵۳۔ مدینہ طیبہ کا پہلا نام کیا تھا اور اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟
- ۵۴۔ توراۃ شریف میں مدینہ طیبہ کے کتنے نام ہیں؟
- ۵۵۔ مکہ معظمہ کو ”مکہ“ کیوں کہا جاتا ہے؟
- ۵۶۔ مکہ کے کل کتنے نام ہیں؟
- ۵۷۔ مکہ معظمہ کے مشہور قبیلہ قریش کا نام ”قریش“ کیوں ہوا؟

ناموں سے متعلق جوابات

۱۔ تفسیر کبیر کے شروع میں بسم اللہ کے ماتحت ہے کہ حق تعالیٰ کے تین ہزار نام ہیں۔ جن میں سے ایک ہزار کو ملائکہ جانتے ہیں اور ایک ہزار صرف انبیاء کرام۔ باقی ایک ہزار میں سے تین سو نام تورات شریف میں، تین سو زیور میں، تین سو انجیل میں اور ننانوے نام قرآن کریم میں ہیں۔ اور ایک نام وہ ہے کہ جس کو صرف حق تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ (تفسیر نمبر ۳۸ ص ۳۸)

دوسرا قول یہ ہے کہ اللہ تقدس و تعالیٰ کے پانچ ہزار نام ہیں۔ ایک ہزار قرآن پاک و سنت صحیحہ میں، ایک ہزار تورات میں، ایک ہزار زیور میں، ایک ہزار انجیل میں اور ایک ہزار لوح محفوظ میں لکھے ہوئے ہیں۔ (ابن کثیر ص ۳۰۰ ص ۳۰۱)

۲۔ حضور اکرم ﷺ کے ذاتی نام دو ہیں محمد، احمد۔ باقی صفاتی نام دو سو ایک۔ (در النجلیات)

اور بروایت دیگر اربعۃ الہیۃ ایک ہزار ہیں۔ (تفسیر نمبر ۳۸ ص ۳۸)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ والرضوان فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے ذاتی نام دو ہیں کتب سابقہ میں "احمد" اور قرآن کریم میں "محمد"۔ اور آپ کے اسماء صفات بے گنتی ہیں۔ علامہ احمد خطیب قسطلانی نے پانچ سو جمع فرمائے، میرت شامی میں تین سو اور اضافہ کئے اور میں نے چھ سو اور ملائے کل چودہ سو ہوئے۔ (امداد ص ۳۹ ص ۳۹)

۳۔ حضور اکرم ﷺ کا نام تورات میں "میزمید" انجیل میں "طاب طاب" زیور میں "عاقب" دیگر کتب سابقہ میں سے بعض میں "روحا" بعض میں اولایا بعض میں، "احزما" بعض میں، "فار قلیط" بعض میں "ضوک" بعض میں "شیخ" بعض

میں "احیدا" بعض میں "ماؤما" بعض میں "مختار" بعض "روح الحق" بعض میں "مقیم المسعد" بعض میں "مقدس" بعض میں "حرز الامین" بعض میں "قیسم" بعض میں "بنی الملاحہ" اور بعض میں "قال" مذکور ہے۔ (امداد ص ۳۹ ص ۳۹)

۴۔ حضور اکرم ﷺ کا نام آسمان دنیا میں "یحییٰ" آسمان دوم میں "مرثی" آسمان سوم میں "مرکی" آسمان چہارم میں "حجیب" آسمان پنجم میں "محب" آسمان ششم میں "مظہر" اور آسمان ہفتم میں "مقرب" ہے۔

اور طبقات زمین میں سے اول میں "معظم" دوسرے میں "مکمل" تیسرے میں "محب" چوتھے میں "مشرف" پانچویں میں "مظہر" چھٹے میں "امین" اللہ "اور ساتویں میں "تور اللہ" ہے۔ (امداد ص ۳۹ ص ۳۹)

۵۔ کائنات عالم میں ہر مقام پر حضور ﷺ کو الگ الگ نام اور صفات سے یاد کیا جاتا ہے۔

چنانچہ اہل جنت کے نزدیک آپ کا نام "عبد الکریم" اہل نار کے نزدیک "عبد البہار" ملائکہ حاملان عرش کے نزدیک "مصطفیٰ" ملائکہ کروہین کے نزدیک "مختار" ملائکہ روحانیین کے نزدیک "مکرم" ساق عرش پر "حجیب اللہ" جبہ کرسی پر "رسول اللہ" لوح محفوظ میں "صفی اللہ" شجرہ طوبی کے اوراق پر "صفوۃ اللہ" لواء حمہ پر "خیرۃ اللہ" اہل عرش کے نزدیک "عبد الحمید" ملائکہ کے نزدیک "عبد المجید" انبیاء کے نزدیک "عبد الوہاب" شیاطین کے نزدیک "عبد القہار" جنات کے نزدیک "عبد الرحیم" پہاڑوں میں "عبد الخالق" جنگلات و خشکی میں "عبد القادر" تری میں "عبد الہیمن" پھیلیوں کے نزدیک "عبد القدوس" کیڑے پتنگوں کے نزدیک "عبد الغیاث" وحشی جانوروں کے نزدیک "عبد الرزاق" درندوں کے نزدیک "عبد السلام" چوپایوں میں "عبد المومن" پرندوں کی زبان پر "عبد الغفار" اللہ کے نزدیک ملائیس کوور مسلمانوں کے نزدیک محمد ﷺ۔

(امداد ص ۳۹ ص ۳۹)

۶۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا اصل نام "عبداللہ" ہے۔ (تفسیر ص ۶۵۸)
نام سبکی نے فرمایا کہ جبرائیل سریانی لفظ ہے جس کے معنی ہیں عبدالرحمن
یا عبدالعزیز۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جبرائیل کا اصل نام عبدالجلیل ہے۔ اور
کنیت ابوالفتح۔ (مروا لکھنؤی ص ۷۷)

۷۔ حضرت اسرائیل کا اصل نام عبدالرحمن ہے۔ (تفسیر ص ۶۵۸)
اور ایک قول کے بموجب عبدالخالق۔ کنیت ابوالمنانف۔ (مروا لکھنؤی ص ۷۷)
۸۔ حضرت میکائیل علیہ السلام کا اصل نام عبداللہ ہے۔ (تفسیر ص ۶۵۸)
اور بقول دیگر عبدالرزاق۔ کنیت ابوالغنائم۔ (مروا لکھنؤی ص ۷۷)

۹۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام کا اصل نام عبدالجبار ہے اور کنیت ابوسکینی۔
(مروا لکھنؤی ص ۷۷)

۱۰۔ حضور اکرم ﷺ کے پروردگار حضرت ہاشم کا اصل نام "عمرو" ہے۔ ہاشم اس
درجے سے کہتے ہیں کہ ہاشم کے معنی ہیں روٹی کے کھلے کھلے کرنا۔ سب سے پہلے
جس نے اپنی قوم کو قحط کے زمانہ میں "ہاشم" یعنی روٹی کے کھلے پکا کر کھلائے
وہ یہی تھے۔ اور علو مرتبت کے لحاظ سے ان کو "عمرو الاعلیٰ" بھی کہتے ہیں۔

(درجہ نامہ ص ۷۷)

۱۱۔ حضرت عبدالطلب کا اصل نام "شبیہ" تھا۔ ان کا یہ نام اس وجہ سے تھا کہ
وقت ولادت ان کے سر میں سفید بال تھے۔ انہیں "حبیبۃ الحمد" بھی کہتے ہیں
کیونکہ ان کے اکثر افعال پسندیدہ اور خوش آئند تھے جس کی وجہ سے لوگ ان کی
تعریف و ستائش کیا کرتے تھے۔ بعض لوگ ان کو "عامر" کے نام سے بھی یاد
کرتے تھے۔ (درجہ نامہ ص ۷۷)

۱۲۔ حضرت ابوطالب کا اصل نام "عبد مناف" ہے۔
(درجہ نامہ ص ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰)

۱۳۔ ابوہبہ اصل نام "عبدالعزیٰ" ہے۔ (درجہ نامہ ص ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰)

۱۴۔ ابو جہل کا اصل نام عمرو بن اشام تھا۔ (درجہ نامہ ص ۷۷، ۷۸)

ایک روایت میں عمرو بن اشام ہے۔ (۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱

۲۴۔ حضرت ابو ذرؓ کا اصلی نام عمر بن عامر ہے۔

(امداد ہل مکتوب ص ۵۹۳، خزینۃ الجاس ص ۱۲)

۲۵۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کا اصلی نام سعد بن مالک الانصاری ہے۔

(امداد ہل مکتوب ص ۵۹۸، خزینۃ الجاس ص ۱۲)

۲۶۔ حضرت ابو حذیفہؓ کا اصلی نام ہشیم یا ہشیم بن عتبہ ہے۔

(امداد ہل مکتوب ص ۵۹۸)

۲۷۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کا اصلی نام عامر بن عبد اللہ بن

جراح ہے۔

(امداد ہل مکتوب ص ۶۰۸)

۲۸۔ حضرت ابولبابہؓ کا اصلی نام رفاعہ بن عبد المنذر الانصاری ہے۔

(امداد ہل مکتوب ص ۶۱۵)

۲۹۔ حضرت ام ابی رضی اللہ عنہا کا اصلی نام فاختہ ہے۔ بعض عاتکہ اور بعض

ہند بتاتے ہیں۔

۳۰۔ امام زین العابدینؓ کا اصلی نام علی بن حسین ہے۔ زین العابدین لقب

سے ملقب ہونے کی وجہ یوں ہے کہ ایک رات آپ نماز تہجد میں مشغول تھے کہ

شیطان ایک سانپ کی شکل میں ظاہر ہوا تاکہ آپ کو عبادت سے باز رکھے۔ آپ

نے اس کی طرف توجہ نہ دی یہاں تک کہ اس سانپ نما شیطان نے آپ کے

پاؤں کے انگوٹھے کو اپنے منہ میں لیکر نہایت ہی سختی سے کاٹا جس سے آپ کو بہت

تکلیف ہوئی لیکن آپ نے نماز قطع نہ کی۔ آپ پر کشف ہوا کہ وہ شیطان ہے۔

دریں اثناء آپ نے ایک آواز سنی قائل نظر نہ آیا کہنے والا کہتا تھا کہ آپ زین العابدین

ہیں آپ زین العابدین ہیں آپ زین العابدین ہیں۔

(شہداء ص ۳۶)

۳۱۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؓ کا اصلی نام نعمان بن ثابت ہے۔

(امداد ہل مکتوب ص ۶۴۳، خزینۃ الجاس ص ۱۲)

۳۲۔ حضرت امام شافعیؓ کا اصلی نام محمد بن اوریس شافعی ہے۔

(امداد ہل مکتوب ص ۶۴۵، خزینۃ الجاس ص ۱۲)

۳۳۔ حضرت امام حنبلؓ کا اصلی نام احمد بن حنبل ہے۔

(امداد ہل مکتوب ص ۶۴۶، خزینۃ الجاس ص ۱۲)

۳۴۔ حضرت امام بخاریؓ کا اصلی نام محمد بن اسماعیل البخاری ہے۔

(امداد ہل مکتوب ص ۶۴۶، خزینۃ الجاس ص ۱۲)

۳۵۔ حضرت امام مسلمؓ کا اصلی نام مسلم بن حجاج ہے۔

(امداد ہل مکتوب ص ۶۴۶، خزینۃ الجاس ص ۱۲)

۳۶۔ حضرت امام ابو داؤدؓ کا اصلی نام سلیمان بن الماحض ہے۔

(امداد ہل مکتوب ص ۶۴۶، خزینۃ الجاس ص ۱۲)

۳۷۔ حضرت امام ترمذیؓ کا اصلی نام محمد بن عیسیٰ الترمذی ہے۔

(امداد ہل مکتوب ص ۶۴۶، خزینۃ الجاس ص ۱۲)

۳۸۔ حضرت امام نسائیؓ کا اصلی نام احمد بن شعیب النسائی ہے۔

(امداد ہل مکتوب ص ۶۴۶، خزینۃ الجاس ص ۱۲)

۳۹۔ حضرت امام ابن ماجہؓ کا اصلی نام محمد بن یزید بن ماجہ ہے۔

(امداد ہل مکتوب ص ۶۴۶، خزینۃ الجاس ص ۱۲)

۴۰۔ حضرت امام بیہقیؓ کا اصلی نام احمد بن الحسین البیہقی ہے۔

(امداد ہل مکتوب ص ۶۴۸، خزینۃ الجاس ص ۱۲)

۴۱۔ حضرت امام بغویؓ کا اصلی نام الحسین بن مسعود البغوی ہے۔

(امداد ہل مکتوب ص ۶۴۸، خزینۃ الجاس ص ۱۲)

۴۲۔ ابن جوزیؓ کا اصلی نام عبد الرحمن بن علی بن الجوزی ہے۔

(امداد ہل مکتوب ص ۶۴۸)

۴۳۔ امام نوویؓ کا اصلی نام محمد بن عبدین بن شرف النووی ہے۔

(امداد ہل مکتوب ص ۶۴۸، خزینۃ الجاس ص ۱۲)

۴۴۔ ابن خلدون علیہ الرحمہ کا اصلی نام عبد الرحمن ابن خلدون ہے۔

(مردی مقدسہ ابن خلدون)

۳۵۔ ابن ہشام رحمہ اللہ کا اصلی نام عبد المالك بن ہشام ہے۔ (مردہ بن ہشام)

۳۶۔ حافظ ابن کثیر علیہ الرحمہ کا اصلی نام عماد الدین ابن کثیر ہے۔ (تیسری جلد)

۳۷۔ وہ حضرت راشد رحمہ اللہ ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں ان کا نام ”طالم“ تھا۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم راشد ہو۔ (در جامعہ ج ۲ ص ۸۹)

۳۸۔ وہ حضرت عبد اللہ بن قرط رحمہ اللہ ہیں کہ ان کا پہلا نام ”شیطان“ تھا حضور

اکرم ﷺ نے یہ نام تبدیل کر کے عبد اللہ رکھا۔ (امام ابی حنیفہ ص ۶۵)

۳۹۔ وائی حلیر یہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام ابی ذویب عبد اللہ بن الحارث

ہے۔ اور شوہر کا نام حارث بن عبد العزیٰ ہے۔ (الکافی ج ۱ ص ۸۶)

۴۰۔ طالت کا نام شاول ابن قیس تھا درازی قد کی وجہ سے ان کا لقب

طالت ہوا۔ (تیسری جلد ص ۵۳)

۴۱۔ صفا کا نام ”صفا“ اس لئے ہوا کہ اس پر آدم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے۔

(ماہنامہ ج ۲ ص ۲۲)

۴۲۔ مردہ کا نام ”مردہ“ اس لئے رکھا گیا کہ اس پر امراۃ آدم یعنی حضرت حوا

علی نبینا علیہا السلام بیٹھیں تھیں۔ (ماہنامہ ج ۲ ص ۲۲)

۴۳۔ مدینہ طیبہ کا پہلا نام ”یثرب“ تھا۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ تھی کہ عمالِیق میں

سے سب سے پہلے جو شخص یہاں آکر ٹھہرا تھا اس کا نام یثرب بن مہملہ تھا۔ اس لئے

اس شہر کو اسی کے نام سے موسوم و مشہور کیا گیا۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۱۸۷)

ایک قول کے بموجب اس شخص کا نام یثرب بن لؤل تھا۔

(الاصول فی علوم القرآن ج ۲ ص ۱۸۷)

۴۴۔ توراۃ شریف میں مدینہ طیبہ کے گیارہ نام آئے ہیں۔

(۱) مدینہ۔ (۲) طابہ۔ (۳) مسکینہ۔ (۴) جابرہ۔ (۵) حجبہ۔ (۶) محبوبہ۔

(۷) قاصدہ۔ (۸) مجبورہ۔ (۹) عذراء۔ (۱۰) مرحومہ۔ (۱۱) طیبہ۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۱۸۷)

۴۵۔ مکہ ”مک“ سے بنا ہے جس کے معنی ہیں چوس لینا، خشک کر دینا۔ چونکہ

یہ شہر حاجیوں کے گناہوں کو جذب کر لیتا ہے اس لئے اسے مکہ کہا جاتا ہے۔ مکہ

کو مکہ بھی کہتے ہیں کہ جس کے معنی ہیں کچل دینا۔ چونکہ اس شہر کے دشمن اصحاب لیل

وغیرہ کچل دیئے گئے اس لئے اسے مکہ کہا جاتا ہے۔ (تیسری جلد ص ۱۸۷)

۴۶۔ مکہ معظمہ کے بہت سے نام ہیں ان میں سے کچھ یہ ہیں۔

(۱) مکہ۔ (۲) مکہ۔ (۳) ام رم۔ (۴) کوہ لبنان۔ (۵) بئاش۔ (۶) حاطہ۔

(۷) ام القریٰ۔ (۸) بلد المین۔ (۹) المامون۔ (۱۰) صلاح۔ (۱۱) عوش۔ (۱۲)

فارس۔ (۱۳) مقدس۔ (۱۴) اس۔ (۱۵) کوٹاہ۔ (۱۶) مہینہ۔ (تیسری جلد ص ۱۸۷)

۴۷۔ مکہ معظمہ کا مشہور قبیلہ قریش کا نام قریش رکھنے میں متعدد وجوہات

بیان کئے گئے ہیں۔ مشہور وجہ یہ ہے کہ قریش ایک بہت بڑا آبی جانور ہے جو

پھیلاؤں کو کھاتا ہے کوئی دوسرا آبی جانور اسے نہیں کھا سکتا۔ یہ تمام دریائی جانوروں

پر غالب و برتر رہتا ہے اسی طرف نسبت کرتے ہوئے اس قبیلہ کا نام قریش

ہوا۔ بعض کہتے ہیں کہ متفرق و منتشر ہو جانے کے بعد جمہ پاک میں چونکہ یہ لوگ دو

بارہ جمع ہوئے تھے اور قریش کے معنی ہیں جمع ہونے اور اکٹھا ہونے کے ہیں۔

تیسری وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ یہ لوگ اہل تجارت اور صاحب ہنر تھے اور قریش

کے معنی کسب و ہنر اور اکٹھا کرنے کے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ جب لوگ جمع کیلئے

آتے تو یہ لوگ ہزاروں مساکین کے احوال کی تفتیش کرتے اور ان کی امداد کرتے

تھے یہاں قریش کے معنی تفتیش کے ہیں۔

قلب سے متعلق حوالات

- ۱۔ شیخ الانبیاء کس نبی کا لقب ہے۔؟
- ۲۔ خطیب الانبیاء کس نبی کا لقب ہے۔؟
- ۳۔ ابوالانبیاء کس نبی کا لقب ہے۔؟
- ۴۔ ابوالبشر اور ابومحمد کس نبی کا لقب ہے۔؟
- ۵۔ ہبہ اللہ کس نبی کا لقب ہے۔؟
- ۶۔ آدم ثانی کس نبی کہا جاتا ہے۔؟
- ۷۔ قرآن میں ذوالنون اور صاحب حوت کس نبی کو کہا گیا ہے۔؟
- ۸۔ ابوالضیفان کس نبی کا لقب ہے۔؟
- ۹۔ ہرکس البراس کس نبی کا لقب ہے۔؟
- ۱۰۔ ذوالجبرتین کس نبی کا لقب ہے۔؟
- ۱۱۔ ابن الذنوبین کس نبی کا لقب ہے۔؟
- ۱۲۔ باؤم اللذات کس کا لقب ہے۔؟
- ۱۳۔ صاحب زمان کس کا لقب ہے۔؟
- ۱۴۔ ذوالشہادتین کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۱۵۔ ذوالبناہین کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۱۶۔ ذوالعطائین کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۱۷۔ ذوالجبرتین کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۱۸۔ ذوالیدین کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۱۹۔ ذوالنجاہین کس صحابی کا لقب ہے۔؟

- ۲۰۔ ذوالنور کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۲۱۔ صاحب اسرار رسول کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۲۲۔ خطیب رسول کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۲۳۔ محبوب رسول کس صحابی کو کہا جاتا ہے۔؟
- ۲۴۔ حواری رسول کس صحابی کو کہا جاتا ہے۔؟
- ۲۵۔ حب رسول کس صحابی کو کہا جاتا ہے۔؟
- ۲۶۔ محاب طہور رسول کس صحابی کو کہا جاتا ہے۔؟
- ۲۷۔ میزبان رسول کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۲۸۔ بلخ الارض کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۲۹۔ فارس رسول کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۳۰۔ صاحب الاذان کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۳۱۔ سید الانصار کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۳۲۔ صاحب الکتابین کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۳۳۔ خاتم المهاجرین کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۳۴۔ حمر ہذہ الامت کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۳۵۔ امین ہذہ الامت کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۳۶۔ ابوالساکین کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۳۷۔ ام الساکین کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۳۸۔ ابوالخلفاء کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۳۹۔ مستجاب الدعوات کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۴۰۔ ترجمان قرآن کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۴۱۔ سید الشہداء کس صحابی کا لقب ہے۔؟
- ۴۲۔ تاجہ کس صحابی کا لقب ہے۔؟

- ۳۳۔ سفینہ کس صحابی کا لقب ہے۔؟
 ۳۴۔ الطیب المطیب کس صحابی کا لقب ہے۔؟
 ۳۵۔ سیف اللہ کس صحابی کا لقب ہے۔؟
 ۳۶۔ قسبل الملائکہ کس صحابی کا لقب ہے۔؟
 ۳۷۔ ملک الملوک العادلہ کس کا لقب ہے۔؟

القاب سے متعلق جوابات

- ۱۔ شیخ الانبیاء لقب حضرت نوح علیہ السلام کا ہے۔ (معارف احمد ص ۱۸، ۱۹ کی دہلی)
 ۲۔ خطیب الانبیاء، حضرت شعیب علیہ السلام کا لقب ہے۔ (تذکرہ ابن کثیر ج ۲ ص ۱۵۷)
 ۳۔ ابو الانبیاء، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہا جاتا ہے۔ (تفسیر فیضی ج ۳ ص ۳۳۲)
 ۴۔ ابو البشر اور ابو محمد، یہ دونوں لقب حضرت آدم علیہ السلام کے ہیں۔ دنیا میں آپ کا لقب ابو البشر ہے اور جنت میں آپ کا لقب ابو محمد ہوگا۔ (الہدایہ، النبیہ ج ۱ ص ۹۷)
 ۵۔ بہ اللہ (اللہ نے دیا) یہ لقب حضرت شیث علیہ السلام کا ہے۔ (کامل فی التاریخ ج ۳ ص ۳۰)
 ۶۔ آدم ثانی، حضرت نوح علیہ السلام کو کہا جاتا ہے۔ (معارف احمد ص ۱۸، ۱۹ کی دہلی)
 ۷۔ قرآن میں ذوالنون اور صاحب الموت (مچھلی والے) حضرت یونس علیہ السلام کو کہا گیا ہے۔ مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے۔ (میرزا محمد)
 ۸۔ ابو الضیفان، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے۔ (تفسیر فیضی ص ۸۱۰)
 ۹۔ ہرکس الہرامس یعنی حکیم الحکماء حضرت اور لیس علیہ السلام کا لقب ہے۔ (معارف احمد ص ۱۸، ۱۹ کی دہلی)
 ۱۰۔ ذو الحجر تین، یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے اسلئے کہ آپ نے دو حجر تین کی ایک عراق سے کوئٹہ کی طرف اور ایک کوئٹہ سے ملک شام کی طرف۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۱۵۷، ۱۵۸)
 ۱۱۔ ابن الذہنین، یہ لقب حضور اکرم ﷺ کا ہے۔ ذو ذبیح سے مراد ایک حضرت عبد اللہ علیہ السلام اور ایک اسماعیل علیہ السلام۔ (معارف احمد ص ۱۸، ۱۹ کی دہلی)
 ۱۲۔ حازم اللذات، ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام کا لقب ہے۔ (سیرت ابن کثیر ج ۲ ص ۱۵۷، ۱۵۸ کی دہلی)

۳۔ صاحب الزمان، حضرت امام مہدی کا لقب ہے۔ (ذات القلتہ ص ۳۰۲)

۴۔ ذوالشہادتین، یہ لقب حضرت خزیمہ بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ کا ہے

(درجہ ۱۰ ص ۲۵۳)

آپ کا اس لقب کے ساتھ لقب ہونے کا تفصیلی واقعہ صحابہ کرام کے تحت میں بیان کر دیا گیا ہے۔

۵۔ ذوالجناحین (دو بازو والے) یہ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا لقب

ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے آپ کو اس لقب سے اس وقت یاد فرمایا جب جنگ

موتہ کے موقع پر دشمنوں سے مقابلہ کرتے ہوئے آپ کے دونوں بازو کاٹ گئے

اور پھر آپ شہید ہو گئے حضور شافع یوم النور ﷺ نے فرمایا:

میں نے جعفر کو جنت میں اڑتے ہوئے دیکھا۔

ایک روایت کے مطابق فرمایا:

حق تعالیٰ نے جعفر کو دو بازو یا قوت کے عطا فرمائے جن سے وہ فرشتوں

کے ساتھ اڑتے پھرتے ہیں۔ (درجہ ۱۰ ص ۳۶۰، حاشیہ ۱۲، شریف ص ۲۸۲)

۶۔ ذوالعظمتین یا ذات العظمتین (دو کمر بند والی) یہ لقب حضرت اسماء بنت

ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا کا ہے۔ ہجرت کے موقع پر جب حضور اکرم ﷺ اور

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ غار ثور میں قیام پذیر تھے تو ان دونوں حضرت اسماء رضی اللہ

عنہا حضور اکرم ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے واسطے کھانے کے لئے ستولایا کرتی

تھیں۔ جس دن حضور ﷺ غار ثور سے کوچ کرنے لگے اس دن حضرت اسماء رضی

اللہ عنہا ستوکا تھیلہ تو لائیں مگر اس تھیلے کو باندھ کر لٹکانے کے واسطے تسمہ یا ڈوری

لانا بھول گئیں۔ جب اس تھیلے کو لٹکانے کے لئے کوئی چیز نہ ملی تو حضرت اسماء

رضی اللہ عنہا نے اپنا کمر بند نکال کر اس کے دو ٹکڑے کئے ایک سے تھیلے کا دہانہ

باندھ کر لٹکایا اور دوسرے ٹکڑے سے کمر باندھی۔ اسی دن سے ان کا لقب ذات

العظمتین ہو گیا۔ (درجہ ۱۰ ص ۲۸۲)

۷۔ ذوالخیرتین، یہ بھی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کا لقب ہے۔ (حاشیہ ۱۲ ص ۲۸۲)

۸۔ ذوالیدین، یہ لقب حضرت خرباق رضی اللہ عنہ کا ہے (درجہ ۱۰ ص ۲۵۳، حاشیہ ۱۲ ص ۲۸۲)

یا تو یہ کنایہ ہے سخاوت سے یا حقیقتاً ان کے ہاتھ لمبے تھے۔ ۱۲

۹۔ ذوالنجادین (دو چادر والے) یہ لقب حضرت عبداللہ حزنی رضی اللہ عنہ کا ہے۔ آپ

قبیلہ حزیہ کے باشندوں میں سے تھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی اس حال میں

پہنچے کہ آپ کے پاس صرف ایک ہی چادر تھی اس کے دو حصے کئے ہوئے ایک

حصہ کا تہ بند اور دوسرے کی چادر بنائے ہوئے تھے۔ بحر کے وقت مدینہ طیبہ پہنچے

اور مسجد نبوی شریف میں ٹھہرے۔ جب حضور اکرم ﷺ نماز کیلئے باہر تشریف لائے

اور حضور کی نظر مبارک ان پر پڑی تو فرمایا: تم کون ہو۔؟ انہوں نے کہا: میں فقیر و

مسافر آپ کا عاشق بحال ہوں میلا نام عبداللہ الحزی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

تمہارا نام عبداللہ اور تمہارا لقب ذوالنجادین ہے ہمارے کاشانہ اقدس کے قریب

ہمارے گھر ہے۔ (درجہ ۱۰ ص ۲۵۳)

۱۰۔ ذوالنور، یہ حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کا لقب ہے۔ طفیل بن عمرو رضی اللہ

عنہ حضور اکرم ﷺ سے اپنی قوم کیلئے کوئی نفعی و کرامت مانگی۔ حضور ﷺ نے ان

کے لئے دعاء فرمائی اور کہا: خداوند! انہیں نور عطا فرما۔! تو ان کی دونوں آنکھوں

کے درمیان ایک نور چمکنے لگا۔ اس پر انہوں نے عرض کیا میں ڈر تا ہوں کہ

لوگ اسے برص خیال کرنے لگیں گے۔ تو اسے بدل دیا گیا اور وہ نور ان کے

کوڑے کے دست میں آگیا اور رات کی تاریکی میں ان کا کوڑا روشنی دیتا تھا اسی وجہ

سے ان کا لقب ذوالنور یعنی روشنی والے مشہور ہو گیا۔ (درجہ ۱۰ ص ۲۸۲)

۱۱۔ صاحب اسماء رسول اللہ ﷺ، یہ لقب حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ

عنہ کا ہے۔ ان کو منافقوں کا علم تھا کہ حضور اکرم ﷺ نے ان کو منافقوں کی صفات کی

تعلیم دی تھی۔ یہ منافقوں کی ذاتوں، ان کی فتنیتوں اور ان کے ناموں کو

خوب پہچانتے تھے کہ کون کون ہیں۔ اس لئے ان کو اس لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

(درجہ ۱۰ ص ۲۵۳)

۲۲۔ خطیب رسول اللہ ﷺ، یہ لقب حضرت ثابت بن قیس ؓ کا ہے۔

(درجہ ۱۰ صفحہ ۲۳۳)

۲۳۔ محبوب رسول ﷺ، حضرت زید بن حارثہ ؓ کو کہا جاتا ہے۔

(درجہ ۱۰ صفحہ ۲۵۵)

۲۴۔ حواری رسول ﷺ، حضرت زبیر بن عوام ؓ کو کہا جاتا ہے۔

(درجہ ۱۰ صفحہ ۲۵۵)

۲۵۔ حب رسول ﷺ، حضرت اسامہ بن زید ؓ کو کہا جاتا ہے۔

(درجہ ۱۰ صفحہ ۲۵۵)

۲۶۔ صاحب مہر رسول ﷺ، حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ کو کہا جاتا ہے۔

کیونکہ حضور اکرم ﷺ کے نظیرین شریفین اور سواک وغیرہ کی حفاظت آپ کے ذمے ہوتی تھی۔

(درجہ ۱۰ صفحہ ۲۵۵)

۲۷۔ میزبان رسول ﷺ، حضرت ابوالیوب انصاری ؓ کا لقب ہے۔

(درجہ ۱۰ صفحہ ۲۵۵)

۲۸۔ بلخ الارض یہ لقب حضرت خبیب ؓ کا ہے۔ جب کفار و مشرکین نے

آپ کو سولی دیدی تو آپ کی لاش مبارک چالیس دنوں تک سولی پر لگی رہی۔

حضرت زبیر بن عوام اور حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہما مدینہ طیبہ سے آکر

لاش مبارک کو سولی سے اتار کر لیکر چلے گئے۔ جب صبح ہوئی تو مشرکین کو پتہ چلا

اور ان کے تعاقب میں نکلے جب ان کے قریب پہنچے تو حضرت زبیر ؓ، حضرت

خبیب ؓ کی لاش مبارک زمین پر رکھ کر کفار و مشرکین سے مقابلہ کرنے لگے اس

دوران زمین نے حضرت خبیب ؓ کی لاش مبارک کو اپنے اندر سمو لیا۔ اسی لئے

آپ کو بلخ الارض کہا جاتا ہے۔

۲۹۔ فارس رسول ﷺ، حضرت ابوقحافہ ؓ کا لقب ہے۔

۳۰۔ صاحب الاذان، حضرت عبد اللہ بن زید انصاری ؓ کا لقب ہے۔ کیونکہ

آپ تنہا کو خواب میں لذان کے الفاظ بتلائے گئے تھے۔

۳۱۔ سید الانصار، یہ لقب حضرت سعد بن معاذ انصاری ؓ کا ہے۔ چونکہ

انصار میں سے انہیں کا گھر سب سے پہلے اسلام لایا۔ اس لئے حضور اکرم ﷺ

نے انہیں یہ لقب مرحمت فرمایا۔

۳۲۔ صاحب الکتابین، یہ حضرت سلمان فارسی ؓ کا لقب ہے۔ چونکہ آپ

پہلے انجیل پر ایمان رکھتے تھے جب قرآن کا نزول ہوا تو پھر قرآن پر ایمان لائے۔

۳۳۔ خاتم المہاجرین، حضرت عباس ؓ کا لقب ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے

حضرت عباس ؓ سے فرمایا تھا کہ تم خاتم المہاجرین ہو اور میں خاتم النبیین۔

۳۴۔ حبر ہذہ الامۃ، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا لقب ہے۔

(درجہ ۱۰ صفحہ ۲۵۵)

۳۵۔ امین ہذہ الامۃ، حضرت ابو عبیدہ بن جراح ؓ کا لقب ہے۔

۳۶۔ ابوالساکین، یہ لقب حضرت جعفر ؓ کا ہے حضور اکرم ﷺ نے عطا فرمایا

تھا۔

۳۷۔ ام الساکین، یہ لقب ام المؤمنین سیدہ خاتون بنت خزیمرہ رضی اللہ

عنہا کا ہے۔ کیونکہ وہ مسکینوں کو کھانا کھلاتی اور ان پر بڑی شفقت فرماتی تھیں۔

۳۸۔ ابو الخلفاء، یہ لقب حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے۔ منقولی

ہے کہ جب ان کی پیدائش ہوئی تو ان کی والدہ انہیں حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں

لائیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ان کے دایبے کان میں لذان اور پائیں کان میں اقامت

کہی اور فرمایا: ابو الخلفاء کو لے جاؤ۔

۳۹۔ مستجاب الدعوات، یہ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کا لقب ہے حضور اکرم ﷺ نے آپ کو مقبول اللہ ماہونے کی دعا دی تھی۔ چنانچہ آپ ایسے مقبول اللہ مانے کہ صحابہ کرام آپ سے دعا کرانے آتے تھے۔

(تبریزی ج ۲ ص ۳۱۸، مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۶۶)

۴۰۔ ترجمان القرآن، یہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا لقب ہے۔

(درج المہجۃ ج ۲ ص ۸۴)

۴۱۔ سید الشہداء حضرت امیر حمزہ ؓ کا لقب ہے۔

(درج المہجۃ ج ۲ ص ۸۴)

۴۲۔ تاجیہ، یہ لقب حضرت ذکوان ؓ کا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے آپ کو اس لقب سے ملقب اس وقت فرمایا جب آپ کو قریش سے نجات ملی۔

(امداد جلد ششم ص ۶۲)

۴۳۔ سفینہ، یہ جس صحابی کا لقب ہے ان کے نام میں اختلاف ہے۔ مہربان یا ملہمان یا رومان یا کیسان یا فروغ ہے۔ سفینہ ان کا لقب قرار پانے کا سبب یہ ہے کہ ایک سفر میں حضور اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے مسلمانوں میں سے جو بھی کسی چیز کو اٹھانے سے مجبور ہو جاتا تھا وہ چیز ان کے حوالے کر دی جاتی تھی اس طرح انہوں نے بہت سے لوگوں کی چیزیں سنبھال رکھی تھیں اس بنا پر حضور اکرم ﷺ نے ان کو سفینہ یعنی کشتی سے تشبیہ دی۔

(درج المہجۃ ج ۲ ص ۸۷)

۴۴۔ الطیب الطیب، حضرت عمار بن یاسر ؓ کا لقب ہے۔

(امداد جلد ششم ص ۶۰)

۴۵۔ سیف اللہ، حضرت خالد بن ولید ؓ کا لقب ہے۔

(درج المہجۃ ج ۲ ص ۸۶)

۴۶۔ فہیل الملائکہ، یہ لقب حضرت حظلہ ؓ کا ہے۔

(درج المہجۃ ج ۲ ص ۹۲)

۴۷۔ ملک الملوک العادلہ، حضرت ذوالقرنین کا لقب ہے۔

اولیات سے متعلق سوالات

- ۱۔ اولاد آدم میں سب سے پہلے نبوت کس کو ملی؟
- ۲۔ جب اللہ تعالیٰ نے تمام روحوں کو جمع کر کے فرمایا تھا انسٹ برونسٹک تو سب سے پہلے قالوا بلی کس نے کہا تھا؟
- ۳۔ سب سے پہلے سبحان اللہ کس نے کہا؟
- ۴۔ سب سے پہلے الحمد للہ کس نے کہا؟
- ۵۔ سب سے پہلے اللہ اکبر کس نے کہا؟
- ۶۔ سب سے پہلے لا الہ الا اللہ کس نے کہا؟
- ۷۔ سب سے پہلے اما بعد کس نے کہا؟
- ۸۔ سب سے پہلے سبحان ربی الاعلیٰ کس نے کہا؟
- ۹۔ سب سے پہلے اپنا سر کس نے موڑھا؟
- ۱۰۔ سب سے پہلے مرغ کس نے پالا؟
- ۱۱۔ سب سے پہلے کبوتر کس نے پالا؟
- ۱۲۔ سب سے پہلے چاندی سے روپیہ اور سونے سے اشرفیاں کس نے بنائیں۔
- ۱۳۔ سب سے پہلے قلم سے کس نے لکھا؟
- ۱۴۔ سب سے پہلے کپڑا کس نے سیا؟
- ۱۵۔ سب سے پہلے سلاہوا کپڑا کس نے پہنا؟
- ۱۶۔ سب سے پہلے پانچواں کس نے پہنا؟
- ۱۷۔ سب سے پہلے ہتھیار کس نے بنایا؟
- ۱۸۔ سب سے پہلے ترازوں اور پیمانہ کس نے قائم کئے؟

- ۱۹۔ سب سے پہلے حمام کس نے بنوایا؟
- ۲۰۔ سب سے پہلے جیل خانہ کس نے بنوایا؟
- ۲۱۔ سب سے پہلے پولیس کا محکمہ کس نے قائم کیا؟
- ۲۲۔ سب سے پہلے چراگاہیں کس نے کھدوائیں؟
- ۲۳۔ سب سے پہلے بیت المال کس نے قائم کیا؟
- ۲۴۔ سب سے پہلے مسافر خانہ کس نے بنوایا؟
- ۲۵۔ سب سے پہلے اذان کس نے دی؟
- ۲۶۔ سب سے پہلے اذان کے لئے مینارہ کس نے بنوایا؟
- ۲۷۔ سب سے پہلے کعبہ پر غلاف کس نے چڑھایا؟
- ۲۸۔ سب سے پہلے مسجد میں فرش بچھوانے کا کام کس نے کیا؟
- ۲۹۔ سب سے پہلے مسجد نبوی میں کس نے چراغ روشن کیا؟
- ۳۰۔ سب سے پہلے جمعہ کے لئے اذان اول کا آغاز کس نے کیا؟
- ۳۱۔ سب سے پہلے باجماعت تراویح کا اہتمام کس نے کیا؟
- ۳۲۔ سب سے پہلے مسجد میں پردے کس نے لٹکوائے؟
- ۳۳۔ سب سے پہلے سن جبری کس نے قائم کیا؟
- ۳۴۔ سب سے پہلے دفاتر کس نے قائم کئے؟
- ۳۵۔ سب سے پہلے علم نجوم اور حساب پر کس نے نظر کی؟
- ۳۶۔ سب سے پہلے اپنا اور اپنے بچوں کا تختہ کس نے کیا؟
- ۳۷۔ سب سے پہلے ناخن کس نے تراشے؟
- ۳۸۔ سب سے پہلے مونچھیں کس نے کٹوائیں؟
- ۳۹۔ سب سے پہلے بغل کے بال کس نے دور کئے؟
- ۴۰۔ سب سے پہلے زیر ناف کے بال کس نے صاف کئے؟
- ۴۱۔ سب سے پہلے بالوں میں خضاب کس نے لگایا؟

- ۴۲۔ سب سے پہلے اپنے ہاتھ میں عصا کس نے لیا؟
- ۴۳۔ سب سے پہلے معافہ کس نے کیا؟
- ۴۴۔ سب سے پہلے منبر بنا کر اس پر خطبہ کس نے دیا؟
- ۴۵۔ سب سے پہلے رلو خدا میں جہاد کس نے کیا؟
- ۴۶۔ سب سے پہلے مہمان نوازی کس نے کی؟
- ۴۷۔ سب سے پہلے جمعہ کے لئے غسل کس نے کیا؟
- ۴۸۔ سب سے پہلے مسواک کس نے کیا؟
- ۴۹۔ سب سے پہلے کلی کس نے کی؟
- ۵۰۔ سب سے پہلے ناک میں پانی کس نے ڈالا؟
- ۵۱۔ سب سے پہلے پانی سے استنجا کس نے کیا؟
- ۵۲۔ سب سے پہلے تلوار کس نے چلائی؟
- ۵۳۔ سب سے پہلے کس کے بال سفید ہوئے؟
- ۵۴۔ سب سے پہلے کونسا چانور پیار ہوا؟
- ۵۵۔ سب سے پہلے سندسے موتی کس نے لٹکوائے؟
- ۵۶۔ اسلام میں سب سے پہلے حج کس نے کیا؟
- ۵۷۔ اسلام میں خلیفہ کا لقب سب سے پہلے کس کو ملا؟
- ۵۸۔ اسلام میں امیر المومنین کا خطاب سب سے پہلے کس کو ملا؟
- ۵۹۔ اسلام میں سب سے پہلے قاضی کون مقرر ہوئے؟
- ۶۰۔ مدینہ طیبہ کے لئے سب سے پہلے کس کو معلم اسلام مقرر کیا گیا؟
- ۶۱۔ اسلام میں سب سے پہلے جہنڈا کس نے لہرایا؟
- ۶۲۔ اسلام کے لئے سب سے پہلے تیر کس نے پھینکا؟
- ۶۳۔ اسلام کی حیات میں سب سے پہلے تلوار اٹھانے والے کون ہیں؟
- ۶۴۔ سب سے پہلے اپنے اسلام کو ظاہر کرنے والے صحابی کون ہیں؟

- ۶۵۔ اہل مدینہ میں سے سب سے پہلے دائرہ اسلام میں داخل ہونے والا شخص کون ہے؟
- ۶۶۔ کعبہ اللہ میں سب سے پہلے کلمہ اسلام کو باواز بلند پکار کر مار کھانے والے صحابی کون ہیں؟
- ۶۷۔ راہ اسلام میں سب سے پہلے شہادت پانے والے صحابی کون ہیں؟
- ۶۸۔ راہ اسلام میں سب سے پہلے شہادت پانے والی صحابیہ کون ہیں؟
- ۶۹۔ قبول اسلام کے سلسلہ میں سب سے پہلے کس کو سولی دی گئی؟
- ۷۰۔ مدینہ طیبہ ہجرت کرنے والے سب پہلے صحابی کون ہیں؟
- ۷۱۔ مدینہ طیبہ کا پہلا شخص کون ہے جن کا انتقال ہجرت سے قبل حالت اسلام میں ہوا؟
- ۷۲۔ مدینہ طیبہ میں مہاجر مسلمانوں کی سب سے پہلی اولاد کون ہے؟
- ۷۳۔ بعد ہجرت انصاری مسلمانوں کی سب سے پہلی اولاد کون ہے؟
- ۷۴۔ مدینہ طیبہ میں مہاجر مسلمانوں میں سے سب سے پہلے کس نے انتقال کیا؟
- ۷۵۔ بعد ہجرت انصاری مسلمانوں میں سے سب سے پہلے انتقال کرنے والے صحابی کون ہیں؟
- ۷۶۔ حضور اکرم ﷺ نے سب سے پہلے کس صحابی کی نماز جنازہ پڑھائی؟
- ۷۷۔ سب سے پہلے کوڑے کی سزا دینے والے کون ہیں؟
- ۷۸۔ اسلام میں سب سے پہلے شراب نوشی پر سزا کا حکم جاری کرنے والے کون ہیں؟
- ۷۹۔ اسلام میں سب سے پہلے شراب نوشی پر کس کو سزا دی گئی؟
- ۸۰۔ سب سے پہلے شیروں کو آباد کرنے والے کون ہیں؟
- ۸۱۔ سب سے پہلے نماز جنازہ میں چار کبیروں پر لوگوں کو کس نے جمع کیا؟
- ۸۲۔ قریش مکہ کے سامنے سب سے پہلے باواز بلند قرآن پڑھنے والے

صحابی کون ہیں؟

- ۸۳۔ سب سے پہلے اپنی زوجہ کیساتھ ہجرت کر نکلنے والے صحابی کون ہیں؟
- ۸۴۔ جنت البقیع میں سب سے پہلے دفن ہونے والے صحابی کون ہیں؟
- ۸۵۔ کعبہ معظمہ میں سب سے پہلی اذان کس دن اور کس وقت کی دی گئی؟
- ۸۶۔ خانہ کعبہ میں سب سے پہلی نماز کس دن پڑھی گئی؟
- ۸۷۔ پہلی نماز عید الفطر کس دن میں پڑھی گئی؟
- ۸۸۔ پہلی نماز عید الاضحیٰ کب پڑھی گئی؟
- ۸۹۔ پہلی نماز جمعہ کب پڑھی گئی؟ (حضور اکرم ﷺ کی امامت میں)
- ۹۰۔ اسلام کی حیمت میں سب سے پہلا اتفاقی قتل کس کے ہاتھ سے ہوا؟
- ۹۱۔ حیمت اسلام کے تحت سب سے پہلا شخص قتل کس کا ہوا؟
- ۹۲۔ اسلام میں سب سے پہلے کس کا سر کاٹا گیا؟
- ۹۳۔ اسلام میں سب سے پہلے کس نے اپنے گھوڑے کو خسی کر لیا؟
- ۹۴۔ صحابہ کرام میں سب سے پہلے کس کا نام محمد رکھا گیا؟
- ۹۵۔ قیامت کے دن فرشتے سب سے پہلے کس صحابی سے مصالحت کریں گے؟
- ۹۶۔ صحابہ کرام میں سے سب سے پہلے کون حوض کوثر کا پانی پئیں گے؟
- ۹۷۔ صحابہ کرام میں سے سب سے پہلے جنت کا پھل کون کھائیں گے؟
- ۹۸۔ لشکر اسلام کے لئے سب سے پہلا علم کب مرتب ہوا؟
- ۹۹۔ سب سے پہلا گناہ جو آسمان میں سرزد ہوا کونسا ہے؟
- ۱۰۰۔ سب سے پہلا گناہ جو زمین پر ہوا کونسا ہے اور کس سے سرزد ہوا؟
- ۱۰۱۔ مدینہ طیبہ کی سب سے پہلی آبادی کونسی ہے؟
- ۱۰۲۔ مکہ مکرمہ میں بننے والا سب سے پہلا قبیلہ کونسا ہے؟
- ۱۰۳۔ حویلی قبلہ کے بعد پڑھی جانے والی سب سے پہلی نماز کونسی ہے؟
- ۱۰۴۔ اسلام میں سب سے پہلے مرتد کون ہوا؟

- ۱۰۵۔ سب سے پہلا حکمران جو حلقہ نبوش اسلام ہوا کون ہے؟
 ۱۰۶۔ سب سے پہلا شخص جو فتح مکہ کے دن مشرف بہ اسلام ہوا کون ہے؟
 ۱۰۷۔ سب سے پہلا خطاب جو حضور اکرم ﷺ نے اپنے صحابی کو دیا کونسا ہے؟
 ۱۰۸۔ سب سے پہلا کذاب جس نے دعوائے نبوت کیا کون ہے؟
 ۱۰۹۔ سب سے پہلے مسلمانوں کو مال غنیمت کب ہاتھ آیا؟
 ۱۱۰۔ سب سے پہلے قیدی جن کو مسلمانوں نے قید کیا کون کون ہیں؟
 ۱۱۱۔ سب سے پہلا بادشاہ جس نے سولی کی سرپوشی کون ہے اور کس کو سولی دی؟
 ۱۱۲۔ سب سے پہلے آگ کی پوجا کس نے کی؟
 ۱۱۳۔ مکہ معظمہ میں بننے والا سب سے پہلا گھر کونسا ہے اور کس نے بنایا تھا؟
 ۱۱۴۔ زمین پر اگنے والا سب سے پہلا درخت کونسا ہے؟
 ۱۱۵۔ سب سے پہلا درخت جو طوفان نوحی کے بعد اگا کونسا ہے؟
 ۱۱۶۔ خانہ کعبہ کا طواف سب سے پہلے کس نے کیا؟
 ۱۱۷۔ آسمان میں سب سے پہلے لڑان کس نے دی؟
 ۱۱۸۔ سب سے پہلی ندائے غیبی جو حضور اکرم ﷺ کو کی گئی وہ کونسی ہے؟
 ۱۱۹۔ سب سے پہلا مکان جو زمین پر بنا کونسا ہے؟
 ۱۲۰۔ سب سے پہلے اپنے سر پر تاج رکھنے والا بادشاہ کون ہے؟
 ۱۲۱۔ اسلام میں سب سے پہلے کس کی میراث تقسیم کی گئی؟
 ۱۲۲۔ اسلام پر خاتمہ کی دعا سب سے پہلے کس نے کی؟
 ۱۲۳۔ اپنی اولاد اور اپنے والدین کی خفرت کی دعا سب سے پہلے کس نے کی؟
 ۱۲۴۔ سب سے پہلے گھوڑے پر کون سوار ہوا؟
 ۱۲۵۔ زمین پر سب سے پہلی بارش کس تارخ کو ہوئی؟
 ۱۲۶۔ سب سے پہلی قبر کہ جس پر پانی چھڑکا گیا کس کی ہے؟
 ۱۲۷۔ سب سے پہلے عربی زبان بولنے والے کون ہیں؟

اولیات سے تعلق جوابات

- ۱۔ وہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں کہ جنہیں اولاد آدم میں سب سے پہلے نبوت ملی۔
 (الاعتقاد فی علوم القرآن ج ۲ ص ۱۷۵)
 ۲۔ وہ حضور اکرم ﷺ ہیں کہ جواب میں سب سے پہلے قالو بلی کہا تھا۔
 (تحریری ج ۱ ص ۲۲۱، ج ۲ ص ۱۲۲)
 ۳۔ وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں جنہوں نے سب سے پہلے صحابہ اللہ کہا۔
 عرش اعظم کی عظمت دیکھ کر۔
 (تحریری ج ۱ ص ۲۴۳)
 ۴۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں کہ جنہوں نے سب سے پہلے الحمد للہ کہا۔
 جب ان میں روج بھو کی گئی۔
 (تذکرہ ج ۱ ص ۳۹، ج ۲ ص ۱۱۱)
 ۵۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے اللہ اکبر کہا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا فدیہ یعنی ذبیہ دیکھ کر۔
 (تحریری ج ۱ ص ۳۱۲)
 ۶۔ وہ حضرت نوح علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے لا الہ الا اللہ کہا۔ طوفان دیکھ کر۔
 (تحریری ج ۱ ص ۳۳۳)
 ۷۔ وہ حضرت داؤد علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے انا بقدر کہا۔ (تحریری ج ۱ ص ۵۵۳)
 ۸۔ وہ حضرت اسرائیل علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے سبحان ربی الاعلیٰ کہا۔
 (مؤثر ۱ ص ۱۵۱)
 ۹۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے اپنا سر موٹھا۔
 ۱۰۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے مرغ پالا۔
 ۱۱۔ وہ حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے کبوتر پالا۔
 ۱۲۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے چاندی سے روپیے اور

سوں سے اشرفیاں بنائیں۔

(تحریر نمبر ۳۲ ص ۳۲)

۱۳۔ وہ حضرت اور لیس علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے قلم سے لکھا۔ (نوائی امرتسر ۱۳۷۷ء) ایک روایت یہ ہے کہ سب سے اول لکھنے والے حضرت آدم علیہ السلام ہیں آپ نے عربی، فارسی، عبرانی، رومی، قبلی، بربری، اندلسی، ہندی اور چینی زبانیں مٹی پر لکھیں۔ اور یہ روایت کہ سب سے پہلے لکھنے والے حضرت اور لیس علیہ السلام ہیں تو یہاں خط سے مراد علم جفر کے نقوش ہیں نہ کہ زبانوں کی تحریر۔ (نوائی امرتسر ۱۳۷۷ء) ۱۴۔ وہ حضرت اور لیس علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے کپڑے سینے کا کام کیا۔

(نوائی امرتسر ۱۳۷۷ء)

۱۵۔ وہ حضرت اور لیس علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے سلا ہوا کپڑا پہنا۔ آپ سے پہلے لوگ کھالیں پہنتے تھے۔

(نوائی امرتسر ۱۳۷۷ء)

۱۶۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے سلا ہوا لپا جامہ پہنا۔

(تحریر نمبر ۳۲ ص ۳۲)

۱۷۔ وہ حضرت اور لیس علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے ہتھیار بنائے۔

(نوائی امرتسر ۱۳۷۷ء)

۱۸۔ وہ حضرت اور لیس علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے ترازو اور پیمانہ قائم کئے۔

(نوائی امرتسر ۱۳۷۷ء)

۱۹۔ وہ حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے حمام بنوایا۔

(شان ج ۵ ص ۳۳ و ذوالجلال ۱۳۷۷ء)

۲۰۔ وہ حضرت عمر فاروق علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے جیل خانہ بنوایا۔

(سیدنا اقصیٰ ص ۱۳۷)

۲۱۔ وہ حضرت عمر فاروق علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے پولیس کا محکمہ قائم کیا۔

(سیدنا اقصیٰ ص ۱۳۷)

۲۲۔ وہ حضرت عثمان غنی علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے چراگاہیں کھدوائیں۔

(سیدنا اقصیٰ ص ۱۳۷)

۲۳۔ وہ حضرت عمر فاروق علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے بیت المال قائم کیا۔

(سیدنا اقصیٰ ص ۱۳۷)

۲۴۔ وہ حضرت عمر فاروق علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے مسافر خانے بنوائے۔

(سیدنا اقصیٰ ص ۱۳۷)

۲۵۔ وہ حضرت بلال علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے اذان دی۔

(سیدنا اقصیٰ ص ۱۳۷)

۲۶۔ وہ حضرت امیر معاویہ علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے اذان کے لئے مینار بنوایا۔

(سیدنا اقصیٰ ص ۱۳۷)

۲۷۔ وہ حضرت نبی اکبر اسعد جمیری شاہ مہکن ہیں کہ سب سے پہلے کعبہ معظمہ پر غلاف چڑھایا۔

(تحریر نمبر ۳۲ ص ۳۲)

۲۸۔ وہ حضرت عمر فاروق علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے مسجدوں میں فرش بچھوانے کا کام کیا۔

(سیدنا اقصیٰ ص ۱۳۷)

۲۹۔ وہ حضرت تمیم داری علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے مسجد نبوی میں چراغ روشن کیا۔

(سیدنا اقصیٰ ص ۱۳۷)

۳۰۔ وہ حضرت عثمان غنی علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے جمعہ کے لئے اذان اول کا آغاز کیا آپ سے پہلے صرف خطبہ کے وقت اذان دی جاتی تھی۔

(نوائی امرتسر ۱۳۷۷ء)

۳۱۔ وہ حضرت عمر فاروق علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے باجماعت نماز تراویح کا اہتمام کیا۔

(سیدنا اقصیٰ ص ۱۳۷)

۳۲۔ وہ حضرت عثمان غنی علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے مسجدوں میں پردے لٹکوائے۔

(سیدنا اقصیٰ ص ۱۳۷)

۳۳۔ وہ حضرت عمر فاروق علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے سن جبری قائم کیا۔

(سیدنا اقصیٰ ص ۱۳۷)

۳۴۔ وہ حضرت عمر فاروق علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے دفاتر قائم کئے۔

(سیدنا اقصیٰ ص ۱۳۷)

۳۵۔ وہ حضرت اور لیس علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے علم نجوم اور علم حساب پر

(خواب میں نہ پڑنا)

نظر کی۔

۳۶۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے اپنا اور اپنے بچوں کا ختم کیا۔

(تفسیر نمبر ۸۱۰)

۳۷۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے ناخن تراشے۔

(تفسیر نمبر ۸۱۰)

۳۸۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے مونچھیں کٹوائیں۔

(تفسیر نمبر ۸۱۰)

۳۹۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے بغل کے بال دور کئے۔

(سراج الموعود ج ۳ ص ۳۳)

۴۰۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے زین ناف کے بال صاف کئے۔

(تفسیر نمبر ۸۱۰)

۴۱۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے بالوں میں خضاب لگایا۔

(تفسیر نمبر ۸۱۰)

۴۲۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے اپنے ہاتھ میں عصا لیا۔

(تفسیر نمبر ۸۱۰)

۴۳۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے معافہ کیا۔ (تفسیر نمبر ۸۱۰)

۴۴۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے منبر بنایا اور اس پر خطبہ دیا۔

(تفسیر نمبر ۸۱۰)

ایک قول میں ہے کہ سب سے پہلے جس نے خطبہ دیا وہ عرب بن قحطان ہے۔

ایک قول میں کعب بن لوی۔ ایک قول میں حبان بن وائل اور ایک قول میں

(سراج الموعود ج ۳ ص ۲۶۵)

تس بن ساعدہ ہے۔

(تفسیر نمبر ۸۱۰)

۴۵۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے روضہ میں جہاد کیا۔

(تفسیر نمبر ۸۱۰)

۳۶۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے مہمان نوازی کی۔

(تفسیر نمبر ۸۱۰)

۳۷۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے جھڑ کیلئے غسل کیا۔

(سراج الموعود ج ۳ ص ۳۳)

۳۸۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے مسواک کیا۔

(سراج الموعود ج ۳ ص ۳۳)

ایک قول کے بموجب سب سے پہلے مسواک کرنے والے موسیٰ علیہ السلام ہیں۔

۳۹۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے گلے کی۔ (سراج الموعود ج ۳ ص ۳۳)

۴۰۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے ناک میں پانی ڈالا۔

(سراج الموعود ج ۳ ص ۳۳)

۴۱۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے پانی سے استنجا کیا۔

(سراج الموعود ج ۳ ص ۳۳)

۴۲۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے تلوار چلائی۔ (تفسیر نمبر ۸۱۰)

۴۳۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے جن کے بال سفید ہوئے۔

(تفسیر نمبر ۸۱۰)

۴۴۔ وہ شیر جو کشتی نوح میں سوار تھا وہ پہلا جانور ہے جو دنیا میں بیمار ہوا۔

ابن ابی حاتم کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حضرت نوح علیہ السلام جب تمام مویشی کو اپنی کشتی میں سوار کر چکے تو لوگوں

نے کہا کہ شیر کی موجودگی میں یہ مویشی کیسے آرام سے رہ سکیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ

نے شیر پر بخار ڈال دیا۔ اس سے پہلے زمین پر یہ بیماری نہیں تھی۔

(سراج الموعود ج ۳ ص ۵۳)

۴۵۔ وہ حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے سمندر سے موتی نکلوائے۔

(تفسیر نمبر ۸۱۰)

۵۶۔ وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں کہ جنہوں نے اسلام میں سب سے پہلے حج کیا۔
(مسن نہایت ص ۵۷)

۵۷۔ وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے غلیظہ کا لقب پایا۔
(مسن نہایت ص ۵۷)

۵۸۔ وہ حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے امیر المومنین کا خطاب پایا اس وقت جب حضور اکرم رضی اللہ عنہ نے آپ کو آٹھ افراد کے ہمراہ سر یہ عبداللہ بن جحش کے لئے روانہ فرمایا۔ اہل یرجوبہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا سب سے پہلے امیر المومنین لقب مقرر ہوا اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام خلفاء میں سب سے پہلے جس غلیظہ کو امیر المومنین کے لقب سے ملقب کیا گیا وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔
(دراختار ص ۱۲۷)

۵۹۔ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے قاضی مقرر ہوئے۔
(دراختار ص ۱۲۷)

۶۰۔ وہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں کہ مدینہ طیبہ کے لئے سب سے پہلے معظم اسلام مقرر کر کے روانہ کئے گئے۔
(مسن نہایت ص ۵۷)

۶۱۔ اسلام کا سب سے پہلا جھنڈا حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں سے لہرایا گیا۔ ہجرت کے موقع پر
(مسن نہایت ص ۵۷)

۶۲۔ اسلام کی راہ میں سب سے پہلے حیر چلانے والے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہیں۔
(مسن نہایت ص ۵۷)

۶۳۔ اسلام کی حمایت میں سب سے پہلے کھوار میدان سے نکالنے والے صحابی حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہیں۔
(مسن نہایت ص ۵۷)

۶۴۔ پہلے صحابی رسول جنہوں نے اسلام قبول کرنے کا عام اعلان کیا حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ ہیں۔
(مسن نہایت ص ۵۷)

۶۵۔ اہل مدینہ میں سے سب سے پہلے دائرہ اسلام میں داخل ہونے والے

حضرت اسعد بن زرارہ اور حضرت ذکوان بن عبد قیس رضی اللہ عنہما ہیں۔

(مسن نہایت ص ۵۷)

بقول دیگر حضرت سوید بن الصامت ص ہیں۔
(مسن نہایت ص ۵۷)

۶۶۔ کعبہ اللہ کے اندر سب سے پہلے کھن اسلام پناہ لے جانے والا صحابی حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ہیں۔
(مسن نہایت ص ۵۷)

۶۷۔ راہ اسلام میں سب سے پہلے عرصہ شہادت پر فائز ہونے والے صحابی حضرت یاسر رضی اللہ عنہ ہیں۔
(مسن نہایت ص ۵۷)

۶۸۔ راہ اسلام میں سب سے پہلے عرصہ شہادت پر فائز ہونے والے صحابی محترمہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا ہیں کہ ان کو ابو جہل بے مثل نے شہید کیا۔ یہ صحابیہ حضرت یاسر کی زوجہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ ہیں۔
(مسن نہایت ص ۵۷)

۶۹۔ قبول اسلام کے سلسلہ میں سب سے پہلے حضرت غویب بن عدی رضی اللہ عنہ کو سولی دی گئی۔
(مسن نہایت ص ۵۷)

۷۰۔ پہلا مہاجر مدینہ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ ہیں۔
(مسن نہایت ص ۵۷)

۷۱۔ مدینہ طیبہ کا پہلا شخص جن کا انتقال ہجرت سے قبل حالت اسلام میں ہوا وہ حضرت سوید بن الصامت رضی اللہ عنہ ہیں۔
(مسن نہایت ص ۵۷)

۷۲۔ مدینہ طیبہ میں مہاجر مسلمانوں کی سب سے پہلی ولاد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ہیں۔
(مسن نہایت ص ۵۷)

۷۳۔ بعد ہجرت انصاری مسلمانوں کی سب سے پہلی ولاد نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما ہیں۔
(مسن نہایت ص ۵۷)

۷۴۔ مدینہ طیبہ میں مہاجرین صحابہ میں سب سے پہلے انتقال کرنے والے صحابی حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ہیں۔
(مسن نہایت ص ۵۷)

۷۵۔ بعد ہجرت انصاری صحابہ میں سب سے پہلے انتقال کرنے والے صحابی

- حضرت کلثوم بن الہدیم رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ (مسن نہایت ص ۷۰۲)
- ۷۶۔ سب سے پہلی نماز جنازہ جو رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی وہ حضرت اسعد بن زرارہ رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ (امام الطبرانی معجم ص ۱۷۷)
- ۷۷۔ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں کہ سب سے پہلے ذرہ کی ایجاد اور کوڑے کی سزا دی۔
- ۷۸۔ اسلام میں سب سے پہلے شراب نوشی پر سزا کا حکم جاری کرنے والے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔
- ۷۹۔ اسلام میں سب سے پہلے شراب پینے پر سزا حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ کو دی گئی۔
- ۸۰۔ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں کہ جنہوں نے سب سے پہلے شہروں کو آباد کیا۔ (۱۰۰: ۱۰۱ ص ۳۱)
- ۸۱۔ سب سے پہلے نماز جنازہ میں چار تکبیروں پر لوگوں کو نوحہ کرنے والے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔ (۱۰۰: ۱۰۱ ص ۳۱)
- ۸۲۔ حضور اکرم ﷺ کے بعد سب سے پہلے قریش مکہ کے سامنے آیا، از بلند قرآن پڑھنے والے صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ (تذکرہ ص ۳۰)
- ۸۳۔ اول صحابی رسول جنہوں نے اپنی زوجہ کے ساتھ ہجرت کی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ (درجہ علم و حق ص ۱۳)
- ۸۴۔ انصار کہتے ہیں کہ اول صحابی جو بقیع الغرقہ میں مدفون ہوئے حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ ہیں اور مہاجرین کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ہیں۔ (درجہ علم و حق ص ۱۵)
- ۸۵۔ خانہ کعبہ میں سب سے پہلی لڑائی فتح مکہ کے دن ظہر کی دی گئی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کعبہ کی چھت پر چڑھ کر دی۔ (درجہ علم و حق ص ۱۷۷: ۱۷۸: ۱۷۹)
- ۸۶۔ خانہ کعبہ میں سب سے پہلی نماز اس دن پڑھی گئی جس دن حضرت عمر

- فاروق رضی اللہ عنہ شرف پہ اسلام ہوئے۔ (درجہ علم و حق ص ۷۰۲)
- ۸۷۔ پہلی عید الفطر کی نماز ۲۷ کو پڑھی گئی۔ (درجہ علم و حق ص ۱۷۸)
- ۸۸۔ پہلی عید الاضحیٰ کی نماز ۲۷ کو پڑھی گئی۔ (درجہ علم و حق ص ۱۷۸)
- ۸۹۔ پہلی نماز جمعہ ۱۷ بارہ ربیع الاول کو نبی سالم کی آبادی میں پڑھی گئی۔ نمازی صحابہ کی تعداد سو تھی (مسن نہایت ص ۷۰۷) حضور ﷺ کی امامت میں۔
- ۹۰۔ اسلام کی حیات میں سب سے پہلا اتفاقی قتل حضرت سعد بن ابی وقاص کے ہاتھوں ہوا۔ واقعہ یہ تھا کہ شہر سے باہر مسلم جماعت معصوف نماز تھی اور کفار نے شرارت کی۔ حضرت سعد نے ہڈی اٹھا کر ان کی طرف پھینکی اور وہ کافر کو جا لگی وہ ختم ہو گیا۔ (مسن نہایت ص ۷۰۷: ۷۰۸: ۷۰۹)
- ۹۱۔ حیات اسلام کے تحت پہلا شخصی قتل عورتوں میں عصماء بنت مردان کا ہوا ان کے نو مسلم بھائی عمیر بن عدی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں اور مردوں میں ابو غطفہ یہودی کا ہوا۔ عالم بن عمیر انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں۔ (مسن نہایت ص ۷۰۷)
- ۹۲۔ پہلا سرجو اسلام میں کاٹا گیا وہ کعب بن اشرف یہودی کا ہے۔ (درجہ علم و حق ص ۱۸۷)
- ۹۳۔ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حرب شریلی غسانی کے موقع پر اپنے گھوڑے کو فسخ کر لیا۔ یہ پہلا گھوڑا ہے جو اسلام میں فسخ ہوا۔ (درجہ علم و حق ص ۱۸۷)
- ۹۴۔ وہ حضرت محمد بن مسلمہ انصاری مدنی اشہلی ہیں کہ اصحاب میں سب سے پہلے انہیں کا نام محمد رکھا گیا۔ (درجہ علم و حق ص ۱۸۷)
- ۹۵۔ وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے فرشتے ان سے مصافحہ کریں گے۔ (تذکرہ ص ۱۸۷: ۱۸۸)
- ۹۶۔ وہ حضرت صہبہ روئی رضی اللہ عنہ ہیں کہ سب سے پہلے حوض کوثر کا پانی پئیں گے۔ (تذکرہ ص ۱۸۷: ۱۸۸)
- ۹۷۔ وہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ہیں کہ سب سے پہلے جنت کا پھل کھائیں گے۔ (تذکرہ ص ۱۸۷: ۱۸۸)

۹۸۔ سب سے پہلا علم جو لشکر اسلام کیلئے مرتب ہوا اکثر اہل میر کے نزدیک وہ علم ہے جو سر یہ دار لقم کے موقع پر مرتب ہو اور جسے حضرت مسیح ابن ابی طالب علیہ السلام نے اٹھایا۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ پہلا علم وہ ہے جو سر یہ سیف لشکر کے موقع پر ابو مرید الفتوی علیہ السلام نے اٹھایا۔

۹۹۔ پہلا گناہ جو آسمان میں ہو لوہہ حسد ہے جو ابلیس سے سرزد ہوا۔

(قرآن مہر کاغذ پ ۳۳۰ سورہ طہ)

۱۰۰۔ پہلا گناہ جو زمین پر ہو لوہہ حسد ہے جو قاتل سے سرزد ہوا۔

(قرآن مہر کاغذ پ ۳۳۰ سورہ طہ)

۱۰۱۔ مدینہ منورہ کو آباد کرنے والا نبی اکبر امیر حمیری شاہ یمن ہے جس نے حضور اکرم ﷺ کے شوق ملاقات میں یہاں سکونت اختیار کر لی۔ اس کی قوم کے کچھ حضرات بھی یہاں بس گئے۔ یہی مدینہ منورہ کی پہلی آبادی ہے۔ (تحریر نبی ج ۱ ص ۸۲)

۱۰۲۔ مکہ مکرمہ میں بسنے والا پہلا قبیلہ قبیلہ جرہم ہے۔ (تحریر نبی ج ۱ ص ۸۲)

۱۰۳۔ تحویل قبلہ کے بعد پہلی نماز جو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کعبہ معظمہ کی طرف پڑھی وہ عصر کی تھی۔ (مدارج علم ج ۱ ص ۱۲۶)

۱۰۴۔ مقبلیس بن جنان پہلا شخص ہے جو اسلام میں مرتد ہوا۔ (قرآن مہر کاغذ پ ۵۸)

۱۰۵۔ پہلا لشکر اہل جو حلقہ بگوش اسلام ہوا وہ شاہ جیش صحیحہ نجاشی ہے۔

(محسن انسانیت ص ۱۰۹)

۱۰۶۔ پہلا شخص جو فتح مکہ کے موقع پر شرف بہ اسلام ہوا حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ ہیں۔ (محسن انسانیت ص ۱۰۵)

۱۰۷۔ پہلا شاندار خطاب جو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابی کو دیا وہ "سیف اللہ" ہے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو جنگ موتہ کے بعد۔

(محسن انسانیت ص ۱۰۵ مدارج علم ج ۲ ص ۲۰)

۱۰۸۔ پہلا کذاب جس نے دعوائے نبوت کیا مسیلہ کذاب ہے۔

(محسن انسانیت ص ۱۰۵)

۱۰۹۔ پہلا مال قیمت جو مسلمانوں کے ہاتھ آیا وہ رجب ۲ھ کو سر یہ نخلہ کے موقع پر۔

(محسن انسانیت ص ۱۰۴)

۱۱۰۔ عثمان بن عبد اللہ اور حکم بن کیمان پہلے قیدی ہیں جنہیں مسلمانوں نے قید کیا۔ (مدارج علم ج ۱ ص ۱۳۸)

۱۱۱۔ فرعون پہلا بادشاہ ہے جس نے ہاتھ پاؤں کاٹنے اور رسول کی سزا دی۔ ان چادو گردوں کو جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے تھے۔ (قرآن مہر کاغذ پ ۵۷)

۱۱۲۔ قاتل پہلا شخص ہے جس نے آگ کی پوجا کی۔ (قرآن مہر کاغذ پ ۱۸)

۱۱۳۔ مکہ معظمہ میں بننے والا پہلا گھر (برائے) "دار الندوہ" ہے جسے قصی بن کلاب نے بنایا تھا۔ جسے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے زبیر بن عدی سے ایک لاکھ درہم میں خرید کر مسجد حرام میں شامل کر دیا۔ (ماہ ۲ جلد ۱ ص ۱۵۰)

۱۱۴۔ پہلا درخت جو دنیا میں آگاہہ زمین کا ہے۔ (ماہ ۲ جلد ۱ ص ۲۹۹)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جو درخت زمین پر قائم ہوا وہ کھجور کا درخت ہے۔ (تحریر نبی ج ۱ ص ۵۲)

۱۱۵۔ پہلا درخت جو طوفان نوح کے بعد آگاہہ زمین کا ہے (ماہ ۲ جلد ۱ ص ۲۹۹)

۱۱۶۔ خانہ کعبہ کا طواف سب سے پہلے فرشتوں نے کیا۔ (تحریر نبی ج ۲ ص ۱۸)

۱۱۷۔ آسمان میں سب سے پہلے اذان جبرائیل نے دی۔ (مختصر)

۱۱۸۔ علماء فرماتے ہیں کہ پہلی دعائے نیبی جو حضور اکرم ﷺ کی گئی وہ یہ تھی "ستر پوشی کو لازم کرو" (مدارج علم ج ۲ ص ۳۵)

۱۱۹۔ پہلا مکان جو زمین پر بنا بیت اللہ شریف ہے۔ (تحریر نبی ج ۲ ص ۱۸)

۱۲۰۔ پہلا بادشاہ جس نے اپنے سر پتاج رکھا وہ عمرو بن کھان تھا۔

(قرآن مہر کاغذ پ ۱۵)

۱۲۱۔ اسلام میں سب سے پہلے حضرت سعد بن ابی وقاص کی میراث تقسیم کی گئی۔ (الاولیاء و اولاد ص ۲۰۲)

۱۲۲۔ اسلام پر خاتمہ ہونے کی دعاسب سے پہلے حضرت یوسف علیہ السلام نے مانگی۔

(یوسف پ ۵۴)

۱۲۳۔ وہ حضرت نوح علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے اپنی اولاد اور والدین کی مغفرت کی دعا مانگی۔

(یوسف پ ۵۴)

۱۲۴۔ سب سے پہلے جو گھوڑے پروار ہوئے وہ حضرت اسمعیل علیہ السلام ہیں۔ اس سے پہلے گھوڑا بھی اور جانوروں کی مانند وحشی جانور تھا۔ (درود پ ۵۴)

۱۲۵۔ دسویں محرم کو آسمان سے زمین پر پہلی بارش ہوئی۔

(تہذیب النسا ج ۱ ص ۸۸ بحوالہ ابن جریر شریعہ ص ۱۱۰)

۱۲۶۔ دفن کے بعد حضرت ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ کی قبر پر پانی چھڑکا گیا۔

(درود پ ۵۴ ص ۵۵)

۱۲۷۔ سب سے پہلے عربی بولنے والے حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں۔

(مرواۃ ج ۱ ص ۱۲)

دن اور مہینوں سے متعلق سوالات

۱۔ ماہِ مُنَحْنَن کا نام "مُنَحْنَن" کیوں رکھا گیا؟

۲۔ ماہِ صَفْن کا نام "صَفْن" کیوں رکھا گیا؟

۳۔ ماہِ رَجَب کا نام "رَجَب" کیوں رکھا گیا؟

۴۔ ماہِ رَجَب کا نام "رَجَب" کیوں رکھا گیا؟

۵۔ ماہِ رَجَب کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

۶۔ ماہِ رَجَب کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

۷۔ ماہِ رَجَب کا نام "رَجَب" کیوں رکھا گیا؟

۸۔ ماہِ رَجَب کا نام "رَجَب" کیوں ہوا؟

۹۔ ماہِ رَجَب کا نام "رَجَب" کیوں رکھا گیا؟

۱۰۔ ماہِ رَجَب کو "رَجَب" کیوں کہا جانے لگا؟

۱۱۔ ماہِ رَجَب کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

۱۲۔ ماہِ رَجَب کو "رَجَب" کہنے کی وجہ کیا ہے؟

۱۳۔ قدیم زمانے میں ہفتہ کے دنوں کے نام کیا تھے؟

۱۴۔ جمعہ کا نام سب سے پہلے جمعہ کس نے رکھا اور جمعہ کے دن کو جمعہ کیوں کہا جانے لگا؟

۱۵۔ ہفتہ کے دنوں میں سے کس دن کیا چیز وجود میں آئی؟

۱۶۔ ملک الموت کو روح قبض کرنے کی ذمہ داری کس دن سونپی گئی؟

۱۷۔ ابلیس کو زمین پر کس دن اتار دیا گیا؟

۱۸۔ دوزخ کے دروازے کس دن کھولے گئے؟

۱۹۔ وہ کونسا دن ہے جس دن چھ عیدیں جمع ہوئیں؟

۲۰۔ لوگوں کے وہ اعمال جو سزا و جزا کے لائق نہ ہوں وہ کس دن اعمال

ثامہ سے نکالے جاتے ہیں؟

۳۱۔ اللہ تعالیٰ سال بھر کی بلائیں کس ماہ میں ماحر و فرماتا ہے؟

۳۲۔ وہ کونسا دن ہے جس دن ایک ایسا حادثہ پیش آیا کہ لوگوں کی زبانیں بدل گئیں؟

دن اور مہینے سے متعلق جوابات

۱۔ محرم کا نام محرم اس بنا پر رکھا گیا کہ زمانہ جاہلیت میں اس ماہ میں کشت و خون اور قتال و جدال حرام تھا۔

(فیہ اللغات ص ۲۵۵)

یا اس کی تعظیم کی وجہ سے اس کو محرم کہتے ہیں۔

۲۔ صفر کا نام صفر یا تو اس وجہ سے رکھا گیا کہ یہ ماخوذ ہے صفر سے جس کے معنی

ہیں ”خالی ہونا“ چونکہ ماہ محرم میں جنگ و قتال حرام تھا اس لئے لوگ ماہ صفر میں

قتال کے لئے نکل جایا کرتے تھے اور گھر خالی پڑے رہتے تھے۔ بایں وجہ اس ماہ کا نام

صفر رکھا گیا۔ یا یہ ماخوذ ہے صفر سے جس کے معنی ہیں ”زردی“ جب لوگ اس ماہ

کا نام متعین کرنے لگے تو اتفاق سے اس وقت پت جھڑکا موسم تھا جس میں درختوں

کے پتے پیلے پڑ جاتے ہیں۔ اس بنا پر اس ماہ کا نام صفر رکھا گیا۔ (فیہ اللغات ص ۲۵۸)

۳۔ ماہ ربیع الاول کو ربیع الاول کہنے کی وجہ یہ ہے کہ جب اس ماہ کا نام رکھا

جانے لگا تو یہ مہینہ فصل ربیع یعنی موسم بہار کے شروع میں واقع ہوا۔ (فیہ اللغات ص ۲۵۹)

۴۔ جب لوگ ماہ ربیع الآخر کا نام رکھنے لگے تو یہ مہینہ فصل ربیع یعنی موسم بہار

کے آخر میں واقع ہوا بایں وجہ اس کا نام ربیع الآخر رکھا گیا۔ (فیہ اللغات ص ۲۶۰)

۵۔ جمادی الاولیٰ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جماد بمعنی جمود یعنی جم جانا۔ جب لوگ

اس ماہ کا نام متعین کرنے لگے تو اس وقت سوئی کا موسم شروع ہوا تھا چونکہ موسم

سرمایں ہر چیز میں جمودیت آجاتی ہے۔ اس بنا پر اس ماہ کا نام جمادی الاولیٰ مقرر ہوا۔

(فیہ اللغات ص ۲۶۱)

۶۔ جمادی الاخریٰ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب لوگ اس ماہ کا نام رکھنے لگے تو یہ وہ

وقت تھا جب سردی کی وجہ سے پانی جم جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اس ماہ کا نام جمادی

- ۷۔ آخری رکھ دیا گیا۔ (غیاث اللغات ص ۳۸)
- ۸۔ رجب ماخوذ ہے رجب یعنی تقسیم کرنا۔ چونکہ اس ماہ کو اہل عرب شہر اللہ کہتے تھے اور اس کی تقسیم کرتے تھے اسی بنا پر اس کا نام رجب رکھا گیا۔ (غیاث اللغات ص ۳۲)
- ۹۔ شعبان ماخوذ ہے شعب یعنی پھوٹنا، نکلتا۔ ظاہر ہونا۔ چونکہ اس ماہ میں خیر کثیر پھوٹی پھیلتی ہے اور بدوں کا رزق تقسیم ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اس ماہ کا نام شعبان ہوا۔ (غیاث اللغات ص ۲۹۲)
- ۱۰۔ رمضان ماخوذ ہے رمضان یعنی جلنا۔ چونکہ یہ ماہ گناہوں کو جلا دیتا ہے یا یہ ماخوذ ہے رمضان کی گرمی سے پاؤں کا جلنا۔ چونکہ یہ مہینہ بھی تکلیف نفس اور جلن کا سبب ہے اس بناء پر اس کا نام رمضان رکھا گیا۔ (غیاث اللغات ص ۲۳۶)
- ۱۱۔ شوال ماخوذ ہے شول یعنی باہر نکلتا۔ چونکہ اس مہینہ میں اہل عرب سیاحت کیلئے گھروں سے باہر نکل جایا کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے اس ماہ کو شوال کہا جانے لگا۔ (غیاث اللغات ص ۳۰۰)
- ۱۲۔ ذی قعدہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ذی یعنی والا اور قعدہ کے معنی ہیں بیٹھ جانا۔ چونکہ اس ماہ میں لوگ بوجہ احترام، قبال و جدال بند کر کے گھروں میں بیٹھ جایا کرتے تھے۔ (غیاث اللغات ص ۲۲۶)
- ۱۳۔ ذی الحجہ کو ذی الحجہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یا تو یہ ماخوذ ہے حج بمعنی حج کرنا یا یہ ماخوذ ہے حج بمعنی سال۔ چونکہ اس ماہ میں حج کرتے ہیں اور یہ ماہ سال کا آخری مہینہ ہاں وجہ اس کو ذی الحجہ کہتے ہیں۔ (غیاث اللغات ص ۲۲۶)
- ۱۴۔ قدیم زمانہ میں ہفتہ کے دنوں کے نام یہ تھے۔
- اول (اتوار) رہون (پیر) جبار (منگل) مار (بدھ) لوتس (جمعرات)
- عردہ (جمعہ) شبار (ہفتہ)
- (مدارج المذہب ص ۱۵۴)
- ایک قول کے بموجب یہ نام یوں ہیں۔
- اول، رہون، جبار، وہار، مونت، عروہ، شبار۔
- (تخیر ابن کثیر ص ۵۰)

- ۱۵۔ جمعہ کا قدیم نام عروہ ہے۔ سب سے پہلے اس دن کا نام جمعہ کعب بن لوی نے رکھا۔
- اس کا وجہ تسمیہ میں کئی اقوال ہیں۔
- (۱) جمعہ اس دن کو اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس دن نماز کیلئے جماعتوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ (نور المصائب ص ۲۸)
- (۲) یا اس وجہ سے کہ اس دن میں اجتماع آفرینش ہے۔
- (۳) یا اس وجہ سے کہ اس دن حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش تمام ہوئی اور روح و جسم کو جمع کیا گیا۔ (مدارج المذہب ص ۱۵۴)
- ۱۶۔ ہفتہ کے دنوں میں سے اتوار اور پیر کے دن زمین بنائی گئی۔ منگل اور بدھ میں پہاڑ، دریا، درخت، چاندروں کی غذا اور بقیہ سامان پیدا کئے گئے۔ جمعرات و جمعہ میں ساتوں آسمان، چاند و سورج ستارے اور فرشتے پیدا کئے گئے۔ ایک قول یہ ہے کہ ہفتہ کے دن زمین، اتوار کو پہاڑ، پیر کو درخت، منگل کو مکروہات، بدھ کو نور، جمعرات کو چوپائے اور جمعہ کو حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے۔
- حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ فرشتے بدھ کے دن پیدا ہوئے اور جنات کو جمعرات کے دن پیدا کیا گیا۔ (ابن کثیر ص ۴۴)
- ایک قول یہ ہے کہ برائیاں منگل کے دن، نور بدھ کے دن اور جانور جمعرات کے دن پیدا کئے گئے۔ (ابن کثیر ص ۱۳)
- حضرت خواجہ نظام الدین اولیا علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ بارش کی پیدائش منگل کے دن ہوئی۔ تاریکی اور روشنی بدھ کے دن اور جنت کی پیدائش جمعرات کے دن ہوئی۔
- (ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیا ص ۱۷۷)
- ۱۷۔ منگل کے دن ملک الموت علیہ السلام کو بندگان خدا کی جانیں قبض کرنے پر مقرر کیا گیا۔
- ۱۸۔ منگل کے دن ابلیس روئے زمین پر آیا۔
- (جوہر الاکمل ص ۱۷۷)

- ۱۸۔ دوزخ کے دروازے منگل کے دن کھلے۔ (حوالہ ۱۱)
- ۱۹۔ ۹ روزی الحجہ ۱۰۰۰ مطابق پچیس دسمبر بروز جمعہ۔ یہ وہ دن ہے جس دن حضور اکرم ﷺ نے خطبہ جمعہ الوداع فرمایا اس دن چھ عیدیں جمع تھیں تین مسلمانوں کی اور تین دوسری قوموں کی۔ یعنی ۲۵ دسمبر عیسائیوں کی عید، یہودیوں کی عید، اور مجوسیوں کی عید تھی۔ مسلمانوں کے لئے جمعہ کا دن وہ عید۔ حج کا دن وہ عید اور محبوب کی دید کی عید۔ ایسی عیدیں آج تک جمعہ نہ ہوئیں۔ (شان حبیب الرحمن ۵)
- ۲۰۔ لوگوں کے وہ اعمال جو سزاوار کے لائق نہ ہوں وہ جہنم کے دن نامہ اعمال سے نکال دیئے جاتے ہیں۔ (ابن کثیر ۱۲/۱۳)
- ۲۱۔ سال بھر میں جو بلائیں دنیا میں نازل ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ماہ صفر میں نامزد فرماتا ہے۔ (ملفوظات خیر نظام الدین اولیاء ص ۱۸۵)
- ۲۲۔ عمرو بن کعبان نے شہر بابل میں ایک اونچی عمارت بنائی اس کا مکر یہ تھا کہ اس نے یہ بلند عمارت اپنے خیال میں آسمان میں پہنچنے اور آسمان والوں سے لڑنے کیلئے بنائی ہے اللہ تعالیٰ نے ہوا چلائی اور وہ عمارت گر پڑی۔ جب یہ عمارت گری تو گجرات سے لوگوں کی زبانیں بدل گئیں۔ اس دن سے لوگ تہتر زبانیں بولنے لگے جب کہ اس سے پہلے صرف ایک زبان سریانی بولتے تھے۔ (ماہیہ ص ۱۷۷)

قیامت اور علامات قیامت متعلق سوالات

- ۱۔ دجال کہاں سے نکلے گا؟
- ۲۔ دجال کی پیشانی پر کیا لکھا ہوا ہوگا؟
- ۳۔ دجال کا قیام و فساد کتنے دنوں تک رہے گا؟
- ۴۔ دجال کون کون سے شہر میں داخل نہ ہو سکے گا؟
- ۵۔ دجال کو کون قتل کریں گے اور کس جگہ؟
- ۶۔ امام مہدی کا ظہور کس سن میں ہوگا؟
- ۷۔ دلہ الارض کس جگہ سے برآمد ہوگا اور کس دن؟
- ۸۔ دلہ الارض کتنا لمبا ہوگا؟
- ۹۔ دلہ الارض جسانی اعتبار سے کیسا ہوگا؟
- ۱۰۔ دلہ الارض کے پاس کیا کیا چیزیں ہوں گی؟
- ۱۱۔ امام مہدی دنیا میں کتنے سال قیام فرمائیں گے؟
- ۱۲۔ مغرب سے آفتاب کتنے دنوں تک طلوع ہوتا رہے گا؟
- ۱۳۔ صور کیا چیز ہے؟
- ۱۴۔ صور کی پیدائش کب ہوگی لب وہ کہاں ہے؟
- ۱۵۔ صور کتنی بار پھونکا جائے گا؟
- ۱۶۔ صور اوٹی کے بعد کون کون سے نفوس زندہ رہیں گے؟
- ۱۷۔ دو صدوروں کے درمیان کتنا فاصلہ ہوگا؟
- ۱۸۔ صور بھشت یعنی زندہ ہونے کا صور کہاں سے پھونکا جائے گا؟
- ۱۹۔ میدان حشر کس ملک میں قائم ہوگا؟

- ۲۰۔ قیامت کے دن لوگ کس حال میں جمع کئے جائیں گے؟
- ۲۱۔ قیامت کے دن سب سے پہلے حساب کس سے ہوگا؟
- ۲۲۔ قیامت کے دن ہل چڑکی زبان کوئی ہوگی؟
- ۲۳۔ قیامت کے دن ہر آدمی کے کتنے دیوان بکس گئے؟
- ۲۴۔ قیامت کے دن کونسا مرد کس کے جہنم کے لئے ہوگا؟
- ۲۵۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہمارے بندوں کا حساب کتنے گھنٹے میں لے لیا؟
- ۲۶۔ لوہہ حر کی درازی کتنی ہوگی؟
- ۲۷۔ لوہہ حر کس چیز کا ہوگا؟
- ۲۸۔ لوہہ حر میں کیا نکلا ہوا ہوگا؟
- ۲۹۔ حوض کوثر کا نام کوثر کیوں ہوا؟
- ۳۰۔ حوض کوثر کس چیز کا بنا ہوا ہے؟
- ۳۱۔ حوض کوثر کے پالے کتنے اور کس چیز کے ہوں گے؟
- ۳۲۔ حوض کوثر کی لبائی، چوڑائی اور گہرائی کتنی ہے؟
- ۳۳۔ پل صراط کس جگہ بچھایا جائے گا اور پل صراط کے کتنے پل ہوں گے؟
- ۳۴۔ پل صراط کی مسافت کتنی ہے؟
- ۳۵۔ پل صراط پر سے سب سے پہلے کون گزریں گے؟
- ۳۶۔ میزان کہاں رکھی جائے گی؟
- ۳۷۔ قیامت کے دن صاحب میزان کون ہوں گے اور اعمال کا وزن کون کریں گے؟
- ۳۸۔ موت کو کس طرح موت آئے گی؟

قیامت اور علامات قیامت متعلق جوابات

- ۱۔ دجال "خراسان" سے نکلے گا۔
- ۲۔ اس سلسلے میں تین روایتیں ہیں کہ دجال کی پیشانی پر کیا لکھا ہوا ہوگا۔
- (۱) اس کی پیشانی پر "کافر" لکھا ہوگا۔ (متفقہ ہیں اس سے سو فی صدی ہم سہم ہے)
- (۲) اس کی پیشانی پر "ک" فہر لکھا ہوگا۔ (متفقہ ہیں اس سے ہم سہم ہے)
- (۳) اس کی پیشانی پر الکاف ماقابہ لکھا ہوگا۔ (متفقہ ہیں اس سے ہم سہم ہے)
- (متفقہ ہیں اس سے ہم سہم ہے، متفقہ ہیں اس سے ہم سہم ہے)
- ۳۔ دجال کا قیام اور قیام صرف چالیس دن رہے گا مگر اس کا پہلا دن ایک سال کے برابر، دوسرا دن ایک ماہ کے برابر اور تیسرا دن ایک ہفتہ کے برابر ہوگا باقی دن عام دنوں کے طرح ہوں گے۔ (متفقہ ہیں اس سے ہم سہم ہے، متفقہ ہیں اس سے ہم سہم ہے)
- ۴۔ دجال تمام روئے زمین کا گشت کرے گا مگر دو جگہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ ان دو جگہوں کی فرشتوں کے ذریعہ حفاظت فرمائے گا اس طرح کہ جب دجال مدینہ طیبہ یا مکہ مکرمہ کی طرف رخ کرے گا تو فرشتے اس کا چہرہ دوسرے طرف موزوں گے۔ (متفقہ ہیں اس سے ہم سہم ہے)
- ۵۔ دجال کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام قتل کر دیں گے۔ اس ہستی میں جو بیت المقدس کے قریب ہے اور جسے باب اللہ کہتے ہیں۔ (متفقہ ہیں اس سے ہم سہم ہے)
- ۶۔ امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں احادیث بکثرت اور متواتر ہیں مگر ان میں کسی وقت کا تعین نہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ "بعض علوم کے ذریعہ مجھے ایسا خیال گزر رہا ہے کہ شاید ۱۸۳۷ء میں کوئی سلطنت اسلامی باقی نہ رہے اور ۱۹۰۰ء میں حضرت امام مہدی ظہور فرمائیں۔ (المتفقہ ہیں اس سے ہم سہم ہے)

۷۔ دلیہ الارض مزدلفہ کی رات کو کوہ صفا کے جیاد نامی چٹان سے برآمد ہوگا۔

(ابن کثیر ۲۰ ج ۲)

بعض کہتے ہیں کہ مسجد حرام سے نکلے گا۔ بعض نے کہا ہے صفا سے، بعض نے کہا ہے مقام حجر سے اور بعض نے کہا ہے کہ طائف سے نکلے گا۔

(ماہیہ ۱۶ ج ۱ ص ۲۲۲)

۸۔ دلیہ الارض ساتھ گزلبا ہوگا۔

(ماہیہ ۱۶ ج ۱ ص ۲۲۲)

۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دلیہ الارض موسیٰ نے نیرے اور بھالے کی طرح ہوگا۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اس کے بال اور کھربوں گے، داڑھی ہوگی دم نہ ہوگی۔ حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ اس کا سرتیل کے سر کے مشابہ ہوگا، آنکھیں خنزیر جیسی اور کان ہاتھی جیسے ہوں گے۔ سینک کی جگہ اونٹ کی طرح ہوگی۔ شتر مرغ جیسی گردن اور شیر جیسا سینہ ہوگا۔ اونٹ جیسے پاؤں اور بلی جیسی کمر ہوگی اور رنگ چیتے جیسا ہوگا۔

(ابن کثیر ۲۰ ج ۲)

اس کے چار پیر اور دو پر ہوں گے۔

(ماہیہ ۱۶ ج ۱ ص ۲۲۲)

۱۰۔ دلیہ الارض کے پاس حصائے موسوی اور انکشتری سلیمانی ہوگی۔ ہر مومن کی پیشانی پر حصائے موسوی سے نشان لگائے گا جس سے چہرہ منور ہو جائیگا۔ اور خاتم سلیمانی سے ہر کافر کی ناک پر نشان لگائے گا جس سے اس کا چہرہ سیاہ ہو جائیگا۔ اس طرح مومن اور کافر ظاہر ہو جائیں گے۔

(ابن کثیر ۲۰ ج ۲)

۱۱۔ امام مہدی دنیا میں کتنے سال رہیں گے اس میں اختلاف ہے بعض نے کہا نو سال بعض نے چالیس سال۔ اور ترمذی ج ۲ ص ۴۶ پر پانچ سات اور نو سال کا تذکرہ ہے۔

۱۲۔ امام نووی کے مطابق مغرب سے آفتاب صرف ایک دن طلوع ہوگا۔

آفتاب آسمان تک آنے کے بعد پھر مغرب کی طرف لوٹ کر غروب ہو جائیگا۔

بعض کا قول ہے کہ مغرب سے آفتاب تین دن طلوع ہوگا۔ (ماہیہ ۲۰ ج ۱ ص ۱۲۸)

(تیسرے درجہ عالمی قریح)

۱۳۔ صور نور کا بنا ہوا ایک سینک ہے۔ امام بخاری نے حضرت عباد سے نقل کیا ہے کہ صور یوق کی طرح ہے اور یوق کے معنی ہیں زنگہلا۔

(درجہ عالمی ۲۰ ج ۱ ص ۱۲۸)

۱۴۔ صور کی حدیث میں ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جب آسمان و زمین کی پیدائش کر چکا تو صور کو پیدا کیا اور اسے حضرت اسرافیل علیہ السلام کو دیا وہ اسے منہ میں لئے ہوئے آنکھیں اوپر کو اٹھائے ہوئے عرش کی جانب دیکھ رہے ہیں کہ کب حکم خدا ہو اور وہ صور پھونک دیں۔

(ابن کثیر ۲۰ ج ۲ ص ۸)

۱۵۔ صور دو بار پھونکا جائے گا۔ پہلے صور سے زندے مرجائیں گے۔ اور دوسرے صور سے مردے زندہ ہو جائیں گے۔

(ابن کثیر ۲۰ ج ۲ ص ۸)

ایک قول یہ ہے کہ صورتیں بار پھونکے جائیں گے پہلا صور فزع ہوگا اس سے ساری دنیا کے لوگ گھبرا اٹھیں گے اور کافر بے ہوش ہو جائیں گے۔ دوسرا صور حق ہوگا جس سے سب زندے مرجائیں گے۔ اور تیسرا صور بعثت ہوگا جس سے سب مردے زندہ ہو جائیں گے۔

(ابن کثیر ۲۰ ج ۲ ص ۸)

۱۶۔ نفخہ اولیٰ کے بعد کون سے نفوس زندہ رہیں گے اس میں مفسرین کے بہت اقوال ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نفخہ صعق سے تمام آسمان و زمین والے مرجائیں گے سوائے جبرائیل، میکائیل و اسرافیل اور ملک الموت کے۔ پھر اللہ تعالیٰ دونوں نفوس کے درمیان کی مدت میں ان فرشتوں کو بھی موت دے گا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ مستثنیٰ شہداء ہیں جن کے لئے قرآن مجید میں بَلِّ اَحْیَاءُ آیا ہے۔ حدیث شریف میں بھی ہے کہ وہ شہداء ہیں جو تلواریں حائل کئے گرد عرش حاضر ہوں گے۔ تیسرا قول۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مستثنیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں چونکہ آپ طور پر بے ہوش ہو چکے ہیں اس لئے اس

نفخہ سے آپ بے ہوش نہ ہوں گے بلکہ آپ معیظ و ہوشیار رہیں گے۔
چوتھا قول یہ ہے کہ مستثنیٰ جنت کی حوریں اور عرش و کرسی کے رہنے والے ہیں۔
ضحاک کا قول ہے کہ مستثنیٰ رضوان اور حوریں اور وہ فرشتے جو جہنم پر مامور ہیں وہ
اور جہنم کے ساپ بچھو ہیں۔

۷۔ چالیس سال کا فاصلہ ہوگا۔ (خزانہ کائنات ص ۳۳۳ ج ۳)
۸۔ صور بعثت یعنی زندہ ہونے کا صور صحرہ بیت المقدس سے بھونکا جائیگا۔

حضرت اسرار الملک رحمہ اللہ فرمادیں کہ اگر آواز دیں گے اَیُّهَا الْعِظَامُ الْبَالِیۃُ
وَالْاَوْصَالُ الْمَقْطُوعَةُ وَاللَّحُومُ الْمُتَمَرِّقَةُ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ کُنَّ اَنْ تَجْتَمِعْنَ
لِفَضْلِ الْقَضَاءِ فَيَقْبَلُوْنَ۔ (ترجمہ: اے سرے گلی ہڈیو! اے جسم کے حفرے
جوڑو! اور اے ٹکڑے ہوئے گوشتو! اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ فیصلہ کے لئے جمع
ہو جاؤ۔ تو وہ لبیک کہیں گے) بعض نے کہا ہے کہ صور اسرار الملک رحمہ اللہ بھونکیں گے۔

لیکن خدا حضرت جبرائیل علیہ السلام کو فرمادیں گے۔ (مجلد ۲ ص ۴۹۹ ج ۲ ص ۵۰۰)
۹۔ میدان حشر ملک شام میں قائم ہوگا۔ (تذکرہ ص ۲۸۸ ج ۲ ص ۵۰۰)

۱۰۔ قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ جمع کئے جائیں
گے۔ (خزانہ کائنات ص ۴۷۷ ج ۳ ص ۵۰۰)

اور سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دوبار ایک نرم سفید کپڑے
پہنائے جائیں گے۔ (مختصر ج ۲ ص ۲۸۳)

۱۱۔ قیامت کے دن سب سے پہلے حساب جبرائیل علیہ السلام سے ہوگا۔

(الاعتقان فی علوم القرآن ج ۱ ص ۶۰)

۱۲۔ قیامت کے دن اہل محشر کی زبان سریانی ہوگی۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۵۱)

۱۳۔ قیامت کے دن انسان کے تین دیوان نکلیں گے۔ ایک میں نیکیاں
لکھی ہوئی ہوں گی۔ دوسرے میں گناہ ہوں گے اور تیسرے میں خدا کی نعمتیں

لکھی ہوں گی۔

(ابن کثیر ج ۳ ص ۸۸۰ ج ۳ ص ۳۴۳)

۱۴۔ قیامت کے دن ہر نولہ اپنے اپنے امام کے ساتھ ہوگا۔ چنانچہ صدیق کا
نولہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جہنم کے نیچے، عادل بادشاہوں کی جماعت
لواء فاروقی کے نیچے، خلیفہ کا کردہ عثمانی جہنم کے نیچے، شہیدوں کی جماعت
لواء حیدری کے تلے، فقہاء و علماء کا کردہ حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ کے جہنم کے
نیچے، تارک الدنیا فقر کا کردہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے جہنم کے تلے، مؤذنوں
کی جماعت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے جہنم کے نیچے اور مظلوم مقتولوں، شہیدوں کی
جماعت جناب امام حسین رضی اللہ عنہ کے جہنم کے نیچے ہوں گے۔ (تحریر ج ۲ ص ۳۱۵)

۱۵۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سارے بندوں کا حساب صرف چار
تھنوں میں لے لیگا۔

۱۶۔ لواء حمد کی درازی ایک ہزار چھ سو سال کی مسافت کے برابر ہوگی۔

(در علم ج ۲ ص ۳۸۲)

۱۷۔ لواء حمد کا ستان (نوک) یا قوت احمد، اس کا قبضہ سفید چاندی کا اور اس کا
ڈنڈا سبز مروارید کا ہوگا۔ اس کی زلفیں تین نور کی ہوگی ایک زلف مشرق میں دوسری
مغرب میں اور تیسری دنیا کے درمیان میں ہوگی۔ (در علم ج ۲ ص ۳۸۲)

۱۸۔ لواء حمد میں تین سطریں تحریر ہوں گی ایک پر بسم اللہ الرحمن الرحیم
دوسرے پر الحمد للہ رب العالمین اور تیسرے پر لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ لکھا ہوا ہوگا۔ (در علم ج ۲ ص ۳۸۲)

۱۹۔ اس کا نام کوثر اس بنا پر ہے کہ اس کے پاس لوگ کثرت سے جائیں گے۔

(در علم ج ۲ ص ۳۸۲)

۲۰۔ حوض کوثر موتی اور یاقوت کے عکسوں سے بنا ہوا ہے۔ اس کے
کنارے سونے کے ہیں اور اس کے ارد گرد موتیوں کے تپے ہیں اور اس کی تہ
مشک کی ہے۔ (در علم ج ۲ ص ۳۸۲ ج ۲ ص ۳۸۲ ج ۲ ص ۳۸۲)

۳۱۔ حوض کوثر کے پالے سونے چاندی، یا قوت و موتی اور زبرجد کے ہیں۔ ان کی تعداد آسمان کے ستاروں کے مانند ہیں۔ (ترمذی ص ۴۴)

۳۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے حوض کی درازی ایک ماہ کی مسافت ہے اور اتنی ہی اس کی چوڑائی ہے اور اس کی گہرائی ستر ہزار فرسخ کی ہے۔ (ترمذی ص ۴۴)

۳۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہنم کی پشت پر سر لٹا بچا کی جائے گی۔ (ترمذی ص ۴۴)

۳۴۔ حضرت فضیل بن عیاض کی حدیث میں ہے کہ پل صراط کی مسافت چند روزہ ہزار سال کے برابر ہے۔ پانچ ہزار چھائی میں، پانچ ہزار اسی اور پانچ ہزار ہزار ہزار ہزار۔ (ترمذی ص ۴۴)

۳۵۔ دوسری روایت کے بموجب اس کی مسافت قیامت کے سالوں کے حساب سے تین سو سال کے برابر ہے اور تیسری روایت کے مطابق آخرت کے سالوں کے حساب سے تین ہزار سال کے برابر ہے۔ (ترمذی ص ۴۴)

۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پل صراط پر سے گزرنے والوں میں سب سے پہلے میں اور میری امت ہوگی۔

(ترمذی ص ۴۴)

۳۶۔ اور امت محمدیہ میں سے سب سے پہلے مہاجرین فقرائے زریں گے۔

(ابن ماجہ ص ۴۴)

۳۶۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جنت عرش کے دائیں جانب اور جہنم اس کے بائیں جانب رکھی جائے گی اس کے بعد میں ان لائی جائیگی اور نیکیوں کے پلڑے کو جنت کے مقابل اور بدیوں کے پلڑے کو جہنم کے مقابل رکھا جائے گا۔ (ترمذی ص ۴۴)

۳۷۔ حضرت خدیجہ سے مروی ہے کہ قیامت میں صاحبِ یزمن ہر انکل لکھیں ہوں گے اور وہی اس دن اعمال کا وزن کریں گے۔ (ترمذی ص ۴۴)

۳۸۔ جب سب جنتی جنت میں داخل ہوئیں گے اور جہنم میں صرف وہی رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ کے لئے اس میں رہنا ہے اس وقت جنت اور دوزخ کے درمیان موت کو سفید وسیاہ بیڑے کی شکل میں لاکھڑا کیا جائے گا جنتیوں اور جہنمیوں سے پوچھا جائیگا کہ اسے پہچانتے ہو؟ سب نہیں گے بلکہ یہ موت ہے۔ پھر دوزخ کر دی جائے گی۔ (ترمذی ص ۴۴)

جنت اور دوزخ متعلق سوالات

- ۱۔ جنت کس چیز کی بنی ہوئی ہے؟
- ۲۔ جنت کے طبقات کتنے ہیں؟
- ۳۔ جنت کے درجے کتنے ہیں اور ہر ایک کی وسعت کتنی ہے؟
- ۴۔ جنت کے اس درخت کا نام کیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت سے لگایا؟
- ۵۔ جنت میں سب سے پہلے کون داخل ہوں گے؟
- ۶۔ جنت میں پیغمبروں میں سے سب سے آخر میں کون داخل ہوئے گئے؟
- ۷۔ جنت میں سب سے پہلے کوئی امت داخل ہوگی؟
- ۸۔ جنت میں امت محمدیہ میں سے سب سے پہلے کون داخل ہوں گے؟
- ۹۔ جنت میں صحابہ کرام میں سے سب سے آخر میں کون داخل ہوئے گئے اور کیوں؟
- ۱۰۔ جنت میں اہل جنت کی کل کتنی صفیں ہوں گی اور ان میں سے امت محمدیہ کی کتنی صفیں ہوں گی؟
- ۱۱۔ جنت میں اہل جنت کی عمر کتنی ہوگی؟
- ۱۲۔ جنت میں جنتی کا قد کتنا لمبا ہوگا اور جسامت کتنی ہوگی؟
- ۱۳۔ جنت میں اہل جنت کی زبان کوئی ہوگی؟
- ۱۴۔ جنت کے اس دروازے کا کیا نام ہے جس سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام داخل ہوئے گئے؟
- ۱۵۔ جنت میں جنتی کس وقت جائیں گے؟
- ۱۶۔ امت محمدیہ میں سے کتنے لوگ بے حساب و کتاب جنت میں داخل ہوئے گئے؟
- ۱۷۔ جنت میں اہل جنت کی اولین غذا کوئی ہوگی؟

- ۱۸۔ حضرت آدم علیہ السلام نے لیکر آج تک جنتی عبادتیں ہمارے لئے مشروع ہوئیں ان میں کوئی عبادت جنت میں رہے گی؟
- ۱۹۔ جنت میں مومنوں کے سینوں میں قرآن کا کتنا حصہ پڑھائی رہے گا؟
- ۲۰۔ جنت میں ہر جنتی کو کتنے خادم اور کتنی بیویاں ملیں گی؟
- ۲۱۔ جنت میں اہل جنت کو کتنے قسم کے کھانے ملیں گے؟
- ۲۲۔ جنت میں جنتی ایک دوسرے سے ملنا چاہیں گے تو کیسے ملیں گے؟
- ۲۳۔ جنت میں رات ہوگی یا نہیں؟
- ۲۴۔ جنت میں جنتی آرام اور غیر آرام کے اوقات کو کیسے پہچانیں گے؟
- ۲۵۔ جنت میں کھانا کس طرح بہم ہوگا؟
- ۲۶۔ جنت میں کتنے دریا ہیں اور کس چیز کے؟
- ۲۷۔ جنت میں نہریں کتنی ہیں اور ان کے نام کیا ہیں؟
- ۲۸۔ وہ نہریں کتنی ہیں جو جنت سے نکل کر دنیا میں آتی ہیں اور ان کے نام کیا ہیں؟
- ۲۹۔ جنت میں سب سے آخر میں جانے والے کا واقعہ کیا ہے؟
- ۳۰۔ جہنم کس چیز کی بنی ہوئی ہے؟
- ۳۱۔ دوزخ کی گہرائی کتنی ہے؟
- ۳۲۔ دوزخ کے درکات کتنے ہیں؟
- ۳۳۔ دوزخ کے طبقات میں سے کس طبقہ میں کس کو ڈالا جائے گا؟
- ۳۴۔ دوزخ میں عذاب کے فرشتے کتنے ہیں؟
- ۳۵۔ دوزخ میں مقررہ فرشتوں کی قامت کتنی ہے؟
- ۳۶۔ دوزخ کی آگ کی حرارت دنیا کے آگ سے کتنی زیادہ ہے؟
- ۳۷۔ دوزخ کی آگ کتنے دنوں تک دھکائی گئی اور اس کا رنگ کیا ہے؟
- ۳۸۔ دوزخ میں دوزخی کس وقت ڈالے جائیں گے؟
- ۳۹۔ دوزخ میں سب سے پہلے کون ڈالا جائیگا؟

۳۰۔ دوزخ میں دوزخی کی عمر کتنی ہوگی؟

۳۱۔ دوزخ میں سب سے ہلکا عذاب کس کو ہوگا؟

۳۲۔ دوزخ کے اس جیل خانے کا نام کیا ہے جس میں تکبروں کو ڈالا جائیگا؟

جنت اور دوزخ سے متعلق جوابات

۱۔ جنت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مٹک کے گارے سے بنی ہیں۔ ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی ہے۔ زمین زعفران کی، کنکریوں کی جگہ موتی اور یاد قوت ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جنت عدن کی ایک اینٹ سفید موتی کی ہے ایک یا قوت سرخ کی، ایک زبردستی اور مٹک کا گارا ہے، گھاس کی جگہ زعفران ہے، موتی کی کنکریاں اور خمر کی مٹی۔ (بہارِ حیرت ص ۳۲۷-۳۲۸)

(۱) جنت الفردوس۔ (۲) جنت عدن۔ (۳) جنت داؤی۔ (۴) دارالقلند۔ (۵) دارالسلام۔ (۶) دارالتقادم۔ (۷) عظیمین۔ (۸) جنت نعیم۔ (خبرِ جمیع ص ۲۳۲)

۳۔ جنت کے سو درجے ہیں ہر درجہ میں وہ مسافت ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے رہا یہ کہ خود اس درجہ کی کیا مسافت ہے تو ترجمہ کی حدیث میں ہے کہ اگر تمام عالم ایک درجہ میں جمع ہوں تو سب کے لئے وہ وسیع ہے۔

(بہارِ حیرت ص ۳۲۲-۳۲۳)

ایک روایت میں ہے کہ جنت کے درجات اتنے ہیں جتنے کہ قرآن کے

حروف۔ (الطحاویٰ لموطا ص ۸۹)

۴۔ جنت کا وہ درخت جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت سے لگایا اس کا نام طوبیٰ ہے۔ اس درخت سے متعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دریافت کرنے پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یہ جنتیوں کے لئے ہے اس کی جڑ میری خوشنودی ہے، اس کا پانی تنہیم کا ہے، اس کی ٹھنڈک کافور کی سی، اس کا ذائقہ زنجبیل کے مثل ہے اور اس کی

خوشبو مشک کی طرح ہے۔ جس نے بھی اس میں ایک گھونٹ پی لیا اسے کبھی پیاس نہ لگے گی۔

۷۔ جنت میں سب سے پہلے حضور اکرم ﷺ داخل ہو گئے۔ (در مختار ج ۱ ص ۴۸۷)

۸۔ پیغمبروں میں سے سب سے آخر میں داخل جنت ہونے والے حضرت سلیمان ﷺ ہیں کیونکہ وہ تو مگر تھے۔ (مبیان ص ۳۷)

۹۔ ساتوں میں سے سب سے پہلے امت محمدیہ جنت میں داخل ہوگی۔ (در مختار ج ۱ ص ۴۸۷)

۱۰۔ امت محمدیہ میں سے سب سے پہلے جنت میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ داخل ہوں گے۔ (مبیان ص ۳۷)

۱۱۔ جنت میں صحابہ کرام میں سے سب سے آخر میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ داخل ہو گئے کیونکہ وہ تو مگر تھے۔ (مبیان ص ۳۷)

۱۲۔ اہل جنت کی ایک سو بیس گنتی ہوں گی جن میں سے اسی گنتی امت محمدیہ کی ہوگی۔ (تحریر نمبر ۱ ص ۳۷)

۱۳۔ جنت میں اہل جنت میں سے مردوں کی عمر، عمریسی تین سو سال کی ہوگی۔ (مبیان ص ۳۷)

۱۴۔ اور عورتوں کی عمر ۱۸ سال کی ہوگی۔ (تحریر نمبر ۱ ص ۳۷)

۱۵۔ اور اسی عمر میں ہمیشہ رہیں گے۔ (در مختار ج ۱ ص ۴۸۷)

۱۶۔ جنت میں اہل جنت کا قد، قد آدم یعنی ساٹھ گز لمبا ہوگا۔ اور جسم کا عرض سات باٹھ ہوگا۔ (تحریر نمبر ۱ ص ۳۷)

۱۷۔ جنت میں اہل جنت کی زبان زبان محمد ﷺ یعنی عربی ہوگی۔ (تحریر نمبر ۱ ص ۳۷)

۱۸۔ حضور اکرم ﷺ جنت میں جس دروازے سے داخل ہو گئے اس کا نام باب الرحمہ اور باب التوبہ ہے۔ (در مختار ج ۱ ص ۴۸۷)

۱۹۔ جنتی جنت میں دو پہر کے وقت جائیں گے۔ (تحریر نمبر ۱ ص ۳۷)

۲۰۔ چار ارب نوے کروڑ ستر ہزار امت محمدیہ بغیر حساب کتاب کے جنت میں جائیں گے۔ (تحریر نمبر ۱ ص ۳۷)

۲۱۔ یہ اس حدیث کا حاصل ضرب ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار بے حساب جنت میں جائیں گے اور ان کے طفیل میں ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار۔ (تحریر نمبر ۱ ص ۳۷)

۲۲۔ اللہ عزوجل ان کے ساتھ تین چار گنا عیسٰی اور دس گنا معلوم نہیں ہر جماعت میں کتنے ہوں گے اس کا شمار ہی جائے۔ تھوڑے دنوں کے بعد پھر دس گنا جنت میں جائیں گے۔ (تحریر نمبر ۱ ص ۳۷)

۲۳۔ جنت میں اہل جنت کی سب سے پہلی غذا اس چھل کی بکلی ہے جس کی پشت پر زمین قائم ہے۔ (در مختار ج ۱ ص ۴۸۷)

۲۴۔ ایک دوسری روایت میں گائے کی بکلی اور چھل کا گوشت ہے۔ (تحریر نمبر ۱ ص ۳۷)

۲۵۔ حضرت آدم رضی اللہ عنہ سے لیکر آج تک جتنی بھی عبادتیں ہمارے لئے شروع ہوئی ہیں ان میں سے صرف دو عبادتیں جنت میں رہیں گی ایمان اور نکلج۔ (در مختار ج ۱ ص ۴۸۷)

۲۶۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جنت میں قرآن کا کوئی حصہ نہیں رہے گا بجز سورہ طہ اور سورہ لیس کے۔ یہ دونوں سورتیں اہل جنت کے سینوں میں محفوظ رہیں گی جنہیں وہ تلاوت کرتے رہیں گے۔ (در مختار ج ۱ ص ۴۸۷)

۲۷۔ ادا دنی سے ادنیٰ جنتی کے لئے اسی ہزار خادم اور بہتر بیویاں ہوں گی۔ (تحریر نمبر ۱ ص ۳۷)

۲۸۔ جنتیوں کو جنت میں ہر قسم کے لذت کھانے پینے کے چھ چاہیں گے فوراً ان کے سامنے موجود ہوگا۔ ایک روایت میں ہے کہ ہر جنتی کے سر ہانے کم سے کم دس ہزار خادم کھڑے ہوں گے خادموں میں ہر ایک کے ایک باٹھ میں

چاندی کا پیالہ ہو گا اور دوسرے ہاتھ میں سونے کا اور ہریالے میں نئے نئے رنگ کی نعمت ہو گی جتنا کھانا چاہے گالنت میں کمی نہ ہو گی بلکہ زیادتی ہو گی اور ہر نوالہ میں ستر مزے ہوں گے۔ ہر مزہ دوسرے سے ممتاز اور محاسوس ہونگے ایک کا احساس دوسرے سے مانع نہ ہو گا۔ (بہد شریعت ص ۳۳۷)

ایک روایت میں ہے کہ جنت میں کوٹو کا پتہ ہوا ایک محل ہو گا جس میں سرخ یا قوت کے ستر گھر اور ہر گھر میں ستر سبز زرہ کے کمرے ایسے ہوں گے کہ ہر کمرہ میں ستر تخت ہوں گے اور ہر تخت پر ستر دسترخوان ہونگے اور پھر ہر دسترخوان میں ستر قسموں کے کھانے ہوں گے۔ (مشہد ص ۱۳۳)

۲۲۔ جنتی آپس میں ملاقات کرتا چاہیں گے تو ایک کا تخت دوسرے کے پاس خود بخود چلا جائیگا۔ (بہد شریعت ص ۳۳۷)

۲۳۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جنت میں رات نہیں ہو گی بلکہ وہاں تو روشنی ہی روشنی ہو گی اور جنتیوں کے پاس ان اوقات میں جن میں وہ دنیا میں نمازیں ادا کیا کرتے تھے عجیب و غریب چیزیں پیش ہوتی رہیں گی اور ملائکہ ان اوقات میں جنتیوں پر سلام بھیجتے رہیں گے۔ (روح المعانی)

۲۴۔ ایک روایت میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

: اہل جنت رات کے وقت کو پردوں کے لٹک جانے اور دروازوں کے بند ہو جانے سے پہچانیں گے۔ یعنی جب آرام کرنے کا وقت آئے گا تو پردے خود بخود لٹک جایا کریں گے اور دروازے از خود بند ہو جایا کریں گے۔ ایسے ہی جب سیر و تفریح کا وقت آئے گا تو پردے خود اٹھ جایا کرینگے اور دروازے خود بخود کھل جایا کریں گے۔ (روح المعانی ج ۱۳ ص ۱۳۳ مشہد ص ۱۳۳)

۲۵۔ جنت میں گندگی پاخانہ، پیشاب وغیرہ اصلاً نہ ہوں گے ایک خوشبودار فرحت بخش ڈکار آئینگی اور خوشبودار فرحت بخش پینہ نکلے گا جس سے سب کھانا ہضم ہو جائے گا۔ (بہد شریعت ص ۳۳۷)

۲۶۔ جنت میں چار دریا ہیں۔

(۱) دریائے شہد۔ (۲) دریائے شیر۔ (۳) دریائے آب۔ (۴) دریائے شراب۔ (تحریر ام المومنین ص ۱۳۳)

۲۷۔ جنت کی چار نہریں ہیں۔

(۱) زنجبیل۔ (۲) سلسبیل۔ (۳) جنت۔ (۴) قنیم۔ (تحریر ام المومنین ص ۱۳۳)

۲۸۔ ان نہروں سے حقیق دو قول ہیں جو جنت سے نکل کر دنیا میں آتی ہیں۔ ایک قول کے بموجب وہ نہریں چار ہیں۔

(۱) جیحون۔ (۲) سکون۔ (۳) فرات۔ (۴) نیل۔ (مندی دوسر)

اور دوسرے قول کے مطابق وہ نہریں پانچ ہیں چار مذکورہ بالا اور ایک درجلہ۔ (مندی ج ۳ ص ۱۳۳)

۲۹۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

میں یقیناً اس شخص کو جانتا ہوں جو جہنم سے نکل کر سب سے آخر میں جنت میں جائے گا اس کا حال یہ ہو گا کہ جب اس کو جہنم سے نکالا جائیگا تو وہ سرس کے بل چل کر بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہو کر عرض کرے گا۔ خداوند اسب لوگوں نے اپنا اپنا ٹھکانا جنت میں پالیا ہے یعنی ہر جنتی اپنے محل میں پہنچ چکا ہے۔ ارشد خداوندی ہو گا: تو جنت میں داخل ہو جا۔ ایہ شخص جنت کی طرف جائے گا لیکن ہر جنتی کو اپنے محل میں مقیم پا کر (یعنی جنت کو بھری ہوئی پا کر) جنت کے دروازے سے لوٹ آئے گا اور عرض کرے گا: پروردگار! ہر شخص اپنی منزل میں جا پہنچا ہے۔ (یعنی سارے محل پُر ہو چکے ہیں) اللہ رب العزت فرمائے گا: کیا تو اس کو دنیاوی مقام تصور کر رہا ہے جس میں تو زندگی بسر کر آیا۔ اوہ کہے گا ہاں۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ اس بندے سے فرمایا: تو تنہا کر؟ پس وہ تنہا کرے گا۔ پھر اعلان خداوندی ہو گا: تیرے لئے وہ ہے جس کی تو نے تنہا کی اور تیرے لئے (جنت)

میں) دنیا کے دس حصے سے زیادہ ہے۔ دوزخ (تذکرہ ص ۸۳)
 ۳۰۔ حدیث میں ہے کہ جہنم کی چار دیواری کی وسعت چالیس چالیس سال کی مسافت ہے۔ (ابن کثیر، ص ۱۵۰، مشکوٰۃ ص ۵۰۳)
 ۳۱۔ دوزخ کی گہرائی اتنی زیادہ ہے کہ اگر پھر کی چٹان جہنم کے کنارے سے اس میں کھینکی جائے تو ستر برس میں بھی وہ نہ تک نہ پہنچے گی۔ (بدھ فریت ص ۷۷)
 ۳۲۔ ابن جریج کا قول ہے کہ دوزخ کے سات درکات ہیں۔ (۱) جہنم۔ (۲) نطی۔ (۳) حطہ۔ (۴) سعیر۔ (۵) سقر۔ (۶) جحیم۔ (۷) ہادیہ۔ (تواریخ ص ۳۴)
 ان درکات کے خازن فرشتوں کا نام بالترتیب یوں ہے۔

(۱) صومائیل۔ (۲) طوقائیل۔ (۳) طرقاتیل۔ (۴) سمائیل۔ (۵) طوفائیل۔ (۶) ضممائیل۔ (۷) طممائیل۔ (سند ص ۳۴)
 ۳۳۔ سات طبقات دوزخ میں سے کس میں کس کو ڈالا جائے گا اس کی تفصیل مسبذیل ہے:

طبہ اول یعنی جہنم میں اہل توحید کو ڈالا جائیگا، پھر اعمال کے مطابق سزا کے بعد نکال لئے جائیں گے طبہ دوم نطی میں یہود کو، طبہ سوم حطہ میں نصاریٰ کو، طبہ چہارم سعیر میں شرابی کو، طبہ پنجم سقر میں مجوسی کو، طبہ ششم جحیم میں مشرکین کو اور طبہ ہفتم یعنی ہادیہ میں منافقین کو ڈالا جائیگا۔ (ماہ ۸ ج ۱ ص ۳۳)
 ۳۴۔ دوزخ میں عذاب کے فرشتے انیس ہیں۔ (تفسیر ص ۳۴)
 ان فرشتوں کے سردار کا نام مالک ہے دیگر فرشتوں کے نام ربانیہ۔

(تفسیر ص ۳۴)

۳۵۔ دوزخ میں مقرر فرشتوں میں سے ہر ایک کا قہر ایک سو سال کی راہ کا ہے۔ ان میں سے ایک فرشتہ جب ایک گز مارتا ہے تو سات لاکھ آدمیوں کا چورا ہو جاتا ہے۔ (تفسیر ص ۳۴)

۳۶۔ دنیا کی یہ آگ جہنم کی آگ کے ستر جزوں میں سے ایک جز ہے

(مشکوٰۃ ص ۵۰۳)

یعنی جہنم کی آگ کی حرارت دنیا کی آگ سے ستر گنا زیادہ ہے۔

۳۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جہنم کی آگ کو ایک ہزار سال تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہو گئی۔ پھر اس کو ایک ہزار سال تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہو گئی۔ پھر اسے ایک ہزار سال اور جلایا گیا یہاں تک کہ وہ کالی سیاہ ہو گئی۔ اب وہ نری سیاہ اور تاریک ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۵۰۳)

۳۸۔ دوزخیوں کو دوزخ میں دو پہر کے وقت ڈالا جائے گا۔ (ابن کثیر ص ۱۹)

۳۹۔ دوزخ میں سب سے پہلے قاتل کو ڈالا جائے گا۔ (درع البیان ص ۵۵)

۴۰۔ دوزخ میں اہل دوزخ کی عمر تیس سال کی ہوگی۔ (ابن کثیر ص ۱۹)

۴۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابو طالب کو ہوگا۔ (تذکرہ ص ۵۰۲)

۴۲۔ دوزخ کے اس جیل خانہ کا نام بوس ہے جس میں شکبروں کو ڈالا جائیگا۔

(ابن کثیر ص ۱۹)

معرفات سے متعلق سوالات

- ۱۔ جب اللہ تعالیٰ نے تمام روحوں کو جمع کر کے فرمایا تھا اَلنَّاسُ بِرُوحِهِمْ تو روحوں کا یہ اجتماع کس دن اور کس جگہ ہوا تھا؟
- ۲۔ اس اجتماع میں روحوں کی کتنی صفیں تھیں اور کس صف میں کوئی ارواح تھیں؟
- ۳۔ عالم کی تعداد کتنی ہے؟
- ۴۔ دنیا کی عمر کتنی ہے؟
- ۵۔ تمام مخلوق کی تقدیریں کب لکھی گئیں؟
- ۶۔ گوشت کا سزا اور کھانے کا خراب ہونا کب سے شروع ہوا؟
- ۷۔ وہ کتنے اور کون کون حضرات ہیں جو مدت حمل سے زیادہ دنوں میں پیدا ہوئے؟
- ۸۔ وہ کون کون حضرات ہیں کہ جن کی مدت حمل چھ ماہ رہی ہو اور وہ پیدا ہو کر زندہ رہے؟
- ۹۔ حضور اکرم ﷺ نے سب سے زیادہ بد بخت کن کن کو فرمایا؟
- ۱۰۔ وہ کون کون حضرات ہیں جنہوں نے مرنے کے بعد بات کی؟
- ۱۱۔ دنیا میں سب سے زیادہ رونے والے حضرات کون کون ہیں؟
- ۱۲۔ جن لوگوں نے مسجد ضرابائی تھی ان کی تعداد اور نام کیا ہیں؟
- ۱۳۔ وہ حضرات کون کون ہیں جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کے حکم سے مسجد ضراب کو سہار کر ڈالا؟
- ۱۴۔ حضور اکرم ﷺ نے مسجد ضراب منہدم ہو جانے کے بعد اس کی جگہ کو کس صحابی کو عینیت فرمایا؟
- ۱۵۔ نبی کے ہاتھوں سے بنی ہوئی مسجدیں دنیا میں کتنی ہیں؟

- ۱۶۔ قارون، موسیٰ علیہ السلام کا کیا لگتا تھا؟
- ۱۷۔ تورات میں قارون کا کیا نام ہے؟
- ۱۸۔ قارون کے خزانے کی کنجیاں کتنے غجروں پر لا دی جاتی تھیں؟
- ۱۹۔ قارون روزانہ زمین میں کتنا دھنسا ہے؟
- ۲۰۔ مجوسیوں کے کتنے خدا ہیں اور ان کا نام کیا ہے؟
- ۲۱۔ تابوت سیکنہ کس چیز کا تھا اور اس کا طول و عرض کتنا تھا؟
- ۲۲۔ تابوت سیکنہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تک کیسے پہنچا؟
- ۲۳۔ تابوت سیکنہ میں کیا کیا چیزیں تھیں؟
- ۲۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام تابوت سیکنہ میں کیا چیزیں رکھتے تھے؟
- ۲۵۔ سورج کا روکنا یا ڈوبے ہوئے سورج کو لوٹانا کتنی بار واقع ہوا؟
- ۲۶۔ ہر کافر کی قبر میں کتنے اڈے ملتے جاتے ہیں؟
- ۲۷۔ پورے سال میں کتنی بلائیں نازل ہوتی ہیں؟
- ۲۸۔ قریش مکہ نے بنو ہاشم سے جو ہائیکاٹ کا معاہدہ کیا تھا اس عہد نامہ کو کس نے لکھا تھا اور اس پر اللہ کا کیا قہر نازل ہوا؟
- ۲۹۔ وہ کتنے جاندار ہیں جنہوں نے شکم مادر کی مشقت کو نہیں جھیلا؟
- ۳۰۔ وہ کوئی قبر ہے جو اپنے صاحب کو لیکر چلتی ہے؟
- ۳۱۔ زمین کا وہ کونسا حصہ ہے جس پر سورج کی روشنی صرف ایک بار پڑی، نہ اس سے پہلے کبھی پڑی تھی اور نہ اب کبھی پڑے گی؟
- ۳۲۔ وہ کونسا رسول (قاصد) ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا مگر نہ وہ انسان ہے اور نہ ملائکہ میں سے؟
- ۳۳۔ پانی نے لاش کو قبول کرنا کب سے بند کر دیا جب کہ پہلے جو کوئی پانی میں غرق ہوتا تو اسکی لاش ڈوب جایا کرتی تھی؟

مترقات سے متعلق جوابات

۱۔ دروسوں کا یہ اجتماع روزِ عرفہ کو ہوا تھا۔ (کمال بن یحییٰ ص ۱۳۴) اور محل اجتماع میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اجتماع میدانِ عرفات کی داویٰ نعمان میں ہوا۔ (جلد ۲ ص ۱۷۱) بعض کہتے ہیں کہ جنت میں۔ (کمال بن یحییٰ ص ۱۷۱) اور بعض کہتے ہیں کہ مکہ اور طائف کے درمیان میں ہوا تھا۔ (ماہ ۱۲ جلد ۲ ص ۱۳۴) اس اجتماع میں ارواح کی چار ملیں تھیں۔ پہلی صفِ ارواحِ انبیاء کی، دوسری صفِ ارواحِ اولیاء کی، تیسری صف میں عام مسلمانوں کی ارواح اور چوتھی صف میں کافروں کی ارواح تھیں۔ (تیسری جلد ص ۱۳۴) ۲۔ عالم کی تعداد میں مختلف اقوال وارد ہیں۔ حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ اٹھارہ ہزار عالم ہیں یہ دنیا ان میں سے ایک ہے۔ حضرت عکب کا قول ہے کہ کل عالم تین سو ساٹھ ہیں۔ حضرت کعب الاحبار کا کہنا ہے کہ عالم کی تعداد کا صحیح اندازہ کرنا محال ہے۔ (درجہ بیان پیر ۱۶۴) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ عالم چالیس ہزار ہیں۔

(ابن کثیر پ ۱۰ سورہ نازح)

۳۔ اور حضرت مقاتل سے اسی ہزار عالم منقول ہیں۔ (تیسری جلد ص ۱۳۴) دنیا کی عمر کتنی ہے اس میں کئی قول ہیں بعض نے کہا کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس ہے۔ بعض نے کہا کہ بارہ ہزار برس ہے۔ اور بعض نے کہا کہ تین لاکھ ساٹھ ہزار برس۔ (خبریں احکام پ ۱۶۸) یہ اختلاف، اختلاف اعتبار کا شاخسانہ ہے۔ بعض نے ستاروں کا اعتبار کر کے

سات ہزار کہا چونکہ کو اکب سیارہ سات ہیں۔ بعض نے بارہ برج آسمان کا اعتبار کر کے بارہ ہزار کہا ہے اور بعض نے سال کے دنوں کی مقدار کے اعتبار سے دنیا کی عمر تین لاکھ ساٹھ ہزار سال شمار کی ہے۔ (ماہ ۱۲ جلد ۲ ص ۱۳۴)

۵۔ صحیح مسلم میں عدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے تمام مخلوق کی تقدیریں لکھیں۔ (۵۵۰ کتب ص ۱۲۷)

۶۔ من و سلویٰ جب نازل ہوا تھا تو نبی اسرائیل ممانعت کے باوجود کچھ چھپا کر کل کے لئے رکھ لیتے تھے۔ لیکن دوسرے دن وہ رکھا ہوا من و سلویٰ سزا جاتا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر نبی اسرائیل نہ ہوتے تو کھانا نہ کھی سزا تاور نہ خراب ہوتا۔ کھانے کا خراب ہونا اور گوشت کا سزا اسی تاریخ سے شروع ہوا اس سے پہلے نہ کھانا خراب ہوتا تھا اور نہ گوشت سزا تھا۔ (درجہ بیان ص ۱۷۱) ۷۔ چار حضرات ایسے ہیں جو مدتِ حمل سے زیادہ دنوں میں پیدا ہوئے۔

(۱) حضرت سفیان بن حیاء۔ چار سال میں پیدا ہوئے۔

(۲) محمد بن عبد اللہ بن حسن الضحاک بن فرام۔ سولہ مہینے میں پیدا ہوئے۔

(۳) یحییٰ بن علی بن جابر الجعفی۔ دو سال میں پیدا ہوئے۔ (۴) سلمان

ضحاک۔ دو سال میں پیدا ہوئے۔ (درجہ بیان ص ۱۷۱)

۸۔ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی مدتِ حمل چھ ماہ تھی۔ آپ دونوں کے علاوہ کوئی بچہ زندہ نہ رہا جس کی مدتِ حمل چھ ماہ یا اس سے کم رہی ہو۔ (خبریں احکام ص ۱۶۸)

نوٹ: حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ کی مدتِ حمل سے متعلق کئی روایتیں ہیں جن میں سے کچھ روایتیں چھ ماہ سے کم کی بھی ہیں۔

۹۔ حضور اکرم ﷺ نے تمام لوگوں میں ان کو سب سے زیادہ بد بخت فرمایا۔ ایک وہ جس نے حضرت صالح رضی اللہ عنہ کی اونٹنی کی کوٹھیں کاٹیں۔ دوسرے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قاتل کو۔ (درجہ بیان ص ۱۷۱)

ایک روایت میں ہے کہ تین شخصوں کو سب سے زیادہ بد بخت فرمایا۔
(۱) قنبر بن سالف کہ جس نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو قتل کیا تھا۔
(۲) قاتل کہ جس نے اپنے بھائی ہاتل کو قتل کیا تھا۔
(۳) ابن مجم کہ جس نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو شہید کیا تھا۔
(بحرہ المومن)

۱۰۔ ایسے لوگوں میں سے جنکے نام دستیاب ہوئے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔
(۱) حضرت علی علیہ السلام کہ جب لوگوں نے ان کو قتل کر ڈالا۔
(۲) حبیب نجار، جب لوگوں نے ان کو قتل کر ڈالا تو انہوں نے "يَلَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ" کا شہرہ میری قوم مجھ کو جان لیتی۔
(۳) حضرت جعفر طیار علیہ السلام جنہوں نے کہا تھا۔ "وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَنَّهُمْ مُتَّعَيْنُونَ"

(۴) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کہ انہوں نے کہا تھا۔ "وَمَنْ يَعْلَمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيْ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ" (بحرہ المومن ص ۶۸)
(۵) حضرت سعید بن مسیب علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک انصاری مرد کا انتقال ہو گیا جب لوگ تجیز و تکفين سے فارغ ہو کر اٹھا کر لے جانے لگے تو اس نے کہا "محمد رسول اللہ"۔

(۶) حضرت زید بن خارجہ انصاری علیہ السلام کہ انہوں نے خلافت عثمانی میں وفات پائی اور بعد انتقال کلام کیا ان کے کلام کو محفوظ کر لیا گیا انہوں نے کہا تھا۔ "احمد احمدی الکتاب الاول، صدق ابو بکر صدیق الضعيف في نفسه، القوي في امره، في الكتاب الاول صدق، صدق عمر بن الخطاب القوي الامين، في الكتاب الاول صدق صدق عثمان بن عفان، على منها جهنم مضت اربع سنين و بقيت سنتان، انت الفتن، و اكل الشديذ الضعيف و قامت الساعة"۔ انہی سے متعلق مواہب لدنیہ

میں حضرت نعمان بن بشیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن خارجه علیہ السلام سردار ان انصار میں سے تھے۔ وہ مدینہ منورہ کی راہوں میں چلتے ہوئے ظہر و عصر کے درمیان کسی جگہ منہ کے بل گر پڑے اور انکا انتقال ہو گیا۔ انصار عورتوں اور مردوں نے آکر رونا شروع کر دیا اور وہ اسی حال پر رہے۔ یہاں تک کہ مغرب و عشاء کے درمیان ایک آواز سنی جو کہہ رہی تھی "خاموش رہو" اس کے بعد جب غور سے دیکھا تو چادر کے نیچے سے آواز آرہی تھی۔ انہوں نے ان کے چہرے اور سینے سے چادر اتار دی تو دیکھا وہ کہہ رہے تھے۔ "محمد رسول اللہ النبی الامی خاتم النبیین، لا نبی بعدہ و کان ذالک فی الکتاب الاول و صدق صدق هذا رسول الله، السلام عليك يا رسول الله ورحمة الله وبركاته"۔

(۷) حضرت عبد اللہ بن عبید اللہ انصاری علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں کہ میں اس جماعت میں شریک تھا جنہوں نے ثابت بن قیس بن شماس علیہ السلام کو قتل کیا تھا۔ اس وقت جب کہ انہیں قبر میں اتار دیا گیا۔ میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا۔ "محمد رسول اللہ، ابو بکر الصديق، عمر الشهيد، عثمان بن عفان البر الرحيم"۔ (درجہ المومن ص ۳۶)

(۸) حضور اکرم ﷺ حضرت فہم علیہ السلام فرماتے ہیں جب حضور اکرم ﷺ کو قبر انور میں داخل کیا گیا تو میں نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ اپنے لہجائے مبارک کو جنبش فرما رہے ہیں میں نے کانوں کو حضور کے دہن مبارک کے قریب کیا تو میں نے سنا کہ آپ فرماتے تھے "زَبَّ أَفْعَى أَفْعَى"۔ (درجہ المومن ص ۷۵)

(۹) حضرت ربیعہ علیہ السلام انہوں نے کہا کہ میرا جنازہ جلدی لے چلو۔

(درجہ المومن ص ۲۸)

۱۱۔ دنیا میں پانچ آدمی بہت روئے جسکی مثال نہیں ملتی۔

(۱) حضرت آدم علیہ السلام اپنی خطا پر۔

(۲) حضرت یعقوب علیہ السلام۔ فرقان یوسف میں۔

(۳) حضرت یحییٰ علیہ السلام۔ خوف الہی سے۔

(۴) حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا۔ حضور ﷺ کی وفات کے بعد۔

(۵) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام۔ واقعہ کربلا کے بعد۔

(تیسری صفحہ ۳۳۹)

۱۲۔ ابو عامر راہب کے مشورے سے جن لوگوں نے مسجد ضرار بنائی تھی وہ

بارہ افراد تھے۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں

(۱) حزام ابن خالد۔ (۲) ثعلبہ ابن حاطب۔ (۳) معتب بن قیس۔ (۴)

ابو حنیفہ ابن الازعر۔ (۵) عباد بن حنیف۔ (۶) حارث بن عامر۔ (۷) حجاج بن

حارث۔ (۸) زید بن حارث۔ (۹) جہل الحارث۔ (۱۰) خزرج۔ (۱۱) بجلاء بن عمران۔

(۱۲) کدلیہ بن ثابت۔

علامہ سیوطی علیہ الرحمہ نے ان بارہ منافقین کے نام قدرے فرق کے

ساتھ اس طرح گنائے ہیں۔

(۱) حزام بن خالد۔ (۲) ثعلبہ ابن حاطب۔ (۳) ہز آل بن امیہ۔ (۴)

معتب ابن قیس۔ (۵) ابو حنیفہ ابن الازعر۔ (۶) عباد بن حنیف۔ (۷) جبار بن ابن

عامر اپنے تمام بیٹوں کے ساتھ۔ (۸) زید بن الحارث۔ (۹) جہل الحارث۔ (۱۰)

خزرج ابن مسمان۔ (۱۱) بجلاء بن مسمان۔ (۱۲) کدلیہ بن ثابت۔

(الافاض فی علم ہذا القرآن ج ۲ ص ۱۸۸ ص ۱۸۹)

۱۳۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت مالک بن الاشعث، معن بن عدی، عامر بن

الاسکن اور وحشیؓ سے فرمایا کہ جہاں اس مکان (مسجد ضرار) کو جو ان منافقوں نے

بنایا ہے اٹھا کر پھینک دو۔

(ماہ ۲۲ جون ۱۶۷۷ء درج ۵۶ ص ۵۶)

۱۴۔ مسجد ضرار منہدم ہو جانے کے بعد اس جگہ کو رسول اللہ ﷺ نے ثابت

بن اقرمؓ کو عطا فرمادیا۔

۱۵۔ دنیا میں چار مسجدیں ہیں جن کو نبی نے بنایا

(۱) بیت اللہ جس کو حضرت ابراہیم واسحاق علیہما السلام نے بنایا۔

(۲) بیت المقدس جس کو حضرت داؤد و سلیمان علیہما السلام نے بنایا۔

(۳) مسجد نبوی (۴) مسجد قبا جس کو رسول اللہ ﷺ نے بنایا۔

(ماہ ۱۰ جون ۲۹ ص ۲۹)

۱۶۔ قارون، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچا زاد و خالہ زاد بھائی تھا۔

(ماہ ۱۰ جون ۲۹ ص ۲۹)

چچا زاد بھائی کا بیٹا تھا۔

۱۷۔ قوراث میں قارون کا نام بوجہ حسین ہونے کے "الکور" ہے۔

(ماہ ۱۰ جون ۲۹ ص ۲۹)

۱۸۔ قارون کو اللہ تعالیٰ نے اتنا خزانہ دیا تھا کہ خزانوں کی کھجیاں ستر چڑوں پر

لا دی جاتی تھیں۔

(ماہ ۱۰ جون ۲۹ ص ۲۹)

ایک خزانے کی صرف ایک کھجی ہوتی تھی مثل انگلی کے۔

(ماہ ۱۰ جون ۲۹ ص ۲۹)

۱۹۔ قارون جس دن زمین میں دھنسا آج تک دھنسا جا رہا ہے۔

(خزانہ امریکا ص ۲۰ ص ۲۰)

اور روزانہ اس کے دھنسنے کی مقدار قد آدم کے برابر ہے۔

(ماہ ۱۰ جون ۲۹ ص ۲۹)

۲۰۔ مجوسیوں نے دو خدا تسلیم کئے ہیں۔ ایک خالق خیر جسے "یزدان" کہتے

ہیں دوسرا خالق شر جسے "امیرمن" کہتے ہیں۔

(تیسری صفحہ ۲۵ ص ۲۵)

۲۱۔ تابوت سیکرہ ششاد کی لکڑی کا ایک زراعت و زندق تھا جس کا طول تین

ہاتھ کا اور عرض دو ہاتھ کا تھا۔

(خزانہ امریکا ص ۲۰ ص ۲۰)

بعض کے مطابق تابوت سیکرہ سونے کا ایک ٹکڑا تھا جس میں انبیاء کے

دل دھوئے جاتے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کا منہ بھی تھا جیسے انسان کا منہ ہو

تھے روح بھی تھی اور ہوا بھی۔ دوسرے دو دن اور دم بھی تھی۔ حضرت وہاب کہتے ہیں کہ مردہ بلی کا سر تھا۔ یہ قول بھی ہے کہ روح تھی خدا کی طرف سے، جب کبھی بنی اسرائیل میں اختلاف پڑتا یا کسی بات کی اطلاع نہ ہوتی تو وہ کہہ دیا کرتی تھی۔

۲۲۔ یہ تابوت اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا اور در لٹا نخل ہوتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا تھا۔ (خزان مرقان پ ۱۶۷، غیر صبح ص ۵۴۸)

۲۳۔ اس تابوت میں تمام انبیاء علیہم السلام کی تصویریں تھیں۔ ان کے مساکن و مکانات کی تصویریں تھیں اور آخر میں حضور اکرم ﷺ کی تصویر اور آپ کی دولت سراے اقدس کی تصویر ایک یا قوت سرخ میں تھیں کہ حضور بحالت نماز قیام میں ہیں اور آپ کے گرد آپ کے صحابہ۔ انبیاء علیہم السلام والصلوۃ والسلام کی یہ تصویریں کسی آدمی کی بنائی ہوئی نہ تھیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی تھیں۔

(خزان مرقان پ ۱۶۷، غیر صبح ص ۵۴۸)

۲۴۔ اس تابوت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام تورات بھی رکھتے تھے اور اپنا مخصوص سامان بھی۔ چنانچہ اس تابوت میں الواح تورات کے کٹڑے بھی تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا، آپ کے کپڑے اور آپ کی نعلین شریفین۔ حضرت ہارون علیہ السلام کا عصا اور عمامہ اور تھوڑا سا من جو بنی اسرائیل پر نازل ہوا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جنگ کے موقعوں پر اس صندوق کو آگے رکھتے تھے اس سے بنی اسرائیل کے دلوں کو تسکین رہتی تھی۔ آپ کے بعد یہ تابوت بنی اسرائیل میں متواتر ہوتا چلا آیا جب انہیں کوئی مشکل درپیش ہوتی تو وہ اس تابوت کو سامنے رکھ کر دعائیں کرتے اور کامیاب ہوتے۔ دشمنوں کے مقابلے میں اس کی برکت سے فتح پاتے۔ جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور ان کی بددلی بڑھ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب کو مسلط کیا تو وہ ان سے تابوت چھین کر لے گئے اور اس کو نجس و گندے مقامات پر رکھا اس کی بے حرمتی کی۔ ان گستاخیوں کی وجہ سے وہ طرح طرح کے

امراض و مصائب میں مبتلا ہوئے ان کی پانچ بستیاں ہلاک ہوئیں اور انہیں یقین ہوا کہ تابوت کی لہانت ان کی بربادی کا باعث ہے تو انہیں نے تابوت ایک بیل گاڑی پر رکھ کر بیلوں کو چھوڑ دیا اور فرشتے اس کو بنی اسرائیل کے سامنے طاوت کے پاس لائے۔ اس تابوت کا آنا بنی اسرائیل کے لئے طاوت کی بادشاہی کی نشانی قرار دیا گیا تھا بنی اسرائیل یہ دیکھ کر اس کی بادشاہی کے مقرر ہوئے اور بے درنگ جہاد کیلئے آمادہ ہو گئے کیونکہ تابوت پاکر انہیں فتح کا یقین ہو گیا۔ اور طاوت بنی اسرائیل کو لیکر جن میں حضرت داؤد علیہ السلام بھی تھے جالوت کے مقابلہ میں نکل پڑے۔

(خزان مرقان پ ۱۶۷)

۲۵۔ سورج کو روکنا اور اسے لوٹانا چھ مقامات میں وارد ہوا ہے۔ ان میں سے تین مقامات میں حضور اکرم ﷺ کے لئے۔

(۱) ایک شب محراب کے بعد جب کہ حضور اکرم ﷺ نے خبر دی کہ اس رات واپسی پر قریش کے قافلہ کو میں نے راہ میں دیکھا اور یہ نشانی بھی بتائی کہ ان کا ایک اونٹ بھاگ گیا تھا اور قافلہ کے کچھ لوگ اسکی تلاش میں سرگرداں تھے۔ اس پر قریش کے لوگوں نے پوچھا۔ ”بتائیے وہ قافلہ کب تک یہاں پہنچے گا۔“ فرمایا: بدھ کے دن۔! جب بدھ کا دن آیا تو قریش اس قافلہ کا انتظار کرنے لگے کہ کب پہنچتا ہے یہاں تک کہ دن تمام ہونے لگا اور قافلہ نہیں آیا۔ اس وقت حضور اکرم ﷺ نے دعا کی چنانچہ اس دن سورج کو غروب ہونے سے حق تعالیٰ نے ایک گھنٹے کے لئے روک دیا۔ پھر قافلہ پہنچ گیا۔

(۲) دوسرا واقعہ جس شخص کا حضور ﷺ کے لئے روز خندق میں بیان کیا گیا جب کہ اس جنگ میں نماز عصر قضا ہو گئی پھر حضور اکرم ﷺ نے دعا کی جیسا کہ بعض روایتوں میں آیا ہے۔ اور مشہور یہ ہے کہ بعد از غروب آفتاب قضا پڑ گئی تھی۔

(۳) تیسرا واقعہ یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نماز عصر قضا ہو گئی۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے دعا کی اور سورج لوٹا گیا۔ پھر انہوں نے نماز ادا کی۔

(۳) چوتھا واقعہ حضرت یوشع علیہ السلام کیلئے ہے۔ چنانچہ مواہب میں مذکور ہے کہ حضرت یوشع علیہ السلام جمعہ کے دن خالموں سے جنگ کر رہے تھے۔ جب آفتاب کے غروب کا وقت قریب ہوا تو خوف کیا کہ اگر آفتاب جنگ ختم ہونے سے پہلے غروب ہو گیا تو ہفتہ کا دن شروع ہو جائیگا اور ہمیں اس دن جنگ کرنا حلال نہ ہو گا۔ انہوں نے خدا سے دعا کی اور حق تعالیٰ نے آفتاب کو روک دیا یہاں تک کہ وہ جنگ سے فارغ ہوئے۔ اس رکنے کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ غروب کے بعد واپس لوٹایا جائے ایک یہ کہ لوٹائے بغیر روک رکھا جائے۔ ایک یہ کہ اس کی رفتار کو سست کر دیا جائے۔ (درود ص ۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹ سورۃ الباقی ص ۱۱۵)

(۵) پانچویں واقعہ یوں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی نماز عصر قضا ہو گئی اور سورج پر دے میں ہو گیا تو آپ نے فرمایا: ”ذو ہا علی“ اس کو مجھ پر واپس فرما تو اللہ تعالیٰ نے سورج کو لوٹا دیا۔ (کوثر الخیرات ص ۱۳۵ سورۃ الباقی ص ۱۱۳)

(۶) چھٹا واقعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لئے ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ آپ بائبل کی طرف جا رہے تھے تو فرات سے گزر کر نماز عصر اپنے ساتھیوں کے ساتھ ادا کرنے کا ارادہ کیا۔ آپ کے ساتھیوں نے دریائے فرات سے اپنی سواریاں گزاریں شروع کر دیں یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا اور انکی نماز قضا ہو گئی۔ وہ چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سنا تو اللہ تعالیٰ سے سورج لوٹانے کی دعا کی تاکہ ان کے ساتھی نماز ادا کر لیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی آفتاب نکل آیا اور عصر کا وقت ہو گیا۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو سورج غروب ہو گیا۔

۲۶۔ ہر کافر کی قبر میں نالوے اڑے مسلحہ کئے جاتے ہیں۔

(کوثر الخیرات ص ۱۱۴)

جن میں سے ہر ایک کے ساتھ سات سو ہوتے ہیں جو اسے تیار کرتے ہیں۔

(یہی کلمہ ص ۱۶)

۲۷۔ اللہ تعالیٰ پورے سال میں ایک لاکھ چوبیس ہزار بار ”میں بڑا ہوں“ فرماتا ہے۔

(کوثر الخیرات ص ۱۱۵)

۲۸۔ منادی قریش نے جو حضور اکرم ﷺ کی مخالفت میں بنو ہاشم سے پانچاٹھ کا معاہدہ طے کیا تو اس عہد نامہ کو منصور بن عکرمہ نے لکھا تھا۔ اس پر اللہ کا یہ قہر نازل ہوا کہ اسکا ہاتھ شل ہو گیا۔ (سیدہ عائشہ ص ۳۶ سورۃ الباقی ص ۱۱۵)

۲۹۔ حضرت امین عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ چار چاند ار ہیں جنہوں نے حکم ہمارے کی مشقت کو نہیں جھیلایا۔

(۱) حضرت آدم علیہ السلام۔ (۲) حضرت حوا۔ (۳) حضرت صالح علیہ السلام کی اولاد۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے پتھر سے پیدا فرمایا۔ (۴) وہ مینڈھا جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے فدیے میں ذبح ہوا۔ بعض نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا مبارک کو بھی شمار کیا ہے۔ (یہی کلمہ ص ۱۱۶)

(نوٹ) جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نبوت کا اعلان کیا اور معجزات دکھائے تو لوگوں نے درخواست کی کہ آپ ایک چمکاڑ پیدا کریں۔ چنانچہ آپ نے مٹی سے چمکاڑ کی صورت بنائی پھر اس میں پھونک ماری تو وہ اڑنے لگی۔

(یہی کلمہ ص ۱۱۶)

اس چمکاڑ کو بھی ان چاند ار میں شمار کیا جاسکتا ہے۔

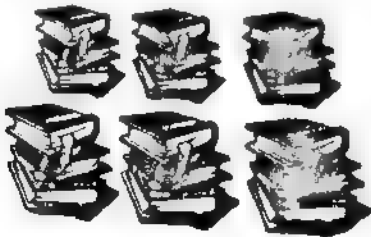
۳۰۔ یہی سوال حضرت امین عباس رضی اللہ عنہما سے ہوا کہ وہ قبر کنی ہے جو اپنے صاحب کو لیکر چلتی ہے تو آپ نے فرمایا وہ قبر حضرت یونس علیہ السلام کی پھلی ہے جس کے پیٹ میں آپ کچھ مدت رہے اور پھلی آپ کو لیکر چلتی پھرتی تھی۔

(یہی کلمہ ص ۱۱۶ سورۃ الباقی ص ۱۱۵)

۳۱۔ جس جگہ پر سورج کی روشنی صرف ایک بار پڑی ہے وہ جگہ ہے جہاں موسیٰ علیہ السلام نے دریا میں اپنا عصا مارا تھا اور اس میں بارہ راستے پیدا ہو گئے تھے اس وقت اس جگہ پر سورج کی کرنیں پڑی تھیں۔ اس کے بعد سابق کی طرح دور راستے پھر سمندر

نمبر شمار	اسماء کتب	مصنفین
۲۳	جایہ	شیخ برہان الدین ابوالحسن علی مرغینانی علیہ الرحمۃ
۲۴	رد المحتار	سید محمد امین الشیر بانین عابدین شامی علیہ الرحمۃ
۲۵	الاشیاء النفاذ	شیخ زین الدین الشیر بانین نجم مصری علیہ الرحمۃ
۲۶	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ
۲۷	کنز العمال	علامہ الدین علی بن حسام الدین الحنفی علیہ الرحمۃ
۲۸	زاد المعاد	عس الدین ابو عبد اللہ بن ابوب ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ
۲۹	شرح عقائد	علامہ سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی علیہ الرحمۃ
۳۰	مدارج الملوۃ (اردو)	شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
۳۱	سحارج الملوۃ	علامہ عین الدین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ
۳۲	شواہد النبوۃ (اردو)	علامہ عبد الرحمن جامی علیہ الرحمۃ
۳۳	دلائل النبوۃ (اردو)	امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ صنفی علیہ الرحمۃ
۳۴	دقائق الحقائق	نور الدین علی بن احمد شافعی مصری علیہ الرحمۃ
۳۵	البدایہ والنہایہ	حافظ علامہ الدین ابو اللہ لعلہ سبیل بن کثیر علیہ الرحمۃ
۳۶	اکمال فی التاریخ	عزالدین ابوالحسن علی بن محمد ابن اثیر علیہ الرحمۃ
۳۷	تاریخ الامم والملوک	ابو جعفر محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ
۳۸	تاریخ الملوک (تاریخ طبری)	ابو جعفر محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ
۳۹	تاریخ الخلفاء	علامہ جلال الدین عبد الرحمن سیوطی علیہ الرحمۃ
۴۰	تواریخ حبیب الہ	مولانا مفتی حمایت احمد علیہ الرحمۃ
۴۱	تاریخ حرمین	الحاج عباس کرارہ
۴۲	تاریخ اہل اسلام	مولانا اکبر نجیب آبادی
۴۳	فہم نسائیت	مولانا عظیم صدیقی
۴۴	سیرۃ نبی (اردو)	عبدالمالک بن ہشام علیہ الرحمۃ
۴۵	اسرار نبی	مولانا حکیم الدین ابوالبرکات عبد الرؤف دانا پوری
۴۶	تہذیب ابن سعد	امام محمد بن سعد علیہ الرحمۃ
۴۷	شہان حبیب الرحمن	حکیم الامت مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی علیہ الرحمۃ

نمبر شمار	اسماء کتب	مصنفین
۴۸	اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ	عزالدین ابوالحسن علی بن محمد ابن اثیر علیہ الرحمۃ
۴۹	ذکر قاتی	علامہ محمد بن عبد الباقی زکاتی علیہ الرحمۃ
۵۰	اصاب فی قریۃ الصحابہ	شہاب الدین ابوالفضل احسن علی بن حجر مصنف قاتی علیہ الرحمۃ
۵۱	استیعاب علی الاصابہ	ابو عمر یوسف بن عبد اللہ المعروف بابن عبد البر اتلمی علیہ الرحمۃ
۵۲	نزدہ المجالس (اردو)	علامہ عبد الرحمن الصغری الشافعی علیہ الرحمۃ
۵۳	اکرام شریعت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ
۵۴	بہار شریعت	صدر الشریعہ مفتی احمد علی اعظمی علیہ الرحمۃ
۵۵	کانون شریعت	علامہ حسن الدین جوہر دی علیہ الرحمۃ
۵۶	حیوۃ النبی (اردو عربی)	علامہ کمال الدین دیرمی علیہ الرحمۃ
۵۷	مکاسب القرآن	علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ
۵۸	غرائب القرآن	علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ
۵۹	غنیۃ الطالبین (اردو)	فوت الا عظیم شیخ محی الدین عبد القادر علیہ الرحمۃ
۶۰	کیسائے سعادت (اردو)	حیدر الاسلام امام محمد خزانہ علیہ الرحمۃ
۶۱	المعروف	مربح مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمۃ
۶۲	مختصر خلاصۃ نظام الدین اولیاء	مربح خواجہ امیر خسرو علیہ الرحمۃ
۶۳	اوراق غم	علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمۃ
۶۴	محاضرۃ الاولاد	الشیخ علی درقاہین مصطفیٰ ابن علامہ الدین
۶۵	غیاث اللغات	غیاث الدین عزت بن جلال الدین رام پوری
۶۶	لغات کشوری	مولوی سید تھدق حسین
۶۷	غنیۃ	علامہ ابراہیم بن محمد علی علیہ الرحمۃ



سنن دارمی شریف

- جو احادیث نبویہ کا قدیم اور مستند ذخیرہ ہے۔
- جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فتاویٰ کا اہم ماخذ ہے۔
- جو تابعین و تابع تابعین کی آراء سے عریض ہے۔
- جو امام دارمی رحمہ اللہ کی زندگی بھر کی ریاضت کا منجوز ہے۔



جلد اول و دوم

امام دارمی رحمہ اللہ

- جو امام مسلم، ترمذی، ابوداؤد اور نسائی کے استاد ہیں۔
- جن کی وفات پر امام بخاری رحمہ اللہ بہت روئے تھے۔
- جنہیں "ابن حبان" نے "حفاظہ تھقین" میں سے ایک قرار دیا ہے۔
- جنہیں "ذہبی" نے "رکن من ارکان الدین" کہہ کر خراج تحسین پیش کیا ہے۔

دارمی شریف (مترجم)

- جس کا ترجمہ آسان، عام فہم، رواں اور سلیس ہے۔
- جس میں ۲۰ دیگر کتب حدیث کے حوالے سے تخریج شامل ہے۔
- جس کے آخر میں "رداۃ حدیث" کی مکمل فہرست موجود ہے۔
- جو باطنی انوار و معارف کے ہمراہ ظاہری دلکشی و رعنائی سے بھی آراستہ ہے۔



الہدائی پبلیکیشنز
alHuda publications

2982, Kucha Heel Kanth, Qazi Wara, Darya Ganj New Delhi-2
Cell: 8010503999, E-mail: alhudapublications@yahoo.com

انفاس العارفین

صفحات: 424 قیمت: اشاعت 2015

انفاس العارفین

ولی اللہی سلسلہ تصوف کی مرکزہ کتاب

تفصیلات کے لئے: 8010503999



سیرۃ مولانا ابوالحسن علی دہلوی

انفاس العارفین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ کی گراں قدر تصنیف اور ولی اللہی سلسلہ تصوف کی سرگزشت کا کتاب ہے۔ جس میں حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ علیہ نے اپنے اہل خاندان کے حالات کے ساتھ ان مخصوص بزرگوں اور مشائخ کے حالات بھی شامل کئے ہیں جو ان کے شاگرد یا رشتہ دار تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی جامع شخصیت اور ولی اللہی خدمات پر بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ اور اسی کتاب کے آخر میں ان کے فضیلت و حالات تفصیل سے آگے بھی دیے ہیں۔ انفاس العارفین کے تصانیف میں شاہ صاحب بطور ایک مصلیٰ اور مرقدہ راہدار خاندان ولی اللہی کے معمولات اور عقائد کے ضروری گوشوں کی کتاب بھی کی گئی ہے۔

مجموعہ

اوراد و وظائف

مشتمل

بیوسورہ قرآنیہ و حدیث نبویہ ملازمہ (مترجم)

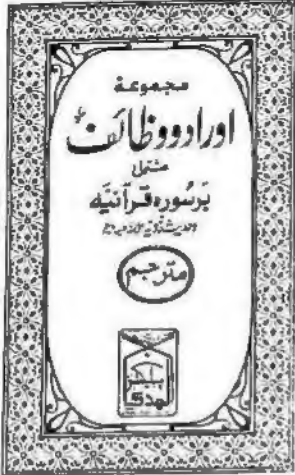
صفحات: 848 ہدیہ: اشاعت 2015

الہدائی پبلیکیشنز کی جانب سے

ایک عظیم الشان پیشکش

قرآن و احادیث سے ماخوذ

ایک مستند و مدلل اوراد و وظائف کا مجموعہ



For more information please contact:



الہدائی پبلیکیشنز
alHuda publications

2982, Kucha Heel Kanth, Qazi Wara, Darya Ganj New Delhi-2
Cell: 8010503999, E-mail: alhudapublications@yahoo.com

عشق رسول کریم ﷺ

صفحہ 1064 قیمت: اشاعت 2015



اس جہان سے آنے والے مسکین کو عشق رسول ﷺ کی صفات پر مبنی ہے۔
 یہ صورت اور ہی ہے۔ محبت پر مبنی ہے۔ یہ کتاب ان کے دل پر ہے۔ یہ کتاب ان کے دل پر ہے۔
 یہ کتاب ان کے دل پر ہے۔ یہ کتاب ان کے دل پر ہے۔ یہ کتاب ان کے دل پر ہے۔
 یہ کتاب ان کے دل پر ہے۔ یہ کتاب ان کے دل پر ہے۔ یہ کتاب ان کے دل پر ہے۔

یہ کتاب ان کے دل پر ہے۔ یہ کتاب ان کے دل پر ہے۔ یہ کتاب ان کے دل پر ہے۔
 یہ کتاب ان کے دل پر ہے۔ یہ کتاب ان کے دل پر ہے۔ یہ کتاب ان کے دل پر ہے۔
 یہ کتاب ان کے دل پر ہے۔ یہ کتاب ان کے دل پر ہے۔ یہ کتاب ان کے دل پر ہے۔
 یہ کتاب ان کے دل پر ہے۔ یہ کتاب ان کے دل پر ہے۔ یہ کتاب ان کے دل پر ہے۔

مصنف: نواز رومی

قوت القلوب

پارہ 1

قوت القلوب

کتاب: قوت القلوب

صفحہ 632 قیمت: اشاعت 2015

صفحہ 712 قیمت: اشاعت 2015

قوت القلوب: ایک سالہ کیلئے قلمی ہفتہ و مقام و حید کی مہر و مستقیم ہے۔
 اسلامی دنیا میں قوت القلوب پر ایک سالہ اور لاہور اور لاہور کی کتاب ان کے دل پر ہے۔
 یہ کتاب ان کے دل پر ہے۔ یہ کتاب ان کے دل پر ہے۔ یہ کتاب ان کے دل پر ہے۔
 یہ کتاب ان کے دل پر ہے۔ یہ کتاب ان کے دل پر ہے۔ یہ کتاب ان کے دل پر ہے۔

For more information please contact:



الہدٰی پبلیکیشنز
 al-Huda Publications
 2982, Kucha Neel Kanun, Qazi Wara, Darya Gany New Delhi-2
 Cell: 8010503999 E-mail: alhudapublications@yahoo.com

23x36/16 Paster

20x30/8 Paster

کتاب الشفا
 مصنف: شریف الدین
 صفحہ 736 قیمت: اشاعت 2015

23x36/16 Paster

20x30/8 Paster

کتاب الشفا
 مصنف: شریف الدین
 صفحہ 646 قیمت: اشاعت 2015

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

तअज्जुब खेज और हैरत अंगेज इस्लामी और तारीखी मालूमात का
अजीमुश्शान खजाना, हदीस, तफसीर, तारीख, सैर, फिक्ह और तसब्बुफ़ की
दर्जनों मुस्तनद किताबों का हासिल-ए-मुताला म-अ हवालाजात।

इस्लामी हैरत अंगेज मालूमात



लेखक:

मौलाना अब्दुल वाहिद आज़ाद

प्रकाशक:



अल्हुदा पब्लिकेशन्स

2982, कूचा नीलकण्ठ, काजीवाड़ा, दरियागंज नई दिल्ली-2

फोन : 011-43259013 / 08010503999

تہجہ خیر اور حیرت انگیز اسلامی تاریخی معلومات کا عظیم مجموعہ جس کا ارتقا ہوا۔ مندرجہ
تحتیہ جدید تفسیر، تاریخ و سیر اور فقہ و تصوف کی درجنوں مستند کتابوں کا حاصل مطالعہ و محالہ جات

اسلامی حیرت انگیز معلومات

تالیف:
مولانا عبید اللہ واحد آزاد

محمد اصغر علی رضوی
+919224227313

الہادی پبلیکیشنز

۲۹۸۲، قاضی وارڈ، دریا گنج، نئی دہلی۔ ۲

